RESEARCH LIBRARY
INSTITUTE OF SINDHOLOGY
UNI: OF SINDH, JAMSHORO.
102879
19-3-99

سندھ میں عربی، فارسی، اردو، انگریزی

کے قرآنی تراجم وتفاسیر کا تحقیقی جائزہ

toobaafoundation.com

مقالہ نگار

حافظ منیر احمد خان

۱۴۱۸ھ - 1997ء

نگران

پروفیسر عبدالرزاق میمن

شعبہ ثقافت اسلامی وتقابل ادیان - سندھ یونیورسٹی - جام شورو

RESEARCH LIBRARY
INSTIT OF SINDHOLOGY
UNI: OF SINDH, JAMSHORO.

CERTIFICATE

Certified that Mr. Hafiz Munir Ahmed Khan S/o Dr. Siraj Ahmed Khan has carried out research on the topic

" THE INVESTIGATIVE AND CRITICAL STUDY OF THE ARABIC, PERSIAN, URDU AND ENGLISH TRANLATIONS AND COMMENTARIES OF THE HOLY QURAN IN SINDH "

under my supervision and that his work is original and distinct and his dissertation is worthy of presentation of the University of Sindh for award of the degree of Ph. D. in Islamic Culture.

A. R. Memon

(PROF. ABDUL RAZZAQUE MEMON)

GUIDE/SUPERVISOR
Department of Comparative Religion and Islamic Culture
UNIVERSITY OF SINDH
JAMSHORO.

toobaafoundation.com

اعتذار

چند ابواب کی ترتیب اس طرح بھی ہو سکتی ہے۔

۱- اسلام کی آمد سے پہلے سندھ کے حدودِ اربعہ۔

۲- سندھ اور اہل سندھ سے عرب اور اہلِ عرب کے تعلقات اور اُن کی نوعیت۔

۳- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے، عرب کے مشرقی ساحل پر اہلِ سندھ کی ملاقات اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا سُندس کپڑے کا تحفہ قبول فرمانا۔

۴- سندھ میں صحابہ کرامؓ کی تشریف آوری۔

۵- سندھ میں صحابہ کرامؓ کا تبلیغ فرمانا۔ سندھ کے زط (جَٹ) قبیلے کا قبولِ اسلام۔

۶- سندھ کی زبان و ادب پر اسلام کے اثرات۔

۷- سندھ کی اہم اسلامی شخصیات۔

مقالے سے متعلق دو اہم باتیں عرض کرنا ضروری ہے:

(۱) محترم ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگرو نے سندھی تراجم و تفاسیر پر کام کیا ہے، اس لیے بقیہ زبانوں کے تراجم و تفاسیر (یعنی عربی، فارسی، اردو، انگریزی) کو موضوع بنایا گیا۔ احتیاطاً ڈاکٹر موصوف نے جن کتابوں پر کام کیا ہے اُن کی نشان دہی بھی کردی ہے۔

(۲) میرے مقالے کا موضوع "سندھ میں --------" ہے۔ یعنی سندھ میں (اور موجودہ سندھ میں پاکستان بننے کے بعد بھی) جو کچھ کام اس موضوع پر ہوا تھا اور ہوا ہے اُن سب کا تحقیقی مطالعہ کیا گیا ہے (صرف سندھ کے تراجم و تفاسیر پر اکتفا نہیں ہے)

toobaafoundation.com

فہرست مضامین

مقدمہ

خلاصہ ابواب ۱۲

باب اول:

سندھ باب الاسلام ۱۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مشرقی ساحل کے علاقہ میں اہل سندھ سے ملاقات ۱۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سندھ کے نرم کپڑے سندس کا تحفہ قبول کرنا ۱۹

سندھ میں صحابہ کرام کی تشریف آوری ۲۱

سندھ کے زط (جت) قبیلے کا اسلام قبول کرنا ۲۱

اسلام کی آمد سے پہلے ۲۴

سندھ کا حدود اربعہ

سندھ واہل سندھ کی عرب واہل عرب سے تعلقات کی نوعیت ۲۵

ہندستان میں ۲۵ صحابہ کرام کی تشریف آوری اور ان کے اسمائے گرامی ۲۹

سندھ کی اہم اسلامی شخصیات "

کنبھ لوچن عرف مولانا اسلامی ۳۰

امام اوزاعی "

ابو معشر عبدالرحمن سندھی ۳۱

حافظ ابو محمد خلف بن سالم سندھی "

امام ابن علیہ ۳۲

ابو عطاء سندھی "

عبد بن حمید بن نصر الکسی السندی ۳۲

محمد بن احمد البیرونی السندی الخوارزمی "

ابراہیم بن سندھی بن شاہک ۳۳

شیخ ابو علی سندی (سندھی) "

ابو محمد دیبلی "

شعیب بن محمد دیبلی ۳۴

ابراہیم بن محمد دیبلی "

ابو جعفر محمد بن ابراہیم دیبلی "

علی بن موسیٰ دیبلی "

قاضی ابو محمد منصوری ۳۵

قاضی محمد ابن شوراب منصوری سندھی "

ابو العباس احمد محمد بن صالح التمیمی المنصوری "

خدوم ابو الحسن سندھی کبیر ۳۶

شیخ محمد حیات سندھی "

خدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی "

علامہ خدوم ملا معین ٹھٹھوی ۳۷

فقیر اللہ علوی (شکارپوری) "

خدوم عبدالواحد (سیوستانی) "

خدوم عبدالرحیم گرھوڑی "

خادیم کہڑا ۳۸

سندھ کی زبان و ادب اور تہذیب پر اسلامی تہذیب کے اثرات کا جائزہ ۳۹

مقامی زبان میں ۲۷۰ ھجری میں قرآن کا پہلا ترجمہ ہونا ۴۳

toobaafoundation.com

باب دوم:

علم تفسیر کی ضرورت واہمیت ۴۴

اور اس کے ارتقاء کی ضرورت

(الف) قرآن اور قاری ۴۵

متعلقات قرآن ۴۸

قاری کے لئے ضروری علوم ۵۰

قراءت سبعہ اور ان کی کتابت ۵۱

(ب) قرآنی تراجم و تفاسیر (ہیئت اور اسلوب) ۵۴

تفسیر کے آداب ۵۵

کتب التفسیر بالرای المحمود ۵۷

باب سوم:

عربی تفاسیر ۶۰

(قلمی) تفسیر الکشاف ۶۰

(قلمی) تفسیر مدارک التنزیل ۶۳

(قلمی) تفسیر الاکلیل ۶۴

(قلمی) تفسیر مجمع البحار ۶۷

(قلمی) تفسیر انوار الاسرار ۷۱

(قلمی) النظر علی تفسیر البیضاوی (حواشی) ۷۳

مولانا احمد بن محمود ہروی

(قلمی) تفسیر بیضاوی (حواشی) ۷۴

تفسیر بیضاوی (حواشی) از مولانا محمد عبد الرحمن ۷۶

تفسیر بیضاوی (افادات) از مولانا عبد الکریم کورائی ۷۹

قلمی تفسیر جلالین ۸۴

قلمی تفسیر جلالین ۸۶

قلمی تفسیر جلالین ۸۷

قلمی تفسیر عربی ۸۹

الہام الرحمن ۹۱

مشکلات القرآن ۹۳

شرح لغات القرآن ۹۵

احکام القرآن ۹۶

صفوت العرفان بمفردات القرآن ۹۸

ضمیمہ ۱۰۴

باب چہارم:

فارسی تراجم وتفاسیر ۱۰۵

(قلمی) قرآن مجید (مترجم) مخزونہ نیشنل ۱۰۵

میوزیم (قومی عجائب گھر) کراچی

(قلمی) ترجمہ قرآن مجید از حضرت سید محمد ۱۰۶

حسین المعروف پیر مراد شاہ (شیرازی) قدس سرہ

(قلمی) تفسیر مخزونہ سرکاری لائبریری - ٹھٹھہ ۱۱۰

(قلمی) قرآن مجید (صرف تفسیر حسینی) ۱۱۴

بغیر ترجمہ) مملوکہ سندھالوجی - جامشورو

(قلمی) تفسیر حسینی (فارسی) مملوکہ شاہ محمد ۱۱۶

شاہ ہنگورہ ضلع سکھر

(قلمی) تفسیر حسینی (زبدۃ التفاسیر دو جلدیں ۱۲۰

مخزونہ مدینۃ الحکمۃ) کراچی

(قلمی) فارسی تفسیر حسینی - مملوکہ میاں ۱۲۱

غوث محمد صاحب کوٹڑی کبیر

(قلمی) فارسی تفسیر حسینی مخزونہ مدینۃ الحکمۃ کراچی ۱۲۲

(قلمی) فارسی ترجمہ و تفسیر مملوکہ سید محمد ۱۲۳

شاہ صاحب ہنگورہ تحصیل پنوعاقل

قرآن مجید (مطبوعہ) مترجم حضرت مخدوم نوح ۱۲۹

toobaafoundation.com

(قلمی) قرآن مجید (فارسی مترجم) مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۵۱ کراچی ۱۳۲

قلمی مترجم قرآن مجید مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۸۵ کراچی ۱۳۴

قلمی (مترجم فارسی) قرآن مجید- مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۱۲۰ کراچی ۱۳۶

قلمی قرآن مجید (مع فارسی ترجمہ و تفسیر) مملوکہ قدیر محمد شاہ جے پوری- حیدر آباد ۱۳۸

قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی) مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۱۳۰ کراچی ۱۴۵

قلمی قرآن مجید مع ترجمہ فارسی سندھالوجی جامشورو ۱۴۷

قرآن مجید (دو ترجمہ) مطبع کریمی- بمبئی ۱۵۰

قلمی قرآن (مترجم فارسی) مخزونہ نیشنل لائبریری نمبر ۱۶۳ کراچی ۱۵۱

قلمی قرآن مجید مترجم فارسی مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۲۶۵ کراچی ۱۵۴

قلمی قرآن مجید مترجم فارسی مملوکہ مدرسہ پیر جو گوٹھ- خیر پور ۱۵۶

قلمی قرآن مجید مترجم فارسی مملوکہ نواز علی شوق (شعبہ سندھی- کراچی یونیورسٹی) ۱۵۹

قلمی قرآن مجید مترجم فارسی مخزونہ مدینتہ الحکمتہ لائبریری- کراچی ۱۶۲

قلمی قرآن مجید مترجم فارسی خیر پور سچل لائبریری ۱۶۵

قلمی قرآن مجید مترجم فارسی مدرسہ پیر جو گوٹھ- خیر پور ۱۷۰

تفسیر یعقوب چرخی (فارسی- قلمی) مملوکہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان سندھ یونیورسٹی حیدر آباد ۱۷۳

قلمی فارسی ترجمہ قرآن مجید مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۱۷۲ کراچی ۱۷۴

قلمی فارسی ترجمہ قرآن مجید- مخزونہ مدینتہ الحکمتہ- کراچی ۱۷۵

قلمی قرآن مجید مترجم- مخزونہ نیشنل میوزیم کراچی ۱۷۷

قلمی فارسی ترجمہ قرآن مجید مملوکہ حافظ اللہ ڈنو سولنگی- بدین ۱۷۹

قلمی ترجمہ قرآن مجید- مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۲۱۳ کراچی ۱۸۳

قلمی قرآن مجید (مترجم) مملوکہ پروفیسر نواز علی شوق- کراچی ۱۸۵

قلمی تفسیر قرآن مجید- مخزونہ نیشنل لائبریری- کراچی ۱۸۸

قلمی قرآن مجید (فارسی مترجم) مملوکہ پیر بدیع الدین شاہ راشدی- سعید آباد ۱۹۰

قلمی قرآن مجید مترجم فارسی مخزونہ سندھیالوجی جام شورو ۱۹۵

قلمی (مترجم فارسی) قرآن مجید- مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۲۲۷ کراچی ۱۹۸

قلمی ترجمہ فارسی قرآن مجید- قاضی احمد مسجد لائبریری- قاضی احمد ۳۰۰

قلمی قرآن مجید مترجم مخزونہ نیشنل میوزیم- کراچی ۲۰۲

قلمی قرآن مجید (فارسی مترجم) مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۲۳۳ کراچی ۲۰۴

قلمی ترجمہ و تفسیر مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۲۲۹- کراچی ۲۰۷

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (فارسی مترجم) مخزونہ نیشنل میوزیم ۲۰۹ - کراچی	۲۰۹
قلمی فارسی ترجمہ قرآن مجید مخزونہ مدینتہ الحکمۃ کراچی	۲۱۱
قلمی فارسی ترجمہ (مختصر حواشی کے ساتھ) مملوکہ مولانا عبدالرحمن - ٹھٹھہ	۲۱۳
قلمی فارسی ترجمہ قرآن مجید مملوکہ مولانا کریم بخش مگسی - میہڑ	۲۱۵
فارسی قلمی ترجمہ قرآن مجید قاضی احمد مسجد لائبریری - ضلع نواب شاہ	۲۱۷
قلمی فارسی تفسیر مملوکہ مولانا عبدالباری صاحب امام مسجد شاہجہانی مسجد ٹھٹھہ	۲۱۹
قلمی تفسیر مملوکہ میاں غوث محمد صاحب کوٹری کبیر ضلع خیرپور میرس	۲۲۲
قلمی قرآن مجید مترجم فارسی شاہ ولی اللہ اورنٹیل کالج منصورہ ضلع حیدرآباد	۲۲۴
قلمی قرآن مجید مع فارسی ترجمہ مملوکہ مدرسہ دارالفیوض ہاشمیہ سجاول	۲۲۸
قلمی فارسی ترجمہ قرآن مجید مملوکہ حاجی نبی بخش اوڈھو - محمد پور ضلع جیکب آباد	۲۳۰
قلمی قرآن مجید (فارسی ترجمہ) مملوکہ غلام رسول نظامانی ٹنڈو قیصر (ٹنڈو جام)	۲۳۳
قلمی اردو ترجمہ قرآن حاشیہ پر فارسی تفسیر مخزونہ مدینتہ الحکمۃ کراچی	۲۳۷
قلمی فارسی ترجمہ قرآن مجید مملوکہ مشتاق احمد صاحب و برادران کندھرا - ضلع سکھر	۲۳۹
قلمی فارسی ترجمہ مملوکہ محمد بخش صاحب جیکب آباد	۲۴۲
قلمی قرآن مجید (مترجم) مملوکہ پروفیسر نواز علی شوق - کراچی	۲۴۴
قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی) مملوکہ نواب امداد علی لغاری - تاج پور ٹنڈوالہیار	۲۴۷
قلمی فارسی ترجمہ قرآن مجید مملوکہ حاجی نبی بخش اوڈھو، جیکب آباد	۲۴۹
قلمی فارسی ترجمہ مملوکہ حاجی محمد بخش - جیکب آباد	۲۵۱
قلمی فارسی ترجمہ قرآن مجید مملوکہ ماسٹر عزیز صاحب - حیدرآباد	۲۵۳
ضمیمہ	۲۵۷
باب پنجم:	
اردو تراجم و تفاسیر	۲۵۸
قلمی قرآن مجید مترجم اردو	۲۵۸
قلمی قرآن مجید	۲۶۱
قلمی مترجم (اردو قرآن مجید)	۲۶۳
قلمی قرآن مجید مترجم (اردو)	۲۶۵
القرآن الحکیم	۲۶۸
تفسیر اعجاز القرآن واسرار البیان	۲۷۰
تفسیر بیان القرآن	۲۷۳
المقام المحمود	۲۷۶
تعلیم الکتاب	۲۸۱
تفسیر معارف القرآن	۲۸۴
کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	۲۸۸

toobaafoundation.com

تفسیر مظہری	۲۹۱
ترجمہ قرآن مجید (چار زبانوں میں)	۲۹۵
تفسیر تذکیر القرآن	۹۸
فیوض القرآن	۳۰۲
تفسیر سورۃ فاتحہ	۳۰۵
درس القرآن	۳۰۸
القرآن الکریم	۳۱۲
تفسیر تعارف القرآن	۳۱۶
قرآن حکیم مع تفسیر ثنائی	۳۳۵
تفسیر قرآن عزیز	۳۳۸
تفسیر ابن عباس	۳۴۱
القرآن الحکیم	۳۴۴
کشف الرحمٰن	۳۴۶
قرآن عظیم	۳۴۸
تفسیر ایوبی	۳۴۹
تفسیر حقانی	۳۵۰
تفسیر ابن کثیر	۳۵۸
قرآن مجید ترجمہ اردو - گجراتی	۳۶۳
مطالب القرآن	۳۶۵
قرآن مجید مترجم بمع حواشی فوائد ستاریہ	۳۶۸
القرآن الکریم	۳۷۰

باب ششم	
منظوم اردو تراجم	۳۷۲
مفہوم القرآن	۳۷۲
وحی منظوم	۳۷۶
نظم مقدس	۳۷۸
تاج قرآنی	۳۸۰
خزینۂ دین مبین	۳۸۲
ضمیمہ	۳۸۵
باب ہفتم:	
انگریزی تراجم و تفاسیر	
(1) Maariful Quran	۳۸۶
(2) The Noble Quran	۳۸۹
(3) The commentary of the Holy Quran	۴۰۱
(4) The Holy Quran (translated by Agha M. yaqoob)	۴۰۴
(5) The Holy Quran (translated from Kanzul-Iman)	۴۰۶
(6) Tafsir surah - al - Fateha:	۴۰۸
کتابیات (حواشی و حوالہ جات)	۴۰۹
خلاصہ ابواب (انگریزی)	۴۱۳
سندھی تراجم و تفاسیر	۴۱۹

toobaafoundation.com

مقدمہ

''سندھ میں عربی - فارسی - اردو - انگریزی تراجم و تفاسیر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ'' یہ ایک ایسا موضوع ہے، جس کی اہمیت کئی اعتبار سے مسلمہ ہے۔ اس اعتبار سے بھی کہ برصغیر میں سندھ کو باب الاسلام کی حیثیت حاصل ہے۔ اسی علاقہ سے اسلام کی کرنیں برصغیر ہند تک پہنچیں، اس اعتبار سے بھی اس کی مسلمہ حیثیت ہے کہ اسلام کی آمد کے بعد سندھ کا رشتہ مقدس اسلامی مراکز سے اس طرح جُڑ گیا کہ عالم اسلام اور مکہ و مدینہ کی بڑی بڑی شخصیتیں سندھ کے علمی مرکزوں میں آکر لوگوں کو فیض پہنچانے لگیں اور خود سندھ کے علماء کو علوم تفسیر، علوم حدیث اور علوم فقہ میں اتنا تخصص حاصل ہوا کہ وہ مکہ، مدینہ و بغداد اور وسط ایشیا کے اسلامی مراکز میں جاکر وہاں ان علوم کی شمعیں روشن کرنے لگے۔

سندھ میں عربوں کی ڈھائی سو سال تک حکومت رہی۔ اس دوران منصورہ اور محفوظہ کے نام سے عربوں کے دو بڑے شہر آباد ہو چکے تھے۔ علم و فضل کے اعتبار سے یہ دو شہر کیا تھے؟ گویا بغداد ثانی تھے۔ سرزمین سندھ چونکہ اس وقت کے مخصوص سیاسی حالات کی وجہ سے امن اور پیار محبت کے لیے ترس رہی تھی اس لیے سندھ میں اسلام کی آمد لوگوں کی دلوں کی آواز بن گئی۔ چنانچہ صدیوں تک یہ علاقہ علماء و فضلا اور اہل اللہ کا مرکز رہا۔ علماء اور اہل اللہ کی کثرت اور ان کی دینی و مذہبی خدمات کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگوں کے مزاج میں محبت، نرمی، خیر خواہی، انسانیت کی تکریم، مہمان نوازی وغیرہ صفات رچ بس گئیں۔ بعض انگریز مؤرخوں کے مطابق صرف ٹھٹہ میں کم از کم ایک لاکھ اہل اللہ کے مقبرے موجود ہیں۔ انہی مؤرخوں کا کہنا ہے کہ ٹھٹہ میں ایک زمانہ میں تین سو ساٹھ دینی درسگاہیں تھی۔

علماء و فضلا اور اہل اللہ کی اس کثرت کی وجہ سے یقیناً سندھ میں اسلامی علوم کی تدوین کا کام بڑے پیمانہ پر ہوا ہوگا۔ چونکہ قرآنی علوم اسلام کی پہلی بنیاد ہے۔ اس لیے قرآنی تفسیر و تفہیم اور قرآنی علوم کے حوالے سے سندھی علماء نے یقیناً کام کیا ہوگا۔ سندھ کے علماء کے قرآنی علوم کے اس کام کی تاریخ مرتب کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ جدید ترقی یافتہ قوموں

toobaafoundation.com

کے دیکھا دیکھی ہمارے ہاں بھی مادی تہذیب کے اثرات بڑھتے جارہے ہیں، جس کے نتیجہ میں زندگی روز بروز خیر، روشنی، ایمان و یقین، پاکیزہ صفات اور پاکیزہ تہذیب سے محروم ہوتی جارہی ہے۔ ظاہر ہے ہم اپنی نئی نسلوں کو مادی تہذیب کے رحم و کرم پر چھوڑ کر انہیں حقیقی مسرت مہیا نہیں کرسکتے. اس کی صورت صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ ہمارے اسلاف نے اسلام کے بنیادی ماخذی کتابوں (جس میں قرآن و حدیث آجاتے ہیں) کو بنیاد بنا کر اپنی زندگی میں جو رنگ بھرا تھا اور اپنی سیرت و کردار میں جو بلندی و عزیمت اور پاکیزگی پیدا کی تھی، اس رنگ کو عام کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلے میں سندھی علماء کی تفسیری خدمات اور کتاب اللہ کے علوم کی تفہیمی کاوشیں ہمارے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوسکتی ہیں۔ اور ہماری نسلوں کے لیے زندگی کے نئے خطوط متعین ہوسکتے ہیں" اپنے اسلاف اور بزرگوں سے سب کو کسی نہ کسی حد تک تعلق خاطر ہوتا ہے، جو ایک فطری چیز ہے۔ چنانچہ بزرگوں کی علمی خدمات اور ان کی فکر کا اثر ذہنوں اور قلبوں کو اس حیثیت سے بھی متاثر کرتا ہے۔ اس ضرورت و اہمیت کے پیش نظر میں نے اپنے لیے یہ موضوع منتخب کیا ہے۔ میرے لیے اس مقالہ کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ یہ دینی خدمت کی ایک عظیم سعادت ہے، میری کاوشوں سے اگر سندھ کے علماء کی قرآنی خدمات کی تاریخ مرتب ہوجائے اور نئی نسل کے لیے اپنے ہی بزرگوں کے حوالہ سے اسلامی نقطۂ نگاہ سے فکری خطوط متعین ہوجائیں تو یہ بڑی خوش بختی کی بات ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے مجھے سندھ کے دور دراز علاقوں میں جہاں بھی معلوم ہوا کہ پرانے بزرگ کے حواشی یا تفاسیر فلاں شخص کی لائبریری میں موجود ہیں، میں نے وہاں کا دورہ کیا۔ اس طرح تین سال تک میں نے کراچی اور اندرون سندھ کے متعدد تفصیلی دورے کیے۔ اس تحقیقی مطالعاتی دورے کے دوران خاص طور پر جن مقامات سے مجھے سندھی بزرگوں کے حواشی یا تفاسیر ملیں ان کے نام یہ ہیں:

(۱) کنڈیارو (۲) کوٹری کبیر (۳) پیر جو گوٹھ (۴) روہڑی (۵) خیر پور سچل لائبریری (۶) میر پور ماتھیلو (۷) گھوٹکی (۸) ہنگورا (پنو عاقل) (۹) شکارپور (۱۰) نیو سعید آباد (۱۱) پیر جھنڈو (نیو سعید آباد) (۱۲)

toobaafoundation.com

منصورہ (باروچو باغ) (۱۳) سونڈا (۱۴) سجاول (۱۵) ٹھٹہ (اسمٰعیل شاہ پاگارو) (۱۶) میرپور (۱۷) محمد پور (جیکب آباد) (۱۸) سنگرا (۱۹) کندھرا (روہڑی) (۲۰) دولت پور (نواب شاہ) (۲۱) بھر چونڈی شریف (۲۲) بدین (۲۳) مٹیاری (۲۴) سندھیالوجی لائبریری (جامشورو) (۲۵) سندھ میوزیم (حیدرآباد) وغیرہ

ان تمام کتب خانوں اور افراد کی ذاتی لائبریریوں کے قلمی نسخوں سے استفادہ کیا۔ ان کے بعض صفحات کے فوٹو لیے۔ اور مختلف نسخوں کا تقابلی مطالعہ کیا۔

(۱) عربی تفسیروں میں خیرپور، کوٹری کبیر، میرپور، روہڑی، دولت پور، ٹھٹہ، نیو سعید آباد، ہالیجی شریف کے نسخوں سے استفادہ کیا۔ مولانا حماد اللہ ہالیجوی صاحب کی شرح لغات القرآن۔ مولانا ظفر احمد صاحب کی احکام القرآن اور مولانا انور شاہ کشمیری کی مشکلات القرآن سے بھی استفادہ کیا۔

(۲) فارسی تراجم وتفاسیر میں نیشنل میوزیم (کراچی)، حضرت قطب الاقطاب، شاہ مراد ٹھٹھوی علیہ الرحمتہ کا ترجمہ جو مخدوم نوح علیہ الرحمتہ سے قریب ایک سو سال پہلے کا ہے یعنی ۸۹۳ھ سے بھی پہلے کا ہے۔ ٹنڈو قیصر، بدین، میرپور، ہنگورا، کوٹری کبیر، نیو سعید آباد، محمد پور، جیکب آباد، کندھرا (روہڑی)، ٹھٹھہ (تین کتب خانے)، منصورہ، سجاول وغیرہ کے قلمی نسخوں سے استفادہ کیا اور ضروری صفحات کا فوٹو بھی لیا۔

(۳) اردو تراجم وتفاسیر کے بیسیوں نسخے مختلف ذاتی لائبریریوں میں دیکھے اور استفادہ کیا۔ تین پانچ منظوم ترجمے بھی حاصل کیے۔

(۴) انگریزی میں کنز الایمان کا انگریزی ترجمہ۔ سید انور علی کی انگریزی کی تفسیر (گیارہ (۱۱) جلدوں میں)۔ آغا محمد کی تفسیر اور فخر الدین بلوچ کی تفسیر سے بھی استفادہ کیا۔ کل چھ نفا سیر سے استفادہ کیا۔

اگر میں یہ کہوں تو اس کہنے میں حق بجانب ہونگا کہ سندھ کے علماء کی قرآنی خدمات کے سلسلہ میں مجھے اپنی تلاش وتحقیق اور سندھ کے چپے چپے کے مشاہداتی دوروں سے جہاں سندھ کے باب الاسلام ہونے کے ایقان میں اضافہ ہوا ہے وہاں علمی، روحانی اور وجدانی طور پر بھی یہ تحقیق میرے لیے بہت زیادہ مفید ثابت ہوئی

toobaafoundation.com

ہے اور از حد مسرت خیز بھی۔ انشاءاللہ میری اس تحقیق سے ایک طرف تو علمی حلقوں کو سندھ کے قرآن مجید کے حوالہ سے یکجا بہت سارا قیمتی مواد حاصل ہوگا تو دوسری طرف اس مواد و تحقیق سے وہ روحانی بالیدگی اور قلبی طمانیت بھی محسوس فرمائیں گے۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اس مقالہ میں بعض ان تفاسیر کو بھی شامل کیا گیا ہے، جو اگرچہ سندھ سے باہر لکھی گئی ہیں، لیکن چونکہ سندھ میں ان کے قلمی نسخے مختلف پرانے خاندانوں کے ہاں موجود ہیں اور ان کا شمار نہایت ممتاز تفاسیر میں ہوتا ہے۔ اس لیے ہم نے تبرک کی خاطر ان کا بھی تعارف شامل کردیا ہے۔ اس طرح کی تفاسیر میں "کشاف"، "مدارک التنزیل"، "بیضاوی"، "جلالین"، "اکلیل" وغیرہ شامل ہیں۔

مقالہ میں قرآن مجید کے جو تراجم و تفاسیر ہم نے شامل کئے ہیں، اس میں قرآن مجید مطبوعہ یعنی شائع شدہ کے فوٹو عکس نہیں دیئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ عام طور پر دستیاب ہیں۔ جب کہ قرآن مجید کے غیر مطبوعہ اور نایاب قلمی نسخوں کی تفصیلات کے ساتھ ہم نے ان کے فوٹو عکس بھی شامل کئے ہیں۔

میں اپنے نگران محترم جناب مولانا ابوالفتح صغیر الدین سابق صدر شعبہ اسلامیات سندھ یونیورسٹی کا دل سے دعاگوں ہوں کہ مقالہ کی تالیف میں مجھے مسلسل ان کی رہنمائی حاصل رہی۔ افسوس ہے کہ اب ان کا انتقال ہوگیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ میں پروفیسر عبدالرزاق میمن صاحب سربراہ شعبہ اسلامک کلچر سندھ یونیورسٹی کا بھی تہہ دل سے ممنون ہوں کہ موصوف نے مقالہ کی تیاری کے سلسلہ میں مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا اور مقالہ کی بہتر سے بہتر ترتیب میں معاونت فرمائی۔

میں اپنے دادا حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کا بھی ممنون ہوں کہ مواد کی تلاش اور مقالہ کی ترتیب میں ان کی جہاں دیدگی اور زندگی بھر کے تحقیقی تجربات میرے لیے مشعل راہ ثابت ہوئے۔

آخر میں اگر میں اپنے بہت بڑے محسن حافظ محمد موسیٰ بھٹو صاحب کے احسانات کو یاد نہ کروں تو

toobaafoundation.com

بہت بڑی ناشکر گذاری ہوگی میرے اس مخلص بزرگ نے سندھ کے چپے چپے میں میری معیت فرما کر اور علمی رہنمائی فرما کر میرے تمام مطالعاتی سفروں کو آسان فرمادیا بلکہ پورا مقالہ مطالعہ فرما کر مجھ پر اپنی شفقتوں کی انتہا کردی۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو اس کا اجر دے سکتا ہے۔

فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

حافظ منیر احمد خان

۱۰ مارچ 1997ع

toobaafoundation.com

خلاصۂ ابواب

مقالے کے اس حصہ میں ہم کوشش کریں گے کہ سارے ابواب کا خلاصہ اور نچوڑ پیش کریں۔ "سندھ باب الاسلام" جو ہمارے مقالہ کا پہلا باب ہے۔ جو تیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس باب میں ہم نے برصغیر ہند بلکہ عالم اسلام میں سندھ کی اسلامی اعتبار سے اہمیت، صدر اول کی اسلامی شخصیتوں کی سندھ سے تعلق کی نوعیت، سندھ کے ایک بہادر قبیلہ زط (جت) کے بے شمار افراد کے قبول اسلام کی تفصیل، صحابہ کرام کی سندھ تشریف آوری، سندھ میں اسلامی علوم کی اشاعت اور دینی تعلیم کے مراکز، سندھی علماء و فضلا کی طرف سے علومِ قرآن، علوم حدیث اور علوم فقہ کی تعلیم و اشاعت کی خاطر عالم اسلام کے مراکز میں منتقل ہونا۔ الور کے راجا کے ایما پر مقامی زبان میں ۲۷۰ ھجری میں قرآن کا پہلا ترجمہ ہونا۔ نیز صدیوں تک سندھی علماء نے مختلف اسلامی علوم میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اس کی تفصیلات پیش کی ہیں اور ممتاز سندھی علماء کے کام کا خلاصہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

اس باب میں ویسے تو الحمدللہ سندھ کی اسلامی حیثیت کے حوالے سے کافی قیمتی معلومات موجود ہے (جو یکجا کسی مقالے، کتاب اور مضمون میں موجود نہیں) ہمارے اس باب سے جو خاص نکات ظاہر ہوتے ہیں۔ انہیں مختصر طور پر ذیل میں اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجارت کی غرض سے مشرقی ساحل پر تشریف لائے تھے، وہاں سندھی قبیلوں سے آپ کا تعارف ہوگیا تھا۔ چنانچہ آپ نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ (معراج کی) رات میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں: موسیٰ گندم گوں لمبے سیدھے بال والے جیسے زط (جت قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں۔

(۲) محمد بن قاسم کی آمد سے پہلے سندھ کے ہزاروں افراد مسلمان ہو چکے تھے، جن میں "جت قبیلے" کے افراد نمایاں ہیں۔ یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایما پر اسلامی فوج کے سربراہ حضرت

toobaafoundation.com

ابوموسیٰ اشعری کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے، جو بعد میں مستقل طور پر عراق میں آباد ہوئے۔ حضرت امام ابوحنیفہ نسلی طور پر اسی "جت قبیلہ" سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۳) سندھ میں عربوں کی ڈھائی سو سال تک حکومت رہی، اس عرصے میں اور اس کے بعد بھی صدیوں تک سندھ کا مکہ و مدینہ، بغداد اور دوسرے اسلامی مراکز سے مستقل تعلق قائم رہا، اس تعلق کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بڑی بڑی اسلامی شخصیتیں سندھ کے مراکز منصورہ اور محفوظہ میں آتی رہیں اور قرآن، حدیث، فقہ اور دوسرے علوم کے درس و تدریس کا فریضہ سرانجام دیتی رہیں۔ ساتھ ساتھ سندھ کے ممتاز سندھی فضلا عالم اسلام کے مراکز میں جاکر اسلامی علوم کی تدریس کا کام کرتے۔ اس طرح سندھ تقریباً آٹھ سو سال تک اسلامی علوم کے لئے مرکز کی حیثیت سے مشہور ہوا۔ مختلف محققوں کی طرف سے اسلامی علوم کے حوالہ سے عالم اسلام کی اسلامی شخصیتوں کی صدیوں کی جو تاریخ مرتب ہوئی ہے، اس میں سندھ کے علماء و فضلا، مفسرین، و محدثین، فقیہوں اور مزکیوں کا کردار کافی تفصیل سے اور نمایاں طور پر دیا گیا ہے۔ یہ تاریخیں زیادہ تر عربی و فارسی میں ہیں۔ اس سے اسلامی خدمت کے اعتبار سے سندھ کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(۴) سندھ و اہل سندھ کے صدر اول کے مسلمانوں سے تعلق اور اسلامی شخصیتوں اور اسلامی مراکز کی کثرت اور خالص اسلامی فضا کی وجہ سے یہاں عوامی سطح پر جو نئی تہذیب وجود میں آئی، جس کے زبان، علم و ادب اور عمومی مزاج پر غیر معمولی اثرات مرتب ہوئے (وہ اثرات اب بھی نمایاں ہیں) وہ اوائلی اسلامی تہذیب ہے۔ جس میں سادگی، رواداری، محبت، اخلاقِ حسنہ، دنیا سے بے نیازی، سخاوت دوسروں کے لئے ایثار و قربانی، مہمان نوازی، تحمل، بردباری، نرمی، معافی وغیرہ کے جوہر و صفات موجود ہیں۔ اگرچہ مادیت پرستی پر مبنی عالمگیر جدید تہذیب کے اثرات نے دنیا بھر سے پاکیزہ تہذیب کے اثرات کو بڑی حد تک مضمحل کردیا ہے۔ تاہم سندھ کے عام لوگوں میں اب بھی اسلامی تہذیب کے یہ اثرات موجود ہیں۔ جو قرآنی علوم اور قرآنی علوم کی پیدا کردہ شخصتوں کا فیض ہے۔

دوسرا باب "علم تفسیر کی ضرورت و اہمیت اور اس کے ارتقا کی تاریخ" کے بارے میں ہے۔ اس باب میں قرآن کے نزول کے بعد اس کی کتابت کے سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کار

toobaafoundation.com

کی تفصیل، صحابہ کرام میں ممتاز حفاظ کرام کے نام، جنگ یمامہ میں کئی حفاظ کے شہید ہونے کے بعد حضرت زید بن ثابت کی قرآن کے ایک مکمل نسخہ کی کتابت کے کام کے لئے تقرری، بعد میں خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے اس نسخے کی نقلیں مملکت کے دور و قریب علاقوں کو بھیجنا، قرآن کی قراءت کی قسمیں، قاری کے لئے ضروری علوم، سات قراءات کے راویوں کے ناموں کی تفصیل وغیرہ شامل ہے۔ لیکن اس باب میں قرآن کے ترجمہ و تفسیر کے سلسلہ میں سب سے زیادہ جس چیز پر زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ قرآنی تفسیر کے لئے کن علوم کا ہونا ضروری ہے۔ ان علوم میں خاص طور پر ۱۵ علوم میں مہارت حاصل ہونا ضروری ہے۔ وہ ۱۵ علوم یہ ہیں۔ علم لغت، علم صرف، علم نحو، علم اشتقاق، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم قراءت، علم اصول الدین، علم اصول فقہ، علم اسباب النزول، علم ناسخ ومنسوخ، علم فقہ، علم حدیث، نور بصیرت اور وہبی علم۔ خود رائے کے ذریعے قرآن کے الفاظ کی معنیٰ متعین کرنا اور تفسیر کرنا، یہ از حد خطرناک بات ہے۔ اس سے مسلم امت میں گروہ بندی اور فرقہ واریت پیدا ہونے اور اس کے مضبوط ہونے کا امکان رہتا ہے۔ چونکہ قرآن میں دین و مذہب، عقائد و اعمال اخلاق و معاشرت، تمدن و سیاست اور عدل و انصاف کے قانونی اخلاقی اور انسانی پہلو سب موجود ہیں۔ اس لئے قرآن کی تفسیر و تشریح میں ظاہری علوم میں مہارت و صلاحیت کے ساتھ باطنی علوم اور نور بصیرت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ قرآن کے لفظوں کے معنیٰ کے تعین اور تفسیری نکات اخذ کرنے میں ایک یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ اعتقادی اور عملی مسائل اور دین کے نصب العین کے تعین میں جمہور اسلام اور اسلاف امت کے موقف اور تحقیق سے جداگانہ موقف اختیار نہ کیا جائے۔ اس طرح کی نئی تحقیق سے غیر سبیل المومنین کے زمرے میں آنے کا امکان موجود رہتا ہے جو از حد خطرناک ہے۔ غرض کہ اس باب میں اس طرح کے سارے ضروری اور اہم مسائل پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

باب سوم عربی تفاسیر کے تعارف اور جائزے پر مشتمل ہے اس حصے میں ہم نے ۱۹ عربی تفاسیر کا تذکرہ کیا ہے جن میں تفسیر الکشاف، تفسیر مدارک التنزیل، تفسیر الاکلیل، النظر علیٰ تفسیر البیضاوی، تفسیر بیضاوی، تفسیر مجمع البحار، تفسیر جلالین، تفسیر عربی، الحام الرحمن، مشکلات القرآن، احکام

toobaafoundation.com

القرآن، شرح لغات القرآن وغیرہ شامل ہیں۔ ان تفاسیر کے مختلف نسخوں کے تقابلی مطالعے کے ساتھ ساتھ ان کی نمایاں خصوصیات، علمی اعتبار سے ان کے مقام و مرتبہ اور حیثیت کا ذکر، جس تفسیر میں معتزلہ یا مسلمانوں کے دوسرے خاص مکتب فکر کی ترجمانی کی گئی ہے، اس کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ بعض تفاسیر جن کی اہمیت زیادہ ہے ان کا ذکر مزید تفصیل سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ ان کی اہمیت اجاگر ہو اور استفادے کی صورت پیدا ہو۔

باب چہارم فارسی تراجم و تفاسیر پر مشتمل ہے۔ اس باب میں ۵۹ فارسی تراجم و تفاسیر کا تعارفی جائزہ لیا گیا ہے اور ضروری تفصیل بیان کی گئی ہے۔ مقالے کے اس حصے میں بھی تراجم و تفاسیر کے سلسلے میں کوشش کی گئی ہے کہ نسخوں کے مواد کا ایک دوسرے سے تقابل کر کے مفسرین یا کاتبوں کے استفادے کے اصل ماخذوں کی نشاندہی کی جائے چونکہ اس زمانے میں قرآن مجید کے ترجمے پر مشتمل قلمی نسخے عام استفادے کے لئے کاتب کتابت کرتے تھے، اس لئے ترجمے یا تفسیری نکات کے اخذ میں مختلف ممتاز اور مشہور تراجم و تفاسیر سے استفادہ کا امکان موجود ہوتا ہے۔ یہ امکان اس طرح کے نسخوں میں ہوتا ہے جن نسخوں میں مترجم یا مفسر کا نام نہیں۔ ایسے نسخے کافی تعداد میں موجود ہیں۔ چنانچہ اس طرح ہمیں قلمی نسخوں کا باریک بینی سے تقابلی و تجزیاتی مطالعہ کر کے ان اصل تراجم و تفاسیر کی نشاندھی کرنی پڑی، جن سے یہ نسخے کتابت ہوئے ہیں۔ یا جن سے استفادہ کر کے کتابت کی گئی ہے۔

فارسی تراجم و تفاسیر کے باب میں ہماری ایک نئی تحقیق (جس سے الحمدللہ قرآن مجید کے اوائلی فارسی ترجمہ کی نشاندہی و انکشاف ہوتا ہے) وہ یہ ہے کہ حضرت مخدوم نوح علیہ الرحمۃ (متوفی ۹۹۸ھ) کے فارسی ترجمۂ قرآن سے تقریباً ایک سو سال پہلے حضرت قطب الاقطاب سید محمد حسین المعروف پیر مراد (شیرازی) متوفی (۸۹۳ھ) فارسی میں قرآن کا ترجمہ شروع کر چکے تھے، جو اگرچہ نامکمل ہے، لیکن قرآن مجید کے فارسی ترجمہ کی اولیت کا شرف انہیں کی ذات کو حاصل ہے۔ عالم اسلام میں غالباً فارسی میں قرآن مجید کا یہ پہلا ترجمہ ہے جس کی سعادت سندھ کی عظیم شخصیت حضرت پیر محمد مراد شاہ صاحب قدس سرہ کو حاصل ہے۔ حضرت پیر محمد مراد قدس سرہ کا یہ ترجمہ اتنا مشہور ہوا کہ اس ترجمے کے متعدد قلمی نسخے سندھ

toobaafoundation.com

کے مختلف مقامات پر موجود ہیں، جس کی اس حصے میں تفصیل بیان کی گئی ہے۔ الحمدللہ ہماری تحقیق کا یہ پہلو اتنا اہم ہے کہ اس پر مزید روشنی ڈالنے اور اس کو اجاگر کرنے کے لئے تحقیقی مقالے اور مضامین کا سلسلہ جاری رہے گا۔

پانچواں باب اردو تراجم و تفاسیر سے متعلق ہے جو سندھ میں لکھے جانے اور سندھ سے شائع ہونے والے تراجم و تفاسیر کے جائزے اور خلاصے پر مشتمل ہے یہ باب "فارسی" کے بعد ہمارے مقالے کا سب سے بڑا باب ہے جو ۱۲۵ صفحات سے زیادہ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ جس میں ۳۴ قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کا تعارف شامل ہے۔

عربی و فارسی میں تو قرآنی علوم و تفاسیر پر عظیم ذخیرہ موجود ہی ہے جو ۱۲ - ۱۳ سو سال سے تیار ہو رہا ہے لیکن اردو میں بھی پچھلے دو ڈھائی سو سال سے قرآنی علوم پر اتنا عظیم کام ہوا ہے کہ اس سے لائبریریاں بھر جاتی ہیں۔ سندھ میں اردو میں بڑی اہم اور قیمتی تفاسیر شائع ہوئی ہیں جن کے مطالعے سے اسلامی علوم کا ایک وسیع بلکہ لامتناہی سلسلہ سامنے آتا ہے اور مسلمان علماء و فضلاء کی دماغی کاوشوں، تلاش و تحقیق اور قرآن سے نکات اخذ کرنے کی غیر معمولی صلاحیت سامنے آتی ہے۔ قرآن مجید کی اردو تفاسیر کے اس حصے میں کچھ تفاسیر تو وہ ہیں، جن میں تصوف و احسان کا پہلو نمایاں ہے اور قرآن سے تزکیے و احسان کے نکات کو اجاگر کرنے اور تہذیب نفس اور فرد کی اصلاح اور دعوت کے پہلو کو غیر معمولی طور پر اہمیت دی گئی ہے۔ کچھ تفاسیر وہ ہیں جن میں مسائل حیات کے سلسلے میں قرآن کی رہنمائی والے پہلو پر زیادہ بحث کی گئی ہے اور معیشت، معاشرت، سیاست اور انفرادی و اجتماعی زندگی کے سلسلے میں اسلام جو احکام، تعلیمات اور قوانین پیش کرتا ہے۔ نیز تمدن کی بہتری اور سوسائٹی کی اجتماعی بھلائی اور بہتری کے لیے قرآن جو ہدایت دیتا ہے۔ اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ بعض تفاسیر قرآنی لغت اور علم و ادب کے اعتبار سے اہمیت کے حامل ہیں۔

ہم نے اس باب میں کوشش کی ہے کہ قرآن مجید کی ہر تفسیر کا اس طرح تعارف آجائے کہ متعلقہ تفسیر کا خلاصہ اور اس کی روح پیش ہو، جہاں جہاں اختصار کی وجہ سے ایسا نہ ہوسکا ہے، وہاں یہ کوشش

toobaafoundation.com

ضرور ہوئی ہے کہ متعلقہ تفسیر کی اہم اور نمایاں خصوصیات اجاگر ہوں اور عالم و شارح قرآن کی تفہیمی و تشریحی کاوشیں زیادہ بہتر طور پر سامنے آئیں۔

چھٹا باب منظوم قرآنی تراجم سے متعلق ہے:

الحمدللہ اردو زبان کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ بعض ممتاز شعراء اور فاضل شخصیتوں نے اپنے خون جگر سے اشعار کی صورت میں قرآن کے ترجمے اور مفہوم کو منظوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں اس باب میں پانچ ممتاز شعراء کے منظوم قرآنی تراجم کا تعارفی خاکہ پیش کیا گیا ہے ان میں آغا قزلباش کا "نظم مقدس" کے نام سے ترجمہ قرآن ہے۔ جو شاہ عبدالقادر محدث دھلوی کے نثری ترجمہ کا منظوم ترجمہ ہے۔ دوسرا سیماب اکبر آبادی کا مکمل منظوم ترجمہ قرآن ہے۔ تیسرا خواجہ محمد ادریس کا مفہوم القرآن کے نام سے منظوم ترجمہ ہے۔ دو نامکمل تراجم ہیں۔

ان منظوم تراجم کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ ایک طرف تو فاضل شعراء نے اس بات کی ہر ممکن کوشش کی ہے کہ ترجمہ میں ممتاز مستند علماء کے ترجمہ اور مفہوم کی ترجمانی ہو اس سے انحراف نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ پڑھنے والا یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہتا کہ ان فاضلوں نے قرآنی پیغام اور فکر کو دل کی گہرائیوں میں اتارنے کے بعد اس پیغام کی پیشکش میں امکانی حد تک اپنی اندرونی کیفیات کو شامل کیا ہے۔

ساتویں باب میں ہم نے سندھ سے شائع ہونے والے چھ انگریزی تراجم و تفاسیر کا تعارفی جائزہ لیا ہے اور ان کی نمایاں خصوصیات کو اجاگر کیا ہے اور کمزور پہلوؤں کی نشاندہی کی ہے۔ ان تفاسیر کے نام یہ ہیں۔

Marifiul

(1) Marafiul Quran

(2) The Noble Quran

(3) The commentary of the Holy Quran

(4) The Holy Quran translated by Agha M. yaqoob

(5) The Holy Quran translated from Kanzul-Iman

(6) Tafsir surah - al - Fateh:

toobaafoundation.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

باب اول

سندھ باب الاسلام

کہا جاتا ہے کہ آریہ قوم نے جب سندھ کی وادی میں قدم رکھا تو اس کا نام سندھو رکھا۔ اس قوم کی زبان میں سندھو، دریا کو کہتے تھے۔ پھر اس دریائے سندھ کی مناسبت سے وہ لوگ پورے ملک کو سندھو اور پھر سندھ کہنے لگے۔ بلکہ انہوں نے جتنے ملک فتح کیے سب کا نام سندھ ہی رکھا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ پنجاب کی سرحد سے بھی آگے بڑھ گئے، لیکن نام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ البتہ جب گنگا پہنچے تو وہاں کے علاقے کا نام آریہ ورت رکھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مشرقی ساحل کے علاقے میں اہل سندھ سے ملاقات

ایرانیوں نے سندھ کو اپنے لہجے میں ہند کہنا شروع کیا اور یونانیوں نے "ھ" کو اس کے قریب المخرج حرف "ہمزہ" سے تبدیل کرکے اندکردیا۔ رومن میں یہ لفظ انڈیا ہوگیا اور انگریزی زبان میں چونکہ دال نہیں ہے اس لیے اس زبان میں وہ انڈیا بن گیا۔ .....(۱) لیکن یہ کہنا کہ "ایرانیوں نے سندھ کو اپنے لہجے میں ہند کہنا شروع کیا" غالباً صحیح نہیں ہے، کیونکہ ابن حبیب (المتوفی ۲۴۵ھ) کی کتاب المحبر میں ایک باب "عرب کے میلے" ہے، اس میں سندھ اور سندھیوں کا ذکر ہے اور لکھا ہے کہ عرب کے مشرقی ساحل میں دبا نام کے مقام پر (جو نجیرہ نامی بندرگاہ کے شمال میں ہے) "سالانہ میلہ" فلاں تاریخ کو ہوتا تھا۔ "اس میں فلاں فلاں قسم کا سامان فروخت ہوتا تھا اور اس میلے میں شرکت کرنے والے لوگ ہندی، سندھی، چینی، رومی، ایرانی، مشرق والے اور مغرب والے ہوتے تھے۔" ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے اس بیان سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم (بعثت سے پہلے) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال تجارت لیکر دبا تشریف لے گئے ہوں گے تو وہاں سندھیوں کو دیکھا ہوگا اور ممکن ہے کہ اور آگے جاکر سندھ میں تجارت کے لیے تشریف لے گئے ہوں"۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے ایک حدیث کا ذکر کیا ہے کہ ایک دن مدینہ منورہ میں کچھ لوگ دور سے آئے اسلام قبول کرنے کے لیے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا "یہ

toobaafoundation.com

RESEARCH LIBRARY
INSTITUTE OF SINDHOLOGY
UNI: OF SINDH, JAMSHORO,

102879
19-3-99

کون لوگ ہیں جو ہندوستانیوں جیسے نظر آتے ہیں۔" یعنی اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستانیوں کو (اور سندھیوں کو بھی) پہلے دیکھا ہوگا اور بہت ممکن ہے کہ اسی دبا کے میلے میں دیکھا ہوگا۔.....(۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سندھ کے نرم کپڑے کا تحفہ قبول کرنا

سندھ کے عظیم محدث، محقق اور عالم مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی اپنی کتاب "بذل القوۃ فی حوادث بعض النبوۃ" میں لکھتے ہیں "اس سال ۱۰ھ میں فروہ بن عمر الجذامی نے اسلام قبول کیا۔ وہ روم کے بادشاہ کی طرف سے شام کے علاقے بلغاء کے عامل تھے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے قبول اسلام کی اطلاع بھیجی۔ خط کے ساتھ درج ذیل چیزیں تحفہ کے طور پر ارسال کیں، فضہ کے نام سے کالا۔ سفید خچر، ظرف کے نام سے گھوڑا، یعفور کے نام سے حمار (یہ یعفور اس سے مختلف تھا جو مقوقس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا تھا) سندس کی ایک قبا، جس پر سنہری کام کیا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ کپڑے اور متعدد چیزیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تحائف قبول فرمائے، فروہ نے مسلمانی کی حالت میں وفات کی.....(۳)۔

اس روایت میں "سندس" کی قبا کا ذکر آیا ہے۔ لفظ "سندس" قرآن حکیم میں بھی تین مقامات پر آیا ہے۔

(۱) اولئک لھم جنت عدن تجری من تحتھم الانھر یحلون فیھا من اساور من ذھب ویلبسون ثیابا خضرا من سندس (الکھف ۳۱/)

(۲) علیھم ثیاب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور۔ (الدھر۔۲۱/)

(۳) یلبسون من سندس واستبرق متقٰبلین۔ (الدخان۔۵۳/)

عام طور پر "سندس" کے معنی بہتر ریشمی کپڑے کے لیے جاتے ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" میں اس لفظ کو غیر عربی الفاظ کی فہرست میں شمار کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

الجوالیقی کا کہنا ہے کہ سندس فارسی میں پتلے کپڑے کو کہا جاتا ہے۔ لیث کا قول ہے کہ اہل زبان ادیبوں اور مفسروں میں اس لفظ کے معرب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، شیزلہ نے اسے ہندی لفظ کہا ہے۔"

معرب اس لفظ کو کہا جاتا ہے جو دوسری زبانوں سے عربی میں داخل ہوا ہو۔ علامہ سیوطی کی مذکورہ

toobaafoundation.com

عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لفظ "معرب" ہے اور ہندی ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ لفظ "سندن" کی معرب صورت "سندس" ہے۔ موجودہ دور کے محققوں کی بھی یہی رائے ہے کہ "سندس" "سندن" کی معرب صورت ہے۔ حقیقت میں "سندن" سندھ کے پتلے اور نرم کپڑے "ململ" کو کہا جاتا تھا۔ جو دوسرے ممالک میں بہت پسند کیا جاتا تھا۔ سندھ کے اس کپڑے کو سندھ کی نسبت سے کہاہی "سندن" جاتا تھا۔ لفظ سندن توریت میں بھی آیا ہے اور عہدنامہ جدید میں بھی ملتا ہے۔.....(۴)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا کا جو تحفہ قبول فرمایا تھا وہ سندھ کے نرم اور عمدہ کپڑے سے تیار ہوا تھا۔.....(۵)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دو گروہوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا ہے۔ ایک وہ گروہ جو ہندوستان میں جہاد کریگا۔ دوسرا وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم کا ساتھ دیگا۔ (سنن نسائی۔باب غزوۃ الہند) اس بشارت کی بنا پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہندوستان میں جہاد کی شرکت کی آرزو کی اور جان و مال قربان کرنے کی پیشکش کی۔ مسند احمد اور سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے ہند میں جہاد کا وعدہ فرمایا ہے' اگر میں اس میں شریک ہوسکا' تو میں جان و مال قربان کردوں گا اگر مارا گیا تو بہترین شہید ہونگا' اگر میں زندہ لوٹ کر آیا تو میں جہنم کی آگ سے آزاد ابوہریرہ ہونگا۔ (سنن نسائی غزوۃ الھند)

یہ دونوں روایتیں سید آزاد بلگرامی نے اپنی کتاب "**سبحۃ المرجان فی آثار ہندستان**" میں تفصیل سے دی ہیں اور مولانا قاضی اطہر مبارک پوری نے اپنی کتاب "عرب و ہند عہد رسالت" میں بھی دی ہیں۔

ہندوستان (جس میں سندھ بھی شامل ہے) کی اس اہمیت کا نتیجہ ہے کہ صحابہ کرام اور دوسرے مسلمان تاجر سندھ میں دعوت اسلام کے فروغ کے لیے کوشاں رہے۔ ان کی کوششوں سے اہل سندھ کی زمین اسلام کے لیے مانوس ہوچکی تھی' چنانچہ محمد بن قاسم کے حملہ کے وقت مقامی لوگوں نے مقابلہ کی بجائے ان سے تعاون کیا' اس تعاون

toobaafoundation.com

کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ محمد بن قاسم کے حملہ کے وقت دیبل میں جو پہلا شخص مسلمان ہوا' وہ دیبل کے اس جیل کا نگران تھا جہاں بے گناہ مسلمان قیدیوں کو رکھا گیا تھا۔ اس حقیقت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ جیل کا یہ نگران عالم اور ادیب تھا۔ جس کا ذکر اگلے صفحات میں آئیگا۔

سندھ میں صحابہ کرام کی تشریف آوری

مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب نے مخدوم محمد ہاشم ٹتوی کی بیاض ہاشمی میں سے دو روایتیں سندھ کے متعلق نقل کی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دو وفد' ایک سندھ سے اور دوسرا افریقہ سے' ایک ہی دن میرے پاس پہنچے' جنہوں نے اپنی خوشی سے اسلام قبول کیا"۔ یہ روایت محمد بن علیؓ بن ابی طالب کی ہے اور یہ محمدؓ قبیلہ بنو حنیف کی سندھی والدہ کے بطن سے تھے' اسی لیے انہیں حنیفہ کہا جاتا ہے۔.....(۶) دوسری روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پانچ صحابہ کرام کو اپنے خط کے ساتھ سندھ کے لوگوں کے پاس بھیجا۔ جب وہ سندھ میں قلعہ نیرون (حیدر آباد) کے پاس پہنچے تو سندھ کے کچھ لوگوں نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ کچھ عرصے کے بعد دو صحابہ کرامؓ اپنے سندھی میزبانوں کے ساتھ واپس چلے گئے' جب کہ تین صحابہ کرام سندھ میں ٹھہر گئے۔ ان کی تبلیغ سے بہت سے سندھیوں نے اسلام قبول کرلیا۔ ان تینوں صحابہ کرام نے سندھ میں نئے نئے مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کو جاری رکھا اور آخر کار ان کا وصال بھی سندھ میں ہوا۔ ان کی قبریں بھی یہاں موجود ہیں".....(۷)

تاریخ کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری تک سندھ اور حجاز کی نمایاں قومیں ایک دوسرے سے متعارف ہوچکی تھیں۔ اس لیے کہ سندھ اور عرب کے تجارتی تعلقات اسلام سے پہلے ہی قائم ہوچکے تھے۔ سندھ کے تاجر بحری راستے سے عدن تک اپنا تجارتی سامان پہنچاتے تھے۔ یہاں کپڑے' مرغی' پالہ اونٹ (فالج) جس کی نسل سے عرب کا بختی اونٹ ہوا' قسط' بانس اور بید کی لکڑیاں بھیجی جاتی تھیں۔ عنبر' مشک اور عود بھی جاتا تھا۔ ان تجارتی تعلقات کی وجہ سے خاص طور پر جت قوم کے افراد عرب میں کافی متعارف ہوچکے تھے۔

سندھ کے ز ط (جت) قبیلے کا اسلام قبول کرنا

چنانچہ احادیث کی کتابوں میں اس کے بارے میں کافی مواد ملتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منقول ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں:

toobaafoundation.com

عن ابن عمر قال' قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایت عیسی و موسی و ابراہیم فا ما عیسیٰ ی فا حمر جعد عریض الصدر' وا ما موسی فادم جسیم سبط کانہ من رجال الزط.....(۸)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے (معراج کی رات) عیسیٰ' موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا' عیسیٰ سرخ رنگ کے گھنگھریالے بال والے چوڑا سینہ رکھتے تھے اور موسیٰ گندم گوں لمبے سیدھے بال والے' جیسے زط (جت قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں۔

لغت کی مشہور کتاب القاموس المحیط میں "الزط" کے متعلق مرقوم ہے:

الزط با الضم حیل من الھند معرب جت با الفتح و القیاس یقتضی فتح معربہ ایضا الواحد زطی.....(۹)

یعنی الزط ھند (سندھ) کا ایک قبیلہ ہے' جو جت کا معرب ہے عقل کے تقاضے کے مطابق الزط زا کی فتح سے ہونا چاہئے۔ اس کا واحد زطی ہے۔

سندھی صحابہ کرام کے زمانے میں یعنی پہلی صدی ہجری میں ہی سندھ سے منتقل ہو کر عراق میں آباد ہو گئے تھے۔ سندھیوں کا مذکورہ جت قبیلہ (الزط) پہلی صدی ہجری میں ہی بصرہ کے قریب بطاع میں آباد ہو گیا تھا اور زراعت کا پیشہ اختیار کرنے لگا۔.....(۱۰)

یہ جت بہادر سپاہی بھی تھے' ان میں کچھ حاذق حکیم بھی تھے۔ امام بخاریؒ لکھتے ہیں:

ایک بار ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہو گئیں ان کے بھتیجوں نے ایک جت طبیب کو علاج کے لیے بلوایا۔.....(۱۱)

جت قوم کے بارے میں اسلامی تاریخ کے مشہور مورخ مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی کی جو تحقیق ہے وہ قابل ذکر ہے' چونکہ جت قوم کے حوالہ سے اہل سندھ کی صحابہ کے ہاتھوں مسلمان ہونے کی زریں تاریخ وابستہ ہے اس لیے ہم یہاں اس سلسلہ میں مولانا اکبر نجیب آبادی کا تفصیلی حوالہ دے رہے ہیں:

" جنگ قادسیہ اور جنگ نہاوند کے درمیانی زمانہ کا واقعہ ہے کہ اہواز کے ایرانی گورنر ہرمزان کے یزدجرد کے مداین کی جانب فرار ہونے کے بعد اپنی خود مختار حکومت قائم کرلی اور ایرانیوں کے علاوہ جاٹوں کو بھی اپنی فوج میں

toobaafoundation.com

بھرتی کیا اور سندھ کے راجہ سے اعانت طلب کی' اسلامی لشکر نے اس طرف توجہ کی' مقابلہ ہوا' ہرمزان شکست کھا کر مقام تشتر میں پہنچا' وہاں کے قلعہ کو مضبوط کرا کے دوبارہ مقابلہ کی تیاری کی۔ تشتر کی جانب جو اسلامی فوج روانہ ہوئی اس کے سپہ سالار حضرت ابو موسیٰ اشعری تھے انہوں نے تشتر کا محاصرہ کیا۔ اس محاصرہ کے دوران میں سندھی فوج یعنی جاٹوں کے سردار نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم تمہارے مذہب میں داخل ہونا چاہتے ہیں' مگر شرط یہ ہے کہ ہم تمہارے ساتھ شامل ہو کر ایرانیوں سے تو لڑیں گے' لیکن اگر تم کسی وقت آپس میں دو گروہ ہو کر لڑنے لگو تو ہم غیر جانبدار رہیں گے دوسری شرط یہ ہے کہ اگر عرب لوگ ہم پر حملہ کریں تو تم ہم کو ان کے حملے سے بچاؤ گے اور ہماری حفاظت کرو گے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ ہم کو اختیار حاصل ہو گا کہ ہم جہاں چاہیں' سکونت اختیار کریں اور عربوں کے جس قبیلے سے چاہیں اتحاد کریں۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ ہمارے وظائف اور تنخواہیں اعلیٰ درجہ کی ہوں یعنی ہم کو عربوں کے مانند ہر قسم کے حقوق میسر ہوں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے اس کے جواب میں کہلا بھیجا کہ ہم تو نو مسلموں کے معاملہ میں یہی جانتے ہیں کہ ہر ایک نو مسلم کے حقوق باقی تمام مسلمانوں کے برابر ہوا کرتے ہیں۔ یہ مختصر اور مجمل جواب جاٹوں کے لیے موجب تسکین نہ ہوا اور وہ مسلمان ہونے سے باز رہے۔ اس کی اطلاع فوراً امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجی گئی انہوں نے بلا تامل حکم بھیج دیا کہ ان لوگوں کی پیش کردہ شرائط قبول کر لی جائیں۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے جاٹوں کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہاری تمام شرطیں ہم کو منظور ہیں' دربار خلافت سے ہم نے منظوری منگوالی ہے۔ یہ سنتے ہی تمام جاٹ اور تھوڑے سے راجپوت بھی جو ان کے ہمراہ تھے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ ہرمزان بھی گرفتار ہوا اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اس کو مدینہ منورہ میں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا جو وہاں جا کر فاروق اعظم کا طرز عمل دیکھ کر بخوشی مسلمان ہو گیا' ان جاٹوں نے مسلمان ہو کر اور اپنے ان بھائیوں کے ساتھ ملکر جو ۱۲ھ میں مسلمان ہو چکے تھے' ملک عراق میں سکونت اختیار کی اور عرب قبائل کے ساتھ دوستی و مواخاۃ قائم کر لی۔ یہ لوگ قوم زط کے نام سے مشہور ہوئے۔ مسلمانوں نے اپنے ان نو مسلم بھائیوں کی بڑی عزت کی اور ان کو بڑے بڑے عہدے دیئے۔ حضرت علی

toobaafoundation.com

کرم اللہ وجہ کے عہد خلافت میں بصرہ کے خزانہ کا محافظ دستہ اسی قوم زط (جاٹ) کے افراد پر مشتمل تھا۔ ان لوگوں میں بڑے بڑے علماء اور صلحاء بھی پیدا ہوئے' اس زط قوم کا تذکرہ تاریخوں میں بار بار آیا ہے حتیٰ کہ معتصم باللہ عباسی کے زمانے تک زط قوم کو عراق میں قابل ذکر اہمیت حاصل تھی۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ جو امام اعظم کے نام سے عالم اسلام میں عام شہرت رکھتے ہیں ان کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ اسی قوم زط سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ جس وقت محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا اس وقت امام اعظمؒ کی عمر بارہ تیرہ سال تھی۔ مذکورہ بالا تصریحات سے ثابت ہوا کہ ہندو قوموں میں اسلام' محمد بن قاسم کے زمانے سے پہلے ہی داخل ہو کر نشوونما حاصل کر چکا تھا۔.....(۱۲)

اسلام کی آمد سے قبل
سندھ کا حدود اربعہ

اسلام کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے سے قبل سندھ کا حدود اربعہ یہ تھا:

شمال مشرق کی طرف راجہ کشمیر کے ملک سے سرحد ملتی تھی۔ جنوب مغرب کی طرف مکران کا صوبہ اس کا حد فاصل تھا۔ مغرب کی جانب کوہستان کروان' قیقان اور قلات تھے اور جنوب میں بحر عرب اور مشرق میں ریگستان اور ہندوستان۔ اس وقت سندھ کے پانچ صوبے تھے:۔

(۱) برہمن آباد جس کے اضلاع نیرون' دیبل' لوہانہ' لکھا اور سمّہ تھے۔

(۲) سیوستان جس میں بودھیہ (بودھی ممالک) جھنکان' کوہستان روجیان (یعنی کوہ پایہ)' سرحد مکران کے اضلاع تھے۔

(۳) اسکلندہ۔ یہاں والی پابیا تھا جس کی حکمرانی تلواریہ' بچ پور اور اضلاع بودھ پور کے کچھ حصے پر تھی۔

(۴) ملتان۔ اس کے ماتحت سکہ' برہماپور' کرور' اشہار (شاہار) اور کمبھ تھے۔ اس صوبے کی سرحد کشمیر سے ملتی تھی۔

(۵) ارور (الور)۔ یہاں کا والی راجہ ساہ سی کا بیٹا شری ہرش تھا۔ پائے تخت بھی یہی شہر تھا۔ اور راجہ کی حکمرانی کروان' قیقان اور نیرباس تک ہوتی تھی۔

ارور کا راجہ عیش و عشرت میں مبتلا رہتا تھا اور اس کا وزیر رام نامی تمام امور سلطنت انجام دیتا تھا۔ ایک مرتبہ الور کے پجاری سلاج (سلائج) کا بیٹا چچ کے دربار میں آیا۔ وزیر اور راجہ اس کی قابلیت اور ذہانت سے بہت متاثر ہوئے۔ راجہ فوت ہوا تو اس کی رانی سوبھن دیوی نے بڑی چالاکی کے ساتھ شاہی خاندان والوں کو نظر بند کرا دیا اور چچ کو گدی پر

toobaafoundation.com

بٹھادیا اور اس نے اپنا رشتہ بھی کرلیا۔(یہ واقعہ سنہ ۱ ہجری کے پہلے سال کا ہے) اور اسی زمانے سے چچ نے گردو پیش کے تمام علاقوں پر فوج کشی شروع کردی اور سندھ کی حدود کو وسیع کردیا۔

چچ نے چالیس برس حکومت کی اور ۶۶۰ء میں فوت ہوا۔ اس کے بعد اس کا بھائی چندر گدی پر بیٹھا۔ وہ بڑا طاقتور راجہ تھا۔ لیکن آٹھ سال کے بعد وہ بھی فوت ہوگیا تو طوائف الملوکی شروع ہوگئی اور ارور (الور) کی گدی پر چچ کا چھوٹا بیٹا داہر بیٹھ گیا۔ ۵۹ھ میں راجہ رن مل کچھ کی طرف سے داہر پر حملہ آور ہوا تو کچھ عربوں نے جو اسلامی ممالک سے آکر راجہ داہر کی ریاست میں امن کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے۔ قریب پانچ سو سواروں کے ساتھ رن مل کی فوج پر شب خون مار کر غلبہ حاصل کیا۔ داہر بہت خوش ہوا اور عافیت کے ساتھ حکمرانی کرنے لگا۔ یہاں تک کہ ۴۳ برس کی حکومت کرنے کے بعد خلافت عرب سے اس کی ان بن ہوگئی اور محمد بن قاسم نے اس پر حملہ کرکے اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ راجہ داہر ۹۳ھ ۷۱۱ء میں مارا گیا۔

سندھ واہل سندھ کے عرب واہل عرب سے تعلقات کی نوعیت

یہاں سندھ کے اس دور کی تاریخ پیش کرنے کی ضرورت نہیں لیکن بے محل بھی نہ ہوگا اگر ہم ابتدائے اسلام سے سندھ کے بعض تعلقات کا اجمالاً ذکر کردیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں عثمان بن ابی عاص ثقفی ۱۵ھ میں بحرین اور عمان کے گورنر مقرر ہوئے تو انہوں نے ایک بحری بیڑا تیار کیا اور اسے ہندوستان روانہ کیا۔ وہ تھانہ بندرگاہ پہنچا، جو گجرات اور کوکن بمبئی کی سرحد پر واقع ہے۔ پھر انہوں نے اپنے بھائی مغیرہ کو ایک بحری بیڑے کے ساتھ دیبل (یا دیول جو بدھ مذہب والوں کا مرکز تھا) بھیجا۔ یہ سندھ پر پہلا حملہ تھا۔ پھر جب مسلمانوں نے ایران فتح کرکے مکران، کرمان اور سیستان تک اپنی مقبوضات کا اضافہ کیا تو سندھ کی سرحدیں وہاں سے مل گئیں۔ ۲۲ھ میں ایران فتح ہوا تھا اور عبداللہ بن عامر ہی نے کرمان اور مکران کو فتح کیا تھا۔ لیکن وہ جب یہاں سے واپس ہوئے تو یہ علاقے پھر خود مختار ہوگئے۔ لیکن پھر اسلامی فوجوں نے ان پر قبضہ کرلیا اور ان فتوحات کے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ لیکر صحار عبدی جب مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکران کا حال دریافت فرمایا، انہوں نے جواب دیا: "امیر المومنین! یہاں پانی کی بے حد قلت ہے اور یہاں کے لوگ ڈاکو ہیں، تھوڑی فوج جائے لوٹ لی

toobaafoundation.com

جائے اور زیادہ جائے تو پیاسوں مرجائے"۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم وہاں کے حالات بیان کر رہے ہو یا شاعری کر رہے ہو؟۔ آپ نے عرض کیا کہ یہ بات اسی طرح ہے۔ تو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو آگے بڑھنے سے منع فرمادیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب (صحابی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موجودہ بلوچستان کے ان علاقوں پر قبضہ کرلیا جو زرنج اور کش کے درمیان تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ربعی بن کاس عنبری نے سیستان پر قبضہ کیا اور ثاغر بن دعورا نے قیقان پر قبضہ کیا اور زیاد نے خراسان کا انتظام درست کیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ نے سیستان سے آگے بڑھکر کابل تک قبضہ کرلیا۔ پھر شہربست، رزان، رخج، زابلستان (غزنہ) اور قندھار تک مسلمانوں کے زیر نگیں آگیا۔ ادھر سواحل ہند کے سرکشوں کی سرکوبی کے لیے عبداللہ بن سوار عبدی روانہ ہوئے۔ مکران میں کئی ماہ قیام کیا۔ پھر قیقان والوں کی سرکوبی کی اور مال غنیمت لیکر دربار امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پہنچے اور قیقانی گھوڑے بھی پیش کیے۔ پھر وہ دمشق گئے اور جب ایک بار پھر قیقان آنا ہوا تو وہاں شہید ہوگئے۔ ان کی شہادت کے بعد سنان بن سلمہ نے مکران کا علاقہ دوبارہ فتح کیا اور مقام بدھا تک پہنچ گئے لیکن وہیں شہید ہوئے ان کے بعد ابوالاشعث منذر نے ان علاقوں پر ایک بار پھر تسلط قائم کیا۔ ۶۵ھ میں خلیفہ عبدالملک بن مروان تخت نشین ہوا لیکن اسے سرحدی معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن جب ۷۵ھ میں حجاج بن یوسف ثقفی، مشرقی ممالک کا اعلیٰ حاکم مقرر ہوا تو اس نے سعید بن اسلم بن زرعہ کو مکران اور سرحد سندھ کا حاکم مقرر کیا۔ اس وقت سے سندھ سے مسلمانوں کے تعلقات زیادہ قریبی ہوگئے اور ولید بن عبدالملک کے زمانے میں وہ واقعہ پیش آیا جس کی وجہ سے عربوں نے سندھ کی طرف پیش قدمی کو ضروری سمجھا۔ یعنی اس زمانے میں جب کہ مسلمانوں کی فتوحات کا شہرہ ہر جگہ ہو رہا تھا اور دنیا کا ہر حکمران، مسلمانوں کے خلیفہ سے دوستی کا متمنی تھا تو اتفاقاً لنکا میں ایک مسلمان فوت ہوگیا۔ اس کی بیوہ اور یتیم بچے تھے۔ جن کو آرام سے خلیفہ تک پہنچانے کے لیے لنکا کے راجہ نے انتظام کیا۔ ان کا جہاز جب سندھ کی بندرگاہ دیبل کے قریب پہنچا تو وہاں کے قزاقوں نے اسے لوٹ لیا اور سب مسافروں کو قید کرلیا۔ ان قیدیوں میں سے ایک عورت بے اختیار پکار اٹھی

toobaafoundation.com

کہہ "فریاد اے حجاج"۔ جب یہ خبر حجاج کو پہنچی تو وہ غصے کے مارے کانپ اٹھا اور انتہائی جوش سے کہنے لگا کہ "ہاں میں آیا"۔ بس یہیں سے سندھ پر حملے کی تیاری شروع ہوئی۔ محمد بن قاسم اور سندھ کی تاریخ بھی یہیں سے شروع ہوتی ہے۔

حجاج نے راجہ داہر کو لکھا کہ ان قیدیوں کو حفاظت کے ساتھ میرے پاس بھجوادو۔ راجہ نے معذرت کی کہ یہ کام دریائی ڈاکوؤں نے کیا تھا اور وہ لوگ میرے قبضے سے باہر ہیں۔ اسی دوران میں وہ واقعہ بھی پیش آیا تھا کہ مکران سے کچھ عرب مجرم اور باغی لوگ بھاگ کر سندھ میں پناہ گزیں ہوگئے تھے اور انہوں نے راجہ داہر کی ماتحتی میں اپنا ایک جتھا بنالیا تھا۔ اس واقعے نے بھی حجاج کو مشتعل کیا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے نوجوان بھتیجے محمد بن قاسم کی سرکردگی میں شیراز سے چھ ہزار فوج سندھ روانہ کی۔ کچھ فوج دریائی راستے سے بھی بھیجی۔ ۹۳ھ میں محمد بن قاسم سندھ پہنچے اور تین برس کے عرصے میں "چھوٹے کشمیر" (یعنی پنجاب) کی سرحد (ملتان) سے لیکر کچھ تک اور اُدھر مالوہ کی سرحد تک قبضہ کرلیا اور پورے سندھ میں عدل و انصاف اور امن کی سلطنت قائم کردی۔ ۹۶ھ میں دمشق کے والی ولید اموی کی وفات ہوئی۔ اس کی جگہ تخت پر سلیمان بیٹھا۔ اس کو حجاج اور اس کے خاندان والوں اور کارندوں سے ذاتی عداوت تھی۔ اس لیے اس نے حجاج کے مقرر کردہ افسروں کے ساتھ محمد بن قاسم کو بھی سندھ سے واپس بلالیا اور اپنے ذاتی انتقام کے نشے میں ان کو قتل کرادیا۔ سندھ میں محمد بن قاسم کی مقبولیت کا اندازہ اس واقعے سے ہوسکتا ہے کہ جب وہ سندھ سے واپس ہونے لگے تو یہاں رعایا نے ان کی جدائی میں آنسو بہائے اور ان کی یادگار میں ان کا بُت بنا کر کھڑا کیا۔

محمد بن قاسمؒ تابعینؒ میں سے تھے۔ طائف ان کا وطن تھا جہاں صحابہ کرامؓ کا قیام تھا۔ وہ سندھ کیا آئے کہ باب الاسلام کھل گیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق کہ "**خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم**" محمد بن قاسمؒ کا زمانہ بھی خیر و فلاح کی علامت ہے۔ دیبل کے قریب **بھنبھور** میں جو مسجد ہے وہ انہی لوگوں کی بنوائی ہوئی ہے۔ سکھر کے قریب اروڑ (الور) میں جو کھنڈر ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ مسجد محمد بن قاسم کے آثار ہیں۔ **بھنبھور** کی مسجد میں ایک کتبہ ۱۹۰ھ (۷۲۷ء) کا ملا ہے جو ظاہر ہے کہ محمد بن قاسم کی وفات کے بعد چند سال میں

toobaafoundation.com

تیار ہوا ہوگا۔ وہیں ایک دوسرا کتبہ ۲۹۴ھ (۹۰۷ء) کا بھی ملتا ہے۔ پہلا کتبہ اس طرح ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

مما امر بہ الامیر مروان

بن محمد مولی امیر المومنین اعزّہ

اللہ علی ید ی علی بن موسی (؟) مولی امیر

المومنین اکرمہ اللہ سنۃ تسع ومایۃ (؟) مائۃ

انگریزی میں اس کتبے کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے:۔

In the name of Allah the 'Benevolent' the 'Merciful'. What Amir

Marwan () ibn Muhammad Mawla

Amirul Mu'minin (may Allah make him glorious) ordered about

its (erection) through the agency of ibn Musa() Mawla Amirul

Mu'minin (may Allah make him illustrious) in the year 109 A.H.

دوسرا کتبہ اس طرح ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم○ لا الہ الا اللہ (وحدہ) وان محمد رسولہ وعبدہ' انما یعمر مسا (جد) اللہ من

امن باللہ والیوم الاخر واقام (الصلواۃ واتی) الزکواۃ ولم یخش الا اللہ فعسا (اولئک)

ان یکونوا من المھتد ین۔ ھذا مما امر بنعبہ الا میر محمد بن عبدالر (فی ذی) القعدہ (؟) سنۃ اربع و تسعین

ومائتین۔

بھنبھور کے عجائب خانے میں بہت سے سکّے بھی محفوظ ہیں۔ چاندی کے دو سکّے خلیفہ ولید بن عبدالملک

کے زمانے کے ہیں اور دونوں پر ۹۵ھ کندہ ہے۔

بھنبھور میں اس زمانے کے (پانی کے) مٹکے شکستہ حالت میں موجود ہیں۔ قریب ہی کچھ قبریں بھی تھیں جن کو نکال کر شیشے میں رکھا گیا اور اس طرح ان میں شکستگی پیدا ہو گئی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ ان قبروں میں سے صحابہ کرامؓ کی قبریں بھی ہوں۔ یہ شہر اسلام سے پہلے بھی تھا۔ لیکن بعد میں شاید شدید زلزلے کا شکار ہوا، کیونکہ بعض نعشوں کے رخ مختلف سمتوں میں پائے جاتے ہیں۔

toobaafoundation.com

ہندستان میں ۲۵ صحابہ کرام کی آمد اور ان کے اسمائے گرامی

جناب محمد اسحٰق بھٹی نے فقہائے ہند۔ جلد اول۔ صفحہ ۱۱۔ ۱۳ (لاہور ۱۹۷۴ء) میں فرمایا ہے کہ ہندوستان میں ۲۵ر صحابہ کرامؓ..... تشریف لائے تھے۔ ان کا مبارک ذکر بھی ہماری فلاح کا ذریعہ ہے۔ وہ یہ ہیں:

عہد فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

(۱) حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی ——— انہوں نے بلاد ہند میں تین جنگیں لڑیں۔
(۲) حکم بن ابی العاص ثقفیؓ بندرگاہ تھانہ اور براچ فتح کیے۔
(۳) مغیرہ بن ابی العاص ثقفیؓ دیبل فتح کیا
(۴) ربیع بن زیاد حارثی مذحجیؓ کرمان اور مکران کے علاقوں میں جہاد کیا۔
(۵) حکم بن عمرو بن مجدع ثعلبی غفاریؓ فاتح مکران۔
(۶) عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان انصاریؓ فتح مکران میں شامل تھے۔
(۷) سہل بن عدی بن مالک خزرجی انصاریؓ جنگ مکران میں شریک تھے۔
(۸) شہاب بن مخارق بن شہاب تمیمی یا مازنیؓ (مدرک تھے) فتح مکران میں شریک تھے۔
(۹) صحار بن عباس عبدیؓ جنگ مکران میں شریک تھے۔
(۱۰) عاصم بن عمرو تمیمیؓ نواحی سندھ، سجستان کے علاقے فتح کیے۔
(۱۱) عبداللہ بن عمیر اشجعی اشجعی بلاد سندھ (بعض) فتح کیے۔
(۱۲) تمیم بن زید بن ثور عجلیؓ (مخضرم تھے)۔ بلوچستان کا کچھ حصہ فتح کیا۔

عہد عثمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

(۱۳) حلیم بن جبلہ عبدیؓ (مدرک) بلاد ہند کے پہلے سیاح۔
(۱۴) عبیداللہ بن معمر بن عثمان قرشی تمیمیؓ فاتح مکران اور اس کے امیر۔
(۱۵) عمیر بن عثمان بن سعدؓ امیر مکران۔
(۱۶) مجاشع بن مسعود بن ثعلبہؓ فاتح بلوچستان۔
(۱۷) عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب قرشی عبشمیؓ سجستان اور کابل وغیرہ فتح کیے۔

عہد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

(۱۸) خریت بن راشد ناجی سامیؓ وارد مکران ہوئے۔
(۱۹) عبداللہ بن سوید تمیمی شقریؓ (مخضرم) غزوہ سندھ میں شامل تھے۔
(۲۰) کلیب بن ابو وائلؓ (صحابی یا تابعی تھے) ہندوستان میں انہوں نے ایک سرخ پھول دیکھا جس پر سفید حروف میں

(۱) مخضرم، جس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن حضور ﷺ کی صحبت نہیں پائی گو کہ بعد میں اسلام قبول کیا۔
(۲) مدرک جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن اس زمانے میں یا بعد میں اسلام قبول کر لیا۔

toobaafoundation.com

محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

عہد امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

(۲۱) مہلّب بن ابو صفرہ ازدی عتکیؓ (مدرک) بنوں' لاہور اور سندھ میں جنگ کی۔
(۲۲) عبداللہ بن سوار بن ہمام عبدیؓ (مدرک) بعض غزوات ہند میں شریک ہوئے اور شہید ہوئے۔
(۲۳) یاسر بن سوار عبدیؓ (مدرک) قلات کی جنگ میں شریک ہوئے۔
(۲۴) سنان بن سلمہ بن محبق ہذلیؓ ہند کے مفتوحہ علاقوں کے والی مقرر ہوئے۔

عہد یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

(۲۵) منذر بن جارود عبدیؓ بوقان اور قلات وغیرہ کی جنگوں میں شریک ہوئے اور وہیں وفات پائی۔

دو تبع تابعین ابو موسیٰ اسرائیل بن موسیٰ اور ربیع بن صبیح نے سندھ کو اپنا مسکن بنایا۔ ابو موسیٰ صحیح بخاری کے راویوں میں شامل ہیں اور ربیع بن صبیح علم حدیث کے بڑے امام تھے۔ خلیفہ چلپی "کشف الظنون" میں لکھتے ہیں:
"**ھو اول من مصنف فی الاسلام**" وہ پہلا شخص ہے جس نے سب سے پہلے اسلام میں تصنیف و تالیف کا کام شروع کیا" یہ مستقل یہیں رہے اور "السندی" کے نام سے مشہور ہوئے۔ ۱۶۰ ہجری میں سندھ میں ہی وفات پائی۔.....(۱۴)

کنبھ لوچن عرف مولانا اسلامی

محمد بن قاسم کی آمد کے ساتھ ہی یہاں جس پہلے سندھی عالم کا نام ملتا ہے وہ "کنبھ لوچن" عرف مولانا اسلامی ہے۔ وہ اصل دیبل کا باشندہ تھا اور سندھی برہمن تھا۔ وہ سنسکرت کا تو پہلے ہی ماہر تھا۔ محمد بن قاسم کی طرف سے دیبل کی فتح سے پہلے وہ دیبل میں بڑے عہدے پر فائز تھا۔ عرب قیدی انہی کے حوالہ تھے' جنہیں اس نے تکریم کے ساتھ رکھا تھا۔ دیبل کی فتح کے بعد وہ مسلمان ہوا' عربی میں مہارت حاصل کی' اسلامی فقہ میں اسے ممتاز مقام حاصل ہوا۔ عالم بننے کے بعد اسے مولانا اسلامی کے نام سے موسوم کیا جانے لگا۔ اس کی قابلیت کے پیش نظر محمد بن قاسم نے دیبل پورٹ کے رونیو کا حاکم اعلیٰ بنایا۔ محمد بن قاسم نے راجا داہر کی طرف جو وفد روانہ کیا تھا' اس کی قیادت مولانا اسلامی نے کی تھی راجہ داہر کے دربار میں داخلہ کے بعد مولانا اسلامی پہلے کی طرح آداب نہیں بجالائے البتہ اسلامی طور پر سلام کیا' جس پر راجہ داہر سخت نالاں ہوا اور کہا کہ تم پہلے کی طرح آداب کیوں نہیں بجالائے انہوں نے جواب دیا کہ اب میں نے اسلام قبول کرلیا ہے آداب کا وہ طریقہ چونکہ اسلام کے خلاف ہے اس لیے میں اب اس طریقہ کا قائل نہیں' راجہ داہر نے کہا اگر تم نمائندہ بن کر نہ آتے تو سزا دیتا۔ مولانا اسلامی' پہلی صدی ہجری یعنی ساتویں صدی عیسوی کے سندھی عالم تھے۔.....(۱۵)

امام اوزاعی

امام اوزاعی بھی سندھ کی پہلی ہجری کی شخصیت ہیں۔ ان کے والد غلام بن کر بغداد آئے تھے۔ امام اوزاعی کا

toobaafoundation.com

اصل نام عبدالرحمٰن ہے والد کا نام عمرو ہے یہ شیخ الاسلام عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی پیدائش بغداد کے قریب ایک گاؤں میں ۸۸ھ میں ہوئی۔ امام اوزاعی فقہ کے ایک مذہب کے بانی تھے شام اور اسپین میں ایک عرصہ تک ان کے پیروکاروں کی بڑی تعداد موجود رہی۔ امام مالک' سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک' یحییٰ بن سعید قطان جیسے جلیل القدر محدث ان کے شاگردوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل' امام ابو اسحاق فزاری' اسماعیل بن عباس' عبداللہ بن مبارک اور سفیان ثوری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ امام اوزاعی امام اعظم کے ہم عصر تھے۔ امام اعظم ان کے علم کے معترف اور قدردان تھے۔.....(۱۶)

ابن مہدی کہتے ہیں کہ شام میں اوزاعی سے زیادہ حدیث کو سمجھنے والا کوئی نہیں' ایک بار سفیان ثوری اور امام اوزاعی' امام مالک کی خدمت میں پہنچے انہوں نے فرمایا یہ دونوں علم میں ایک دوسرے سے بڑھکر ہیں لیکن اول الذکر علم و مذہب میں امامت کی صلاحیت کے حامل نہیں' جب کہ دوسرے امامت کی صلاحیت سے بہرہ ور ہیں امام اوزاعی کی وفات ۱۵۶ھ میں بیروت میں حمام میں اچانک آگ لگنے سے ہوئی۔.....(۱۷)

ابو معشر بن عبدالرحمٰن سندھی:۔

آپ کا شمار حدیث کے راویوں میں ہوتا ہے آپ نے حضرت ابو امامہ سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی ہے۔ ان کی متعدد روایتیں صحاح ستہ کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں موجود ہیں۔ حدیث مغازی اور فقہ میں آپ کو کمال حاصل تھا' بالخصوص مغازی کے فن میں امام کی حیثیت حاصل تھی ان کی تصانیف "**المغازی**" کو ممتاز مقام حاصل ہے آپ نے یہ کتاب مدینہ منورہ میں ۱۷۰ھ میں لکھی۔ ابن ندیم نے "**الفہرست**" میں اس کا ذکر کیا ہے۔ امام سفیان ثوری' علامہ ذہبی' امام احمد بن حنبل' خطیب بغدادی اور ابو نعیم خلیل نے ان کے علم و فضل کی تعریف کی ہے۔ آخر میں ان کا حافظہ کمزور ہو گیا تھا چنانچہ علامہ ذہبی کہتے ہیں:

ابو معشر حافظہ کی کمزوری کے باوجود علم کے مخزن ہیں۔.....(۱۸)

خلیفہ مہدی نے آپ کو ایک ہزار دینار کے معاوضہ پر مدینہ منورہ سے بغداد بلا لیا۔ آپ کی وفات ۱۷۰ھ میں ہوئی' خلیفہ ہارون الرشید نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حافظ ابو محمد خلف بن سالم سندھی:۔

یہ سندھ سے بغداد آئے یہاں آل مہلب کے غلام بن کر رہے بغداد کے علمی مراکز سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان کے استادوں میں **ہشیم**' ابن بشر' یحییٰ بن سعید قطان' عبدالرحمٰن بن مہدی' اسماعیل بن علیہ' سعد بن ابراہیم بن سعد' یعقوب بن ابراہیم' عبدالرزاق بن ہمام وغیرہ ہیں جبکہ شاگردوں میں چند نمایاں شاگرد یہ ہیں اسماعیل بن ابی حارث' حاتم بن لیث' یعقوب بن شیبہ' جعفر طیالسی' یعقوب بن یوسف مطوعی' حسن بن علی معمری' احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی وغیرہ ہیں۔ امام احمد بن حنبل' امام نسائی اور خطیب و ابن حجر نے آپ کا ذکر کیا ہے ابن حجر عسقلانی نے آپ کو حافظ الحدیث قرار دیا ہے۔ خلف بن سالم کے بارے میں ذہبی نے الحافظ المسجود کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے **من اعیان اھل البغداد**' بغداد کے اعیان المحدثین میں سے تھے۔ ایک بار امام احمد بن حنبل سے خلف بن

toobaafoundation.com

سالم کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: ان کے صدق میں شک نہیں کیا جاسکتا۔.....(۱۹) ان کا انتقال ۲۳۱ھ میں ۶۱ر سال کی عمر میں ہوا۔

امام ابن علیہ:۔

آپ کے دادا سندھ کے علاقہ قیقان کے باشندے تھے۔ وہ جنگی قیدی بن کر کوفہ گئے۔ امام ابن علیہ اپنی والدہ علیہ بنت حسان کی نسبت سے "ابن علیہ" کی کنیت سے مشہور ہیں۔ آپ کی پیدائش ۱۱۰ھ کی ہے۔ آپ کے اساتذہ اور شیوخ میں سے کچھ کے اسمائے گرامی یہ ہیں: عبداللہ بن عدون بن ارطبان' ایوب بن ابو القسیمہ سختیانی' سلیمان بن طرفانی تیمی' ابوبکر داؤد بن ابوہند' سہل بن ابو صالح' ابو ریحانہ عبداللہ بن سطر وغیرہ۔ ان حضرات کے علاوہ خلق کثیر سے انہوں نے حدیث کی روایت کی ہے۔.....(۲۰) امام ابن علیہ سے جلیل القدر آئمہ نے روایت کی ہے جن میں امام احمد بن حنبل اور امام شافعی بھی شامل ہیں۔ ان کے اساتذہ و شیوخ میں سے امام شعبہ اور ابن جدیج اور معاصرین میں سے حماد بن زید نے ان سے تعلیم حاصل کی۔ امام ابن علیہ نے ۱۳ر ذوقعہ ۱۹۳ھ میں بغداد میں وفات پائی۔ ان کا خاندان بیت العلم تھا صدیوں تک اس میں فقہاء اور محدثین پیدا ہوتے رہے۔.....(۲۱)

ابو عطاء سندھی:۔

ان کا نام افلح یا مرزوت بن یسار تھا ان کا شمار عباسی دور کے بلند پایہ شعراء میں ہوتا تھا۔ سندھ اور ہند کے عربی شعراء میں جو شہرت و ناموری ان کو نصیب ہوئی کسی دوسرے کو نہیں ملی۔ ابو عطاء سندھی کو بڑے بڑے امیروں اور بادشاہوں کی طرف سے انعامات دیئے گئے۔ دیوان الحماسہ کے باب الحماسہ اور باب الطراثی میں ان کے اشعار درج ہیں عجمی ہونے کی وجہ سے ان کے تلفظ کی ادائیگی صحیح نہ تھی' ہجرت کو ہزرت کہتے تھے اور ش کو س کہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے سلمان بن سلیم سے ایک غلام لیکر اس کا نام عطار کھا اور اسے بیٹا بنا کر خود کو ابو العطاء کی حیثیت سے متعارف کیا ابو العطاء کے اشعار وہ "عطاء" ہی پڑھتے تھے۔.....(۲۱)

عبد بن حمید بن نصر الکسی السندی

ان کا نام حمید الکسی تھا ذہبی اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں: وہ زبردست امام و حافظ الحدیث تھے ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ ان کی تالیفات میں "مسند کبیر" اور "تفسیر" مشہور ہیں انہوں نے یزید بن ہارون' محمد بشیر العبدی' علی بن عاصم' حسین بن علی جعفی' ابو اسامہ اور عبدالرزاق سے حدیث پڑھی۔ ان کے شاگردوں میں امام مسلم' ابراہیم بن خزیمہ الشاشی مشہور ہیں۔ امام بخاری نے ان سے تعلیق لی ہے۔ انہیں حدیث کے بڑے اماموں میں تسلیم کیا گیا ہے' ان کی وفات ۲۴۹ھ میں ہوئی۔.....(۲۲)

محمد بن احمد البیرونی السندی الخوارزمی

تاریخ آداب اللغۃ میں ہے: ابو ریحان البیرونی کی نسبت بیرون کی جانب ہے جو سندھ کا ایک شہر ہے وہ خوارزمہ

toobaafoundation.com

(خیوا) میں ۳۶۲ھ میں پیدا ہوئے۔ جب سلطان محمود غزنوی نے ۴۰۷ھ میں خوارزم فتح کیا تو وہ انہیں اپنے ساتھ غزنی لے آیا۔ یہاں انہوں نے سائنس اور ریاضی کے کئی شعبوں میں تحقیق شروع کی۔ وہ جغرافیہ کے بھی ماہر تھے' فلسفی تھے اور سیاح بھی۔ ان کی کتابیں بہت مشہور ہوئیں اہم اور نمایاں کتابوں میں کچھ کتابیں یہ ہیں۔ (۱) **آثار الباقیہ عن القرون الخالیہ** یہ کتاب تقویم پر ہے اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہوچکا ہے۔ (۲) کتاب **الھند** اسے "سخاؤ" نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ (۳) **التفھیم لاوائل صناعتہ التنجیم** یہ ہندسوں' فلکیات اور نجوم کے بارے میں ہے اس کے نسخے انگلینڈ' جرمنی اور مصر میں موجود ہیں۔ (۴) **القانون المسعودی فی ھیتہ و النجوم**' یہ کتاب جرمنی اور انگلینڈ میں موجود ہے۔ (۵) **رسالتہ فی الاسطرلاب** یہ کتاب فرانس اور جرمنی میں موجود ہے۔ (۶) **متیعاب وجوہ الممکنتہ فی صنعتہ الاسطرلاب**' یہ کتاب جرمنی اور فرانس میں موجود ہے۔ (۷) **استخراج الاوتار**' یہ کتاب لندن میں موجود ہے۔ (۸) **رسالتہ فی لاسیکاۃ الھند**' یہ بھی لندن میں موجود ہے۔ (۹) **مبحث فی مبادالعلوم** یہ فارسی میں تحریر کیا تھا اس کے عربی کے ترجمے کا ایک نسخہ پیرس میں موجود ہے۔ (۱۰) **رسالتہ فی سہم السعادتہ و الغیب** یہ کتاب لندن میں موجود ہے۔ (۱۱) **کتاب الجماھر فی معرفتہ الجواھر**' یہ کتاب مصر میں موجود ہے۔ ابو ریحان البیرونی کا انتقال ۴۴۰ھ میں ہوا۔.....(۲۳)

ابراہیم بن السندی بن شاھک

یہ سندھی قیدیوں میں سے تھے۔ حکومت عباسیہ میں ملازم تھے۔ ان کے والد سندھی بن شاہک قاضی تھے۔ حافظ لکھتے ہیں: ابراہیم کی شخصیت ایسی ہے جس کی مثال ملنا مشکل ہے وہ زبردست خطیب ہیں اور انساب کے ماہر بھی۔ وہ اعلیٰ پائے کے محدث' فقیہ' نحوی اور شاعر بھی تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ نجوم اور طب کے ماہر بھی تھے۔ انہیں فلسفیوں کا سردار کہا جاتا تھا۔ سوتے کم تھے۔ حافظہ غیر معمولی طور پر تیز تھا انہوں نے عبداللہ بن صالح' عباس بن محمد' اسحاق بن عیسیٰ' اسحاق بن سلیمان اور ایوب بن جعفر سے علم حاصل کیا تھا۔.....(۲۴)

شیخ ابو علی (سندی) سندھی

یہ تیسری صدی کے سرخیل صوفیاء میں سے تھے۔ ان کی جلالت شان اور علو مرتبت میں یہ امر کیا کم ہے کہ وہ حضرت بایزید بسطامی متوفی ۲۶۱ھ کے شیخ و مرشد ہیں۔ حضرت بایزید بسطامی کا بیان ہے کہ میں نے ان سے فنا اور توحید کا علم سیکھا اور انہوں نے مجھ سے الحمدللہ اور قل ھواللہ احد سیکھا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں ان کو فرائض اور واجبات کے بارے میں بتاتا تھا وہ مجھے توحید و حقائق کی تعلیم دیتے تھے۔ بایزید بسطامی کا بیان ہے کہ ایک دن شیخ ابو علی سندی میرے پاس اس حال میں آئے کہ ان کے ہاتھ میں ایک زنبیل تھی' انہوں نے اسے میرے سامنے جھاڑ دیا تو انواع و اقسام کے جواہر بکھر گئے' میں نے پوچھا کہ یہ جواہر کہاں سے ملے؟ فرمایا کہ میں ایک مقام سے گزر رہا تھا راستہ میں یہ چراغ کی طرح چمک رہے تھے' میں نے ان کو اٹھالیا میں نے پوچھا' اس وقت آپ کس حال میں تھے فرمایا فترت کا وقت تھا۔.....(۲۵)

ابو محمد دیبلی

toobaafoundation.com

ابو محمد دیبلی بھی سندھ کے بڑے پایہ کے بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ خطیب بغدادی نے شیخ ابو محمد جریدی (احمد بن محمد بن حسین جریدی متوفی ۳۱۱ھ) کے حال میں ان کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت جنید کی وفات کے وقت میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کے بعد ہم سلوک و معرفت کے لیے کس کے پاس جائیں تو فرمایا "ابو محمد جریری کے پاس جانا"۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ ابو محمد دیبلی حضرت جنید (متوفی ۲۹۷ھ) کے مقربین میں سے تھے اور مسترشدین میں ان کو خصوصیت حاصل تھی۔.....(۲۶)

سندھ کی فتح کے بعد جو شہر اسلامی علوم و فنون کا اعلیٰ مرکز شمار ہونے لگا وہ دیبل تھا۔ دیبل میں ابو العباس احمد بن عبداللہ، ابوبکر احمد بن ہارون، ابراہیم بن محمد، ابو محمد حسن حامد، ابوالقاسم حسین بن محمد، خلف بن محمد، شعیب بن محمد، علی بن احمد، علی بن موسیٰ، ابو جعفر، محمد بن ابراہیم دیبلی ثم مکی وغیرہ محدث اور مفسر پیدا ہوئے جن میں کچھ صحاح ستہ کے مترشدین، بعض جامعین کے اساتذہ ہیں یہاں دیبل کے کچھ علماء کا ذکر کیا جاتا ہے۔

شعیب بن محمد دیبلی

ابوالقاسم شعیب بن محمد بن احمد بن شعیب بن شوذب دیبلی، یہ ابن ابی قطران کے نام سے مشہور تھے۔ طلب علم کے لیے دیبل سے مصر گئے، جہاں وہ علوم حدیث کے ماہر ہوئے۔ شیخ ابو سعید بن یوسف نے ان سے حدیثیں قلمبند کی ہیں۔

ابراہیم بن محمد دیبلی

شیخ ابراہیم بن محمد بن اھیم بن عبداللہ دیبلی یہ چوتھی صدی کے مشہور عالم اور محدث ہیں انہوں نے موسیٰ بن ہارون اور محمد علی بن الصاذغ الکبیر سے حدیث کی روایت کی ہے۔ سمعانی نے "کتاب الانساب" میں اور یاقوت حموی نے معجم البلدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو جعفر محمد بن اہیم دیبلی

یہ تیسری صدی ہجری کے مشہور محدث ہیں، عراق میں رہتے تھے ان کا اہم کام یہ ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط کا مجموعہ "مکاتیب الرسول" کے نام سے مرتب کیا ہے۔

علی بن موسیٰ دیبلی

شیخ علی بن موسیٰ دیبلی چوتھی صدی ہجری کے بزرگ ہیں۔ اصحاب حدیث میں سے ہیں اور عالم الحدیث کے نام سے مشہور ہیں۔ ان سے شیخ خلف بن محمد موازینی دیبلی نے روایت کی ہے۔.....(۲۷)

منصورہ: منصورہ جو سندھ کا دارالحکومت تھا۔ علم و فضل کے اعتبار سے اس کی حیثیت پوری اسلامی دنیا میں نمایاں تھی۔ یہاں منصورہ کی کچھ علمی حیثیت اور اس کے کچھ ممتاز علماء و فضلاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔ منصورہ کی علمی اور

toobaafoundation.com

مذہبی حالت کے بارے میں بشاری مقدسی "احسن التقاسیم" میں لکھتے ہیں: منصورہ سندھ کا سب سے بڑا شہر ہے اور اس کا دارالحکومت ہے 'یہاں کے باشندے نہایت لائق اور بامروت ہیں' ان کے اندر اسلامی صفات موجود ہیں یہاں اہل علم کی تعداد بہت زیادہ ہے لوگوں میں ذہانت اور ذکاوت موجود ہے۔ یہاں لوگ صحیح مسلک پر قائم ہیں' نیک اور پاک دامن لوگ ہیں۔.....(۲۸)

قاضی ابو محمد منصوری

یہاں کی سب سے اہم شخصیت شمار ہوتی تھی ان کے بارے میں بشاری مقدسی لکھتے ہیں: میں نے یہاں قاضی ابو محمد منصوری کو دیکھا جس کا داؤدی (ظاہری) مذہب تھا۔ اپنے مذہب (مسلک) میں امام کا درجہ حاصل تھا درس کا حلقہ نہایت وسیع ہے بہت ساری تصانیف موجود ہیں جن میں کچھ کتابیں تو نہایت عمدہ ہیں منصورہ میں قاضی ابو محمد کے ہاں ایک مدرسہ کا بھی پتہ چلتا ہے۔.....(۲۹)

قاضی محمد ابن شوراب منصوری سندھی

۲۸۳ ھجری میں منصورہ میں سندھ میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کی حیثیت سے مقرر ہو کر آئے۔.....(۳۰) ممتاز اور لائق انسان تھے۔ خلیفہ بغداد اور اس کے شہزادے ان کی صحبت سے مستفیض ہوتے تھے۔ چھ ماہ تک اپنے عہدے پر رہے ۲۸۳ھ کے آخر میں انتقال کر گئے۔ ان کی اولاد نے منصورہ میں مستقل طور پر سکونت اختیار کی۔

ابو العباس احمد بن محمد بن صالح التمیمی المنصوری

منصورہ کے باشندے تھے۔ بعد ازاں عراق میں جا کر آباد ہوئے۔ ابو العباس کنیت تھی۔ سمعانی "کتاب الانساب" میں لکھتا ہے داؤد الاصفہانی مذہب (مسلک) کے مشہور امام تھے۔ فارس جا کر انہوں نے الاثرم اور اس کے طبقہ سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے الحاکم ابو عبید اللہ الحافظ (صاحب مستدرک) نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے جو عالم دیکھے ہیں ان میں وہ سب سے زیادہ ظریف الطبع تھے۔.....(۳۱)

المنصوری کے عنوان کے تحت ابن ندیم ان کے بارے میں لکھتا ہے کہ: ابو العباس کنیت تھی۔ داؤدی مسلک کے جید عالموں میں شمار ہوتا تھا۔ ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:(۱) المصباح الکبیر (۲) کتاب الھادی (۳) کتاب السیر

سندھ کے ممتاز عالم مخدوم امیر احمد نے سندھی علماء اور ان کی عربی تصانیف کے نام سے اپنے ایک مقالہ میں کچھ نامور سندھی علماء کا ذکر کیا ہے یہاں ان میں سے کچھ علماء کا ذکر کیا جاتا ہے مخدوم صاحب لکھتے ہیں:

چوتھی صدی ہجری کے آخر میں سندھ سے عربوں کی حکومت کا خاتمہ ہوا' اس لیے عربی کا رواج کم ہونا شروع ہوا۔ تاہم سندھ میں علماء کرام کا طبقہ موجود رہا' جو عربی اور دینی علوم کی خدمت کرتا رہا' ان کا علمی پایہ نہایت بلند تھا۔ چنانچہ عرب کے معاصر علماء ان کے علمی تبحر کے معترف تھے۔ بلکہ عربی علماء ان کی شاگردی بھی اختیار کرتے

toobaafoundation.com

رہے۔ مثلاً دسویں صدی ہجری کے آخر میں مخدوم رحمتہ اللہ علیہ سندھی تھے' جنہوں نے حجاز میں شیخ الحرمین الشریفین (مکہ و مدینہ کے عالموں کے استاذ) کا لقب حاصل کیا۔ اس کے بعد مخدوم ابن الحسین بن محمد بن عبدالھادی سندھی تھے جنہوں نے "صحاح ستہ" کی حدیث کی مشہور کتابوں کی عربی میں شرح لکھیں یہ شرحیں اب تک علماء میں معتبر اور مستند سمجھی جاتی ہیں۔ اس میں بخاری شریف اور نسائی کی شرح مصر اور ہندوستان سے شائع ہوئی ہیں۔.....(۳۲)

مخدوم ابوالحسن سندھی کبیر

یہ ٹھٹھہ میں پیدا ہوئے۔ مقامی علماء سے تحصیل علم کے بعد مدینہ منورہ میں مستقل طور پر آباد ہوئے۔ وہاں الشفاء کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ جو آج بھی موجود ہے' مدرسہ سے منسلک ایک کتب خانہ بھی موجود ہے مخدوم صاحب حدیث کے محقق اور حافظ تھے۔ موصوف نے صحاح ستہ پر حاشیہ لکھے ہیں۔ مسند امام احمد بن حنبل اور اذکار نوویہ پر بھی انہوں نے حاشیے تحریر کیے ہیں موصوف نے علامہ ابن حجر کی کتاب شرح نخبۃ الفکر پر بھی حاشیہ تحریر کیا ہے ان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔.....(۳۳)

شیخ محمد حیات سندھی:

شیخ محمد حیات بن ابراہیم چاچڑ قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ عادل پور ضلع سکھر کے باشندے تھے۔ ان کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم سندھ میں حاصل کی۔ بعد میں حجاز مقدس میں مستقل سکونت اختیار کی۔ وہاں شیخ ابوالحسن کبیر' شیخ عبداللہ بن سالم البصری' شیخ ابو طاہر کورائی اور شیخ حسین عجمی جیسے فاضل علماء سے فیض حاصل کیا۔ شیخ ابوالحسن کی رحلت کے بعد ۳۴ سال تک ان کی مسند پر بیٹھ کر حدیث کا درس دیتے رہے۔ ان کی تصنیفات درج ذیل ہیں۔ منذری کی کتاب "الترغیب والترھیب" کی مختصر دو جلدیں۔ امام نووی کی کتاب اربعین کی شرح' تحفۃ الانام فی العمل بحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رسالہ ردبدعۃ تعزیہ وغیرہ۔ شیخ کے شاگردوں کی فہرست طویل ہے جن میں شیخ عبدالقادر کوکبانی' شیخ محمد سویدی' شیخ ابوالحسن صغیر سندھی' سید غلام علی آزاد بلگرامی' اور فاخر الہ آبادی جیسے جلیل القدر علماء شامل ہیں۔ شیخ نے ۱۱۶۳ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔.....(۳۴) بعض محققوں نے محمد حیات سندھی کو سعودی عرب کے فکری شیخ جناب محمد عبدالوھاب نجدی (المتوفی ۱۲۰۶ھ) کے استادوں میں شمار کیا ہے۔.....(۳۵)

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی:

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کو اپنی ہمہ جہتی خوبیوں' صلاحیتوں اور دینی خدمات کی بناء پر وہ مقام حاصل ہے جو برصغیر ہند میں شاہ ولی اللہؒ کو حاصل تھا۔ مخدوم صاحب نے مختلف علوم مثلاً ادب' تاریخ' فقہ' تصوف' علم کلام'

toobaafoundation.com

تفسیر، حدیث وغیرہ پر ساڑھے تین سو کتابیں لکھی ہیں۔.....(۳۶) مخدوم صاحب کی سندھی، فارسی اور عربی میں کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ زیادہ تر کتابیں عربی مین ـــــ ہیں ان کی متعدد عربی، فارسی اور سندھی کی کتابوں کو ایڈٹ کرکے محققوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ مخدوم صاحب نے ۱۱۷۴ ہجری میں انتقال فرمایا۔

علامہ مخدوم ملا معین ٹھٹھوی:

یہ بزرگ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے شاگرد تھے اور اپنے دور کے ممتاز عالم تھے۔ یہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کے استاد بھی تھے تو معاصر بھی۔ ان کی حدیث کی کتاب "دراسات اللبیب" بلند پایہ کی کتاب ہے دوسری کتابوں میں "قرۃ العین فی البکاء علی الحسین" مشہور ہے۔ یاد رہے کہ یہ بزرگ شاہ عبداللطیف بھٹائی کے دوست اور ساتھی تھے۔ "لطیف" ان کے ہاں بہت زیادہ آتے تھے۔ ملا معین نے وصیت کی تھی کہ ان کی نماز جنازہ شاہ عبداللطیف بھٹائی پڑھائینگے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

فقیراللہ علوی (شکارپوری):

یہ بزرگ بھی اپنے دور کے ممتاز فاضل تھے، یہ سلطان الاولیاء مخدوم محمد زمان لواری کے حلقہ سے وابستہ تھے۔ ان کی بہت ساری تصنیفات ہیں، جو لواری شریف کے کتب خانے میں موجود ہیں ان کی سب سے مشہور کتاب فقہ حنفی کی کتاب الدر المختار کی شرح "طوالع الانوار" کے نام سے ہے، یہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس میں فقہ حنفی کے ہر مسئلہ کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔ اس شرح کا ایک نسخہ مدینہ منورہ میں ہے دوسرا نسخہ لواری کے کتب خانہ میں موجود ہے۔.....(۳۷)

مخدوم عبدالواحد سیوستانی:

سیہون کا یہ ممتاز عالم "نعمان ثانی" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بزرگ اپنے دور کے بڑے فقیہ تھے۔ ان کی کتاب "بیاض واحدی" اسلامی دنیا میں مستند اور مشہور کتاب ہے اس کا پہلا حصہ مولوی محمد قاسم گڑھی یاسین والے نے چھپوایا تھا۔ بیاض واحدی کی اصل کتاب کافی مقامات پر موجود ہے۔.....(۳۸)

مخدوم عبدالرحیم گرھوڑی:

مخدوم صاحب ظاہری اور باطنی دونوں علوم میں یکتائے روزگار تھے۔ ان کی درج ذیل تصانیف

toobaafoundation.com

ہیں: "شرح ابیات سندھی" یہ مخدوم صاحب کی عربی تصنیف ہے جس کا سندھی ترجمہ ڈاکٹر علامہ داؤد پوتہ صاحب نے اصل ابیات کے ساتھ ۱۹۳۹ء میں شائع کیا تھا۔ دوسری کتاب ان کے سندھی کلام پر مشتمل ہے۔ جس میں انہوں نے پیغام پیش کیا ہے اس کتاب کو پروفیسر علی نواز جتوئی صاحب نے مرتب کر کے ۱۹۸۴ء میں شائع کیا ہے۔ مخدوم صاحب کی تیسری تصنیف رسالہ "گل نما" کے نام سے ہے چوتھی کتاب "فتح الفصل" کے نام سے ہے۔ مخدوم صاحب ایک ہندو سوامی سے جہاد کرتے ہوئے ۱۷۷۸ء میں شہید ہو گئے تھے۔

مخادیم کھڑا:

کھڑا ضلع خیرپور کے مخدوم علمی اور دینی خدمات کے اعتبار سے مشہور ہیں۔ مخدوم امیر احمد صاحب ان کے ذکر میں لکھتے ہیں: سندھ میں کچھ خاندان ایسے ہیں جن کے ہاں دینی اور عربی علوم و فنون نسل در نسل ورثے کے طور پر چلتے رہے ہیں اور وقت کے حکمرانوں کی طرف سے قضا اور فتویٰ کی ذمہ داریاں بھی ان کے سپرد رہی ہیں۔ ایسے خاندانوں میں کھڑوں کا مخدوم خاندان بھی شامل ہے۔ یہ خاندان تیسری ہجری میں عرب سے دین کی خدمت اور دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں سندھ میں آیا تھا۔ اس وقت سے میروں کے دور حکمرانی تک فتویٰ، قضا اور تبلیغ دین کے فرائض سرانجام دیتا رہا ہے۔

اس خاندان کے بزرگوں اور ان کی دینی خدمات کا تفصیلی ذکر فارسی کتاب "تذکرہ مخادیم کھڑا" میں موجود ہے۔ اس خاندان کے کتب خانے میں عجیب و غریب کتابیں ہوتی تھیں۔ اس کتب خانہ میں شاہ عبداللطیف بھٹائی کے رسالہ کی عربی زبان میں شرح بھی موجود ہے۔ اس طرح مخدوم عبدالخالق کی بیاض "معدت المسائل" فقہ، حدیث، تفسیر، تصوف اور اخلاق وغیرہ موضوعات پر کافی تحقیقی کتابیں موجود ہیں۔.....(۳۹)

سندھ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور تابعین سے تعلقات اور سندھ کی قرآنی اور اسلامی علوم کی ممتاز فاضل شخصیتوں کا جو تعارفی خاکہ یہاں پیش کیا گیا ہے۔ وہ مختصر تعارفی خاکہ ہے یہ نہایت تفصیل طلب موضوع ہے جس کی تفصیلات ضخیم کتاب میں ہی سمائی جا سکتی ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ باب الاسلام سندھ کے

toobaafoundation.com

حوالہ سے اسلام کے ابتدائی دور کی مقدس شخصیات اور پاکیزہ اسلامی مراکز کے ساتھ سندھ کے تعلق اور سندھ میں ابھرنے اور نمایاں ہونے والی دینی اور علمی شخصیات کا اس طرح ذکر کیا جائے کہ سندھ کے باب الاسلام کی حیثیت اجاگر ہوسکے۔

سندھ کی زبان و ادب اور تہذیب پر اسلامی تہذیب کے اثرات

یہاں یہ جائزہ لینا اور دیکھنا بھی ضروری ہوگا کہ سندھ میں قرآنی علوم کے حاملین اور عربوں کی حکومت اور علماء و فضلاء کی کثرت کی وجہ سے سندھ کی زبان' تہذیب اور انداز فکر پر کیا اثر پڑا اور قرآنی اسلامی علوم نے سندھ و اہل سندھ کو کس طرح متاثر کیا اور اہل سندھ کے اسلامی مزاج میں کس طرح پختگی پیدا ہوتی رہی۔

اس سلسلہ میں ہم یہاں بعض ممتاز محققوں کے اقتباسات پیش کرتے ہیں "ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب لکھتے ہیں: سندھ میں عربی دور کے ابتدا سے عربوں کی آبادیاں قائم ہوگئی تھیں۔ اہل سندھ کے عرب ملازموں' ماہروں اور عالموں سے گہرے معاشرتی تعلقات پیدا ہوگئے۔ عربوں نے سندھ کو اپنا وطن بنایا' ان کی دائمی رہائش کی وجہ سے عربوں اور سندھیوں کے درمیان شادیاں ہوئیں اور رشتہ داری کے تعلقات قائم ہوئے۔ عرب اور سندھی آپس میں اتنے قریب ہوئے کہ اہل سندھ کی سماجی زندگی پر اس کا اثر پڑا۔ اسلام کے اثرات نے عام لوگوں کی روزمرہ زندگی کو غیر معمولی طور پر متاثر کیا"۔

"اس اجتماعی نفسیات کا زبان کی نفسیات پر بھی گہرا اثر پڑا۔ بے شمار عربی الفاظ سندھی زبان میں داخل ہوئے۔ چنانچہ زبان کی لغت میں اضافہ ہوا۔ ان میں مذہب' معاشیات' معاشرتی زندگی' زراعت' تجارت' ابلاغ' صنعت' مواصلات' جنگ' انتظامی امور اور دوسرے کئی الفاظ داخل ہوئے اسلامی حکومت کے اثرات کی وجہ سے جہاں عربی زبان کے ہزاروں الفاظ سندھی لغت کا حصہ بنے۔ وہاں دونوں تہذیبوں کے اتصال سے کئی سندھی الفاظ عربی زبان میں شامل ہوئے۔ عرب سیاحوں اور محققوں نے دوران سفر سندھ میں بیشمار سندھی الفاظ عربی زبان میں استعمال ہوتے ہوئے سنے۔ سندھی زبان میں اس طرح کے الفاظ کے عربی میں استعمال کا خاص سبب یہ تھا کہ بہت ساری پنسار کی چیزیں اور روزمرہ کے استعمال کی عام چیزیں تھوم' گرم مصالح' کپڑے' ستیاں' بھکیاں وغیرہ سندھ کی منڈیوں سے عربستان' ایران اور دوسرے ملکوں کی طرف بھیجی جاتی تھیں' سندھی حکیموں اور ماہروں نے طب کی کتابوں اور ویدوں

toobaafoundation.com

کا عربی میں ترجمہ کیا۔۔۔۔۔۔(۴۰)

اس کے بعد ڈاکٹر بلوچ صاحب نے وہ سندھی الفاظ دیئے ہیں جو آج بھی عربی میں مستعمل ہیں: "زراعت میں "ھاری" اور "مجیری" کے بنیادی نام، عربی لغت اور اس کے زیر اثر سندھی زبان کا حصہ بنے۔ "ھاری" اگر "ھر" سے اسم فاعل ہے تو بھی عربی زبان کے زیر اثر اور اگر "حارث" سے مشتق ہے تو بھی عربی کے زیر اثر۔ "ھرلی" یا چرخہ کیلئے عربی لفظ "ناعورہ" سے سندھی میں "نار" کا نام رائج ہوا۔ اور نار یعنی چرخہ چلانے والے کو ابتدائی دور میں اسم فاعل کی ترکیب کے موجب ناری یعنی چرخہ چلانے والا کہا گیا۔ جس کی تمثیل آج تک "ھاری ناری" کی اصطلاح میں موجود ہے۔ "مجیری" (عربی تلفظ "یجیر" سے مشتق) کے معانی ہیں نگرانی یا حفاظت کرنے والا۔ عراق کی زرخیز و قابل کاشت اراضی کی طرح سندھ کی اراضی کی پیمائش کرنے کے لئے "جریب" کا قدیم عربی لفظ سندھی زبان میں اور اردو میں بھی مروج ہوگیا۔ موجودہ سکھر بیراج کی طرح خلیفہ معتصم باللہ کے دور حکومت میں سندھ کے گورنر موسیٰ بن عمران نے زراعت کی ترقی کے لئے ایک ڈیم یا بند تعمیر کیا۔ جس کا نام رکھا گیا تھا "سکر المید" یعنی میدیا میر بحروں کا پشتہ۔ عربی میں "سکر" کے معنی ہیں بند یا حفاظتی پشتہ کے۔ سکھر شہر کا نام شاید اسی قدیم حفاظتی پشتہ کے نام کی مناسبت سے ہے۔ دریاؤں اور نہروں کے کناروں پر آمدورفت جاری رکھنے کی غرض سے سندھ میں کچے پل بنائے گئے جن کو "پھڑ" کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ عربی زبان کے لفظ "فرضۃ" سے ماخوذ ہے۔ اناج کو ناپنے کے لئے سندھی میں لفظ "کاسو" استعمال ہوتا ہے، فارسی میں قاشق چمچے کو بولتے ہیں۔ عوام "کاسو" بولتے ہیں، جو عربی لفظ "کاسد" (برتن) کی یادگار ہے۔ سندھی لفظ "چوتھائی" عربی لفظ "ربع" کا ترجمہ ہے اور خرار جس میں ۲۰ من ہوتے ہیں یہ لفظ دراصل فارسی کا ہے جو عربی سے منتقل ہو کر سندھی میں مشہور و متعارف ہوا۔ پیشہ آہنگری میں مترکہ کا لفظ بہت مشہور ہے، جسے عربی میں "مطرقہ" کہا جاتا ہے۔ اسی طرح سنداڑ کو عربی میں سندان کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں الفاظ عربی زبان کی یادگار ہیں۔ جہازرانی میں یہ الفاظ عربی سے سندھی میں وارد ہوئے: "مکڑی" (عربی "مخری" یعنی کشتی کا پانی کی سطح کو چیرتے جانا یا بمعنی کشتی کے) ملاح (عربی میر بحر) زورق (چھوٹی کشتی) وبجھ (فارسی کا لفظ جو عربی سے سندھی میں داخل ہوا) "سکان" (عربی سکان) وغیرہ۔ کسائی کے پیشہ میں لفظ "کاساٹي" (عربی قصاب) کاتي (عربی قاطع) حلیوان۔ چھوٹا بکرا، ذبح، حلال، حرام اور تکبیر، تجارت میں دکان (عربی کے ذریعہ فارسی سے) ساھی، دلال، منیب، بیعانو (عربی بیعانہ) کاپاڑو (عربی قبالہ) کریو یا کرچین (عربی خرج) بقریا باقری (عربی بقال) بجاج (عربی بزاز) حلوو (عربی حلو) قرص، تھوم، بصل (بصر) وغیرہ۔

اھل عرب اور اھل سندھ کے گہرے سماجی و معاشرتی تعلقات کی وجہ سے عام لوگوں کے ناموں کی نوعیت میں بھی تبدیلی واقع ہوئی۔ دشمنوں پر رعب جمانے کے لئے اہل عرب اپنے لوگوں اور

toobaafoundation.com

قبیلوں کے نام کڑوی چیزوں پتہ اور خطرناک جانوروں جیسے نام رکھتے تھے، مثلاً آدمی کا نام حنظلہ (ٹوھ) قبیلے کے نام بنواسد (شیر کے بچے) وغیرہ رکھتے تھے، یہی اثر سندھی ناموں پر پڑا۔ سندھی زبان میں لوگوں کے نام مثلاً ٹوھہ، کوڑو، اک، نر، شینھڑو، سگھو، شیڙ "دگانو، لوھہ، مروڙ وغیرہ اور ذاتوں کے نام ناھر، بگھیاڙ، شبنھڑا، واسینگ وغیرہ عربی نہج پر مگر خاص سندھی زبان میں مروج ہوئے۔ روزمرہ کے استعمال کے لباس میں بھی خاصی تبدیلی واقع ہوئی۔ کپڑوں کے عربی نام سندھی زبان میں جذب ہوگئے۔ مثلاً رئو (عربی رداہ) پوتی (عربی فوطہ) گج (کز) گنڈی (عربی غریطاء) اور صدری۔ گھریلو زندگی میں ابو، امان، دلو، دبکی، تاک، (طبق، طباق) وغیرہ عربی الفاظ سندھی زبان کے حصہ بنے۔

اھل عرب اور اھل سندھ کے معاشرتی تعلقات کا اثر شہروں سے باہر دیہاتی زندگی کے اٹھنے بیٹھنے کے طور طریقوں بالخصوص مویشیوں کی پرورش اور اونٹوں، گھوڑوں بھیڑ، بکری، گائے وغیرہ کو پالنے کے پیشہ پر بھی واقع ہوا۔ مویشی کے مالکان نے اپنے جانوروں کی پہچان کے لئے عربوں کی قدیم رسم سے متاثر ہوکر ان کو داغنا شروع کیا۔ مویشیوں کو داغنے کا سلسلہ جس قدر عرب، ایران اور سندھی قبائل میں مکمل طور پر مروج نظر آتا ہے، اتنا دنیا کے کسی اور قوم میں نہیں ملتا۔ سندھ میں عربی گھوڑوں اور اونٹوں کے نسل کی افزائش اور پرورش کا سلسلہ شروع ہوا۔ یمن کے قبیلہ "مھرۃ بن حیدان" کے اونٹوں کی نسل سے سندھ میں مھری اونٹوں کی نسل وجود پذیر ہوئی اور اچھے اونٹوں پر مھری کا نام پڑ گیا۔ گھوڑوں میں سے "ابلق" "کمیت" کی بنیاد غالباً عراقی نسل کے عربی گھوڑوں سے پڑی اور سواری کے گھوڑوں کا نام "عیراق" پڑ گیا۔ جس طرح شاہ صاحب فرماتے ہیں:

"ڪڏھن پُرن پيادا پَت تي، ڪڏھن آڻيندن عراق"

(ڪيڙ شاھہ)

جس طرح عربی زبان میں اونٹوں اور گھوڑوں کی اقسام، رنگوں، مناصلہ، امراض، علاج معالجہ کے لحاظ سے کے جدا جدا نام تھے اسی طرح سندھی زبان میں بھی جدا جدا نام مشہور ہوئے۔ اونٹ کے پیدائش سے ہر سال کی عمر کے حساب سے نام جدا جدا متعارف ہوئے۔ پیدا ہوتے وقت گونڑ یا مزات (عربی ما + زاد) دو سال کا بھاٹ۔ تین سال کا تھاٹ۔ چار پانچ سال کا چڑھٹ۔ چھ سال کا دئوک۔ سات سال کا چوگو۔ آٹھ سال کا چھگو اور نو سال نیش (یعنی نو سال کا جوان اونٹ جو بالکل عربی لفظ بازغ کے ہم معنی ہے) اس کے بعد ۹ سے ۱۲ سالوں تک بنیش اور ۱۲ سال کے بعد رموش کہا جاتا ہے۔ اسی طرح عمر کے حساب سے گھوڑوں کے نام مشہور ہیں۔ وچیرو، سَرل، دوڪ، چوسال، پانجاریو، وغیرہ۔ رنگ کے مطابق گھوڙو وري، ڪميت، جابون، نيرو، بور، مشڪي، چينو، نقرو، ڀگلو، ابلق، سنجاف، سرخو، مڪڙو، سمند، پنج ڪلياڻ، ڪبوترو، ديناري وغيره

بعینہ دیگر مویشیوں اور اشیاء کے نام عربی سے سندھی زبان میں منتقل ہوکر مروج اور زبان زدعام وخاص ہوگئے۔

toobaafoundation.com

مخدوم امیر احمد صاحب لکھتے ہیں: یہ تاریخی حقیقت ہے کہ ۹۳ ہجری میں جب عربوں نے سندھ فتح کیا تو وہ اپنے ساتھ عربی زبان اور عربی تہذیب بھی لے آئے۔ جس طرح انہوں نے مصر' افریقہ اور دوسرے قریبی ملکوں کو عربی تہذیب میں رنگ کر عرب کا جزو بنایا' اسی طرح سندھ میں بھی ہیں' پچیس سالوں کے مختصر عرصہ میں عربی کا اتنا چرچا ہونے لگا کہ ابن بطوطہ کے بقول عام دیہاتی بھی عربی بولتے رہے' سندھی ادیبوں نے عربی زبان میں اتنی صلاحیت پیدا کرلی تھی کہ خالص عربی ادیبوں اور شاعروں کی صف میں کھڑے ہوگئے۔ ان کے نام عربوں کی پہلی صف کے شاعروں اور ادیبوں میں شامل ہونے لگے۔ مثلاً ابوالعطاء سندھی' جن کے کئی شعر ابن اثیر نے اپنی تاریخ میں نقل کیے ہیں اور "ابو تمام طائی" نے دیوان حماسہ میں درج کیے ہیں۔ ابوالعطاء سندھی کا دیوان ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب نے مرتب کیا ہے جسے سندھ ادبی بورڈ نے شائع کیا ہے۔.....(۴۱)

سندھ میں تقریباً ڈھائی سو سال تک عربوں کی حکومت رہی۔ اس دوران سندھ میں سندھی اور عربی دونوں زبانیں رائج تھیں۔ اور عوامی سطح پر بولی اور سمجھی جاتی تھیں۔ ابن حوقل نے ۳۶۷ ہجری میں اپنا سفرنامہ مرتب کیا جس میں سندھ اور اس سے متصل علاقوں کے حالات کی تفصیل بیان کی ہے وہ لکھتا ہے: اہل منصورہ اور اہل ملتان کی زبان عربی اور سندھی ہے۔ اسی طرح بشاری مقدسی ۳۷۵ ھجری میں سندھ آیا تھا اس کی تحقیق بھی یہی ہے۔ اصطخری کا بیان ہے کہ: "منصورہ (موجودہ سندھ) ملتان اور اس کے اردگرد کے علاقوں کی زبان عربی اور سندھی ہے اور اہل مکران (بلوچستان) کی زبان فارسی اور مکری (بلوچی) ہے۔.....(۴۲)

اسلامی فتح کے بعد سندھ اسلامی علوم کے اعتبار سے بغداد ثانی بن گیا تھا۔ عالم اسلام کی بڑی بڑی علمی شخصیتیں سندھ کے علمی مرکزوں میں آکر لوگوں کو فیض دینے لگیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سندھی عالم بھی مکہ' مدینہ' بغداد اور وسط ایشیا کے علاقوں میں جاکر وہاں علم و فضل کی مسندوں پر فائز ہوکر علم اور ایمان و یقین کی روشنی پھیلاتے رہے۔

toobaafoundation.com

اس طرح سندھ میں اسلامی علوم اور اسلامی فکر نے ذہنوں اور مزاج کی اسلامی بنیادوں پر اس طرح تشکیل کردی تھی کہ اسلامی روایات' سندھی مزاج میں رچ بس گئی تھیں۔ اسلام اور اسلامیت کے ساتھ سندھ کی وابستگی اور محبت کا مزید اندازہ کچھ انگریز مصنفوں کی تحریروں سے لگایا جاسکتا ہے۔ ایک انگریز مصنف ڈاکٹر برنس (جو میر حکمرانوں کے آخری دور میں میروں کے علاج کے سلسلہ میں سندھ آیا تھا) وہ لکھتا ہے: سارے ایشیا میں بلکہ ساری دنیا میں اتنی ملائیت (یعنی اسلامی رنگ میں رنگا ہوا) دوسرا کوئی ملک موجود نہیں' یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہاں کم از کم ایک لاکھ بزرگوں کے مقبرے ہیں مکمودو کا کہنا ہے کہ حکومت کی آمدنی کا تیسرا حصہ مذہبی شخصیتوں (مذہبی اداروں) کے حوالہ ہوجاتا ہے وہ مزید لکھتا ہے: سندھ میں اسلام کی تبلیغ کے علاوہ کسی کام میں جوش و خروش نہیں' خوشیاں منانے کے علاوہ کوئی کام نہیں' سیدوں کو کھلانے کے علاوہ دوسرا کوئی شغل نہیں' پرانے مقبروں کو سجانے کے علاوہ دوسرا کوئی شوق نہیں۔.....(۴۳)

مقامی زبان میں ۲۷۰ ہجری میں قرآن کا پہلا ترجمہ ہونا

یہاں آخر میں عراق کے سندھی عالم کے اس ترجمہ قرآن کا ذکر کرنا ضروری ہے جو ۲۷۰ ہجری میں لکھا گیا۔ یہ واقعہ مختلف محققوں نے مختلف انداز سے لکھا ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی رح اپنی کتاب "عرب وہند کے تعلقات" (الٰہ آباد سنہ ۱۹۳۰ء۔ صفحہ ۲۴۱) میں عجائب الہند (بزرگ بن شہریار) کے حوالے سے لکھتے ہیں: "سنہ ۲۷۰ھ میں الرا (الور) کے راجہ مہروگ نے جس کا راج، کشمیر بالا (کشمیر) اور کشمیر زیریں (پنجاب) کے بیچ میں ہے اور جو ہندوستان کے بڑے راجاؤں میں ہے، اس نے منصورہ (واقع سندھ) کے امیر عبداللہ بن عمر کو لکھ بھیجا کہ کسی ایسے شخص کو میرے پاس بھیجئے جو ہندی میں ہم کو اسلام کا مذہب سمجھا سکے۔ منصورہ میں عراق کا ایک مسلمان تھا جو بہت تیز طبیعت، سمجھ دار اور شاعر تھا اور چونکہ وہ ہندوستان میں پلا تھا، اس لیے یہاں کی مختلف زبانیں جانتا تھا۔ امیر نے اس سے راجہ کی خواہش ظاہر کی۔ وہ تیار ہوا اور اس نے ان کی زبان میں ایک قصیدہ لکھ کر راجہ کو بھیجا۔ راجہ نے اس قصیدہ کو سنا تو بہت پسند کیا اور اس کو سفر خرچ بھیج کر اپنے پاس بلوالیا۔ وہ راجہ کے دربار میں تین برس رہا اور اس کی خواہش سے اس نے قرآن کا ہندی زبان میں ترجمہ کیا۔ راجہ روزانہ ترجمہ سنتا تھا اور اس سے بے حد متاثر ہوتا تھا۔

محترمہ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب نے انٹرنیشنل قرآن کانگریس نیودہلی سنہ ۱۹۸۲ء میں اپنے فاضلانہ مقالے میں اس راجہ مہروک بن رایق کے ترجمہ قرآن کے سننے اور اسلام لانے کے واقعات تفصیل سے لکھے ہیں اور محمد بن قاسم نے جو ہمارے علاقے میں متعدد مسجدیں تعمیر کرائی تھیں ان کی تفصیل بھی دی ہے۔

toobaafoundation.com

باب دوم

علم تفسیر کی ضرورت واہمیت اور اس کے ارتقاء کی تاریخ

علم تفسیر کی ضرورت واہمیت کیونکر ہے؟ اس کی ضرورت اس لئے ہے تاکہ اللہ کے کلام کی روشنی میں ہر دور اور ہر ذہنی سطح کے لوگوں کی عملی زندگی میں رہنمائی کی جائے۔ چونکہ کلام اللہ قیامت تک انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کی کتاب ہے، اس لئے اس کتاب میں ہدایت ورہنمائی کے ابدی اور بنیادی اصول بھی موجود ہیں جو حالات کے تغیر اور زمان ومکان کی تبدیلی سے پیدا ہونے والے مسائل کے سلسلے میں رہنمائی کرتے ہیں تو ذہن انسانی کے ارتقا کی وجہ سے علم وتحقیق کے میدان میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں، ان مسائل سے عہدہ برآ ہونے کیلئے نکات واشارے بھی موجود ہیں، کلام اللہ میں غور وفکر کے ذریعہ علوم و فنون کے ہزارہا گوشے اور پہلو واضح ہو کر سامنے آتے ہیں، اس لئے قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے: کتاب انزلنه الیک مبارک لیدبروا آیاته ولیتذکر اولوا الالباب (یہ کتاب بہت مبارک ہے جو ہم نے تم پر نازل کی ہے۔ اس لئے کہ اس کی آیتوں میں فکر کریں اور صاحب عقل لوگ اس میں غور کریں (سورۃ ص آیت ۲۹)

چنانچہ کلام اللہ کے عالموں اور مفسروں نے ہر دور میں قرآن کے اعجاز وصداقت کو ثابت کرنے کیلئے علوم وفنون، فکر انسانی کی ترقیوں، نئے نئے انکشافات ومعلومات کے پس منظر میں قرآن پر اتنا عظیم الشان کام کیا ہے کہ تفسیر قرآن سے متعلق علوم سے لائبریریاں بھر گئی ہیں، ہدایت ورہنمائی کی ابدی کتاب کی صداقت کے اثبات کیلئے اس طرح کا انتظام اللہ کی مشیت ومنشا کے عین مطابق ہے۔ علم تفسیر کے موضوع پر فقہاء نے بہت قیمتی علمی اور فنی بحث کی ہے۔ تفصیل سے بچنے کی خاطر ہم اس بحث سے صرف نظر کرتے ہیں۔

toobaafoundation.com

(الف) قرآن اور قاری

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم ولعلھم یتفکرون

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون (الحجر ۹)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وحی نازل ہونے کے فوراً بعد اُسے بڑی احتیاط سے لکھوا دیا کرتے تھے۔ عبداللہ بن مسعود رضؓ، زید بن ثابت، سالم بن معقل، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، ابوزید بن السکن، اور ابوالدرداء (رضی اللہ عنہم) کاتبان وحی تھے۔ چاروں خلفائے راشدین اور یہ سب کاتبین حافظ بھی تھے اور ایک ایک حرف اور لفظ کو محفوظ رکھتے تھے۔ دوسرے مشہور حفاظ یہ تھے: زبیر بن العوام، معاویہ بن ابی سفیان، محمد بن مسلمہ، الارقم بن ابی الارقم، سعید العاص اور ان کے بھائی ابان پھر ثابت بن قیس، خالد بن ولید، عبداللہ بن ارقم، العلاء بن عقبہ، المغیرہ بن شعبہ۔ صحابہ ایک دوسرے سے فخر کے طور پر کہتے تھے کہ میں نے آج اتنا حفظ کیا۔ بیوی اور بچوں کو بھی حفظ کراتے تھے۔

پتّوں، پتھروں، لکڑیوں، ہڈّیوں کے ٹکڑوں، اونٹ کی کھال پر لکھتے جاتے تھے۔ قرآن مکمل تھا لیکن متفرق چیزوں پر لکھا ہوا تھا جو حفاظ نے مرتب کیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جنگ یمامہ میں کئی حفاظ شہید ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ کام زید بن ثابتؓ کے سپرد کیا کہ متفرق چیزوں میں سے قرآن جمع کر کے ایک کتاب میں منتقل کردیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کو کہا جاتا تو وہ میرے لیے آسان تھا۔ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک قرآن کی قدر و منزلت کیا تھی لہذا اس میں تحریف و تغیر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے معتمد بھی تھے اور ہر سال جتنا قرآن نازل ہوجاتا تھا وہ باقاعدہ حفظ کر کے حضور ﷺ کو سنادیتے تھے، پھر جب قرآن مکمل ہوا تو مکمل قرآن بھی حضور ﷺ کو سنادیا تھا۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابتؓ نے چند معاونین کو ساتھ لے کر پورے قرآن کو لکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیش کیا۔ ان کے بعد وہ قرآن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی

toobaafoundation.com

تحویل میں رہا- اور ان کے بعد وہ ان کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ) کے پاس رہا- پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی نقلیں مملکت کے دور اور قریب علاقوں میں بھیج دیں- لیکن یہ اہتمام فرمایا تھا کہ حضرت زید بن ثابت کی سربراہی میں ہر آیت کو دو گواہوں کی شہادت پر قلمبند کیا جائے، اور جتنے لوگوں نے اس آیت کو سنا تھا یا پڑھا تھا، یا حفظ کیا تھا انھیں بھی حاضر کیا جاتا تھا اور متفقہ فیصلے کے بعد اسے صحیح ترتیب کے ساتھ قرآن پاک میں شامل کیا جاتا تھا- یہ کام سنہ ۲۵ھ میں ہوا-

قرآنی اعراب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوالاسود دوئلی اور ان کے شاگرد (۱) نصر بن عاصم اور (۲) یحییٰ بن یعمر نے لگائے- اس بات کا صحیح اندازہ نہیں ہے کہ انھوں نے اس مبارک کام میں کس قدر حصہ لیا- بعض حضرات قرآنی اعراب کو حجاج بن یوسف کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ درست نہیں- قرآنی اعراب کی آخری شکل عباسی دور کے ایک بہت بڑے عالم خلیل بن احمد نے دی جو آج تک بدستور قائم ودائم ہے(۱)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دو نعمتیں ایسی عطا فرمائی ہیں کہ جن کا ازل سے ابد تک کوئی جواب نہیں اور جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے- ایک نعمت قرآن حکیم ہے اور دوسری نعمت اس قرآن کی عملی تفسیر یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی-

سورۃ البقرہ (۲۳) میں ارشاد ہے کہ:

(۱) وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین-

- اور اگر تم اس سے شک میں ہو جو چیز ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے، تو اس کی مثل کوئی سورۃ لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے گواہوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو-

---

(۱) ڈاکٹر حافظ فیوض الرحمٰن - تعارف قرآن (مکتبہ مدنیہ، اردو بازار، لاہور- سال درج نہیں، صفحہ ۹۱-۹۲)

toobaafoundation.com

سورۃ بنی اسرائیل (۸۸) میں ارشاد ہے کہ:

(۲) قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل هذا القرآن لایاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا-

= آپ فرمادیں کہ اگر انسان اور جن اس پر جمع ہوجائیں کہ اس قرآن جیسی کتاب بنائیں تو نہیں بنا سکتے، اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوجائیں-

پھر یہ بھی اطمینان اور یقین دلوادیا کہ یہ قرآن ہمیشہ محفوظ رہے گا-

سورۃ الحجر (۹) میں فرمایا ہے کہ:

(۳) انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون-

= بے شک ہم نے یہ ذکر (یعنی قرآن) اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں-

اور اس قرآن کی شان یہ ہے کہ:

(۴) ذالک الکتٰب لاریب فیه (۲/۲)

یعنی یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی طرح کا شک نہیں ہے، اور:

(۵) لایاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه (۴۲/۴۱)

یعنی اس کے (قرآن کے) پاس باطل نہیں آتا- نہ اس کے سامنے سے، نہ اس کے پیچھے سے- احادیث مبارکہ میں بھی اس کے بکثرت فضائل ہیں- مثلاً:

(۱) خیرکم من تعلم القرآن وعلمه (بخاری)

= تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے-

(۲) یقال لصاحب القرآن اقرا وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلک عند آخر آیة تقراها (احمد ترمذی- نسائی)

= (قیامت کے دن) قرآن (پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے کو کہا جائیگا کہ) پڑھ اور درجہ حاصل کر اور سنوار کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں پڑھتا تھا، کیونکہ تیرا درجہ اس آیت کے ختم پر ہے جس کو تو پڑھے-

toobaafoundation.com

یعنی وہ جس قدر آیات کی تلاوت کرے گا اسی قدر اس کو درجات عطا فرمائے جائیں گے۔

(۳) ان الذی لیس فی جوفہٖ شیءٌ من القرآن کالبیت الخرب (ترمذی، دارمی)

= بے شک وہ شخص جس کے جوف (قلب) میں قرآن بالکل نہ ہو وہ اجڑے ہوئے گھر جیسا ہے۔

(۴) من قرا حرفا من کتاب اللّٰہ فلہٗ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا (ترمذی۔ دارمی)

= جس نے قرآن پاک کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس گنی ہوتی ہے۔

(۵) من قرا القرآن فاستظھرہٗ فاحل حلالہٗ وحرم حرامہٗ ادخلہ اللّٰہ الجنۃ وشفعہٗ فی عشرۃ من اھل بیتہٖ کلھم قد وجبت لہُ النار (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

= "جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا اور اس کے حلال (بتائے ہوئے) کو حلال اور اس کے حرام (بتائے ہوئے) کو حرام سمجھا (یعنی عمل کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر کے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرے گا جن کے لیے دوزخ ضروری ہو چکی"۔

اس طرح اور بھی احادیث مبارکہ ہیں جن میں قرآن کے پڑھنے، اس کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے ہر دور میں اس قرآن کو اپنے سینوں سے لگایا اور اسے پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی کوشش میں اپنی عمریں بھی صرف کر دیں، پھر بھی یہ حق ہے کہ اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ تحسین قراءت اور تزئین کتابت وغیرہ بھی قرآن سے شغف رکھنے کے ذیل میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور فرمائے۔ آمین۔

toobaafoundation.com

متعلقات قرآن

متعلقات قرآن کا دائرہ بہت وسیع ہے جس میں ترجمہ، تفسیر، تخریج آیات، ضبط الفاظ قرآنی، قرآنی بدائع وصنائع، اعراب، کتابت اور قراءت سبع وغیرہ بکثرت علوم بھی آجاتے ہیں پھر ناسخ ومنسوخ کا مسئلہ بھی بہت اہم ہے، لیکن حضرت شاہ ولی اللہ نے الفوز الکبیر میں خوب فرمایا ہے کہ تمام علوم قرآنیہ کے پانچ علم، جامع ہیں جن پر گویا تمام مضامین واصول دائر ہیں اور یہ علوم پنجگانہ ان سب کو احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ یعنی (۱) علم الاحکام (۲) علم التذکیر بآلاءاللہ (۳) علم التذکیر بایام اللہ (۴) علم المخاصمہ (۵) علم التذکیر بالموت۔ پھر ان علوم سے علمائے اسلام نے بکثرت علوم استنباط کیے ہیں جن کی تفصیل مختلف کتابوں میں ملتی ہے۔ یعنی:

علم بدء الخلق، علم التوحید، علم فلسفہ الہٰیات، علم المجردات وملائکہ وارواح، علم الزہد والرقاق، علم احکام الحلال والحرام۔ علم الفرائض والمیراث، علم المناسک، علم القصص، علم الامثال، علم المجاز، علم المحکمات والمتشابہات، علم التفسیر، علم اصول التفسیر، علم القراءت، علم الحدیث والاصول، علم الرجال، علم التصوف، علم الفقہ، علم اصول الفقہ، علم الکلام، علم اللغۃ، علم الصرف والنحو، علم الفصاحۃ والبلاغۃ، علم الجدل والخلاف (یعنی علم مناظرہ) علم جغرافیہ، علم تاریخ، علم فلسفہ تاریخ، علم فلسفہ طبیعیات، علم ریاضی، علم النجوم والافلاک۔

ان علوم کے ذیل میں اجمالی طور پر (۱) ناسخ ومنسوخ (۲) تخریج آیات (۳) قاری کے لیے ضروری علوم (۴) قرآن کے صوتی اعجاز کے متعلق بھی عرض ہے۔

(الف) ناسخ ومنسوخ سے واقفیت کے بغیر مطالب قرآنی اور احکام الٰہی کو صحیح طور سے سمجھنا ممکن نہیں اس سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ہے کہ وہ کوفے کی مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابو موسیٰ اشعریؓ کا ایک شاگرد عبدالرحمن، قرآن کی تفسیر کے متعلق بیان کررہا ہے، آپ نے اس سے پوچھا کہ تم

toobaafoundation.com

ناسخ و منسوخ کو جانتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے اس کے کان مروڑے اور فرمایا کہ اب ہماری مسجد میں بیان نہ کرنا۔

نسخ کے معنیٰ ازالہ اور نقل کرنے کے بھی ہیں یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ بعض کے نزدیک محض امر و نہی والی باتوں میں نسخ واقع ہوا ہے اور بعض کے نزدیک امر و نہی کے علاوہ وعد، وعید اور ایسی خبروں پر بھی واقع ہوا ہے جس کا تعلق امر و نہی سے ہے۔ علماء کے نزدیک نسخ کی چار قسمیں ہیں:

(۱) نیا حکم جو نافذ کیا گیا وہ منسوخ شدہ حکم سے زیادہ بھاری اور شاق ہو، مثلاً: روزہ اور فدیہ کے درمیان، اختیار کو منسوخ کر کے وجوب صوم کا حکم۔

(۲) جو حکم منسوخ کیا گیا ہے اس کا کوئی بدل متعین نہ ہو۔

(۳) جو حکم نازل کیا گیا ہو وہ منسوخ شدہ حکم سے ہلکا ہو۔ جیسے کہ پہلے جہاد میں مسلمانوں کو مخالفین کی دس گنی تعداد کا مقابلہ کرنا ضروری تھا، پھر یہ حکم ہوا کہ صرف دوگنی تعداد سے مقابلہ کرنا لازمی ہے۔

(۴) جو حکم نافذ کیا گیا وہ ویسا ہی ہو جیسا کہ منسوخ شدہ حکم تھا۔ جیسے پہلے بیت المقدس کو قبلہ قرار دیا گیا تھا۔ بعد میں اس حکم کو منسوخ کر کے کعبہ کو قبلہ مقرر کیا گیا۔

(۱) کتاب کا نسخ کتاب سے (۲) کتاب کا نسخ سنت سے (۳) سنت کا نسخ سنت سے اور (۴) سنت کا نسخ کتاب سے ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں دوسری تفصیل بھی آتی ہے۔

جو شخص ناسخ و منسوخ، خاص و عام، محکم و متشابہ، مکی و مدنی، اسباب نزول وغیرہ سے واقف نہیں وہ قرآن کا عالم نہیں۔

(ب) تخریج آیات۔ یعنی مطلوبہ آیت کس طرح تلاش کی جائے۔ اس کا طریقہ اس طرح بھی تھا کہ آیات کی ترتیب، ابتدائی حروف کے اعتبار سے یا آخری حروف کے اعتبار سے ہو، آیت کو تلاش کرنے والے کو اگر ابتدائی یا آخری الفاظ یاد ہیں، تو وہ آسانی سے اپنی ضرورت کی آیت کو تلاش کر سکتا ہے۔ بعض نے جدول بنائی تھی جس میں آیت، سورۃ، رکوع پارہ اور ربع پارہ دیا تھا۔

toobaafoundation.com

(ج) قاری کے لئے ضروری علوم

ایک قاری مقری کے لیے چار علوم کا جاننا ضروری ہے:

(۱) علم تجوید یعنی حروف کے مخارج اور صفات کا جاننا۔

(۲) علم وقف یعنی کس کلمے پر کس طرح وقف کرنا چاہیے۔ اور کس طرح نہ کرنا چاہئے۔ اور کہاں معنی کے اعتبار سے قبیح اور حَسَن ہے اور کہاں لازم اور غیر لازم ہے۔

(۳) رسم عثمانی۔ یعنی کس کلمے کو کہاں پر کس طرح لکھنا چاہیے۔ کیونکہ کہیں تو رسم، تلفظ کے مطابق ہے اور کہیں غیر مطابق۔ اگر غیر مطابق کو رسم کے مطابق تلفظ کیا تو بہت بڑی غلطی ہوجائے گی، مثلاً رحمٰن بغیر الف لکھا جاتا ہے۔ سورۃ ذاریٰت میں بِاَیْدٍ دو ی سے لکھا جاتا ہے۔ لا الی اللہ تحشرون۔ لا اوضعوا۔ لا اذ بحنہ۔ لا انتم۔ ان چار مقامات میں لام تاکید کا ہے اور لکھنے میں لام الف ہے۔ اگر ان مقامات میں رسم کے مطابق (لام تاکید کو) پڑھیں گے تو لفظ مجمل اور مثبت، منفی ہوجاتا ہے لیکن اس کے خلاف لکھنا جائز نہیں۔ کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس وقت قرآن شریف نازل ہوتا تھا، اسی وقت لکھا جاتا تھا۔ صحابہ کرامؓ کے پاس متفرق طور پر لکھا ہوا تھا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سب کا سب ایک جگہ جمع کیا گیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نہایت اہتمام اور اجماع صحابہؓ سے متعدد قرآن شریف لکھوا کر جا بجا بھیجے گئے۔ جمع اول اور جمع ثانی میں اتنا فرق ہے کہ جمع اول، غیر مرتب تھا اور جمع ثانی میں سورتوں کی ترتیب کا لحاظ بھی رکھا گیا۔ عرصۂ اخیرہ یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ جو آخری مرتبہ قرآن پاک کا دور فرمایا تھا اسی کے مطابق (اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کو جمع کیا۔ وہ کاتب وحی بھی تھے اور عرصۂ اخیرہ کے شاہد بھی تھے، بہرحال، رسم عثمانی، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے امر اور املا کے عین مطابق ہے۔

toobaafoundation.com

(۴) چوتھا علم قراءت ہے- یہ وہ علم ہے جس سے الفاظ وحی کے اختلافات معلوم ہوتے ہیں- اور ان کا پڑھنا صحیح اور ان کی قرآنیت کا اعتقاد کرنا ضروری اور لازمی ہے اور ان کا انکار یا استہزاء گناہ اور کفر ہے (۱)

(د) قراءت سبعہ اور ان کی کتابت

حدیث شریف میں ہے کہ انزل القرآن علیٰ سبعة احرف-

اس سے واضح ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر مختلف طریقوں اور کیفیتوں کے ساتھ قرآن پاک نازل ہوا ہے جو قراء سبعہ اور قراء عشرہ سے ہم تک پہنچا ہے-

قراءت سبعہ کے تواتر میں کسی کو اختلاف نہیں اسی لیے ان میں سے کسی قراءت اور کسی روایت کے ساتھ قرآن پڑھا جائے تو اس سے نماز ہوجاتی ہے-

قراء سبعہ اور ان کے رواۃ یہ ہیں:

(۱) حضرت امام نافع مدنی رح (۷۰ھ تا ۱۶۹ھ) آپ کے پہلے راوی قالون (۱۲۰ھ تا ۲۲۰ھ) ہیں اور دوسرے راوی ورش (۱۱۰ھ تا ۱۹۷ھ) ہیں-

(۲) حضرت امام ابن کثیر مکی رح (۴۵ھ تا ۱۲۰ھ) آپ کے پہلے راوی بزی (۱۷۰ھ تا ۲۴۰ھ) ہیں اور دوسرے راوی قنبل (۱۹۵ھ تا ۲۹۱) ہیں-

(۳) حضرت امام ابو عمرو بصری رح (۶۸ تا ۱۵۴ھ) آپ کے پہلے راوی دوری (۱۵۰ھ تا ۲۴۶ھ) ہیں اور دوسرے راوی سوسی (م ۲۶۱ھ) ہیں-

(۴) حضرت امام ابن عامر شامی رح (۲۱ھ تا ۱۱۸ھ) آپ کے پہلے راوی ہشام (۱۵۳ھ تا ۲۴۵ھ) ہیں اور دوسرے راوی ابن ذکوان (۱۷۳ھ تا ۲۴۲ھ) ہیں-

(۵) حضرت امام عاصم کوفی رح (۹۵ھ تا ۱۲۷ھ) آپ کے پہلے راوی شعبہ (۹۵ھ تا ۱۵۳) ہیں اور دوسرے راوی حفص (۹۰ھ تا ۱۸۰ھ) ہیں-

---

(۱) ان چاروں علوم کے متعلق تفصیل قاری عبدالرحمن مکی کے فوائد مکیہ کے آخر میں ہے-

toobaafoundation.com

(۶) حضرت امام حمزہ کوفی (۸۰ تا ۱۵۶ھ) آپ کے پہلے راوی خلف (۱۵۰ھ تا ۲۲۹) ہیں اور دوسرے راوی خلاد ہیں (ان کے سنین معلوم نہیں)

(۷) حضرت امام کسائی کوفی (۱۱۹ھ تا ۱۸۹ھ) آپ کے پہلے راوی ابو الحارث (م ۲۴۰ھ) ہیں اور دوسرے راوی دوری ہیں جو حضرت ابو عمرو بصری رح کے بھی راوی ہیں۔

ان کے علاوہ (۱) حضرت ابو جعفر یزید مدنی رح (۲) حضرت یعقوب حضرمی رح اور (۳) حضرت خلف کوفی رح ہیں۔ ان تینوں کو شامل کرنے سے قراء عشرہ ہوجاتے ہیں۔ قراءت ثلثہ کے تواتر میں بعض نے اختلاف کیا ہے لیکن قول صحیح یہی ہے کہ یہ بھی متواترہ ہیں۔ بہر حال قرآن پاک کی سات قراءتیں بلا اختلاف مستند ہیں۔ برصغیر پاک وہند کے بھی بہت سے قراء نے اس فن پر کتابیں لکھی ہیں اور اس فن کو آسان طریقے سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی جو قاری عبدالرحمن مکی رح کے بڑے بھائی قاری عبداللہ کے شاگرد تھے انھوں نے وجوہ المثانی مع توجیہ الکلمات والمعانی لکھی ہے۔ وجہ تصنیف خود ہی بیان کی ہے کہ "عرصے سے میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ ایک رسالہ مرتب کیا جائے جس میں قرآن پاک کی ساتوں قراءتوں کا بیان ہو اور ان اعراب اور توجیہات کا ذکر ہو تاکہ ہندوستانی طلبہ کے لئے ان سے استفادہ آسان ہو اور ان کو اس فن کے سیکھنے میں مدد ملے۔

اس کتاب کا انداز یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے قرآن کا لفظ یا عبارت لکھتے ہیں پھر اختلاف بیان کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ راوی یا شیخ کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔ اس کے بعد صرفی ونحوی باتوں پر بحث کرتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں ایسے اصول بھی بیان کئے ہیں جن کی ضرورت قراءت میں پڑتی ہے۔

ملک یوم الدین کی قراءت کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

اسمیں دو قراءتیں ہیں۔ ایک میم کے بعد الف یعنی مالک (۱)

یہ عاصم اور کسائی کی قراءت ہے۔ دوسری ملک؛ بغیر الف کے یہ باقی قراء کی قراءت ہے۔ سورۃ البلد میں

---

(۱) اسی طرح ہاروت اور ماروت کو جزری الف کے ساتھ لکھتے ہیں اور اہل مدینہ (نیز شاطبی اور سیوطی) بغیر الف کے لکھتے ہیں۔

toobaafoundation.com

"فک رقبۃ او اطعام مسکین" کے بارے میں لکھا ہے:

اس میں دو قراءتیں ہیں - پہلی قاف پر رفع اور رقبۃ پر جر-طعام کے ہمزہ پر زیر-اس کے بعد الف- عین پر زبر
پھر میم پر رفع- یہ نافع ابن عامر، عاصم اور حمزہ کی قراءت ہے- دوسری قراءت ہے کہ کاف پر اور رقبۃ پر نصب-اطعام کے ہمزہ اور عین اور میم پر زبر-اور عین اور میم کے درمیان الف نہیں ہے(۱)

---

(۱) اسی طرح تمام اختلافات کو بیان کیا ہے اور قراءت سبعہ کے اجراء کے لئے انھوں نے علیحدہ ایک رسالہ تنشیط الطبع فی اجراء السبع بھی لکھا ہے-

toobaafoundation.com

(ب) قرآنی تراجم و تفاسیر - (ہئیت اور اسلوب)

ایک زبان کے الفاظ اور عبارت کو دوسری زبان کے الفاظ اور عبارت میں منتقل کرنا ترجمہ کہلاتا ہے- لغت میں ایک ہی لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ ترجمے میں وہی معنی لیے جائیں جو کہنے والے کا مقصد اور مراد ہو- تو جب عام ترجموں میں یہ احتیاط کی جاتی ہے تو ظاہر ہے کہ سب سے زیادہ برگزیدہ کلام یعنی قرآن پاک کے ترجمے میں کتنی ہی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے چنانچہ علامہ الطبری رح اپنی تفسیر جامع البیان میں لکھتے ہیں:

"الفاظ قرآنی کے معانی معلوم کرنے کے لئے تو کتب لغت کی طرف رجوع کیا جائے- مگر آیات کے مفہوم کا پتا چلانے کے لئے کتب لغت کی بجائے وحی الٰہی اور سنت نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے جس کی طرف قرآن کریم نے "لتبین للناس ما نزل الیھم کہکر اشارہ فرمایا ہے- مثلاً کسی اہل زبان (عرب) کے سامنے جب آیات کریمہ واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون" کی تلاوت کی جائے تو جس حد تک لفظ افساد اور اصلاح کے معنی لغویہ کا تعلق ہے اسے وہ خوب سمجھ سکتا ہے مگر وہ نہیں بتا سکتا کہ کون سے امور موجب اصلاح ہیں اور کون سے موجب افساد- یہ بات تو وہی بتا سکتا ہے جس پر قرآن نازل ہوا- " اس لئے قرآن پاک کے ترجمے میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے کہ وحی الٰہی اور سنت نبوی ﷺ سے بال برابر بھی کوئی بات ہٹ کر نہ کی جائے- پھر عربی زبان وہ بھی قرآنی زبان کی فصاحت و بلاغت اس کے اشتقاقات اور مترادفات کی جامعیت" بیان و بدیع کے محاسن وغیرہ اس قدر گراں مایہ ہیں کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ کے چیلنج کے آگے کسی کا یارا نہیں- یہی وجہ ہے کہ صرف وہی ترجمہ مقبول خلائق ہوا ہے جس میں مذکورہ بالا رعایتیں ملحوظ رہی ہیں اور وانا لہ لحفظون کی جس کو سند ملی ہے- پھر محکمات کے علاوہ متشابہات بھی ہیں جن کے اندر علوم کا خزانہ پوشیدہ ہے اور جس پر علامہ سیوطی رح نے الاتقان کی تینتالیسویں نوع کے ذیل میں تفصیل سے بحث کی ہے اور تفسیر کی ضرورت و فضیلت اور شروط

toobaafoundation.com

وآداب وغیرہ کا بیان بھی دیا ہے۔

تفسیر کے معنیٰ ہیں کسی چیز کو کھولنا، ظاہر کرنا، بیان کرنا۔ یعنی قرآن حکیم کے معانی کو بیان کرنا اور مراد خداوندی کی تعیین کرنا، تاویل کے معنیٰ ہیں پھیرنا، لوٹانا۔ یعنی قرآن حکیم کے الفاظ اور جملوں کو ان کی اصل مراد کی طرح لوٹانا۔

بعض اہل علم کے نزدیک مقرر الفاظ کی تشریح کو تفسیر کہتے ہیں اور جملوں کے مفہوم کو بیان کرنے کو تاویل کہتے ہیں۔ اور بعض فرماتے ہیں کہ جو مفہوم منقول ہو وہ تفسیر ہے اور جو مفہوم اجتہاد و استنباط سے تعلق رکھتا ہو وہ تاویل ہے۔ خلاصہ یہ کہ "علم تفسیر اس علم کو کہتے ہیں جس میں قرآن حکیم کے معنیٰ بیان کیے جائیں اور اس کے احکام اور حکمتوں کو کھول کر بتایا جائے۔ چنانچہ قرآن حکیم کے معنیٰ بیان کرنے میں ذرا سی لغزش اور سہل انگاری سنگین جرم ہے۔ پھر جب یہ یقین ہے کہ اس کتاب میں دین و مذہب، عقائد واعمال، اخلاق و معاشرت تمدن وسیاست اور عدل وانصاف کے قانونی اخلاقی اور انسانی پہلو سب موجود ہیں تو پھر اس کی تفسیر و تشریح میں ذرا سی بے احتیاطی کس قدر خطرناک ہے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کسی نے قرآن پاک کے کسی لفظ کے معنیٰ دریافت کیے تو آپ نے فرمایا، مجھے کونسی زمین اٹھائے گی اور کونسا آسمان مجھ پر سایہ فگن ہوگا۔ اگر میں کتاب اللہ کے بارے میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں۔

علماء نے ایسے شخص کو تفسیر لکھنے کا اہل کہا ہے جس کو ان ۱۵ علوم میں مہارت ہو:

علم لغت۔ علم صرف۔ علم نحو۔ علم اشتقاق۔ علم معانی۔ علم بیان۔ علم بدیع۔ علم قراءات۔ علم اصول الدین۔ علم اصول فقہ۔ علم اسباب النزول۔ علم ناسخ و منسوخ۔ علم فقہ۔ علم حدیث۔ نور بصیرت اور وہبی علم۔

تفسیر کے آداب: تفسیر کے ماخذ میں سب سے پہلے خود قرآن ہے۔ اس لیے کسی آیت کی تفسیر کے لیے ضروری ہے کہ اس آیت کے مضمون کے لیے دوسری آیات بھی مد نظر رہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور سنت کو پیش نظر رکھا جائے تاکہ کوئی بات ایسی نہ ہو جو

toobaafoundation.com

سنت ثابتہ کے خلاف ہو- پھر صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی عملی تفسیر کے خلاف بھی نہ ہو، کیونکہ نزول وحی اور اس کی عملی تشکیل کے وہی عینی شاہد ہیں- تفسیر لکھنے والا شخص اہل حق کے عقائد واعمال واخلاق کا بھی پابند ہو اور ہر قسم کی بدعت اور کج روی سے پاک ہو- تفسیر بالراء سے بھی اجتناب کرتا ہو- کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

۱- من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوا مقعدہ فی النار

(جو شخص قرآن کے معاملے میں علم کے بغیر کوئی بات کہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے)

۲- من تکلم فی القرآن برایہ فاصاب فقد اخطا

(جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کوئی بات کہی اس نے اگر کوئی بات صحیح بھی کہی تب بھی غلطی کی)

اس لئے ترجمہ میں بھی سخت احتیاط کی ضرورت ہے ترجمہ بالکل لفظی ہو اس کی تشریح میں ضروری مطالب بیان کیے جاسکتے ہیں پھر یہ ضروری ہے کہ جمہور اسلام جس مسئلے پر اعتقادی اور عملی طور پر متفق ہوں، اس کو چھوڑ کر تحقیق کی نئی راہ اختیار نہ کی جائے(۱)

پروفیسر غلام احمد حریری نے اپنی کتاب "تاریخ تفسیر و مفسرین" میں مذکوہ بالا مباحث پر بہت تفصیل لکھی ہے (۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لیکر ابھی تک کی اہم تفسیروں کا جائزہ لیا ہے جن میں خاص یہ ہیں (الف) کتب التفسیر بالماثور-

۱- جامع البیان فی تفسیر القرآن (ابن جریر طبری) ۲- بحر العلوم (ابواللیث سمرقندی) ۳- الکشف والبیان عن تفسیر القرآن (ابواسحق ثعلبی) ۴- معالم التنزیل (حسین بن مسعود بغدادی) ۵- المحرز الوجیز

---

(۱) رسالہ بینات (کراچی- بابت فروری سنہ ۱۹۸۵ع) میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کے مضمون "تفسیر قرآن کے آداب" سے ماخوذ-

(۲) شائع کردہ ملک سنز فیصل آباد سنہ ۱۹۷۸ع

toobaafoundation.com

فی تفسیر الکتاب العزیز (ابن عطیہ اندلسی) ۶- تفسیر القرآن العظیم (عماد الدین ابن کثیر) ۷- الجواہر الحسان (عبدالرحمن ثعالبی) ۸- الدر المنثور (جلال الدین سیوطی) ۹- تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس (ابوطاہر فیروز آبادی)

(ب) کتب التفسیر بالرای المحمود

۱۰- مفاتیح الغیب (امام رازی) ۱۱- انوار التنزیل واسرار التاویل (بیضاوی) ۱۲- مدارک التنزیل وحقائق التاویل (نسفی) ۱۳- لباب التاویل فی معانی التنزیل (خازن) ۱۴- البحر المحیط (ابوحیان) ۱۵- الجلالین (جلال الدین محلی وجلال الدین سیوطی) (۱)

۱۶- غرائب القرآن ورغائب الفرقان (نیساپوری) ۱۷- السراج المنیر (خطیب شربینی) ۱۸- ارشاد العقل السلیم (ابوالسعود)

۱۹- روح المعانی (آلوسی)

(ج) کتب التفسیر المعتزلہ

۲۰- تنزیہ القرآن عن المطاعن (قاضی عبدالجبار) ۲۱- امالی الشریف المرتضیٰ (شریف مرتضیٰ) ۲۲- الکشاف (زمخشری)

(د) کتب تفسیر امامیہ اثنا عشریہ

۲۳- مقدمہ مراۃ الانوار (عبداللطیف گازرانی) ۲۴- تفسیر العسکری (حسن عسکری) ۲۵- مجمع البیان (ابوعلی طبری) ۲۶- الصافی (ملا حسن کاشی) ۲۷- تفسیر القرآن (سید عبداللہ علوی) ۲۸- بیان السعادۃ (سلطان خراسانی)

(ہ) کتب تفسیر زیدیہ

۲۹- فتح القدیر (شوکانی)

---

(۱) مولانا فیض الحسن سہارنپوری (م سنہ ۱۳۰۴ھ) نے تعلیقات الجلالین لکھی تھی جو علی گڑھ سے سنہ ۱۲۸۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

toobaafoundation.com

(و) کتب التفسیر خوارج-

۳۰- ہمیان الزاد الی دار المعاد (محمد اطفیش)

(ز) کتب تفسیر صوفیہ

۳۱- تفسیر القرآن الکریم (سہل تستری) ۳۲- حقائق التفسیر (ابو عبدالرحمن سلمی) ۳۳- عرائس البیان (ابو محمد روزبہان) ۳۴- التاویلات النجمیہ (نجم الدین دایہ) ۳۵- تفسیر ابن عربی (عبدالرزاق قاشانی)

(ح) کتب تفسیر فقہاء

۳۶- احکام القرآن (الجصاص) ۳۷- احکام القرآن (الکیا الہراسی) ۳۸- الاکلیل فی استنباط التنزیل (جلال الدین سیوطی) ۳۹- احکام القرآن (ابو بکر بن العربی) ۴۰- الجامع لاحکام القرآن (قرطبی) ۴۱- کنز العرفان فی فقہ القرآن (مقداد الیسوری) ۴۲- الثمرات الیانعہ (یوسف الشلاش)

(ط) جدید تفاسیر

۴۳- الجواہر فی تفسیر القرآن الحکیم (طنطاوی جوہری) ۴۴- الہدایۃ والعرفان (ابو زید الدمنہوری) ۴۵- تفسیر جزء عم (شیخ محمد عبدہ) ۴۶- تفسیر سورۃ الفاتحہ (شیخ محمد عبدہ) ۴۷- سور من خواتیم القرآن (سید رشید رضا) ۴۸- الدروس الدینیہ (محمد مصطفیٰ المراغی)

ایسی دوسری تفسیروں کا ذکر بھی مختلف کتابوں میں ملتا ہے- برصغیر پاک و ہند کے بعض کتب خانوں میں بھی چند تفسیریں محفوظ ہیں جو سندھ کی بعض تفسیروں سے پہلے کی ہیں- مثلاً:

— احمد آباد (گجرات) میں پیر محمد شاہ لائبریری میں تفسیر غرائب القرآن محفوظ ہے جو نظام اعرج نے عربی میں سنہ ۷۲۸ھ میں لکھی تھی- تفسیر ابی سعید عمادی کی تفسیر بھی ہے جو سنہ ۹۷۳ھ میں دو جلدوں میں لکھی گئی تھی- تفسیر بیضاوی (مصنفہ سنہ ۶۸۵ھ) کا ایک قلمی نسخہ ہے جو مولانا وجیہ الدین گجراتی (م سنہ ۹۷۸ھ) نقل کیا تھا- شرح فی معانی بعض الایات القرآنیہ بھی اسی لائبریری میں موجود ہے جو کابل کے مشہور عالم ملا محمد صادق حلوائی رح کی تالیف ہے- یہ حضرت خواجہ باقی باللہ (م سنہ ۱۰۱۲ھ) اور بادشاہ

toobaafoundation.com

اکبر کے بھائی حکیم مرزا کے استاد تھے(۱)

سندھ کی عربی تفاسیر سے پہلے تفسیر مظہری بھی برصغیر میں لکھی گئی- قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح(م سنہ ۱۲۲۵ھ) اس کے مصنف ہیں-

---

(۱) پروفیسر محمد اسلم صاحب نے اپنی کتاب تاریخی مقالات (لاہور سنہ ۱۹۷۰) کے صفحہ ۸۷-۸۸ میں ان عربی تفاسیر کا ذکر کیا ہے جو احمد آباد کی مذکورہ بالا لائبریری میں موجود ہیں-

toobaafoundation.com

عربی تفاسیر

تفسیر الکشاف

(قلمی) عربی تفسیر الکشاف، از جاراللہ محمود بن عمر خوارزمی معتزلی (خیرپور سچل لائبریری)

مخطوط از کتابت جمال الدین، سنہ ۱۱۱۲ھ-تین جلدیں:- (۱) سورۃ الفاتحہ تا سورۃ الانعام صفحات ۵۶۲- (۲) سورۃ الاعراف تا سورۃ المؤمنون صفحات ۴۶۲ (۳) سورۃ نور تا ناس- صفحات ۸۳۸- سائز ۱۲X ۸ سطریں فی صفحہ ۲۱- الفاظ فی سطر ۱۳

آپ زمخشر (علاقہ خوارزم) میں سنہ ۴۶۷ھ میں پیدا ہوئے تھے، اس لیے اس تفسیر کو تفسیر زمخشری بھی کہتے ہیں. شب عرفہ سنہ ۵۳۸ میں مقام جرجانیہ (خوارزم) میں وفات پائی اور چند ماہ پہلے یہ تفسیر مکمل ہوئی، جو گران قدر ضرور ہے، لیکن اس میں اگر ان کے مسلک کے خلاف کوئی بات ہے تو اس کی تاویل ہے، صلحاء اور اولیاء پر طعن اور اہل سنت پر تمسخر بلکہ ان سے حقارت کا اظہار بھی ہے

سورۃ الفاتحہ کی تفسیر کا نمونہ یہ ہے:-

toobaafoundation.com

سورۃ الناس کی مکمل تفسیر اس طرح ہے:-

toobaafoundation.com

تمت بعون الله تعالى وحسن توفيقه وهو على الكمال من حقايق الجلال
المطلع على دقايق المبتدة مراحة الطالبين المكنة ولطايف نكتة المتقرين من فقره وجهله الكثير
بالقوايد الغيبية وتوجهاته الربانية بالملايكة المقربين مجامع الفاظه ومعانيه جميع الايمان الى الوفي
عرجب المسكين الضعيف الذليل ولو لم يكن مذهونة الايراد كل شئ على فاته لكفى بضاعة لا يعتد بها لقلة
بضيعته بفتح السطور عليها فاتحة الابرار باشرف بيته ومجده واقتضى بكرامته وتوجهه من ارتقاء
على بيت المقدس بضبط بضاعته وبذره ومنزل آياته وسوره من البلد الامين بين ظهراني الحرم
وبين يدي البيت المحرم حتى وقع النداء وبل حيث وجد التنزيل ان يهب لي خانة الجود وبقيني
ايسر وجهاز وزمن قوطلي يوم التناد ولا يفضحني بها على رؤس الاشهاد وجنابي دار المقامة من
فضله جوامع له وسابغ نعمائه الجواد الكريم الرؤف الرحيم فالف المصنف فرغت
يد الصنع بجاه الكعبة وجاوره السلفية على باب احياء الموسومة بدرست العلامة
يوم الاثنين الثالث والعشرين من ربيع الآخر سنة ثمان وعشرين وخمسمائة وهو حامد الله
ما هو اهله مصليا على محمد وعبده ورسوله وقد وقع الفراغ من كتبة هذا الكتاب الشريف في علم
اسرار التنزيل المسمى بالكشاف على يد احقر العباد جمال الدين
تحريره في التاريخ بيست وچهارم شهر محرم الحرام
سنه ١١٣

هر جا بود ماه تمام كتاب — كرخطائي رفته باشد در كتاب
آن خطائي رفته را اصلح كنن — وذكرم والله اعلم بالصواب
عرض اقتيت كرنمايا دماند — كه هستي را نميم بقائي
كرم ما عبد اي روزگار برحمت — كند بركار سكنان دعائي
فقير بقي رحمت يزدان كتابدار
كه كاتب را بالخير كند ياد

toobaafoundation.com

تفسیر مدارک التنزیل

(قلمی) مدارک التنزیل وحقائق التاویل- مملوکہ میاں غوث محمد صاحب، کوٹری کبیر

از عبداللہ بن احمد بن محمود- کنیت ابوالبرکات- نسبت نسفی ہے متوفی سنہ ۷۰۱ھ- مقام اَیذَج (کردستان) میں دفن ہوئے، اس کتاب کے جو پہلے مالک تھے انھوں نے آخر میں اپنا نام اس طرح دیا ہے:- حقیر پرتقصیر خاک پاے عالمان بدرالدین ابن استاذی میاں خیرالدین ابن حافظ الحفاظ میاں یعقوب عرف سمہ- ساکن موضع گڈیجی-

سائز $\frac{1}{2}$ ۱۰ × ۶ $\frac{1}{2}$ سطریں فی صفحہ ۱۸- الفاظ فی سطر ۱۰- آخر کے پندرہ پارے ہیں- شروع کے پندرہ پارے نہیں ہیں

مولانا غلام احمد حریری نے تاریخ تفسیر ومفسرین (فیصل آباد سنہ ۱۹۸۹ع کے صفحہ ۲۷۳ میں ان کے بارے میں لکھا ہے:-

"امام نسفی نے اس کتاب کو تفسیر بیضاوی اور کشاف سے اخذ کیا ہے، البتہ کشاف میں جو معتزلہ عقائد مرقوم تھے، ان سے احتراز کیا ہے اور مسلک اہل السنت پر گامزن رہے (یہ تفسیر) نہ بہت طویل ہے اور نہ زیادہ مختصر- مؤلف نے اس میں وجوہ اعراب اور مختلف قسم کی قراتوں کو یکجا کر دیا ہے- تفسیر کشاف میں جو بلاغی نکات اور محسنات بدیعیہ تھے ان کو اس تفسیر میں سمولیا ہے، سورتون کے فضائل کے سلسلے میں جو احادیث موضوعہ، کشاف میں مذکور ہیں وہ اس میں مندرج نہیں۔"

toobaafoundation.com

تفسیر الاکلیل

(قلمی) تفسیر الاکلیل علیٰ مدارک التنزیل - مملوکہ مولانا کریم بخش مگسی صاحب میہڑ

سائز کاغذ ۱۰ ½ × ۹ متن ۸ × ۴ ½ سطریں ۱۶ - الفاظ فی سطر ۹

آخری صفحے پر ترقیمہ یہ ہے :-

تمت بکرم اللہ سبحانہ عز اسمہ جل ذکرہ وعم انعامہ - لہ الحمد والمجد فی کل حال فی حین حین وقت صلواۃ العصر یوم الجمعہ بتاریخ الرابع من شہر شعبان المعظم سنہ ۱۲ ھ فی جناب المقدس المطہر حضرت مخدوم صاحب فیض مواہب مخدومی مشفقی مدظلہ دام اقبالہ حضرت مخدوم صاحب جیو سلمہ اللہ سبحانہ فی شرایع نبیہ (یہاں نیچے "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا ہوا ہے) ودین متینہ آمین الي یوم الدین آمین- ثم آمین

ترقیمے میں صرف سنہ ۱۲ ھ لکھا ہوا ہے وہ سنہ ۱۲۱۲ھ ہوگا، کیونکہ اسی سال جمعہ کو ۴ شعبان تھی- اس آخری صفحے کے اوپر والے حاشیے میں ایک الٹی مہر عبدالوالی کی ہے اور اس میں سنہ ۱۲۶۱ھ بھی لکھا ہوا ہے - ممکن ہے کہ تکملہ مقالات الشعراء کے صفحہ ۲۴۶ میں جس "میاں عبدالولی برادر عبدالباقی واعظ آگہی" کا ذکر ہے وہ دراصل عبدالوالی ہی ہوں اور حضرت مخدومی سے مراد حضرت ابوالقاسم نقشبندی قدس سرہ (م سنہ ۱۱۳۸ھ) ہوں اور عبدالوالی نے لمبی عمر پائی ہو۔

مدارک التنزیل، عبداللہ بن احمد بن محمود رح نسفی (م سنہ ۷۰۱ھ) نے لکھی تھی اور اس کا حاشیہ حضرت مولانا حافظ شاہ محمد عبدالحق الہ آبادی "شیخ الدلائل" مہاجر مکی علیہ الرحمۃ (م ۱۳۳۳ھ) نے لکھا تھا- یہ حاشیہ سات جلدوں میں (مدارک التنزیل کے ساتھ) مکتبہ اکلیل المطابع، بھرائچ (۱) سے شائع ہوا تھا،

الاکلیل کا مذکورہ بالا مخطوطہ سورۃ مریم سے شروع ہوتا ہے :-

---

(۱) اکلیل المطابع بھی اسی تفسیری حاشیے کے نام پر قائم کیا ہوگا- مولانا محمد عبدالحق، مکہ معظمہ میں باب عبدالعزیز کے باہر سے جو راستہ داہنی طرف کو جاتا ہے اس میں ۵۰-۶۰ گز پر بائیں طرف اور اندر کے حصے میں ان کا مکان تھا- ان کے پوتے مولانا محمد برکات اور پرپوتے محمد زبیر سنہ ۱۹۷۴ع تک وہیں تھے بعد میں مکانات دور ہوگئے تھے-

toobaafoundation.com

كٓهٰيٰعٓصٓ- قال السدى هو اسم الله الاعظم وقيل هو اسم السورة قرا على ويحيىٰ بكسر الهاء والياء ونافع بين الفتح والكسر والى الفتح اقرب وابوعمرو بكسر الهاء وفتح الياء وحمزه بعكسه وغيرهم بفتحها- (ذكر رحمة ربك) خبر مبتدا اى هذا ذكر (عبده) مفعول الرحمة (زكريا) بالقصر- حمزة وعلى وحفص بدل من عبده (اذ) ظرف للرحمة (نادىٰ ربه نداء خفيا) دعاه دعاء سرا كما هو المامور به وهو ابعد عن الرياء واقرب الى الصفاء او اخفا لئلا يلام علىٰ طلب الولد فى اوان اكبر لانه كان ابن خمس وسبعين او ثمانين سنة (قال رب) هذا التفسير الدعا، واصله يا ربى مخذف حرف النداء والمضاف اليه اختصارا (انى وهن العظم منى) ضعف وحض العظم لانه عمود البدن وبه قوامه فاذا وهن تداعى وتساقطة قوته ولانه اشد ما فيه واصليه فاذا وهن كان ما وراءهٗ اوهن ووحده لان الواحد هو الدال علىٰ معنى الجنسية والمراد ان هذا الجنس الذى هو العمود والقوام واشد ما تركب منه الجسد قد اصابه الوهن (واشتعل الراس شيبا) تميز اى فشا فى راسى الشيب واشتعلت النار اذا تفرقت فى التهابها وصارت شعلا فشبه اشيب بشواظ النار فى بياضه وانتشاره فى الشعر واخذه منه كل مأخذ كاشتعال النار ولا ترىٰ كلاما افصح من هذا الا ترىٰ ان اصل الكلام

toobaafoundation.com

تمت بكرمه الله سبحانه بمنه اسمه جل ذكره
وعم انعامه له الحمد والمجد في كل حال
في حين حسين وقت صلوة العصر
يوم الجمعة بتاريخ الرابع من شهر شعبان
١٢ في جناب
المعظم
المقدس المطهر حضرت مخدوم صاحب
فيض مواهب محمدي شفقتي مد ظله
دام اقبال حضرت مخدوم صاحب
سلمه الله سبحانه في شرايع
نبيه و دين متين آمين ١٢

فسميت الطامة صاخة واه وقعت في وقت اعز وتول عنهم حتى حين
وابصر فسوف يبصرون وانما شتي ليكون تسلية على تسلية وتاكيد لوقوع
البعاد الى تاكيد وفيه فايدة زايدة وهي اطلاق الفصلين معا عن التقييد
بالمفعول ابصر وهم يبصرون ما لا يحيط به الذكر من صنوف المسرة وانواع
المساءة وقيل اريد باحدهما عذاب الدنيا وبالاخرة عذاب الاخرة سبحان
ربك رب العزة اضيف الرب الى العزة لاختصاصه بها كما انه قيل ذو العزة
كما نقول صاحب صدق لاختصاصه بالصدق ويجوز ان يراد انه ما من
عزة لاحد الا وهو ربها ومالكها كقوله تعز من تشاء مما يصفون من
الولد والصاحبة والشريك وسلام على المرسلين عمم الرسل بالسلام
بعد ما خص البعض في السورة لانه في تخصيص كل بالذكر تطويلا
والحمد لله رب العالمين على هلاك الاعداء ونصرة الانبياء اشتملت
السورة على ذكر ما قاله المشركون في الله ونسبوا اليه مما هو منزه عنه
وما اتاه المرسلون من جهتهم وما خولوه في العاقبة من النعمة عليهم
فختمها بجوامع ذلك من تنزيه ذاته عما وصفه المشركون والتسليم على المرسلين
والحمد لله رب العالمين على ما قبض لهم من حسن العواقب والمراد
تعليم المؤمنين ان يقولوا ذلك ولا يخلوا به ولا يغفلوا عن مضمنات كتابه الكريم

toobaafoundation.com

تفسیر مجمع البحار از حضرت شیخ طاہر محمد قدس سرہ

پات (پاتری) سندھ کے مشہور عالم حضرت شیخ طاہر محمد قدس سرہ (م سنہ۱۰۰۴ھ) برہان پور تشریف لے گئے تھے۔ (ان کے مفصل حالات مولانا سید مطیع اللہ راشد برہان پوری نے اپنی کتاب "برہان پور کے سندھی اولیاء حیدرآباد سنہ۱۹۵۷ع صفحہ۱۱ میں لکھے ہیں) ان کی عربی تفسیر مجمع البحار کے چند صفحات ملا غوثی گجراتی نے اپنی کتاب گلزار ابرار (صفحہ۴۲۷-۴۳۲) میں اس طرح نقل کیے ہیں:

فی تفسیر قولہ تعالیٰ فی قلوبھم مرض الخ المرض حقیقۃ ما یعرض للبدن فیخرجہ عن الاعتدال الخاص ویوجب الخلل فی افعالہ ومجازاً فی الاعراض نفسانیۃ التی یخل بکما لھا کالجھل وسوء العقیدۃ والزیغۃ وحب المعاصی لانھا ما نعۃ عن نیلالفضائل ومودیۃ الی زوال الحقیقۃ الابدیۃ والایۃ تحتملھا فان قلوبھم کانت متالمۃ تحزنا علی ما فات عنھم من الریاسۃ وحدا علیٰ ما یرون من اثبات امر الرسول واستعلاء شانہ یوما فیوما فزادالله عنھم بما زاد فی اعلاء امرہ واسادتہ ذکرہ ونفومھم کانت ماؤفۃ بالکفر وسوء الاعتقاد ومعادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحوھا فزادالله ذالک

toobaafoundation.com

بالطبع او باوزياد التكاليف وتكرير الوحى وتضاعيف النصر

وفى الرحمانى- فى قلوبهم مرض- هو تفريطهم فى القوة الحكمية وافراطهم فى الشهوية

فى الاحياء اعلم ان جندى الغضب والشهوة قد ينقادان للقلب انقيادا تاما فيعيناه على طريقة الذى يسلكه وقد يستعصيان عليه استعصاء بغى وتمرد حقى يملكاه ويستعبداه وفيه هلاكه وانقطاعه عن سفره الذى به وصوله الى سعادة الابد وللقلب جند آخر وهو العلم والحكمة والتفكر وحقه ان يستعين بهذا الجند فانه حزب الله تعالىٰ على الجندين الاخرين فانهما قد يلحقان بحزب الشيطن فانه من ترك الاستعانة وتسلط على نفسه جندى الغضب والشهوة هلك هلاكا يقينا وخسر خسرانا مبينا- وذالک حال اكثر الخلق فان عقولهم صارت مسخرة لشهواتهم فى استنباط الحيل لقضاء الشهوة وكان ينبغى ان يكون الشهوة مسخرة لعقولهم

اما بيان علامات مرض القلب فكما ان كل عضو من اعضاء البدن خلق لفعل خاص به ومرضه ان يتعذر فعله الذى خلق لاجله كذالک مرض القلب ان يتعذر عليه فعله الذى خلق لاجله وهو العلم والحكمة والمعرفة وحب الله تعالىٰ وعبادته والتلذ ذبه وايثار ذالک على شهوة سواء وخاصية النفس التى للادمى ما يتميز به عن البهائم ولم يتميز بها بقوة الا كل والوقاع بل بمعرفة الاشياء على ما هى عليه واصل الاشياء موجدها ومخترعها الذى جعلها شيأً هو الله تعالىٰ فاوعرف كل شيء ولم يعرف الله تعالى فكانه لم يعرف شيئا فان الناس كلهم قد هجروا هذه العلوم واندرست فى هذا

toobaafoundation.com

الاعصار واشتغلوا بتوسيط الخلق فى الخصومات الثائرة من اتباع الشهوات وقالوا هواء الفقه واحوا جوا هذه العلم الذى هو فقه الدين من جملت العلوم وتجرد الفقة الدنيا الذى ما قصد به الارفع الشواغل ليتفرغ لفقة الدين فكان فقه الدنيا من فقه الدين بواسطة هذا الفقه-

وفى بعض الكتب- اعلم ان القلب بمنزلة القالب فى الشريعة ولا معول الا على القلب لانه موضع نظر الله تعالىٰ كما قال عليه السلام ان الله تعالىٰ لا ينظر الى صوركم الخ فالقلب علل وامراض مثل امراض الاشخاص فان القلب الانسان حقيقى وله من الاعضاء حقائق فللقلب راس يحيى به كما يحيى البدن براسه فاذا جز راس البدن لا يحىٰ فككذالک القلب وراس القلب ادراكه لطائف الغيب وهذا الادراک بنقسم مثل انقسام حواس الرس واقسامه البصيرة والتذكر والمراقبة والتميز والتفكر فالبصيرة عين القلب والتذكر لسان القلب والمراقبه سمع القلب والتفكر خيال القلب والتميز تجار به وفعله فاذا اراد الله تعالىٰ بعبد خيرا فتح عينى قلبه وشرح لسانه واسمع اذنه واذا ارادالله تعالىٰ بعبد شرا ختم علىٰ سمعه وبصره ومنعه عن ادرا كاته وذالک المنع مرض روحانى يكون صداء القلب منه ومهما زاد المنع تولدت الغفله والغفلة القلب بمنزلة الصرع وغلبة الظنون الفاسدة مثل الماليخوليا للراس فان الراس اذا يبتلى به يتخبط اعماله والقلب اذا انفعل بالظنون الفاسدة تظهر فيه تخبطات كثيرة ويصير كالمجنون المتحير الممنوع من معرفة الله تعالىٰ وحسن الظن به وامتلاء القلب الفضول الطمع والطمع به يورث الاستسقاء

toobaafoundation.com

فى القلب حتى انه لا يروى من سالمال والجاه والدخان الغفلة يورث عمى البصيرة فان البصيره تظلم ويقل نورها بدخان الهوى كما يظلم البصر ببخارا الهوى فى عالم الدنيا.

toobaafoundation.com

انوار الاسرار

(قلمی) عربی تفسیر "انوار الاسرار" از شیخ عیسیٰ سندھی- مملوکہ پیر بدیع الدین شاہ راشدی صاحب- نیوسعیدآباد (سندھ)

صرف سورۃ الطور سے سورۃ الحدید تک ھے صفحات ۱۳۰- سطریں فی صفحہ ۱۷- الفاظ فی سطر ۱۰- سائز $۷ + ۹\frac{۱}{۲}$

تفسیر انوار الاسرار کا ایک قلمی نسخہ اکاؤنٹ نمبر۲۶۵۸۳ سے سندہ یونیو رسٹی لائبریری میں موجود ھے یہ تفسیر سنہ۱۰۰۳ میں تحریر کی گئی.

شیخ عیسیٰ جنداللہ سندھی ثم برھان پوری نے یہ عربی تفسیر چار جلدوں میں لکھی تھی- اپنے والد شیخ محمد قاسم اور چچا شیخ محمد طاھر سے تحصیل علوم کی اور شاہ لشکر محمد عارف باللہ سے بیعت ھوئے،

دیدہ زیب پاکیزہ خط نسخ یہ مسیح الاولیا کی وہ معرکۃ الاراء مسجع ومرصع تفسیر ھے جسکو دیکھ کر آپکے چچا شیخ طاھر محدث سندھی صاحب تفسیر مجمع البحار نےفرط مسرت سے بے اختیار آپکو گلے لگالیا تھا. عربی تفسیر تصوف کے باریک حقیقتوں سے بھری ھوئی ھے .

مسیح الاولیاء حضرت شیخ عیسیٰ جند اللہ پاٹائی ثم برھانپوری، قصبہ پاٹ شریف (ضلع دادو) سے اپنے چچا شیخ طاھر محدث رح اور فرزند شیخ عبدالستار کے ھمراہ گجرات وغیرہ سے ھوتے ھوئے برھانپور پھنچے- آپکے فرزند شیخ شھر اللہ رمضان پاٹائی آپ کی زندگی میں ھی مالک حقیقی سے جا ملے- دوسرے فرزند شیخ عبدالستار برھانپور میں مسند نشین ھوئے - تیسرے فرزند بابا فتح محمد جن کی کتاب مفتاح الصلوات اس وقت دیار سندھ کی علمی درسگاھوں میں نصاب میں شامل تھی. دوسری اولاد میں شیخ طٰہٰ اور شیخ ھاشم کے نام گرامی ملتے ھیں.

کتاب گلزار ابرار (مطبوعہ لاھور) کے مصنف ملا حسن غوثی لکھتے ھیں کہ مسیح الاولیاء ومسیح القلوب مخدوم عباس ھنگورجائی (جس کا ذکر تاریخ معصومی میں ملتا ھے) کی وفات ک بعد ان کے مدرسے اور مسجد میں حصےدار تھےاس سے اندازہ ھوتا ھے کہ شیخ عیسیٰ برھانپور میں مقیم ھونے کے بعد بھی اپنے اصل وطن سندہ آتے رھے .

ملا حسن غوثی جس کو شیخ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل رھا ھے

toobaafoundation.com

شیخ عیسیٰ کی کل تیرہ تصانیف کا ذکر کیا ہے۔

تذکرہ علماء ہند از مولانا رحمان علی (مترجم پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی سنہ ۱۹۶۱ع) صفحہ ۳۶۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "شیخ عیسیٰ جند اللہ سندھی (پاٹائی) ثم برھانپوری نے یہ عربی تفسیر چار جلدوں میں لکھی تھی اپنے والد شیخ محمد قاسم اور چچا شیخ محمد طاہر سے تحصیل علوم کی اور شاہ لشکر محمد عارف باللہ سے بیعت ہوئے ، تفسیر انوار الاسرار کے علاوہ مجمع البحرین عین المعانی، روضہ الحسنیٰ، رسالہ حواس خمسہ، حاشیہ بر اشارہ غریبہ کتاب انسان کامل، شرح قصیدہ بردہ، حاشیہ بر شرح ضیائیہ فتح محمدی، تتیم وشرح مائۃ عامل رسالہ عقود، ترجمہ اسرار الوحی کے مصنف تھے سنہ ۱۰۳۱ھ میں انتقال ہوا۔

تفسیر انوار الاسرار عربی زبان میں تفسیر ہے، جو قلمی صورت میں موجود ہے، حال ہی میں ادارہ پاک ہائوس اینڈ پبلشر حیدرآباد نے اسے سندھی ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ اس تفسیر کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن پاک کی تشریح تصوف و احسان کے رنگ میں کی گئی ہے۔

حبیب اللہ سیوستانی نے اپنی کتاب المکتوب الحبیب قلمی (جس کا ایک نسخہ سلیم اللہ صدیقی پاٹائی کے پاس موجود ہے) المکتوب الحبیب قلمی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی جب شیخ عیسیٰ کا ذکر سنتے یا کرتے تو ادب سے مسیح الاولیاء کے لقب سے یاد فرماتے۔

سورۃ الرحمان کی تفسیر کا ایک حوالہ:

"جهات الوجودات وتلخص وجوهها وجدها با سرها فانية فی حد ذاتها الا وجه الله الذی يلي جهته بجهتها ووجه بوجهها وذالک لان الوجود اما واجب او ممکن او ممتنع الممتنع لا کلام فيه واما الممکن فله بهتان جهة الی الواجب وجهة الی الممتنع لفما به الذی يلی الممتنع وما به الذی يلی الواجب فلک ان تحر هذه الميله من الفواد الثلث باي عبارة شئت ثم اعلم ان الفناء فی اصطلاح اهلا لله غير ما هو عليه اهل اللغة والكلام ياذن الفنا عندهم عبارة عن استيلاء وجود الحق عند من طلبه علی وجود ما سواه وفناء الفناء اشارة الی عدم شعور هذا لا فناء عنده وهو عبارة عن تبديد العلم الذی به فعلم الفناء يعلم الحق تعالیٰ والبقاء عبارة وعن ان يعلم السالک ان وجوده وصفاته تعالیٰ ظهر به وبما سواه وبقاء البقاء اشارة الی ان العلم الذی به يعلم ان وجد الاشياء مضمحل فی وجود ه تعالیٰ هو ايضا منسوب الی الحق بل مضحل يعلمه تعالیٰ وهذا الوجه ثلث وجوه التخلف والتحقق والتحقيق.

toobaafoundation.com

النظر علیٰ تفسیر البیضاوی

(قلمی) النظر علیٰ تفسیر البیضاوی- خیرپور سچل لائبریری

صفحات ۱۵۰- سائز ۱۱ × ۶ ۱/۲ سطریں فی صفحہ ۳۰- الفاظ فی صفحہ عموماً ۱۸- کیٹلاگ میں اس کے متعلق یہ نوٹ ہے:-

تفسیر بیضاوی پر مولانا احمد بن محمود ہروی مشہور بمولانا زادہ کے یہ ملاحظات ہیں- مولانا زادہ عہد سلطنت امیر تیمور کے مشہور آفاق عالم تھے- سنہ ۸۳۸ھ میں وفات پائی- ہدایۃ الحکمۃ کے وہ شارح ہیں- بیضاوی پر بہت سے شروح وحواشی لکھے گئے- مگر اس کی عجیب ترین خصوصیت یہ ہے کہ عقل ونقل اور فلسفہ کو شریعت سے امتزاج دینے کی ایسی حکیمانہ کوشش کی ہے جس کی بہت کم مثالیں ملیں گی کہ اعتصام بالاسلام رکھتے ہوئے حق سے بھی نہیں ہٹے اور معرکہ آرا مسائل کی علمی تحلیل بھی کردی۔"

(یہ اس تفسیر کی دو جلدیں ہیں- تیسری جلد لکھنے کا ارادہ دوسری کے بالکل آخر میں ظاہر کیا ہے)

toobaafoundation.com

تفسیر بیضاوی

تفسیر بیضاوی کے حواشی (قلمی) عربی میں ہیں- مصنف کا نام معلوم نہیں- ۱۵- ۱۵ پاروں کی دو جلدیں- دوسری جلد کے آخر میں کاتب کا نام رحمت اللہ ولد علی محمد درج ہے، سال کتابت ۱۰۸۳ھ سائز ۸×۱۲، سطریں فی صفحہ ۲۱- الفاظ فی سطر ۲۰- آخری صفحے پر دو مہریں "عبداللہ ۱۱۵۳ھ" کی ہیں- بعد کی ایک مہر مکتبہ قادری کھوسکی کی ہے

(مملوکہ مولانا عبدالوہاب چاچڑ- مدیر رسالہ شریعت- روہڑی)

ان حواشی میں حسب ذیل نام آتے ہیں:-

(۱) مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی (۲) مخدوم حسام الدین (۳) شیخ بہاءالدین عاملی (۴) مخدوم وجیہہ الدین (۵) خطیب (٦) خطیبی (۷) طیبی (۸) علامہ شیروانی (۹) علامہ حسن چلپی (۱۰) تمیم حاشیہ کشاف (۱۱) کشاف (۱۲) پہلوان حاشیہ کشاف (۱۳) سعدی (۱۴) سعد الدین تفتازانی (۱۵) سعدیہ (۱٦) علامہ قطب الدین (۱۷) مظہر (۱۸) قاضی نورمحمد (۱۹) شیخ زکریا (۲۰) تفسیر حسینی (۲۱) درمنثور (۲۲) ابن تمجید حاشیہ بیضاوی (۲۳) کواشی (۲۴) عمادی (۲۵) اللہ دادیہ وغیر ذالک

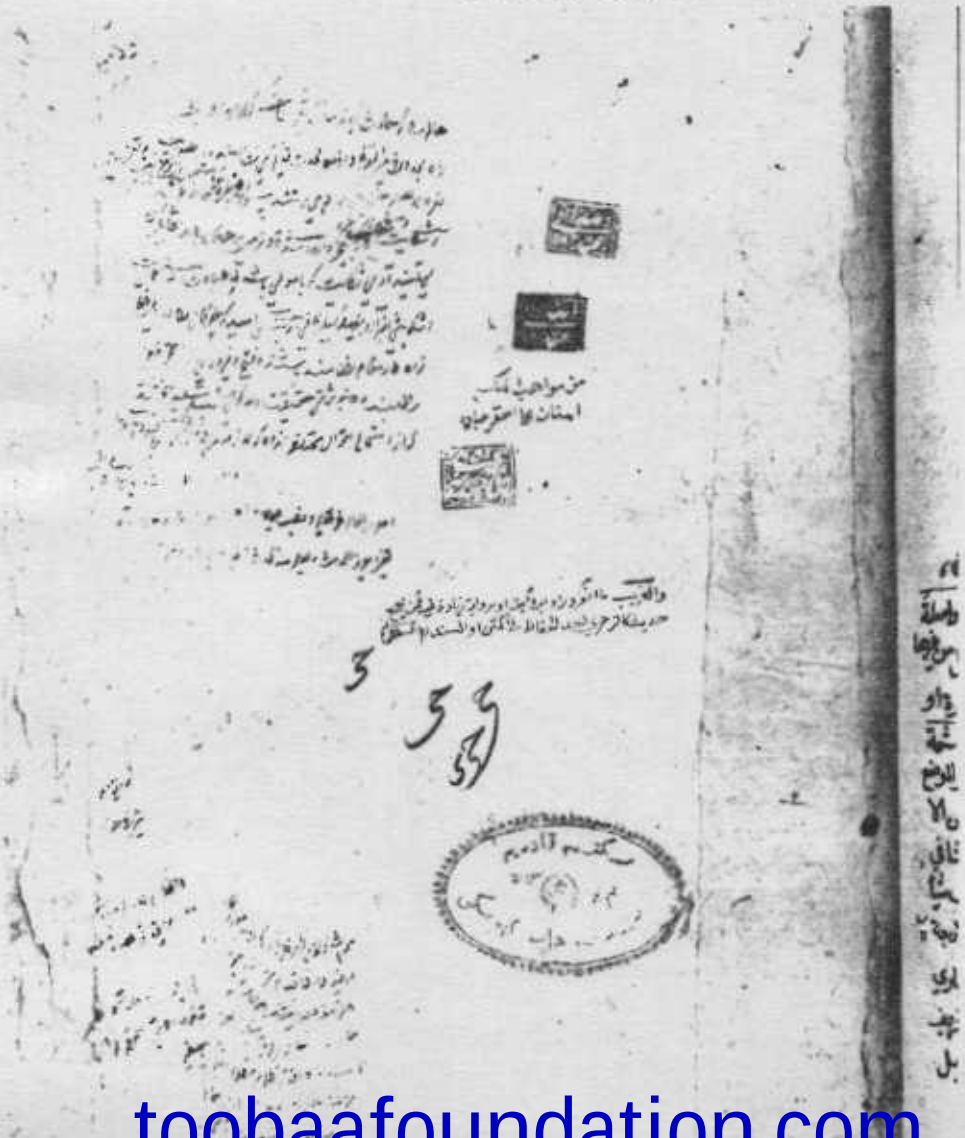

toobaafoundation.com

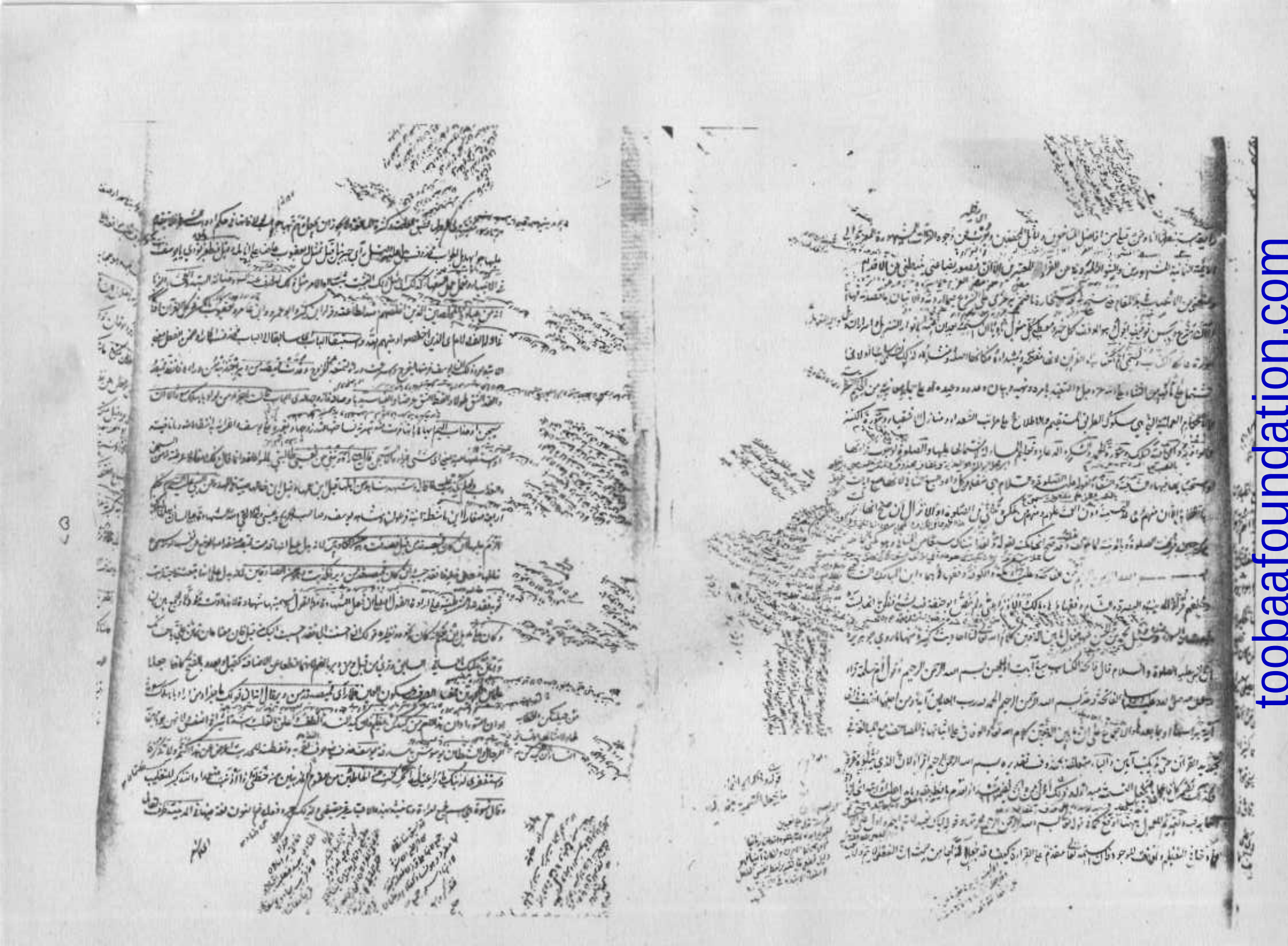

toobaafoundation.com

عبد الرحمٰن

حاشیہ پر تفسیر بیضاوی از مولانا محمد عبدالرحمان رح
(سورۃ البقرہ تک)

شائع کردہ محمد سعید اینڈ سنز - قرآن محل - کراچی - صفحات ۱۷۹ سطور متن ۲۱، الفاظ سطر عموماً ۱۸ سائز ۱۳ × ۸ (حواشی الگ ہیں)

مولانا عبدالحی نے نزھۃ الخواطر (جلد ۸ - صفحہ ۲۶۰ - ۱۶۱ - رائے بریلی سن ۱۹۹۳ع) میں لکھا ہے کہ حافظ عبدالرحمان امروھوی ابن عنایت اللہ صدیقی، بمبئی میں پیدا ہوئے. مکہ معظمہ میں قرآن حفظ کیا. پھر اپنے والد سے اور مولانا محمد قاسم نانوتوی رح، علامہ احمد حسن امروھوی رح، مولانا رشید احمد گنگوھی رح سے پھر علامہ حسین بن محمد انصاری یمانی رح سے علوم حاصل کئے، بمبئی. امروھہ اور ڈابھیل میں پڑھاتے رہے - امروھہ میں سن ۱۳۶۷ھ میں انتقال ہوا،لیکن مکہ معظمہ میں علامہ احمد حسن امرھوي رح کے قریب دفن ہوئے. تفسیر بیضاوی، مطول اور مختصر المعانی وغیرہ کے حواشی لکھے.

شروع میں سولہ صفحات میں حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب (دارالعلوم رشیدیہ کراچی) نے عربی میں مقدمہ لکھا ہے. اس میں دس فصلیں ہیں: (۱) تفسیر وتاویل کے معنی، اس کی ضرورت اور اھمیت (۲) تفسیر کے آداب اور شرطیں (۳) تفسیر کی اقسام وغیرہ (۴) نزول القرآن علیٰ سبعۃ احرف کی تشریح (۵) جمع القرآن اور ترتیب (٦) طبقات المفسرین من الصحابہ رح، طبقات المفسرین من التابعین رضہ اور طبقہ اخریٰ- (۷) مسئلہ خلق قرآن (اس سلسلے میں جو مسائل پیدا ہوئے) (۸) وجوہ اعجاز القرآن (۹) اسماء القرآن (۱۰) بیضاوی کے حالات- پھر الفائدۃ الجلیلہ کے ذیل میں تفسیر بیضاوی سے متعلق بعض علماء کی آراء پھر تفسیر بیضاوی اور اس کا حاشیہ شروع ہوتا ہے.

toobaafoundation.com

ذالت النعم وجودها والقدرة على ايصالها والداعية الباعثة عليه والتمكن من الانتفاع بها والقوى التي بها يحصل الانتفاع
الى غير ذالك من خلقه لا يقدر عليها احد غيره اولان الرحمن لما دل على جلائل النعم اصولها ذكر الرحيم ليتناول ما خرج
منها فيكون كالتتمة والرديف له او للمحافظة على الرؤس الاربع والاظهر انه غير منصرف ان حظ اختصاصه بادنى
ان يكون له مؤنث على فعلى او فعلانة الحاقا له بما هو الغالب بابه وانما خص التسمية بهذه الاسماء ليعلم العارف ان
المستحق لان يستعان به في جامع الامور هو المعبود الحقيق الذي هو مولى النعم كلها عاجلها واجلها جليلها وحقيرها
فيتوجه بشراشره الى جنابه القدس ويتمسك بجميل المتوقى ويشغل بحمده بذكره والاستمداد به عن غيره الحمد هو الثناء
هو الثناء على الجميل الاختياري من نعمة او غيرها او المدح هو الثناء على الجميل مطلقا تقول حمدت زيدا على كرمه ولا
تقول حمدته على حسن ابله ومدحته وقبلهما الشكر والشكر في مقابلة النعمة قولا وعملا واعتقادا قال اشكروا لي ولوالديكم
منفسلة بحركتي ولساني وتصغيرها تحبباه وهو اعم منهما من جهة ومن حيث ان الحمد لما كان اكثر ما يحمد من شعب الشكر عم النعم
واذل على مكانها لحفا الاعتقاد وفي الاداب الجوارح من الاعمال جعل اسم الشكر والحمد كليهما في قوله عليه الصلوة
والسلام الحمد رأس الشكر ما شكر الله من لم يحمده والذم يقتضي الحمد الكفران نقيض الشكر ورفعه الايذاء وغيره
لله واصله النصب وقد قرئ به وانما عدل عنه الى الرفع ليدل على عموم الحمد وثباته له دون تجدده وحدوثه
وهو من المصادر التي تنتصب بافعال مضمرة لا تكاد تستعمل معها لوفور التعريف فيه للجنس مع قصد الاشارة الى ما يعرفه
كل احد ان الحمد هو وقيل الاستغراق اذ الحمد في الحقيقة كله له اذ ما من خير الا وهو مولده بوسط او غيره كما قال
الله ثم وما بكم من نعمة فمن الله وفيه اشعار بانه تعالى حقيق بان يحمد لذاته مع قطع النظر عن نعمه اذ الحمد لا يستحق الا من كان هذا شانه
وقرئ الحمد لله باتباع الدال اللام وبالعكس تنزيلا لاحدهما منزلة كلمة واحدة وكثرت
العالمين الرب في الاصل بمعنى التربية وهي تبليغ الشيء الى كماله شيئا فشيئا ثم وصف به للمبالغة كالصوم
والعدل وقيل هو نعت من ربه يربه كقولك نمر ينمر فهو رب كقولك نمر ونمر ثم سمي به المالك لانه يحفظ ما يملكه ويربيه
ولا يطلق على غيره تم الا مقيدا كقوله تعالى ارجع الى ربك والعالم اسم لما يعلم به كالخاتم والقالب غلب فيما
يعلم به الصانع وهو كل ما سواه من الجواهر والاعراض فانها امكانها وافتقارها الى مؤثر واجب لذاته تدل على
وجوده وانما جمع ليشتمل ما تحته من الانواع المختلفة وغلب العقلاء منهم فجمعه بالياء والنون كسائر

toobaafoundation.com

٧

اوصافهم وقيل اسم وضع لذوي العلم من الملئكة والثقلين وتناوله لغيرهم على سبيل الاستتباع وقيل عني به
الناس ههنا فان كل واحد منهم عالم من حيث انه يشتمل على نظائر ما في العالم الكبير من الجواهر والاعراض يعلم بها الصانع
كما يعلم بما ابدعه في العالم ولذلك سوى بين النظر فيهما وقال الله تعالى وفي انفسكم افلا تبصرون وقرئ رب العالمين
بالنصب على المدح او النداء او بالفعل الذي دل عليه الحمد وفيه دليل على ان الممكنات كما هي مفتقرة الى المحدث
حال حدوثها فهي مفتقرة الى المبقي حال بقائها الرحمن الرحيم كرره للتعليل على ما سنذكره مالك يوم الدين
قرأه عاصم والكسائي ويعقوب ويعضده قوله تعالى يوم لا تملك نفس لنفس شيئا والامر يومئذ لله وقرأ الباقون ملك و
هو المختار لانه قراءة اهل الحرمين ولقوله تعالى لمن الملك اليوم ولما فيه من التعظيم والمالك هو المتصرف في الاعيان
المملوكة كيف شاء من الملك والملك هو المتصرف بالامر والنهي في المامورين من الملك وقرئ ملك بالتخفيف و
ملك بلفظ الفعل ومالكا بالنصب على المدح او الحال ومالك بالرفع منونا ومضافا على انه خبر مبتدأ محذوف و
ملك مضافا بالرفع والنصب ويوم الدين يوم الجزاء ومنه كما تدين تدان وبيت الحماسة ولم يبق سوى العدوان
دناهم كما دانوا اضاف اسم الفاعل الى الظرف اجراء له مجرى المفعول به على الاتساع كقولهم يا سارق الليلة
اهل الدار ومعناه مالك الامور يوم الدين على طريقة ونادى اصحاب الجنة او له الملك في هذا اليوم على وجه الاستمرار
لتكون الاضافة حقيقية معدا لوقوعه صفة للمعرفة وقيل الدين الشريعة وقيل الطاعة والمعنى يوم جزاء الدين
وتخصيص اليوم بالاضافة اما لتعظيمه او لتفرده تعالى بنفوذ الامر فيه واجراء هذه الاوصاف على الله تعالى من كونه
موجدا للعالمين ربا لهم منعما عليهم بالنعم كلها ظاهرها وباطنها عاجلها وآجلها مالكا لامورهم يوم
الثواب والعقاب للدلالة على انه الحقيق بالحمد لا احد احق به منه بل لا يستحقه على الحقيقة سواه
فان ترتب الحكم على الوصف يشعر بعليته له وللاشعار من طريق المفهوم على ان من لم يتصف بتلك
الصفات لا يستاهل لان يحمد فضلا عن ان يعبد ليكون دليلا على ما بعده فالوصف الاول لبيان
ما هو الموجب للحمد وهو الايجاد والتربية والثاني والثالث للدلالة على انه متفضل بذلك مختار فيه
ليس يصدر منه لايجاب بالذات او وجوب عليه قضية لسوابق الاعمال حتى يستحق به الحمد والرابع
لتحقيق الاختصاص فانه مما لا يقبل الشركة فيه وتضمين الوعد للحامدين والوعيد للمعرضين و
اياك نعبد واياك نستعين ثم انه لما ذكر الحقيق بالحمد ووصف بصفات عظام تميز بها عن

toobaafoundation.com

حاشیہ پر تفسیر بیضاوی از علامہ عبدالکریم کورائی (سورۃ البقرہ تک)

شائع کردہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ ، کراچی سنہ ۱۳۸۵ھ- صفحات ۱۷۹- سطور متن ۲۱- الفاظ سطر عموما ۱۸- سائز ۱۲ x $8\frac{1}{4}$ (حواشی الگ ہیں)

حالات مفسر:-

آپ قریہ پاگارا پٹ، رتوڈیرو میں سنہ ۱۳۰۵ھ میں پیدا ہوئے- پانچ سال کی عمر میں مولوی محمد صالح قریشی سے ناظرہ سے لیکر سکندر نامہ تک تعلیم حاصل کی- انشا پردازی بھی ان سے سیکھی. پھر بنگل دیرو میں مولوی عبداللہ سے کتب صرف اور مولانا میر محمد نورنگی سے کتب نحو پڑھیں- اور مدرسہ سومرانی میں مولاناعبدالقادر ابن مولانا عبداللہ سے کتب فقہ اور رسائل منطق شروع کیے اور چار سال تک اسی مدرسہ میں دوسری کتابیں بھی پڑھیں، پھر ملتان- ڈیرہ غازی خان اور قصبہ فقیر شمس الدین اندھر (پنو عاقل کے قریب) کتب متداولہ کی تعلیم حاصل کی. اسی دوران بہت سے مشہور علماء نے ان سے فیض حاصل کیا، سنہ ۱۳۲۹ھ میں آپ کی دستاربندی ہوئی. اس کے بعد مدرسہ محراب پور (علاقہ جھٹ پٹ) میں مدرس مقرر ہوئے، سنہ ۱۳۳۴ھ میں آپکو گھوٹکی کے مدرسہ میں بلوا لیا گیا، وہاں بھی آپ نے سخت محنت کی اور صبح شام تک تعلیم دیتے رہے، سنہ ۱۳۳۸ھ میں حج کے لئے گئے- محرم سنہ ۱۳۳۸ھ میں واپسی ہوئی، اسی زمانے میں مسئلہ خلافت کا زور ہوا، ہندو مسلم اتحاد- انگریز حکومت سے قطع تعلقات اور ترک موالات کی تحریکیں شروع تھیں، انگریز حکومت سے گرانٹ لینے کے بجائے پیر تراب علی شاہ اور مولانا نورنگی نے چندہ کر کے کور سلیمان قصبہ میں مدرسہ قائم کیا. سنہ ۱۳۵۸ھ میں نواب نبی بخش خان بھٹو کے اصرار پر آپ میرپور بھٹو میں تعلیم دینے لگے، دو سال

toobaafoundation.com

کے بعد آپ کو ذیابیطس کا مرض لاحق ہوگیا، نواب صاحب نے لاڑکانہ کے ایک ڈاکٹر سے علاج کرایا اور بہت پیسہ صرف کیا، اس علاج سے فائدہ ہوا، لیکن ضعف قلب ہوگیا اور آپ نے شب جمعہ ۳ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۶۲ھ کو وفات پائی، مولانا محمد ابراہیم خلیل کارڑوی نے ان کے انتقال پر دو تاریخیں لکھیں ایک یہ ہے:

فاضلِ کورِ سلیمان صاحب خلق عظیم- او ستاد کل علامہ زمان عبدالکریم
کردہ چون رحلت ازین دنیا بہ ملک جاودان- شدندا در خلد " مغفور الہ" از بانہال ۱۳۶۲

تفسیر بیضاوی جس کا اصل نام انوار التنزیل واسرار التاویل ہے قاضی ناصرالدین ابو سعد عبداللہ بن عمر بیضاوی نے لکھی تھی (۱) تبریز میں سنہ ۶۸۲ھ یا سنہ ۶۸۵ھ میں وفات پائی، اس تفسیر کو اس قدر قبول عام حاصل ہوا کہ اس کی بہت سی شرحیں اور حواشی لکھے گئے، ان میں سے اکثر کا ذکر اس مطبوعہ جلد کے مقدمہ میں بھی ہے، اس جلد کے حواشی علامہ عبدالکریم کورائی رح کے مرتب کردہ ہیں جس کی خصوصیات یہ بتائی گئی ہیں کہ (۱) کوئی بھی مشکل مقام ایسا نہیں چھوڑا گیا جس کی تشریح نہ کی گئی ہو (۲) قدیم حواشی میں جو اغلاط تھیں ان کی تصحیح کی کوشش بلیغ کی گئی ہے اور ان پر مفید اضافے بھی کیے گئے ہیں (۳) احناف اور دیگر مذاہب کے درمیاں جو اختلافی مسائل ہیں، انصاف کے ساتھ ان دلائل کا جائزہ لیا گیا ہے اور (۴) اس امر کا التزام کیا گیا ہے کہ ماخذون کا حوالہ چھوٹنے نہ پائے تاکہ ان کی طرف رجوع کرنے میں سہولت ہو- مختصر یہ کہ علامہ عبدالکریم کورائی علیہ الرحمۃ کا یہ حاشیہ جو سورۃ البقرہ کی تفسیر تک ہے معلمین اور متعلمین سبھی کے لیے بہت مفید ہے۔

اس مطبوعہ نسخے میں پانچ صفحات سے کچھ زائد میں عربی میں مقدمہ ہے،

---

(۱) مولانا محمد ابراہیم خلیل کارڑوی نے علامہ عبدالکریم کورائی رح کے متعلق ایک کتابچہ سنہ ۱۹۸۱ع میں شائع کیا تھا اس میں سے یہ حالات لیے گئے ہیں۔

toobaafoundation.com

پھر مولانا عتیق الرحمن کے صاحبزادے مولانا اشفاق الرحمن کاندھلوی (استاد دارالعلوم اشرف آباد یعنی ٹنڈو الله یار- حیدرآباد) کا فارسی میں مقدمہ ہے جو دراصل نواب صدیق حسن خان قنوجی ثم بھوپالی (م سنہ ۱۳۰۷ھ) کی اکسیر فی اصول التفسیر کا چربہ ہے. عربی میں جو مقدمہ ہے اس کے مباحث یہ ہیں (۱) تفسیر وتاویل کے معنی اور ضرورت (۲) تفسیر لکھنے کے لے کونسے علوم ضروری ہیں اور تفسیر الرای کیا ہے؟ (۳) اس معنی کی تحقیق میں کہ کلام الله غیر مخلوق ہے، (۴) متشابہات کی بحث (۵) طبقات المفسرین صحابہ رضہ، تابعین رضہ اور طبقہ اخریٰ (٦) بیضاوی رح کے حالات اور ان کی کتاب پر بحث ہے (۱)

---

(۱) روہڑی میں مولانا عبدالوہاب چاچڑ نے راقم الحروف سے فرمایا کہ مولانا عبدالرحمن نے جو حاشیہ بیضاوی لکھا تھا (اور جو محمد سعید اینڈ سنز- قرآن محل کراچی نے شائع کیا تھا) اس کے بعض مقامات حل طلب تھے، ان کی تشریح علامہ عبدالکریم کورائی رح نے کی تھی اور مزید تشریح ان کے فاضل شاگرد مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب نے شامل کردی ہے.

toobaafoundation.com

النعم وجنوها والقدرة على ايصالها والداعية الباعثة عليه والتمكن من الانتفاع بها والقوى التي بها يحصل الانتفاع
الى غاية ذلك من خلق لا يقدر عليها احد غيره اولان الرحمن لما دل على جلائل النعم اصولها ذكر الرحيم ليتناول ما
خرج عنها فيكون كالتتمة والرديفة او للهما فضل على ورد في الاظهر انه غير مصروف وان حظ اختصاصه بالله ان
يكون له مثنى على فعلى او فعلانة كما قاله بها هو الغالب في بابه انما اختص التسمية بهذه الاسماء لعلم العارف
المستحق لان يستعان به في جميع الامور هو المعبود الحقيقي الذي هو مولى النعم كلها جليلها وجليلها جليلها
حقيرها فيتوجه بشراشره الى جناب القدس ويمسك بحبل التوفيق ويشغل سره بذكره والاستمداد به عن غيره
الحمد لغة هو الثناء على الجميل الاختياري من نعمة او غيرها والمدح هو الثناء على الجميل مطلقا تقول حمدت زيدا
على علمه وكرمه ولا تقول حمدته على حسنه بل مدحته وقيل هما مترادفان والشكر في مقابلة النعمة قولا وعملا و
اعتقادا اقال الفاضل اكثر النحاة على ثلثة يد ولسان والضمير المجرور فيها للمنعم فانها امر وجب واخص من الحمد ولما كان الحمد
مرشعب الشكر اشيع للنعم ودل على مكانها لخفاء الاعتقاد وفي اداء الجوارح من الاحتمال جعل اس الشكر و
العمدة فيه في قوله عليه وآله الصلوة والسلام الحمد راس الشكر ما شكر الله من لم يحمده والذم نقيض الحمد و
الكفران نقيض الشكر ورفعه بالابتداء وخبره لله واصله النصب وقد قرئ به وانما عدل عنه الى الرفع ليدل
على ثبوت الحمد وثباته له دون تجدده وحدوثه وهو من المصادر التي تنصب بافعال مضمرة لا تكاد تستعمل
بها والتعريف فيه للجنس بمعنى الاشارة الى ما يعرف في كل احد ان الحمد ما هو وقيل للاستغراق اذ الحمد في
الحقيقة كله له اذ ما من خير الا وهو مولية بوسط او غير وسط لهذا قال الله تعالى وما بكم من نعمة فمن الله وفيه
اشعار بانه تعالى قادر مريد عالم اذ الحمد لا يستحقه الا من كان هذا شانه وقرئ الحمد لله باتباع الدال اللام
وبالعكس تنزيلا لها من حيث انهما يستعملان معا منزلة كلمة واحدة رب العلمين الرب في الاصل بمعنى
التربية وهي تبليغ الشيء الى كماله شيئا فشيئا ثم وصف به للمبالغة كالصوم والعدل وقيل هو نعت
من ربه يربه فهو رب كقولك نمّ ينمّ فهو نمّ ثم سمي به المالك لانه يحفظ ما يملكه ويربيه ولا يطلق على
غيره تعم الا مقيدا كقوله تعالى ارجع الى ربك والعالم اسم لما يعلم به كالخاتم والقالب غلب فيما يعلم
به الصانع وهو كل ما سواه من الجواهر والاعراض فانها لامكانها وافتقارها الى مؤثر واجب لذاته تدل على
وجوده وانما جمعه ليشمل باقيه من الاجناس المختلفة وغلب العقلاء منهم فجمعه بالياء والنون كسائر

٦

اوصافهم وقيل اسم وضع لذات ذي العلم من الملائكة والثقلين وتناوله لغيرهم على سبيل الاستتباع وقيل علم
الناس هنا فان كل احد منهم عالم من حيث انه يستدل على نظائره في العالم الكبير من الجواهر والاعراض ويعلم بها الصانع
كما يعلم هو نفسه بذلك وذلك سوى بين النظر فيهما وقال الله تعالى وفي انفسكم افلا تبصرون وقرئ رب العالمين
بالنصب على المدح او النداء او بالفعل الذي دل عليه الحمد وفيه دليل على ان الممكنات كما هي مفتقرة الى المحدث حادثة فهي
فهي مفتقرة الى البقاء قال بقاها الرحمن الرحيم كرره للتعليل على ما سنذكره مالك يوم الدين قرأه عاصم والكسائي وبخلف
ويعضده قوله تعالى يوم لا تملك نفس لنفس شيئا والامر يومئذ لله وقرأ الباقون ملك وهو المختار لانه قراءة اهل الحرمين
ولقوله تعالى لمن الملك اليوم ولما فيه من التعظيم والمالك هو المتصرف في الاعيان المملوكة كيف شاء من الملك
والملك هو المتصرف بالامر والنهي في المليونين من الملك وقرئ ملك بالتخفيف وذلك بلفظ الفعل والكاف بالنصب على
المدح او النداء والمالك بالرفع مرتبا او مصاقبا على انه خبر مبتدا محذوف او مبتدا خبره محذوف قبل الرفع والنصب يوم الدين
يوم الجزاء ومنه كما تدين تدان وليت شعري وليس بمستبعد ان يدنا هم كما دانوا اضاف اسم الفاعل الى الظرف
اجراء له مجرى المفعول به على الاتساع كقولهم يا سارق الليلة اهل الدار ومعناه ملك الامور يوم الدين على
طريقة قولنا اصحاب الجنة اولوه الملك في هذا اليوم على وجه الاستمرار لتكون الاضافة حقيقية مفيدة لتوقت
صفة للمعرفة وقيل الدين الشريعة وقيل الطاعة والمعنى يوم جزاء الدين وتخصيص اليوم بالاضافة
اما للتعظيم لوقوع ثم مغفوة الامر فيه واجراء هذه الاوصاف على الله تعالى من كونه موجدا للعالمين ورب العالم
منعما عليهم بالنعم كلها ظاهرها وباطنها عاجلها وآجلها واما كالامر بهم يوم الثواب والعقاب الذي لا يدعي فيه احد
بالحق الا احد حقا منه بل لا يدعي فيه احد الا حقا تنزيها له عن الترتيب الحكمي على الوصف يشعر بعلية له والاشعار
من طريق المفهوم على ان من لم يتصف بتلك الصفات لا يستاهل لان يحمد فضلا عن ان يعبد فيكون
دليلا على ما بعده فالوصف الاول لبيان ما هو الموجب للحمد هو الايجاد والتربية والثاني والثالث للدلالة
على انه متفضل بذلك مختار فيه فليس يصدر عنه لا يجاب بالذات او وجوب عليه قضية لسوابق الاجرام
حقه يستحق به الحمد والرابع للتحقيق والاختصاص فانه مما لا يقبل الشركة فيه وتضمين الوعد للحامدين
والوعيد للمعرضين اياك نعبد واياك نستعين ثم انه لما ذكر الحق بالحمد ووصف بصفات

٥٤ قوله قرئ ملك لو بامكان اللام اجدان كان
كمسوا فان الفعل كما سوه يجوز فيه ذلك فيقال ملك ومالك
بالنصب على المدح الى آخر ما مدح قوله ملك بحذف
الفعل الى آخر ما قيل قوله و
في نسخ الجزري قوله آخر السبعة الى آخر صفحة رحمه الله تعالى و
قدم بآيات الكتاب لما ذكر وقد ما يكفي لمن له ادنى مسكة من هداية
العلماء وبرفع العباد والعقل العشرين الاقوال في توجيهها و
ابو حنيفة رضي الله عنه بصري منها انتهى قال ابو حيان
والجلد اي ملك الجهم الدين لا موضع لها من الاعراب
ويجوز ان تكون حالا انتهى ٥٥ قوله قيل بين الدين
والجزاء فرق فان الدين كان بعد فصل الجزاء فيهم اهم
والدين معان شتى كالعبادة والملة فيهم اهم انتهى
٥٩ قوله ليست الحماسة الا الحماسة الثانية و
الشجاعة اسم كتاب لابي تمام الطائي جمع فيه اشعارا
اختارها من كلام العرب قوله الهيثم واوراد فلما صرح
الشراح بصحة ذلك فيتعين ان الكشف فتحريف من الطبع
بحيث لا يستوثق ولم يبق سوى العجب من الفطن العربي
جاريا مجرى المثل ٥٨ قوله اضاف
بهم الفاعل علم انه تعرض لاضافة مالك مع ان
الجزاء عنده ملك يوم الدين لانه لما كان الاشكال فيه اهون
منه في ملك اضافه معنوية فيوصف
بالمعرفة وفي اضافة بهم الفاعل تعرض لتصحيح القول باضافة الوصف الى
الظرف اما متصرف وهو الذي لا يلزم الظرفية كيوم و
ليلة فلك ان تتوسع فيه بان تزيح الجر المنصب من
قولك زيد في الدار فيجري مجرى المفعول به تارة
في عدم تقدير في فيها ولا يخرج بذلك عن معنى الظرفية
ولا يتعدى اليه الفعل اللازم ولا يظهر في الضمير لانك
اذا اضمرت في قلت سرت فيه الا قلت سرته
قوله ومنه ملك الخ وايضا ان الاسم لفاعل انما يعمل
اذا كان بمعنى الحال او الاستقبال فتكون الاضافة
معنوية قوله وصفة التعريف وهو لفظ الجلالة ليخرج
العلم نحو ٥٩ قوله يا سارق الليلة وهو الاستشهاد
بدار جعل الليلة مسروقة وانما هي مسروق فيها او الاسناد المجازي

toobaafoundation.com

تفسیر جلالین

(قلمی) تفسیر جلالین مملوکہ مولانا احسان اللہ جوکھیو- دولت پور- صفحات ۹۰۰- سورۃ الفاتحہ آخر میں ہے البقرہ کی ابتدائی پانچ آیتوں کی تفسیر نہیں ہے سائز $9\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ سطریں فی صفحہ ۱۸- الفاظ فی سطر ۱۱- سورتوں کے نام سرخ روشنائی سے ہیں اور آیتوں پر سرخ خط ہیں- (کہیں کہیں بیضاوی سے حاشیوں پر وضاحت ہے)

مولانا غلام احمد حریری نے تاریخ تفسیر ومفسرین (فیصل آباد سنہ ۱۹۸۹ع) کے صفحہ ۲۸۹ میں لکھا ہے کہ جلال الدین محلی (م سنہ ۸۶۴ھ) نے یہ تفسیر آغاز سورۃ الکھف سے سورۃ الناس تک تحریر کی- پھر سورۃ الفاتحہ سے آغاز کیا اور ابھی یہ سورۃ ختم ہی کر پائے تھے کہ خالق حقیقی سے جا ملے. لیکن کشف الظنون (ج۱- صفحہ ۲۳۶) میں ہے کہ جلال الدین محلی نے شروع سے سورۃ الاسرا تک تفسیر لکھی تھی بقیہ جلال الدین سیوطی رح (سنہ ۹۱۱ھ) نے لکھی- اور انھی نے سورۃ الفاتحہ کی تفسیر لکھی (محلی نے نہیں)

یہ نسخہ پانچ آیتوں کے بعد یہاں سے شروع ہوتا ہے:-

وابدال الثانیۃ الفاً وتسھیلھا وادخال الف بین المسھلۃ والاخری وترکہ (ام لم تنذرھم لا یؤمنون) لعلم اللہ منھم ذالک فلا تطمع فی ایمانھم والانذار اعلام مع تخویف (ختم اللہ علیٰ قلوبھم) طبع علیھا واستوثق فلا یدخلھا خیر (وعلیٰ سمعھم) ای مواضعہ فلا ینتفعون بما یسمعونہ من الحق (وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ) غطاء فلا یبصرون الحق (ولھم عذاب عظیم) قوی دائم ونزل فی المنافقین (ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الاخر) ای یوم القیامۃ لانہ آخر الایام (وماھم بمؤمنین) روعی فیہ معنی من وفی ضمیر یقول لفظھا (یخادعون اللہ والذین آمنوا) باظھار خلاف ما ابطنوہ من الکفر لیدفعوا عنھم احکام الدنیوۃ (وما یخدعون الا انفسھم) لآن وبال خداعھم راجع الیھم فیفتتحون فی الدنیا باطلاع اللہ نبیہ علیٰ ما ابطنوہ ویعاقبون فی الآخرۃ (وما یشعرون) یعلمون ان خداعھم لانفسھم. والمخادعۃ ھنا من واحد کعاقبت اللص وذکراللہ فیھاتحسین وفی قراءۃ وما یخدعون (فی قلوبھم مرض) شک ونفاق فھو یمرض قلوبھم ای یضعفھا (فزادھم اللہ مرضاً) بما انزلہ من القران لکفرھم بہ (ولھم عذاب الیم) مولم- (بما کانوا یکذبون) بالتشدید ای نبی اللہ وبالتخفیف ای فی قولھم آمنا (واذا قیل لھم) ای ھؤلاء (لا تفسدوا فی الارض) بالکفر والتعویق عن الایمان (قالوا انما نحن مصلحون)

toobaafoundation.com

وليس ما نحن فيه بفساد- قال الله تعالىٰ ردا عليهم (الا) للتنبيه (انهم هم المفسدون ولٰكن لا يشعرون) بذالک (واذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس) اصحاب النبى (قالوا انؤمن كما آمن السفهاء) الجهال اى لا نفعل كفعلهم قال تعالىٰ -

آخرى صفحہ مين سورة الفاتحہ كى تفسير ہے

(الحمدلله) جملة خبرية قصد بها الثناء على الله بمضمونها من انه تعالىٰ مالک لجميع الحمد من الخلق، او مستحق لان يحمدوه والله علم على المعبود بحق (رب العلمين) اى مالک جميع الخلق من الانس والجن والملائكة والدواب وغيرهم، وكل منها يطلق عليه عالم، يقال: عالم الانس، وعالم الجن، الىٰ غير ذالک وغلب فى جمعه بالياء والنون اولى العلم علىٰ غيرهم، وهو من العلامة لانه علامة علىٰ موجده (الرحمٰن الرحيم) اى ذى الرحمة وهى ارادة الخير لاهله (مٰلک يوم الدين) اى الجزاء وهو يوم القيامة، وخص بالذكر لانه لا ملک ظاهرا فيه لاحد الا الله تعالىٰ، بدليل "لمن الملک اليوم لله" ومن قرأ "مالک"فمعنا، مالک الامر كله فى يوم القيامة: اى هو موصوف بذالک دائما كـ "غافرالذنب" فصح وقوعه صفة لمعرفة (اياک نعبد واياک نستعين) اى نخصک بالعبادة من توحيد وغيره ونطلب المعونة على العباد وغيرها (اهدنا الصراط المستقيم) اى ارشدنا اليه، ويبدل منه (صراط الذين انعمت عليهم) بالهداية، ويبدل من "الذين" بصلته (غيرالمغضوب عليهم) وهم اليهود (ولا) وغير (الضالين) وهم النصارىٰ، ونكتة البدل افادة ان المهتدين ليسوا يهودا ولا نصارىٰ

والله اعلم وحكمه احكم

toobaafoundation.com

تفسیر جلالین

(قلمی) عربی تفسیر جلالین- خیرپور سچل لائبریری (جلال الدین المحلی المتوفی سنہ ۸۶۴ھ اور جلال الدین سیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ھ) سائز ۸ × ۱۰½ سطرین فی سطر ۱۴- الفاظ فی سطر ۶-۷- صفحات ۳۸۶

یہ تفسیر سورۃ البقرہ سے سورۃ بنی اسرائیل تک ہے اس کے آخر کے چودہ پارے نہیں ہیں- پھر آخری پارہ مکمل ہے- متن سرخ روشنائی سے اور تفسیر سیاہ روشنائی سے ہے رکوع کا ع سیاہ روشنائی سے اور آیات کے دائرے سرخ روشنائی سے ہیں،

پہلا صفحہ اس طرح ہے- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الم- اللہ اعلم بمرادہ بذالک-

ذالک- ای ھذا الکتاب

الذی- یقرؤہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لاریب- لاشک

فیہ- انہ من عنداللہ وجملۃ النفی خبر مبتدہ ذالک والاشارۃ بہ للتعظیم

ھدی- خبر ثان ای ھاد

للمتقین- الصائرین الی التقویٰ بامتثال الاوامر واجتناب النواھی لاتقاءھم بذالک النار (ثم وقفھم بما ھو شاھر بقولہ)-

toobaafoundation.com

تفسیر جلالین

(قلمی) تفسیر جلالین مملوکہ مولانا عبدالباری صاحب - ٹھٹہ

سائز ۹ x ۱/۲ ۵ متن کا سائز ۵ x ۱/۲ ۲ مکمل ہے لیکن شروع کے اوراق جڑے ہوئے ہیں- اور آخر کے بھی جڑے ہوئے ہیں بالکل آخر میں سبعین وثمان مائة لکھا ہے یعنی سنہ ۸۷۰ھ- ممکن ہے کہ یہ تفسیر اسی سنہ کی لکھی ہوئی ہو یا اس سنہ کی لکھی ہوئی تفسیر کی نقل ہو- متن سرخ روشنائی سے اور تفسیر سیاہ روشنائی سے ہے- حاشیوں میں بیضاوی سے استفادہ ہے

بقول مولانا غلام احمد حریری (تاریخ تفسیر ومفسرین- فیصل آباد سنہ ۱۹۸۹ع- صفحہ ۲۸۹) جلال الدین محلی رح (م سنہ ۸۶۴ھ) نے یہ تفسیر آغاز سورة الکھف سے الناس تک (اور سورة الفاتحہ) کی تفسیر لکھی تھی اور بقیہ جلال الدین سیوطی (م سنہ ۹۱۱ھ) نے لکھی تھی

جڑے ہوئے صفحات کے بعد پارہ سیقول سے یہ تفسیر مقروء ہے یعنی:-

ما یتقی به سوال الناس وغیره (واتقون یا اولی الالباب) ذوی العقول (لیس علیکم جناح) فی (ان تبتغوا) تطلبوا (فضلا) رزقا (من ربکم) بالتجارة فی الحج نزل ردا لکراهتهم ذالک (فاذا افضتم) دفعتم (من عرفات) بعدالوقوف بها (فاذکروا الله) بعد المبیت بمزدلفة بالتلبیة والتهلیل والدعاء (عند المشعر الحرام) هو جبل فی آخر المزدلفة یقال له قزح وفی الحدیث "انه صلی الله علیه وسلم وقف به یذکر الله ویدعوا حتی اسفر جدا" رواه مسلم (واذکروه کما هداکم) لمعالم دینه ومناسک حجه والکاف للتعلیل (وان) مخففه (کنتم من قبله) قبل هداه (لمن الضالین ثم افیضوا) یا قریش (من حدیث افاض الناس) ای من عرفه بان تقفوا بها معهم وکانوا یقفون بالمزدلفة ترفعا عن الوقوف معهم وثم للترتیب فی الذکر (واستغفروا الله) من ذنوبکم (ان الله غفور) للمومنین (رحیم) بهم (فاذا قضیتم) ادیتم (مناسککم) عبادات حجکم بان رمیتم جمرة العقبة وطفتم واستقررتم بمنی (فاذکرو الله) بالتکبیر والثناء (کذکرکم آباءکم) کما کنتم تذکرونهم عند فراغ حجکم بالمفاخرة (او اشد ذکرا) من ذکرکم ایاهم، ونصب اشد علی الحال من ذکر المنصوب باذکرو اذ لو تاخر عنه لکان صفة له

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

تفسیر عربی

(قلمی) تفسیر عربی- خیرپور سچل لائبریری، سائز $8\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ صفحات ۶۱۴- سطریں فی صفحہ ۲۴- الفاظ فی سطر عموماً ۱۳- مصنف کا نام اور سال تصنیف کہیں درج نہیں- متن سرخ روشنائی سے اور تفسیر سیاہ روشنائی سے ہے

شروع کے صفحات موجود نہیں- سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۶ سے یہ تفسیر ملتی ہے اور سورۃ لھب تک ہے یعنی آخری تین سورتوں کی تفسیر نہیں ہے نمونے پیش کیے جاتے ہیں:- (سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۶ کے متعلق)

toobaafoundation.com

الہام الرحمٰن

الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن از مولانا عبیداللہ سندھی رح (سنہ ۱۳۶۲ھ م۱۹۴۴ع)
سائز ۵ × ۸ ½ ہے ہر صفحے میں عموماً ۲۱ سطریں ہیں اور ہر سطر میں عموماً دس الفاظ ہیں- مکہ معظمہ میں مولانا سندھی رح نے شاہ ولی اللہ دھلوی رح (م سنہ ۱۱۷۶ھ) کی تصنیف المستوی من احادیث المؤطا چھپوائی تھی مکہ معظمہ ہی میں جب مولانا کا قیام تھا، جلاوطن روسی ترک عالم جاراللہ (سنہ ۱۲۸۷ھ ۱۸۷۰ع- ۱۳۷۰ھ ۱۹۴۶ع) نے مولانا کی خدمت میں رہ کر مولانا کی املا کردہ عربی تفسیر القرآن (جس کا پورا نام اوپر درج ہے) مرتب کی- وہ مقدمہ میں لکھتے ہیں:-

فبسملنا واخذنا فی تفسیر الکتاب الکریم علیٰ اصول فلسفة الامام ولی اللہ، کل یوم بعد طلوع الشمس الیٰ صلواة الظهر او الیٰ صلواة العصر، کان یملی بلغة العربیة وکنت اکتب واجتهد ان لا یفوتنی حرف ولا کلمة فکتبت فی مدة مائة وخمسین یوماً الفین واربع مائة صفحة علیٰ مقدار صفحة هذه الکراسة من ۱۸ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۵۶ھ الیٰ ۱۳ من ذی قعده سنہ ۱۳۵۶ھ) - (۱)

اب تک علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب نے یہ تفسیر دو حصوں میں حیدرآباد سے شائع کی ہے (سال درج نہیں) پہلے حصے میں ۳۴۴ صفحات ہیں- اور البقرہ تک بیان ہے ان صفحات کے آخر میں فہرس الکتاب اور فہرس الاعلام والاماکن والکتب ہے اور مولانا عبیداللہ سندھی رح کے حالات وکوائف ہیں- دوسرے حصے میں ۲۴۸ صفحات ہیں اور سورۃ النساء تک کے مضامین بیان فرمائے ہیں اس حصے میں بھی فہرس الکتاب (یعنی موضوعات) اور فہرس الاعلام والاماکن ہے مولانا نے مضامین اور موضوعات پر زیادہ تفصیل عنایت فرمائی ہے اس لیے ترتیب موضوعات پر بھی زور دیا ہے اور ہر آیت پر بحث نہیں کی-

پہلے حصے کے صفحہ ۱۸۳- ۱۸۴- کے مضامین ملاحظہ ہوں:-

---

(۱) دائرہ معارف اسلامیہ ج۱۲- صفحہ ۹۸۵- (مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی- لاہور) میں بھی اس کا ذکر ہے)

toobaafoundation.com

باب تهذيب الاخلاق

قوله تعالى:- كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾

اصل الاخلاق الانسانية عندنا هو اتصال الانسان بحظيرة القدس وقوله فاذكروني اذكركم، عنوان له. على اصول حكمة الامام ولي الله.

اذا ذكر الانسان ربه وداوم على ذلك بحب واخلاص تحدث في قلبه هيئة احسانية تذكره ربه على الدوام. ثم تنتقل تلك الهيئة بالطبع الى امام نوع الانسان لان كل فرد من افراد الانسان له مقام خاص في امامه وبواسطته تتصل تلك الهيئة بالتجلي القائم في حظيرة القدس.

وقد ورد في الحديث ان الملائكة ترفع اعمال بني آدم صباحا و مساء الى الرب. وفعل الملائكة عندنا عنوان لتلك الحقيقة.

واذا رضي الله من تلك الهيئة يحدث في التجلي لون الرضا بعد وصول تلك الهيئة الى حظيرة القدس. وينزل تاثير رضي الله وذلك اللون على العبد العامل من الطريق الذي رفع عمله ذلك. هذا معنى ذكر الله للعبد ويجد هذا العبد في نفسه بهجة وسرورا نتيجة رضى الله عليه.

ثم يزيد هذا الصعود والنزول في اعماله التي هي لازمة لخلق الانسان فتحدث في قلب مثل هذا الرجل بصيرة في الاجتماعية الانسانية وتثبت هذه البصيرة في نفسه وترسخ فيها. فيحس في الاجتماعية باشياء توافق ما

فيفهم انها من الله. وباشياء تضاد مزاجه فيفهم انها منهي عنها من الله.

والعمل لتكميل تلك البصيرة والفهم هو الشكر. ويعمل اعمالا دائميا حسب تلك البصيرة فاذا خالف ذلك يوما ما وعمل عملا تضاد بصيرته يكون ذلك كفرا- وهنا اصلان من اصول الاخلاق وهما، الذكر، والشكر.

فاذا كان انسان صاحب بصيرة مثل ذلك الرجل الذي مر ذكره و وجد اعمال الانبياء موافقة للاساس الذي فهمه يدخل في جماعتهم من غير اي تأخر وتردد.

وتتكامل تلك الفردية التي دخلت في الجماعة اكثر من تلك الحالة بعشر مرات او اكثر من ذلك ايضا. واذا كانت نسبة تعلقه بالله موافقة لنسبة امام الانسان فكل ما ياتي الى امام الاجتماع من حظيرة القدس يأتي اليه فيرى كانه وصل اليه ضمن هذا الطريق بتضاعف اعماله.

والقرآن العظيم انما دعا الى هذا العمل الطبيعي. وهو مقتضى الفطرة السليمة القومية. وقوته في لطيفة الحجر البحت تجبره على ذلك ايضا.

ويختار هو اسما لربه ويسميه به ليذكره او اذا سمع من انسان آخر اسما لربه موافقا لطبيعته يقبل منه ويدعوا ربه به فاذا رفع ذلك الاسم الذي اختاره بنفسه ورآه مقبولا يزداد فرحا وسرورا بذلك الاسم ويقبل منه الناس ويصير اسما للرب في لغة قومه واتباعه.

فتعليم الاخلاق الالهية مع التنبيه بحكمتها هو طريق الانبياء.

فاذكروني اذكركم واشكروا لي ولا تكفرون.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾

toobaafoundation.com

مشکلات القرآن

حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری (سنہ ۱۲۹۲ھ تا ۱۳۵۲ھ) نے ڈابھیل (سورت) میں قرآن پاک کی ۱۹۰ آیات کی فاضلانہ تشریح وتفسیر بیان فرمائی تھی وہ محفوظ کر لی گئی تھی اس میں ۲۷۸ صفحات ہیں- اب ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے اسے ۱۴۱۴ھ میں شائع کیا ہے مولانا محمد یوسف بنوری رح (م ۱۳۹۷ھ) بھی ڈابھیل میں تھے- اسی زمانے میں انھوں نے سنہ ۱۳۵۶ھ میں اس تفسیر کا مقدمہ یتیمۃ البیان (۸۴ صفحات میں) سائز $\frac{۹\frac{۱}{۲} \times ۶\frac{۱}{۲}}{}$ تیار کرلیا تھا- جس میں ان کے شیخ علامہ کشمیری رح کے حالات تفصیل سے درج ہیں کہ وہ کشمیر میں کب تک رہے کہاں کہاں انھوں نے علوم حاصل کیے- پھر دیوبند گئے- پھر حج کو گئے- حج سے واپسی پر وطن گئے لیکن پھر دیوبند آگئے اور درس وتدریس میں مشغول رہے- پھر دیوبند چھوڑ کر ڈابھیل تشریف لے گئے لیکن آخر وقت میں دیوبند میں رہے اور وہیں سنہ ۱۳۵۲ھ میں وفات پائی-

مولانا بنوری رح نے اس مقدمہ کے ایک ذیلی عنوان بیان ما ھو الاعنی من تفسیر القرآن" کے ذیل میں لکھا ہے:- وکان یقول شیخنا امام العصر رح اذا تامل المرا بالبصیرۃ النافذۃ فی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشف لہ فی کثیر من الاحادیث کان القرآن عین ثرثارۃ تنبع منھا ھذہ الاحادیث حتیٰ تریٰ فی کثیر منھا اشارات لطیفۃ الیٰ تعبیر القرآن (یعنی نور بصیرت کے ساتھ احادیث شریفہ پر غور کیا جائے تو نظر آئے گا کہ بہت سی احادیث، قرآن کریم کے چشمۂ صافی سے نکلی ہیں- حتیٰ کہ بہت سی احادیث میں قرآن کریم کی تعبیرات کی طرف لطیف اشارے پائے جاتے ہیں)

مولانا بنوری رح نے ان کے رفقاء، احباب اور اولاد وغیرہ کا ذکر بھی کیا ہے پھر علوم القرآن پر بحث کی ہے اور صحیح قسم کی تفسیر کی ضرورت اور اہمیت بیان فرمائی ہے فرقہ باطنیہ، فرقہ ملاحدہ، غلط تاویلات صوفیہ، پھر اھل الباطل کی تاویل وتفسیر کے معائب بھی بیان کیے ہیں۔سرسید، ابوالکلام آزاد، عنایت اللہ مشرقی، محمد علی لاہوری (قادیانی) وغیرہ کی تفسیروں پر بحث وتنقید ہے اور ان کے برخلاف دیوبند کے علماء کی دینی خدمات کا ذکر ہے اور باہر کے علماء کے خراج تحسین کا ذکر بھی ہے- مولانا کا یہ مقدمہ تفسیر اور

toobaafoundation.com

اصول تفسیر کے لیے بہت بیش قیمت ہے-

مولانا ڈابھیل سے پاکستان بننے پر کراچی آگئے تھے اور یہاں نیوٹاؤن میں بہت بڑا دارالعلوم کھولا تھا جو بہت مقبول ہے ان کے کراچی کے رشتے سے مشکلات القرآن کی اشاعت کراچی کے لیے بھی قابل فخر ہے-

علامہ کشمیری رح نے مشکلات القرآن میں صرف ۱۹۰ آیات پر بحث فرمائی ہے- یہ بحث زیادہ تر عربی میں ہے کہیں کہیں فارسی میں بھی ہے اور کہیں شاہ عبدالقادر رح کی موضع قرآن کے حوالے بھی ہیں جو اردو میں ہے- حواشی کا بھی یہی حال ہے- یہ حواشی قارئین کے لیے ہیں اور علماء کے لیے علامہ کے صرف اشارات ہیں- مثلاً:-

قولہ تعالیٰ:- صراط الذین انعمت علیہم ، فبہداہم اقتدہ (الیواقیت ص۲۲۴- ۱۷۳)

قولہ تعالیٰ: ھدی للمتقین- در ذیل این آیت مراتب تقویٰ کہ متاخر از ایمان اند- بعد از تقریر امام رازی رح

اس کے ذیل میں مراتب تقویٰ پر حاشیہ ہے:- چنانچہ مراتب دیگر از تقویٰ، متاخر از ایمان اند- پس معلوم شد کہ تقویٰ در عرف شرع برمعانی متفاوتہ واقع می شود-گاہے بمعنیٰ ایمان می آید- چنانچہ در آیت والزمہم کلمۃ التقویٰ- وگاہے بمعنی توبہ- چنانچہ در آیت ولو ان اھل القریٰ آمنوا واتقوا وگاہے بمعنیٰ طاعت- چنانچہ در آیت ان انذروا انہ لا الٰہ الا انا فاتقون- وگاہے بمعنیٰ ترک گناہ- چنانچہ درآیت واُتوا البیوت من ابوابہا واتقوا اللہ وگاہے بمعنیٰ اخلاص، چنانچہ در آیت فانہا من تقوی القلوب (فتح العزیز ص۸۵)

بہت سے مقامات پر علامہ نے آیات کے ساتھ عربی میں تقریر لکھی ہے- کہیں کہیں عربی اور فارسی کے اشعار بھی ہیں- حواشی بھی اسی طرح ہیں جن میں احادیث اور مختلف تفاسیر کے حوالے ہیں-

toobaafoundation.com

شرح لغات القرآن

شرح لغات القرآن از مولانا حمادالله بن محمود بن حمادالله هالیجوی رح

مولانا حمادالله هالیجوی رح ضلع سکھر میں سنہ ۱۳۰۰ھ میں پیدا ہوئے، دیوبند میں تعلیم حاصل کی اور مولانا تاج محمود امروٹی رح (م سنہ ۱۳۴۸ھ) سے بیعت ہوئے انہوں نے هشت مسائل (فارسی) شرح اسماء الحسنیٰ، شرح السبع المعلقات اور شرح بانت سعاد لکھی- زمخشری کی الکشاف پر بھی حواشی لکھے اور شرح لغات القرآن بھی لکھی- سنہ ۱۳۸۱ھ میں وفات پائی- اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور بزرگ تھے- سنہ ۱۳۵۳ھ میں آپ نے مدینة العلوم کے نام سے پنوعاقل میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا تھا-

انہوں نے عربی میں لغات القرآن کی شرح سورتوں کی ترتیب کے لحاظ سے لکھی ہے- حل مفردات کے علاوہ انہوں نے بہت سی تفاسیر اور کتب نحو سے عمدہ نکات پیش کیے ہیں- یہ لغوی معجم بھی ہے اور فہرست والی معجم بھی ہے اس کا مقدمہ مولانا محمد یوسف بنوری رح (م سنہ ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ع) نے لکھا تھا- طبع ہو چکی ہے پورا نام "الیاقوت والمرجان فی شرح لغات القرآن" ہے (۱)

---

(۱) ڈاکٹر فیوض الرحمٰن: تعارف قرآن (مکتبہ مدینہ- لاہور-سال درج نہیں) صفحہ ۱۷۶

toobaafoundation.com

احکام القرآن

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح (م سنہ ۱۳۶۲ھ) کے ایماء پر ان کے عزیزوں اور شاگردوں نے یہ عربی تفسیر بڑی محنت اور قابلیت کے ساتھ مرتب کی ہے پہلی جلد کے شروع میں مولانا ظفر احمد تھانوی رح (م سنہ ۱۳۹۴ھ) نے مقدمہ میں اپنے بزرگوں اور احباب کی عنایات کو بڑی محبت اور اخلاص کے ساتھ یاد کیا ہے تقدمہ سے پہلے حضرت مفتی محمد شفیع رح (م سنہ ۱۳۹۶ ھ) کے صاحبزادے فاضل گرامی محمد تقی عثمانی صاحب کا مقدمہ ہے جس میں انھوں نے اس موضوع پر سولہ دوسری کتابوں کا ذکر کیا ہے اس سے پہلے مولانا عبدالفتاح الحلبی صاحب نے مولانا ظفر احمد عثمانی رح کے حالات لکھے ہیں اور بالکل شروع میں کلمۃ الناشر ہے

پہلی جلد سنہ ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۲ع میں ادارۃ القرآن کراچی نے شائع کی- دوسری جلدیں بھی اسی ادارہ نے شائع کی ہیں- سائیز ۹ ۱/۲ x ۶ پہلی جلد کے دو حصے ہیں- اس کے پہلے حصے میں الحمد اور البقرہ کا کچھ حصہ ہے ۴۶۶ صفحات ہیں- اور اس کے دوسرے حصے میں صفحہ ۴۶۷ سے ۸۳۰ تک ہیں اور ان صفحات میں البقرہ کو مکمل کیا ہے دوسری جلد میں آل عمران اور نساء کو مکمل کیا ہے اس میں ۳۹۶ صفحات ہیں- اور یہ دونوں جلدیں مولانا ظفر احمد تھانوی رح کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں-

تیسری اور چوتھی جلدیں مفتی محمد شفیع رح نے مرتب کیں تھیں- تیسری جلد میں الشعراء سے یٰسٓ تک کے متعلقات ہیں اور اس میں ۵۸۴ صفحات ہیں- چوتھی جلد میں صٰٓفّٰت سے الحجرات تک بحث ہے- اس میں ۳۲۲ صفحات ہیں اور پانچویں جلد میں (جو چوتھی جلد کے ساتھ منسلک ہے) ۱۲۹ صفحات ہیں اور سورۃ ق سے آخر قرآن تک بحث ہے- لیکن چوتھی جلد کا کچھ حصہ اور پوری پانچویں جلد مولانا محمد ادریس کاندھلوی رح (م ۱۳۹۴ھ) نے مرتب کی ہے- افسوس کہ بقیہ سورتیں نہیں ہیں مولانا ظفر احمد تھانوی رح نے امام ابوبکر احمدبن علی جصاص رازی کی احکام القرآن سے احکام البسملۃ اس طرح نقل کیے ہیں:- الاحکام التی یتضمنھا قولہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" الامر باستفتاح الامور المتبرک بذالک والتعظیم للہ عزوجل بہ وذکرھا علی الذبیحۃ شعار، وعلم من اعلام الدین، وھو فی الذبیحۃ فرض بقولہ "واذکروا اسم اللہ علیھا صواف- وقولہ "ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ" وھو فی الطھارۃ،

toobaafoundation.com

والاكل، والشرب وابتداء الامور نفل

روى احمد بسند صحيح عن رديف النبى صلى الله عليه وسلم قال: عشر بالنبى صلى الله عليه وسلم فقلت: تعس الشيطان، فقال النبى صلى الله عليه وسلم: ولا تقل: تعس الشيطان، فانک اذا قلت ذالک تعاظم وقال: بقوتى صرعته، واذا قلت: بسم الله وتصاغر حتىٰ يصير مثل الذباب" فهذا من تاثير بركة بسم الله- وهذا تستحب فى اول كل عمل وقول (ذى بال) فتستحب فى اول الخطبة، لما جاء: كل امر (ذى بال) لايبدا فيه بسم الله الرحمٰن الرحيم فهو اجذم-

مفتی محمد شفیع رح نے تیسری جلد میں سورۃ الشعراء کی آیت ۱۰ تا آیت ۱۴ کے متعلق لکھتے ہیں:-

التماس الاسباب المعينة علي الطاعة ليس من التعلل: فيه من الاحكام ان تمهيد العذر فى التماس المعين علىٰ تنفيذ الامر ليس بتوقف فى امتثال الامر ولا يتعلل فيه وكفى بطلب العون دليلا على التقبل لاعلى التتعلل- حتىٰ يقال: كيف ساغ لموسىٰ عليه السلام ان يامره الله تعالىٰ بامر فلا يتقلبه بسمع وطاعة من غير توقف وتشبث بعلل (كذا فى الكشاف ۳:۲۰۳) قلت: وهذا اذا كان تمهيد العذر لطلب الاسباب المعينة على المامور به لابمحض التعلل- والله يعلم المفسد من المصلح-

مولانا محمد ادریس کاندھلوی رح سورۃ ق (۷) کے متعلق لکھتے ہیں:-

قال الكرمانى: فيه دليل علىٰ ان الارض مبسوطة وليست علىٰ شكل الكره (كذا فى الاكليل)

سورة ق (۳۵):-

قال انس بن مالک:- "هو رؤية الله تعالىٰ كل جمعة" اخرجه ابن ابى حاتم (كذا فى الاكليل)

سورة ق (۳۷):-

قال مجاهد: "اى عقل" اخرجه ابن ابى حاتم- ففيه دليل علىٰ ان العقل فى القلب (كذا فى الاكليل)

toobaafoundation.com

(قلمی) صفوت الرفان بمفردات القرآن - از مولانا محمد اسماعیل عودوی صاحب

سائز ۱۳×۸ - سطریں ۳۳ - الفاظ عموما ۱۲ - صفحات - جلد اول ۳۲۵ - جلد دوم ۲۰۵

مولاناسنہ ۱۳۱۵ھ- ۱۸۹۷ع میں شکارپور میں پیدا ہوئے، آپ کے والد مولانا نبی بخش عودوی نے مولانا تاج محمد امروٹی علیہ الرحمہ سے خلافت حاصل کی تھی اس لے آپ بھی ان سے بیعت ہوئے اور ان ھی کے دست مبارک سے آپ کی دستار بندی سنہ ۱۳۳۶ھ میں ہوئی، اس کے بعد مزید تحصیل علوم کے لے آپ جامعہ ملیہ دھلی گئے، وھاں مولانا محمد سورتی سے عربی زبان و ادب کی تعلیم حاصل کی، پھر دیوبند میں شیخ الھند مولانا محمود حسن رح (م سنہ ۱۳۳۹ھ)، مولانا حسین احمد رح (م ۱۳۷۷ھ،۱۹۵۷ع) اور مولانا انورشاہ کشمیری رح (۱۲۹۲ھ) سے مستفید ہوئے، اس کے بعد ندوۃ العلماء لکھنؤ میں بھی رھے اور دھلی میں مفتی کفایت اللہ رح (م سنہ ۱۳۷۲ھ) سے بھی استفادہ کیا، واپس آکر شکار پور میں تعلیم دیتے رھے اور سیکڑوں لوگوں کو درس قرآن کی نعمت سے سرفراز فرمایا - شکارپور ھی میں ۲۹ نومبر سن ۱۹۷۱ع کو وفات پائی.(۱)

آپ کی تصانیف حسب ذیل ھیں:-

(۱) تفسیر سورہ والتین - عربی میں ھے، بارہ صفحات ھیں ۱۳۵۹ھ میں مطبع عباسی - کراچی سے شائع ھوا -

(۲) چھل حدیث - سندھی میں ھے، سولہ صفحات ھیں - کریمی پریس شکارپور سے شائع ھوا.

---

(۱) ماخوذ از مضمون پروفیسر امین اللہ علوی - سندھی ڈائجسٹ حیدرآباد - جولائی ۱۹۸۱ع

toobaafoundation.com

الحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه مالم يعلم من الاسماء والبيان وانزل القرآن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان والصلوة والسلام على سيدنا محمد المعزز بحجة الله البالغة والمؤيد بساطع البرهان وعلى آله وصحبه المتحققين بحقائق الايمان وموجبات الايقان اما بعد فيقول العبد الفقير الى الله الغني الجليل محمد اسماعيل السندي الشكارفوري عامله الله سبحانه بلطفه المعنوي الصوري ان من جلائل المآرب للمتدبرين للكتاب الكريم وجزائل المطالب للمتذكرين بالذكر الحكيم تحقيق كلماته المفردة وتحرير معانيها المجردة فانها ينابيع لصروح علومه ومنابع لعيون اسراره وانها اول طلبة للقابسين لانواره والهادين لثماره فحاولت تاليف كتاب حافل لتفسير معنى كل كلمة او معنييها او معانيها مع تقفية كل معنى بآيات وردت بالمعنى المذكور فيها وعزوت كل معنى الى امام من ائمة اللغة الذين عليهم الاعتماد اوالى كتاب من كتبهم التي اليها الاستناد مستعينا بالله العزيز القدير ومستهديا من الله العليم الخبير

فاعلمت لصحاح الجوهري برمز حرف ص ولجمهرة ابي بكر ابن دريد برمز حرف د ولافعال ابي القاسم ابن القطاع الصقلي تهذيب كتاب ابي بكر محمد ابن القوطية برمز حرف ط ولمصادر ابي جعفر البيهقي برمز حرف ه ولقاموس الفيروزابادي برمز حرف ق وللمصباح المنير للفيومي برمز حرف م وسميته صفوة العرفان بمفردات القرآن وارجوت ان يقبله الله سبحانه وتعالى خالصا لوجهه الكريم انه هو البر الرحيم

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

باب الالف المهموزة

(ابب) الاَبُّ المرعى ص د وفي م الاب المرعى الذي لم يزرعه الناس مما تأكله الدواب الانعام ويقال لفاكهة للناس الاب للدواب قال وفاكهة وابا متاعا لكم ولانعامكم (عبس)

(ابد) الاَبَدُ بفتحتين الدهر والجمع آباد وابود وايضا الدائم ص ق وفي م الابد الدهر ويقال الدهر الطويل الذي ليس بمحدود قال الله تعالى فاذا قلت انا لن ندخلها ابدا فالابد من لدن تكلمت الى آخر عمرك اه قال خالدين فيها ابدا (نساء) وقال ما لبثين فيه ابدا (كهف)

(ابق) الابق والاباق هروب العبد يقال اَبَقَ العبد يأبِق ويأبَق اباقا اي هرب ص اي من بابي ضرب ونصر واَبَقَ العبد اباقا زال عن مولاه واَبِقَ اَبَقا لغة فيه ط وفي م ابق العبد ابقا من بابي تعب قيل في لغة والاكثر من باب ضرب اذا هرب من سيده من غير خوف ولا كد عمل هكذا قيده في العين قال الازهري الابق هرب العبد من سيده وتشبث بالاسلام منه اه قال اذا بق الى الفلك المشحون (الصفت) لما احتبس نوح عليه السلام بالعذاب ظن بعلول الادواب لقومه بدوام الفائدة في الدعوة بعد ظهور الامارات التي كان يخبر بها انهم سيتوبون قبل ان يواقعهم العذاب فخرج فانساقهم بغير امر ربه كما يدل عليه قوله اذ ابق ولم ينتظر الا بالخروج لانه ظن من رؤية الآثار ايذانا منه بالعذاب بعدم المؤاخذة عليه فيه كما يدل عليه قوله فظن ان لن نقدر عليه وكان ينبغي له الصبر وعدم العمل بموجب الآثار الظرجيق يأتيه بالامر به بالخروج فكان هذا اسهو امنه خطوة لا معصية لانه تعالى لم يأمره بالمكث فيه

toobaafoundation.com

وقوله فوقع الحق وبطل ما كانوا يعملون (الاعراف) وقوله وان الدين لواقع
اى حاصل ثابت وقوله اذا وقعت الواقعة ليس لوقعتها كاذبة (الواقعة) اى
اذا كانت وثبتت القائمة الثابتة وقعة للمرة والاتيان للوقت كما في قولهم قتل
وقوله واذا وقع القول عليهم (النمل) القول هنا وعد من قيام الساعة ووقوعه
حصوله اى اذا قامت القيامة
وقوله فلا اقسم بمواقع النجوم (الواقعة) مواقعها ومنابعها ووجودها
قد يقال وجه ملائمة هذا القسم للمقسم عليه اعنى قوله انه لقرآن
كريم انه كما ان مواقع النجوم وقعت في بعد الوقت من السنين النورية
بحيث حارت الاحلام كذلك كرامة القرآن وعزه وشرفه في غاية رتبة
العلو لا يستطيع قهارو للاوهام لكونه كافيا وافيا لسعادتي الدنيا
والآخرة — وقوله انما توعدون لواقع (المرسلات) اى لكائن و
حاصل —
والثالث النزول وقع المطر وقعا ونزه وقوعا سقط ونزل ط
منه قوله قال قد وقع عليكم من ربكم رجس وغضب (الاعراف) اى نزل
على انه جعل التوقع نزولا بنزول النازل وقوله ولما وقع عليهم الرجز
(الاعراف) وقوله انتم اذا ما وقع امنتم به (يونس)
والرابع الوجوب وقع القول وجب ط وقع القول عليهم
وجب ق
منه قوله قال قد وقع عليكم من ربكم رجس وغضب (الاعراف)
اى وجب عليكم
الايقاع متعد من الوقوع
منه قوله انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء (المائدة)
المواقعة المخالطة
قال فظنوا انهم مواقعوها (الكهف) اى مخالطوها فواقعون فيها
(وقف) وقف الشئ وقفا ووقوفا ثبت والدابة وغيرها جعلتها
تقف ط يقال وقفت الدابة تقف وقوفا ووقفتها انا وقفا
يتعدى ولا يتعدى ص وقف يقف وقوفا دام قائما ووقفته
انا وقفا فعلت به ما وقف كوقفته وادفعته ق
اما اللازم فلم يرد الا في بعض الشواذ واما المتعدى فكما في
قوله ولو ترى اذ وقفوا على النار (الانعام) وقفوا مبنى للمفعول
وقرء مبنيا للفاعل في بعض الشواذ وكذا في قوله ولو ترى اذ
وقفوا على ربهم (الانعام) ومن المتعدى قوله ولو ترى اذ
الظالمون موقوفون عند ربهم (سبأ) وقوله وقفوهم

toobaafoundation.com

٢٠٥

= انهم مسؤلون (الصفت) ... ووقفته على ذنبه اى اطاقته عليه لم يرد ...

(وقى) وقاه الله وقاية بالكسر اى حفظه ... ص ط والتقوى والتقى واحد والواو مبدلة من الياء ... وقاه وقيا وقاية صانه كوقاه ق

التقى المتقى ص ... هو فعيل من اتقى يتقى وتاؤه مبدلة من الواو مثل تجه يتجه الذى يمنع من اتيانه بناء على توهم ان التاء الاولى اصلية والوقاية تتعدى الى مفعولين قال فى م وقاه الله السوء يقيه وقاية بالكسر حفظه اه ... وسلامه من الله ... ق (الرعد)

وقال ومن وقى السيئات (الانعام) مفعول الاول ضمير الموصول والعائد قياسا والثانى السيئات وقال وقدم عذاب الجحيم (الدخان) وقال ووقنا عذاب السموم (الطور) وقال فوقاه الله شر ذلك اليوم (الدهر) وقال وكان تقيا ... وقال ان كان عيسى اتقى يتقى اصله اوتقى على افتعل فقلبت الواو ياء لانكسار ما قبلها وابدلت منها التاء واذغمت ... قال ابن ... على ان وزن الافتعال توهموا ان التاء من نفس الحرف ... فجاءوا منه بيتقى بفتح الياء مخففة ثم اشتقوا له بناء فى كلامهم يلحقونه به فقالوا اتقى يتقى مثل قضى يقضى والتقاة التقية يقال اتقى تقية وتقاة مثل اتخم تخمة ص واتقيت الشئ واتقيته اتقاء والتقية تقى وتقية وتقاء كلساء حذرته والاسم التقوى اصله تقيا فقلبوه للفرق بين الاسم والصفة لخزيا وصديا وقوله عز وجل هو اهل التقوى اى اهل ان يتقى عقابه ق

قال

toobaafoundation.com

الى حين الامر بالخروج حتى يلزمه عصيان امر الله تعالى فلا قدح في عصمته اصلا.

(ابل) الابل بكسرتين اسم جمع لا واحد لها من لفظها وهي مؤنثة لان اسماء الجموع التي لا واحد لها من لفظها اذا كانت لغير الآدميين فالتأنيث لها لازم واذا صغرتها ادخلتها الهاء فقلت أبيلة و غنيمة ونحو ذلك وربما قيل أبيل بسكون الباء للتخفيف والجمع ابال واذا قالوا ابلان وغنمان فانما يريدون قطيعين من الابل او الغنم هذا ولذا في قال افلا ينظرون الى الابل كيف خلقت (الغاشية)

ابابيل بمعنى الفرق جمع فوقة قال في ص قال الاخفش يقال جاءت ابابيل اى فرقا وطيرا ابابيل قال وهذا يجيء في معنى التكثير وهو من الجمع الذي لا واحد له وقد قال بعضهم واحده إبّول مثل عجول وعجاجيل وقال بعضهم ابيل اى كسباء وسكاكين قال ثم ... العرب تعرف له واحدا اه قال وارسل عليهم طيرا ابابيل (ابيل) اى فرقا كذا في

(ابو) الاب الوالد بلا واسطة هذا هو معناه الحقيقي ... لان ابو ... لانا اعتباطا واجري الاعراب على عينه واذا اضيف الى غير ياء المتكلم كبوا فاعرابه بالواو والالف والياء وفاقا نسبا وجرا للمعرفة في النحو وقال ابو يوسف ... واحد ... ايضا وقال ابن ... يا شيخنا كابوا يوسف) وقال والوالدان بالرفع ... وابو الدين الحقيقة الا اذا قامت المجاز قرينة كما في قوله قالوا نعبد الهك واله ابائك (البقرة) وقوله ساكبا ونبت ملة ابائي (يوسف) المراد ابوه وجداه معا على سبيل عموم المجاز بقرينة صيغة الجمع وقوله وجدنا عليه اباءنا (الاعراف) والقرينة عدم ... الاشتراك ... اجدادهم ايضا فمن سوغ ارادة الجمع من الاب في قوله واذ قال ابراهيم لابيه آزر (الانعام) لم يصب اذ قرينته فيه صارفة عن الحقيقة وقد لحقت التاء المثناة الفوقية في الاب خاصة عوضا عن ياء المتكلم ويجوز فتحها واسكانها

قال في قوله اذ قال يوسف لابيه يا ابت (يوسف) قد ... من ... التاء وابقوا ... بعد حذفه (الى) الاباء بالكسر ... وقولك الى فلان يأبى بالفتح ... خلو من حروف الحلق وهو شاذ اى امتنع جوابه الى واباني بالضم ... ابى ... لشيء ... ابية كرهته قال ابليس ابى واستكبر (البقرة) قال وباء ... الذين يتم نوره ... وقال قبلي ... المشركون الركز ... وقال قاسم ... ابا ... من نبيها ... ان ... العرش ... الرحيم ... لعن ابليس ... ان ابا ... كان ... عتيا او كفرا بعد الايمان

(اتى) الاتيان له ... مجيء ... الاول المجيء ... الذي يأتي اتيا واتيانا اى بادر من باب ضرب ... صوم دهر ... ويتعدى الى المفعول الاول بنفسه منه قوله حتى اتاهم نصرنا (الانعام) وقول ... الساعة (الانعام) وقوله اتى الله بنيانهم من القواعد ... اتيان الله بنيانهم من القواعد ... عن مجيء امره لهدم بنائهم وهو تمثيل ... ابطال ... انسبوا الاثم ... الذين ... القديم ... على ما قدروا في انفسهم كما في قوله فاتاهم الله من حيث لم يحتسبوا (الحشر) اى اتاهم من حيث لم يحتسبوا عبارة عن امر لا يستعد ... اتاهم بغتة وهم لا يشعرون ... ويتعدى الى المفعول الثاني بالى ... كما في قوله وانوا به متشابها (البقرة)

toobaafoundation.com

وقوله تأت بخير منها (البقرة) المفعول الاول محذوف اى تأتكم وقوله حتى يأتينا بقربان
وقوله الا من اتى الله بقلب سليم (الشعراء) وقوله حيث يأتيكم بناء حيث (المائدة)
والمعنى الثانى الفعل الى الاثر فعل ق ه منه قوله وقول الذين يأتون ما
اتوا (المؤمنون) اى ما فعلوه وقول والتى يأتين الفاحشة (النساء) الواحشة الصغائر والاولا
وجه التخصيص فى قراءة الاناث ظاهر والجمهور على انها الزنا وقوله ان يأتيانها منكم (النساء) اى اللواط
كذا روى عن مجاهد وعكرمة والراجح فى تفسيره وقوله كان وعده مأتيا (مريم) ه ومثل قوله كان وعده
مفعولا وقال الجوهرى هو بمعنى آتيا كقوله حجابا مستورا اى ساترا وقوله ثم سئلوا الفتنة
لاتوها (الاحزاب) بالقصر على قراءة نافع وابن كثير اى لفعلوها
والمعنى الثالث العود الى بمعنى عاد ط بهذا المعنى من الافعال الناقصة منه قوله يأت
بصيرا (يوسف) مثل فارتد بصيرا والرابع الاتيان على الشئ فيتضمن معنى المرور يقال اتى عليه مر به ط
كما فى قوله ولقد اتوا على القرية (الفرقان) وقوله حتى اذا اتوا على واد النمل (النمل)
الايتاء له معنيان فى التنزيل الاول متعد من الاتيان بالمعنى الاول يقال آتاه اى اتى به
ط ومنه قوله تعالى حاكيا انا غداءنا (الكهف) اى اتنا به وكذا قال البيهقى
قلت ومنه قوله ثم سئلوا الفتنة لاتوها (الاحزاب) بالمد على قراءة ابن عامر وابى عمرو
والكوفيين وبالقصر على قراءة نافع وابن كثير كما تقدم
والثانى الاعطاء ص م ط ق منه قوله ومن يؤت الحكمة فقد اوتى خيرا كثيرا (البقرة)
وقوله ان يؤتى احد مثل ما اوتيتم (آل عمران) اى خشية ان يوتى احد او كراهة ان يؤتى مثل قوله
يبين الله لكم ان تضلوا هو من مقولة اهل الكتاب وقوله قل ان الهدى هدى الله
جملة اعتراض للرد على ما تقدم من مقولتهم او ان قول قل ان الفضل بيد الله ط على مقولتهم
هذا او المعنى لا تصدقوا الا لمن تبع دينكم ولا تصدقوا المسلمين خشية ان يتعلموه ويساووكم
فى العلم او يتخذوه حجة عليكم فرد تعالى عليهم بقوله قل ان الفضل بيد الله اى ان يفضل
المسلمين عليكم فى الخوارق ما يحصل بتصديقكم وقوله حتى نؤتى مثل ما اوتى رسل الله (الانعام)
وقوله وآت ذا القربى حقه (الاسراء) وقوله اتوهم من مال الله الذى آتاكم (النور)
(أثث) الاثاث متاع البيت د ص م ق قال فى ص قال الفراء لا واحد له و
قال ابو زيد الاثاث المال جمع مثل الابل والغنم والعبيد المتاع الواحدة اثاثة قال ثم احسن اثاثا واثيثا (مريم)
(اثر) الاثر بالفتح مصدر اثر الحديث اثرا حدث به ط الاثر مصدر قولك اثرت
الحديث اذا ذكرته عن غيرك ومنه قيل حديث مأثور اى ينقله خلف عن سلف ص
وفى م اثرت الحديث اثرا من باب قتل نقلته والاثر بفتحتين اسم منه حديث مأثور
منقول اه وقال د فى جمهرته اثر الحديث يأثره اثرا فهو مأثور اذا رويته اه فالمادة
تعبيرات عن معنى واحد قال ح ما ايا ان هذا الا سحر يؤثر (المدثر)
الاثر بفتحتين ما بقى من رسم الشئ وضربة السيف ص الاثر محركة بقية الشئ
الجمع آثار ق وفى م اثر الدار بقيتها والجمع آثار مثل سبب واسباب اه وقال د اثر
الرجل اثره قديما فى الارض وكذلك اثر كل شئ اه قال وقفينا على اثارهم بعيسى

toobaafoundation.com

ضمیمہ

عربی

فہرست مخطوطات - کتبِ تفسیر (عربی) خیرپور میونسپل لائبریری

صفحہ ۱۷ - نمبر ۹۵۳ - تفسیر سورۃ الفتح از مولانا ابن العماد

دراصل تفسیر بیضاوی میں سورۃ الفتح کی جو تفسیر ہے اس پر مولانا ابن العماد نے تبصرہ کیا ہے۔ ابوالمنصور عبدالقدوس بہادر سلطان (چنگیزی خاندان) کے لیے یہ تبصرہ لکھا گیا تھا۔

نمبر ۹۵۵ - النظر علی تفسیر البیضاوی - مولانا احمد بن محمود حروی المعروف مولانا زادہ - تفسیر بیضاوی پر تبصرہ ہے۔

نمبر ۹۵۶ - تفسیر کشاف (جلد اول)

نمبر ۹۵۷ - تفسیر کشاف (جلد دوم)

نمبر ۹۵۸ - تفسیر کشاف (جلد سوم)

صفحہ ۱۷۲ - نمبر ۹۵۹ - مجمع البیان فی تفسیر القرآن - از ابوالفضل بن الحسن بن ابوالفضل طبری (المتوفی ۵۴۸ھ) - اس میں اختلافاتِ قراءت، اسبابِ نزول، محاسنِ معانی - ناسخ ومنسوخ وغیرہ پر بحث ہے۔

صفحہ ۱۷۲ - نمبر ۹۶۰ - تفسیر قرآن (مفسر نامعلوم) - سورۃ آل عمران سے مائدہ تک۔

صفحہ ۱۷۲ - نمبر ۹۶۱ - تفسیر مدارک (ناقص الطرفین) سورۃ بنی اسرائیل سے تبارک الذی کی سورۃ القیام کے کچھ حصے تک تفسیر ہے۔

صفحہ ۱۷۲ - نمبر ۹۶۲ - تفسیر قرآن (مفسر نامعلوم)

دوسرے پارے کے نصف سے لے کر سورۃ الاخلاص تک تفسیر ہے۔

صفحہ ۱۷۲ - نمبر ۹۶۳ - تفسیر بیضاوی (مکمل)

صفحہ ۱۷۲ - نمبر ۹۶۵ - تفسیر جلالین (اس کا ذکر اوپر آچکا ہے)

صفحہ ۱۷۳ - نمبر ۹۶۸ - تفسیرِ کبیر (از فخرالدین رازی رح) اس کا ذکر بھی اوپر آچکا ہے۔

صفحہ ۱۷۳ - نمبر ۹۶۹ - تفسیرِ بیضاوی (اوپر بارہا ذکر آچکا ہے)

toobaafoundation.com

باب چہارم فارسی تراجم وتفاسیر

(قلمی) قرآن مجید-(مترجم) مخزونہ نیشنل میوزیم (قومی عجائب گھر) کراچی-

متن نسخ میں اور فارسی ترجمہ نستعلیق میں ہے- خیال ہے کہ یہ نسخہ

toobaafoundation.com

(قلمی) ترجمہ قرآن مجید - از حضرت قطب الاقطاب سید محمد حسین المعروف پیرمراد (شیرازی) قدس سرہ

سید پیر مراد شیرازی قدس سرہ (ولادت سنہ ۸۳۰ھ - وفات (۱) سنہ ۸۹۳ھ کا مزار اقدس مکلی کے شمالی حصے میں ہے اور ان کا گنبذ دور سے نظر آتا ہے. ان کی اولاد میں شاہ اسماعیل پگارو صاحب (۲) شہر ٹھٹہ میں مقیم ہیں ان کے پاس حضرت قدس سرہ کے دست مبارک کا لکھا ہوا قرآن مجید موجود و محفوظ ہے - کتابت کی خصوصیات یہ ہیں.

اس قرآن پاک کی کتابت ایران کی کتابت کے مطابق ہے. کیونکہ حضرت شاہ مراد دراصل شیرازی خاندان سے تعلق رکھتے تھے.

(۱) آیت کو گول دائرہ کے بجائے ٥ لکھا ہے. (۲) جزم کو نصف دائرہ کے بجائے پورا دائرہ لکھا ہے. (۳) علمین کو عالمین - کتب کو کتاب. امنا کو آمنا - الاخر کو الاخر. (۴) مدمتصل کو سیاہ روشنائی سے لکھا ہے. مد لازم کو بھی سیاہ روشنائی سے لکھا ہے. (٥) مد منفصل کو سرخ روشنائی سے لکھا ہے. (٦) متن کو سیاہ روشنائی سے لکھا ہے (۷) ترجمہ کو سرخ روشنائی سے لکھا ہے.

---

(۱) حضرت قدس سرہ کا شجرہ نسب تحفۃ الطاھرین صفحہ ۱۱ح میں درج ہے . اسی کتاب کے صفحہ ۱٦ میں آپ کے بھائی سید علی اور صفحہ ۱۷ میں بھتیجے سید جلال کا ذکر ہے- تکملہ مقالات الشعراء (صفحہ٦٦۹) میں آپ کے پوتے محمد محسن اور مقالات الشعراء (صفحہ ۴۷۱) میں محمد محسن کے بیٹے غلام علی کا ذکر آتا ہے اسی مقالات الشعراء کے صفحہ ٦۴۹ میں آپ کی اولاد میں سے عبدالقدوس ولد سید حامد کا ایک رقعہ اور رباعیاں درج ہیں

(۲) شاہ اسمٰعیل پگارو صاحب بہت وثوق کے ساتھ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کا یہ نسخہ حضرت پیر مراد شیرازی قدس سرہ کے ہاتھ ہی کا لکھا ہوا ہے اور ہر عرس کے موقعے پر (چودہ شعبان کو) دور دور سے لوگ اس کی زیارت کے لیے آیا کرتے ہیں)

toobaafoundation.com

اس قرآن پاک کی حالت بظاہر بہت خستہ ہے- کاغذ کا سائز $10 \times 17\frac{1}{2}$ ہے اور متن کا سائز $6\frac{1}{2} \times 13\frac{1}{4}$ ہے- خوشقسمتی سے حضرت قدس سرہ کے دست مبارک سے سورۃ الفاتحہ کا فارسی ترجمہ اور البقرہ کی آیت نمبر ٦ تک کا ترجمہ بھی موجود ہے جو یقیناً سندھ کی تاریخ میں بہت اہم ہے اور غالباً سندھ کا سب سے پہلا ترجمہ ہے سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے: بنام خدای بخشنده بخشائنده

ثنای مر خدا راست کہ پرورنده عالمیان بخشنده بخشائنده خداوند روز جزا
ترامی پرستیم واز تویاری می خواهیم راه نمای مارا راه راست راه
آنانکہ نعمت کردۂ برایشاں نہ آنانکہ خشم گرفتۂ برایشاں، نہ گمراهان

سورۃ البقرہ کا ترجمہ- بنام خدای بخشنده بخشائنده
الٓمٓ- آن کتاب نیست شک در آن راه نمائنده مر پرهیزگاران آنان کہ می گردند بہ نادیده وبپای می دارند نماز را وآنچہ دادیم ایشان را نفقہ می کنند وآنانکہ می گردند بہ آنچہ فروفرستاده شد سوی تو وآنچہ فروفرستاده شد پیش از تو وبرای دیگر ایشان بے گمان می شوند- آن گروه برراه راست انداز پروردگار خویش وآن گروه ایشانند رستگاران- بدرستی آنان کہ کافر شدند یکسان است برایشان.....

غلام رسول زنگانی (ٹنڈو محمد خان) نے یہ مخطوطہ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کو دیا اور ادارہ کریم بخش نظامانی (ٹنڈو محمد خان) کے پاس ترجمے کی فوٹو کاپی بھیجی ہے۔ ان صفحوں کا فارسی ترجمہ یا کل ۔۔۔۔

toobaafoundation.com

الفاتحہ اور البقرہ کی صرف ٦ آیات تک ترجمہ ملتا ہے اس سے خیال ہوتا ہے کہ انھوں نے پورے قرآن مجید کو اپنے دست مبارک کے تحریر کرنے کے بعد ترجمہ تحریر کرنا شروع کیا ہوگا- لیکن البقرہ کی ٦ آیات کے ترجمے کے بعد پھر انہیں آگے لکھنے کا موقع نہ مل سکا (غالبًا عمر نے وفا نہیں کی)

سورۃ الفاتحہ مکیۃ وھی سبع آیات
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۙ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۭ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّاۗلِّيْنَ ۙ

toobaafoundation.com

سورة البقرة مدنية وهي مائتان وست وثمانون آية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ
فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ
يُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ
ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٥ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى
اَبْصَارِهِمْ غِشٰوَةٌ وَّلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝٦ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٧
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سورة الناس مدنية
وهي ست آيات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ ۝١ مَلِكِ
النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ
النَّاسِ ۝٣ مِنْ
شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝٤
الْخَنَّاسِ ۝٥ الَّذِيْ

يُوَسْوِسُ
فِيْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ۝٦ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

toobaafoundation.com

قلمی تفسیر- مخزونہ سرکاری لائبریری- ٹھٹہ

کاغذ کا سائز $10\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ متن کا سائز $8 \times 4\frac{1}{2}$ سطریں فی صفحہ ۹

الفاظ فی سطر عموماً ٦

کل اوراق ۷۵۵- بالکل آخر میں کسی نے لکھا ہے: "راقم الحروف مولانا الیاس -- خضر تھتی ۱۰ ھجری - - - -- بدان اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین کہ این مصحف--- نوشتہ شد کہ بخط مولانا طاہر شاگرد شیخ جزری(۱)بود ومولانا طاہر مذکور در آخر این مصحف نبشتہ کہ ہر حرفے کہ در جمیع مصاحف حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ محذوف بود آن حرف را لعل بنشتہ ام وہر حرفے کہ در بعضے مصاحف محذوف بود واز مکتوب آن رازرد بنشتہ ام- رسم خط این مصحف طریق نبشتہ شد ودر مقابلہ با مصحف مولانا طاہر کردہ شدہ است دیگر بخط مولانا حسین بن عثمان بن حسین شیرازی شاگرد شیخ جزری کہ برسم الخط نبشتہ بود بر دست در مقابلہ ہمان نیز بود کہ از نقیلہ وشروح عقیلہ ومقنع ابو عمر نیز رسم الخط این مصحف تحقیق کردہ شد ہر صاحب ذہن را کہ اطلاع در خطائے ازین یا بد باید کہ بعد از امعان نظر اصلاح کندوچند چیز دیگر نیز درین مصحف ہست کردہ شد تا قاری را در تجوید قراءۃ کار آید- ہر جا کہ را بر ای ترقیق است لعل کردہ است وہر جا کہ بر ای تفخیم است سیاہ نبشتہ است وہر جا کہ ادغام باغنہ است تشدید لعل کردہ شد ومیم علامت دو چیز است جائے کہ ساکن آید علامت ابدال تنوین بہ میم وجائے کہ متحرف نبشتہ آمد علامت وقف

---

(۱) امام جزری (م۸۳۳ھ) دمشق میں پیدا ہوئے اور شیراز میں وفات پائی- قراءت میں بارہ کتابیں اور حدیث وفقہ وتفسیر میں بھی ان کی کتابیں ہیں ان کے شاگرد مولانا طاہر کا نام اس مصحف کے سلسلے میں نادر ونایاب تھا

toobaafoundation.com

لازم است وهرجا کہ تنوین بانون ساکن است ازیک نون لعل خرد کردہ شد وهرجا کہ در لفظ اللہ لام را بتفخیم خواند فتح لعل کردہ شد وهرجا کہ باریک الفے است یک نقطہ لعل در اول کنان مرکردہ شد وهرجا کہ الفے است نقطہ در آخر مر کردہ شد والف کہ در لعل نمود وهل دو محل دیگر درآن الف خط لعل کشیدہ شد چرا کہ بروایت حفص رح

اس مصحف میں ترجمہ اور تفسیر خلط ملط ہے اور وہ اس طرح ہے:-

شروع میں تعوذ کا ترجمہ اس طرح ہے: پناہ می گیرم بخدا از بدی دیورانده (وتعوذ پیش از قراءۃ از سنن وآداب است) پھر یہ ترجمہ آتا ہے: بنام خدائے کہ مہربان است بخشائنده (وتسمیہ نزد ابی حنیفہ بروایت صحیح از و از قرآن است .....

ونفس ستودن باقصد تعظیم کہ پروردگار جہانیان است- مہربان بخشائنده مختصر بہ خدای است کہ بیرون آور زانیستی سوے ہستی کہ..... هر موجود یست غیر از خدای وپیش بعضے اسم است..... کہ صاحب روز جزا وسزا است واین کنایہ است کہ ترا می پرستم از مالکیتہ ہمہ امور کہ در آن روز است) واز تو یاری می خواهیم در جمیع مہمات یا بر عبادۃ وتقدیم..... راست- راہ آن کسانے کہ نعمت دادی برایشان من النبیین والصدیقین والشہداء والصحالین غیر آن کسانے کہ غضب کردہ شدہ است برایشان وغیر آن کسانے کہ گمراہ شوندگان اند-

toobaafoundation.com

پھر البقرہ کی تفسیر اس طرح شروع کرتے ہیں:

حروف مقطعہ در اوائل بعضے سور از اسرار مختفیہ قرآن است- متشابہ است- مختص است علم او بہ حضرت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سلف آن را تاویل نمی کنند وخلف بروجہ گمان تاویل می کنند ہمچنانکہ..... سورت- آن سورت عظیم کتابے است- نیست ہیچ شکے درآن..... آنان کہ ایمان می آرند بہ امورے کہ بہ غیب..... می دارند نماز را باشرایط واز آنچہ روزی دادیم انفاق.....

آخر میں سورۃ الناس کا ترجمہ اس طرح ہے:

بگو اے محمدم- پناہ می گیرم بہ پرورندہ طفلان- مالک جوانان- معبود پدران- از شر شیطان- وسوسہ کنندہ- پس خزندہ (باستعاذہ وذکر خدای) آن کہ وسوسہ می کند در سینہ ہای صالحین از جنیان وآدمیان.

toobaafoundation.com

الرحمن الرحيم

الٓرٰ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ

إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ

هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى

مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

وَالْكَظْمَ الْمَنِيَّ وَكُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ

فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتَاعُ

الْغُرُورِ ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ

مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوٓا أَذًى

كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ

ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ

وَحُشِرَ النَّمْلُ فِي الْعَقَبَةِ وَهِيَ شَرٌّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا

فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ

إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ

عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ

كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَ

كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

حَكِيمٌ ۝ انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا

بِأَمْوٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (صرف تفسیر حسینی- بغیر ترجمہ)-
خوش خط اور گل کاری کے ساتھہ- مملوکہ
Sindhiology Department University of Sindh

صفحات ۷۲۰- سائز ۳۱+ ۱۸- متن کی سطریں فی صفحہ ۱۵- الفاظ فی سطرہ- کاتب نامعلوم- سال کتابت نامعلوم- Sindhiology کے Index میں اس کے متعلق لکھا ہے کہ " یہ قرآن مجید پیر غلام مصطفیٰ سرھندی- ماتلی والوں سے پچیس سو روپے میں خریدا-"

یہ صرف تفسیر حسینی ہے- سورۃ الفاتحہ کی تفسیر بالکل وہی ہے جو دوسرے نسخوں میں ہے-

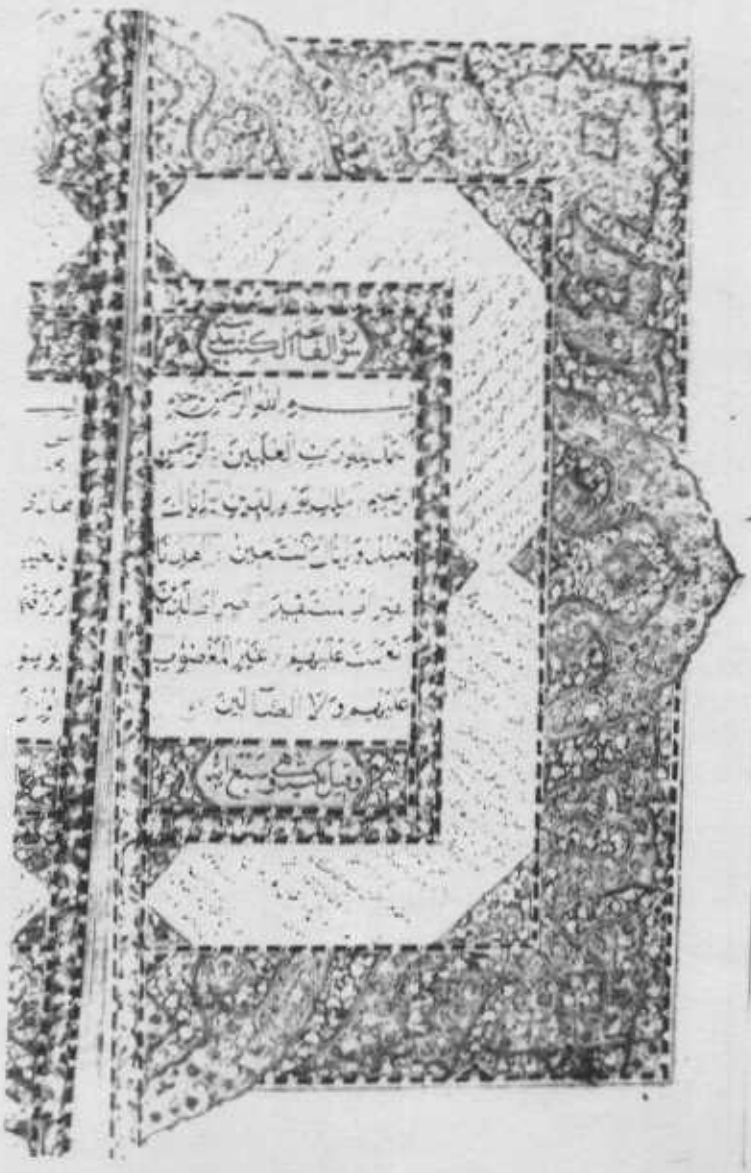

toobaafoundation.com

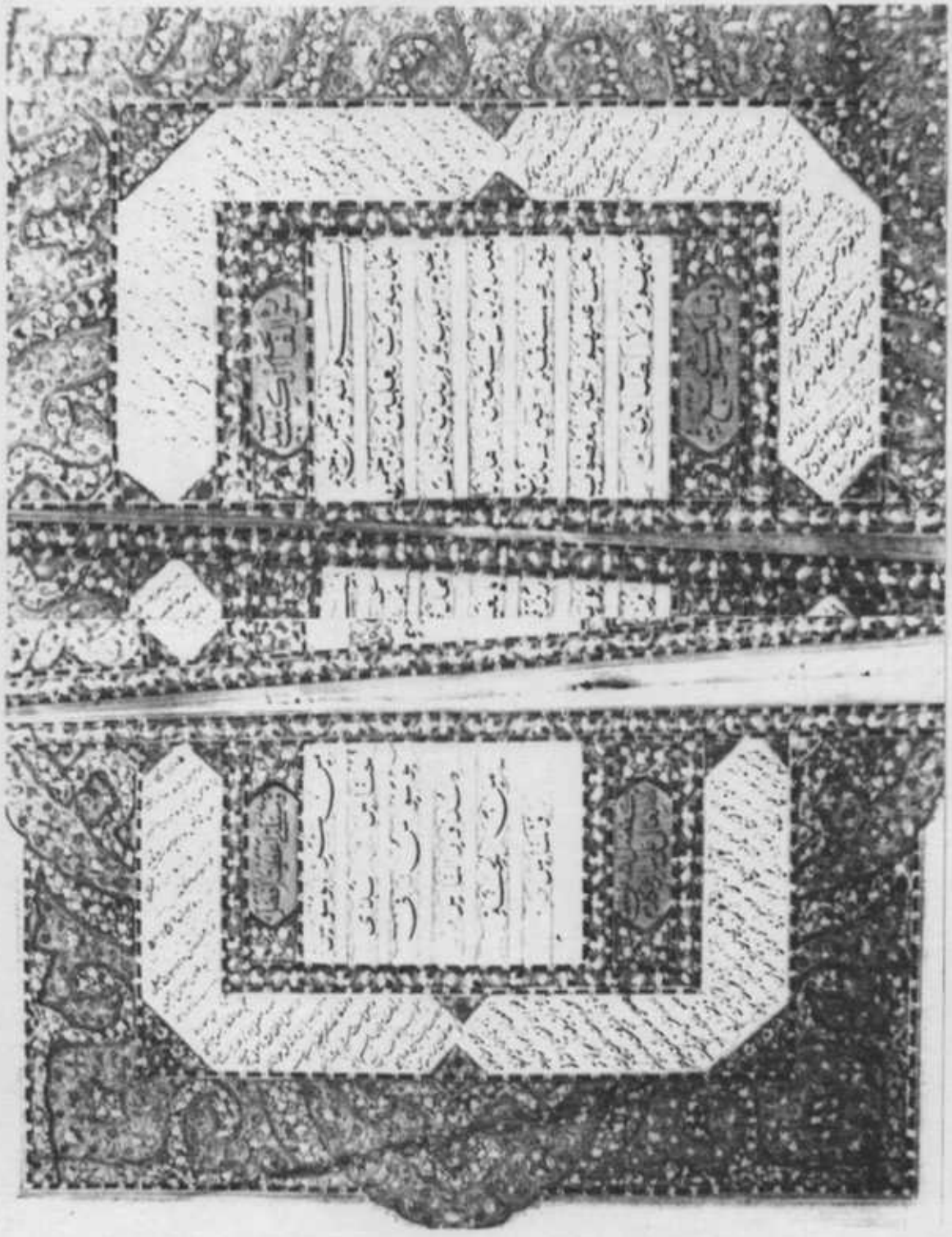

toobaafoundation.com

(قلمی) تفسیر حسینی- (فارسی)مملوکہ سید شاہ محمد شاہ ہنگورہ ضلع سکھر

صفحات--- سائز ۱۱½ (متن کا سائز ۸+۴) سطریں فی صفحہ ۲۵ الفاظ فی سطر ۱۲- ملا حسین بن علی الواعظ کاشفی ہروی (م سنہ ۹۱۰ھ) نے سنہ۸۹۹ھ میں یہ تفسیر لکھی تھی- اخلاق محسنی، انوار سہیلی اور روضتہ الشہداء بھی ان کی مشہور تصانیف ہیں- تفسیر حسینی کے قلمی نسخے ہمارے ملک میں بھی ہیں- ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم کے کتب خانے میں (لاہور میں) اس تفسیر کا ایک نسخہ خط بہار میں ہے- اردو میں اس تفسیر کا ترجمہ تفسیر قادری کے نام سے مولوی فخرالدین قادری لکھنوی نے کیا جو نول کشور نے سنہ ۱۳۲۸ھ ۱۹۱۰ع میں شائع کیا. ہنگورہ (تحصیل پنو عاقل) میں جناب سید شاہ محمد شاہ کے کتب خانے میں ایک عمدہ نسخہ ہے- ترقیمے میں ہے:

"تمام شد کتاب تفسیر حسینی از میر حسین واعظ- روز چہار شنبہ بتاریخ چہار دہم شہر رمضان المبارک سنہ یک ہزار وپنجاہ ونہ عدد من الہجرۃ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم- کاتب الحروف سید محمود ابن سید محمد ابن سید مصطفیٰ یحییٰ حسین حسینی چشتی غفراللہ بعیوب نفسہ" یعنی سنہ۱۰۵۹ھ میں سید محمود نے اس کی کتابت مکمل کی.

اس تفسیر کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے: (قرآن مجید کے الفاظ سرخ روشنائی سے ہیں اور تفسیر کے الفاظ سیاہ روشنائی سے ہیں) اعوذ باللہ، پناہ می گیرم والتجامی نمایم، بمعبود بحق وخداوند مطلق، من الشیطان، از شرو وسوسہ دیو فریبندہ سرکش یا دور ماندہ از رحمت بخشش الرجیم راندہ شد از ریاض جنان یا رمیدہ گشتہ از طبقات آسمان- نعوذ باللہ من شر او ابدا

سورۃ الفاتحہ مکیہ وھی سبع آیات-

بسم اللہ- بنام خدای سزاوار پرستش- الرحمٰن نیک بخشندہ برخلق بوجود وحیات- الرحیم- بخشائندہ برایشان ببقا ومحافظت از آفات وبلیات

toobaafoundation.com

الحمد-هر ثنا وآفرینی که ازل تا به ابد موجود ومعلوم بود وهست وخواهد بود جمله آن بتمام وکمال

لِلّٰه-مرخدای را که مسمی وموصوف است به همه اسماء وصفات کمالیت

رب العلمین-آفریننده وپرورند ودارنده وترتیب کننده وسازنده کار همه عالمیان از ملائکه وجن وانس ووحوش وطیور و سباع وحیوانات آبی وجزآن

الرحمٰن-بخشنده وجود بار دیگر درآخرت بعد از فنای جهانیان

الرحیم-بخشائنده دیگر بار برافت بر مومنان ودرآوردن ایشان به بهشت

مالک یوم الدین-خداوند روز جزا یا متصرف است درآن روز بهرچه خواهد یا حافظ اعمال بندگان تا دردادن وستدن

نامها غلط نه شود یا قاضی روز حساب که میان بندگان بحق حکم کندیا جزا دهنده در روز پاداش-

ایاک نعبد-ترامی پرستیم بس که غیر تو مستحق عبادت نیست

وایاک نستعین-وخاص از تو یاری می خواهیم در پرستش تو وانجاح سائر حوائج ومهمات

اهدنا-مارا راه نمای

الصراط المستقیم- براهے راست در اقوال وافعال واخلاق که آن راه متوسط بودمیان افراط وتفریط وغلو وتقصیر-

یا ثابت دار مارا براه مستقیم که دین اسلام وسنت سید انام است علیه الصلواة والسلام وحضرت قطب العارفین غوث الواصلین ناصر الهق والدین خواجه عبیدالله (۱)قدس الله سره العزیز درین معنی نکته بلند وکلمه ارجمند فرموده اند وآن این است که بنمای مارا راه راست یعنی به محبت ذاتی خود مشرف ساز تا از التفات بخود وبغیر تو آزاد گشته وبکلی گرفتار تو گردیم وجز تو ندانیم وجز تو نبینیم وجز تو نه اندیشیم ویا آنکه بنمای مارا راه راست یعنی آن راهے که حضرت تراست به نسبت هر موجود که آن موجود بے آن راه پیدائی نه دارد وبغایت کمال

---

(۱) یعنی خواجه عبیدالله احرار رحمة الله علیه (م سنه ۸۹۵ھ) جو ان کے مرشد تھے

toobaafoundation.com

خود بے آن نمی رسد تا درهمه احوال جز تو نه بینیم واز توجه بغیر تو آزاد گردیم-
صراط الذین- بنمای ما راه آنانکه بفضل خود انعمت علیهم انعام کرده هم به ایشان به نعمت نبوة ورسالة وولایة وصدیقیة وشهادة وصلاحیة یا راه نمای ما را آنانکه اهل قرب اند به کمال نعمت ظاهر که قبول شریعة است وبه جمال نعمت باطن که اطلاع براسرار حقیقت است ایشان را معزز ومکرم ساخته-

غیر المغضوب علیهم- نه راه آن کسان که خشم گرفته برایشان یعنی قبل از وجود بمعرض غضب تو در آمده اند وبدان سبب بر کفر اقدام نموده اند یا راه جهودان که سبب تمردو تمرن در معانده ومکابره وقتل انبیاء وتحریف کتب برایشان خشم گرفته-

ولاالضآلین- ونه راه گمراهان یعنی کسانے که بعد از وجود در طرق مختلف وسبل منحرفه افتاده اندیا راه ترسایان که بواسطه افراط درشان مسیح عه وتفریط درباب حبیب صلواة الله وسلامه علیهما گمراه گشته اند- آمین، چنین باد

اس قلمی نسخے کے ابتدائیہ اور اختتامیہ (عکس) یہاں منسلک کیا جاتا ہے- اختتامیہ میں سلطان حسین بایقرا (۸۷۳- ۹۱۱ھ) اس کے وزیر علی شیر (م سنہ۹۰۶ھ) کا ذکر بھی ہے:

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

(قلمی) تفسیر حسینی (زبدة التفاسیر) دو جلدیں مخزونہ مدینة الحکمة کراچی

اوراق ۳۱۱ سطرین فی صفحہ ۲۱- الفاظ فی سطر ۱۰- سائز صفحہ کا $۱۰ \times ۷\frac{۱}{۲}$ متن $۸ \times ۴\frac{۱}{۲}$

آخر میں ترقیمہ اس طرح ہے

تمت التفسیر المبارک المسمی بزبدة التفاسیر فی شهر المبارک جمادی الاول والتاریخ ثلث عشر یوما منه فی وقت العصر..... بیدخط احقر العباد والفقیر الحقیر غلام القادر ولد شیخ احمد غفر له ولد..... احسن الیهما والیه آمین

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی تفسیر حسینی- مملوکہ میاں غوث محمد صاحب- کوٹری کبیر (سندھ)

اس کی پہلی جلد نہیں ہے- دوسری جلد سورۃ الکہف سے الناس تک ہے- اس میں ۴۲۶ صفحات ہیں- سائز ۱۰½ × ۶½ سطریں فی صفحہ ۲۴- الفاظ فی سطر عموماً ۱۸- متن سرخ روشنائی میں- تفسیر سیاہ روشنائی میں- کاتب کا نام اور سال کتابت درج نہیں

سورۃ الناس: بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل اعوذ - بگو پناہ می گیرم

برب الناس- بادشاہ مردمان

الہ الناس- معبود انسان

من شرالوسواس- از شر وسوسہ کنندہ

الخناس- نہان شوندہ وقتے کہ یاد خدا کنند. عادت شیطان آنست کہ چون بندہ خدای رایادکند اومی بگریزد وچون از ذکر حق غافل شود بوسوسہ درآید

الذی یوسوس- آن کسے کہ وسوسہ می کند

فی صدورالناس- در سینہ مرد مان

من الجنۃ والناس- از جنیان وآدمیان یعنی شیاطین الانس والجن ودر لباب آوردہ کہ درین سورۃ پنج جا لفظ ناس واقع شدہ ومعنی آن مکرر نیست (پھر وہی عبارت آخر تک ہے جو تفسیر حسینی مملوکہ سید شاہ محمد شاہ صاحب، ہنگورہ تحصیل پنو عاقل میں ہے-

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی تفسیر حسینی- مخزونہ مدینۃ الحکمت- کراچی

اوراق -۳۵۹- سطریں ۲۶- الفاظ فی سطر ۲۲ سائز صفحہ کا ۸ ۱۱۲ ½

متن ۱۲ x ۵ ½ کاتب اور سال کتابت نامعلوم

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی ترجمہ وتفسیر- مملوکہ سید شاہ محمدشاہ صاحب- ہنگورہ ، تحصیل پنو عاقل.

سائز $8 \times 12\frac{1}{2}$ سطریں ۱۰- الفاظ۷ کاتب اور سال کتابت معلوم نہیں- بہت حسین خطاطی- مطلا حاشیے- (مکمل نسخہ)- یہ دراصل تفسیر حسینی (سنہ۸۹۹ھ) ہے جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے-

متن میں سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے: بنام خدا روزی دھندہ بخشائندہ

سپاس مر خدایے راکہ پروردگار عالمیان است- روزی دھندہ
بخشائندہ- خداوند روز قیامت- خاصہ ترا
می پرستیم وخاصہ از تو یاری می خواھیم- راہ نما مارا
راہ راست- راہ آنان کہ
نعمت کردی برایشان- نہ خشم گرفتگان
برایشان ونہ گمراھان

سورۃ الفاتحہ کی تفسیر اس طرح ہے: بنام خدا روزی دھندہ بخشائندہ
الرحمن- نیک بخشندہ برخلق بوجود حیات
الرحیم-- محافظت از آفات
الحمد- ھر ثنایے کہ از ازل، ابد موجود ومعلوم-- وجملہ آن بتمام وکمال
للہ- مرخدای را کہ مسمی وموصوف است بہ ھمہ اسماء وصفات
رب العلمین- آفرینندہ وپرورندہ وتربیت کنندہ وسازندہ ھمہ عالمیان را
الرحمن- وجود بار دیگر بعد از فنای جھان
الرحیم- بخشائندہ دیگر یار----
مالک یوم الدین- خداوند روز جزا وشمار
ایاک نعبد- ترامی پرستیم وبسکہ غیر تو مستحق عبادت نیست
وایاک نستعین- وخاص از تو یاری می خواھیم درپرستش- --
اھدنا- مارا راہ نمای

toobaafoundation.com

الصراط المستقیم- براہ راست در اقوال وافعال کہ آن راہ متوسط بود میان افراط وتفریط وغلو وتقصیر یا ثابت دار مارا براہ مستقیم کہ دین اسلام است وسنت سید انام علیہ الصلواۃ والسلام وحضرت قطب العارفین غوث الواصلین ناصر الحق والدین خواجہ عبیداللہ قدس سرہ العزیز درین معنی نکتہ بلند وکلمہ ارجمند فرمودہ اند کہ بنمای مارا راہ راست یعنی بامحبت ذاتی خود مشرف تا ازالتفات بخود وبغیر از تو آزاد گشتہ وبتمامی گرفتار نہ گردیم- جز تو نہ دانیم وجز تو نہ بینیم وجز تو نہ اندیشیم- باآنکہ بنما مارا راہ راست یعنی آن راہے کہ حضرت تراست بہ نسبت ہر موجودے کہ آن موجود بے آن راہ بغیر تو آزاد کردیم صراط الذین- بنمای ما راہ آنان کہ بفضل بود-

انعمت علیہم- انعام کردہ برایشان بہ نعمت نبوت ورسالت وولایت وصدیقیت وشہادت وصلاحیت باراہ آنہاکہ اہل قرب اندوباکمال نعمت ظاہر کہ قبول شرعیت است وکمال نعمت باطن کہ اطلاع براسرار حقیقت است ایشان را معزز ومکرم ساختہ

غیر المغضوب علیہم- نہ ازراہ آن کسانے کہ خشم گرفتہ برایشان یعنی قبل از وجود بمعرض غضب تو درآمدہ اند وبدان سبب برکفر اقدام نمودہ یا جہودآن کہ بہ سبب تمرد در معاندہ ومکابرہ وقتل انبیاء وتحریف کتب برایشان خشم گرفتہ-

ولاالضالین- ونہ راہ آنان کہ گمراہان اند یعنی کسانے کہ بعد از وجود در طریق مختلفہ وسبیل منحرفہ افتادند- یا راہ ترسایان کہ بواسطہ افراط در شان مسیح ع وتفریط در باب حبیب صلواۃ اللہ وسلام علیہ گمراہ گشتہ اند

آمین- چنین بادوتعین درسلک کلام علام نیامد

الصراط المستقیم کی تفسیر میں حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہ (م ۸۹۵ھ) کا ذکر آیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مترجم ومفسر سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک رہے ہوں گے

سورۃ الناس کا ترجمہ یہ ہے: بنام خدا روزی دہ ومہربان

متن میں ترجمہ یہ ہے: بگو پناہ می گیرم بہ پروردگار آدمیان، بادشاہ مردمان.

toobaafoundation.com

معبود انسان- از شر شیطان گریزنده از ذکر-
آن که وسوسه می کند در سینه هاے مردمان
از جنیان وآدمیان-
حاشیے میں تفسیر اس طرح ہے:
قل اعوذ- بگو پناه می گیرم
برب الناس- به پروردگاه عالمیان
ملک الناس- بادشاهِ مرد مان
اله الناس- معبود انسان
من شر الوسواس- از شر شیطان وسوسه کننده
الخناس- نهان شونده وقتے که یادِ خدا کنند- عادت شیطان است که چون بنده خدای رایادکند او
می بگریزد وچون در وسوسه در آید
الذی یوسوس- آن کسے که وسوسه می کند آن را که ذکر حق غافل---
فی صدورالناس- در سینه های مردمان
من الجنة والناس- از جنیان وآدمیان یعنی شیاطین وانس ودر لباب آورده که در این سورة پنج جا لفظ ناس
واقع شده ومعنی آن مکرر نیست- مراد به اول اطفال اند ومعنی ربوبیة دلالت است برآن وبه ثانی جوانان ولف ملک که به قهر وسیاست است دلیل آن است ومشابه باشد به آن- وبه ثالث پیران واسم اله که مبنی است از اطاعت وعبادت، مناسب آن وبه رابع صالحان که وسواس مورد است باقوی انسان- وبه خامس مفسدان وعطف او برجنة که دلالت می کند برآن- محققان- برآنند که عدد پنج که مر آئینه کلیه می کند که آن را حضرات خمس خوانند ومنحصر دروست دلالت برنهایت تمامی دارد وبدین جهت اورا دائره گویند ودوران اول بشارت به آن است که هر چند اورا در نفس او ضرب کنند وحاصل ازو دراو ضرب نمایند الیٰ غیرالنهایة او عدد خود رابنماید، چون بست وپنج وصدوبست وپنج وعلی هذا- پس خلاصه مکونات که آنانست واطراف هریکے از آنها بازی پنج انتها یافته مؤید بدین قول

toobaafoundation.com

است آنکہ معوذ ثانیہ سور قرآنی برآن منتہی می گردد وپنج بار لفظ الناس تکرار یافتہ ودرین عدد استواری بے نہایت مندرج است وبیان شطری ازان درجواہر التفسیر سمت تحریر پذیرفتہ واللہ علیم قدیر- در افتتاح کلامی الھی بحرف با واختتامش بحرف سین غیر نیست، چہ مرکب ازین دو حرف بس باشد وعرب گویند بسبک ای حسبک- پس معنی چنین باشد کہ حسبک من الکونین وما اعطینک من الحرفین واز نوادر اتفاقات آنست کہ این دو حرف در لغت پارسی بھمان معنی حب آید- یعنی پسندیدہ وحکیم سنائی قدس سرہ (م سنہ ۵۴۵ھ) اشارتے بدین معنی فرمود:- اول وآخر قرآن زچہ با آمد وسین یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس

حسبی اللہ وکفی سمع اللہ لمن دعیٰ لیس وراءاللہ المنتہی فلہ الحمد فی الاخرۃ والاولیٰ- والصلواۃ والسلام علی حبیبہ محمد المصطفیٰ وعلیٰ آلہ اجمعین- تم بعون اللہ الملک الوھاب-

اس آخری عبارت میں لباب (تفسیر لباب فی معانی التنزیل معروف تفسیر خازن از شیخ علاءالدین علی بن محمد بغدادی (م سنہ ۷۱۵ھ) اور خود کی جواھرالتفسیر کا ذکر ھے (۱)

ظاھر ھے کہ اس کے بعد تفسیر حسینی۸۹۹ھ مین لکھی گئی ھوگی

---

(۱) تفسیر حسینی مطبوعہ سنہ۱۲۷۸ھ (مطبع نامعلوم) کے سرورق پر اس مفسر کی تصانیف میں جواھر التفسیر کا نام بھی شامل ھے- ایک اور جواھر التفسیر ثعلبی (م۸۷۶ھ) کی بھی تھی.

لیکن سید عارف نوشاھی نے فھرست نسخہ ھای خطی (موزہ ملی پاکستان- کراچی- کے صفحہ ۴ میں لکھا ھے " حسین بن علی کاشفی (م ۹۱۰ھ ۱۵۰۵ع) بہ سال سنہ ۸۹۰ھ ۱۴۸۵ع (جواھر التفسیر لتحفۃ الامیر) جلد اول نگاشت ودر ۸۹۲ھ ۱۴۸۷ع جلد دوم پرداخت وبعد از تفسیر آیت ۸۴ سورۃ النساء در گذشت- یعنی اوپر جو جواھر التفسیر کا ذکر ھے وہ جلد اول رھی ھوگی اور ساتھ ھی وہ تفسیر حسینی بھی وہ لکھتے رھے ھوں گے-

toobaafoundation.com

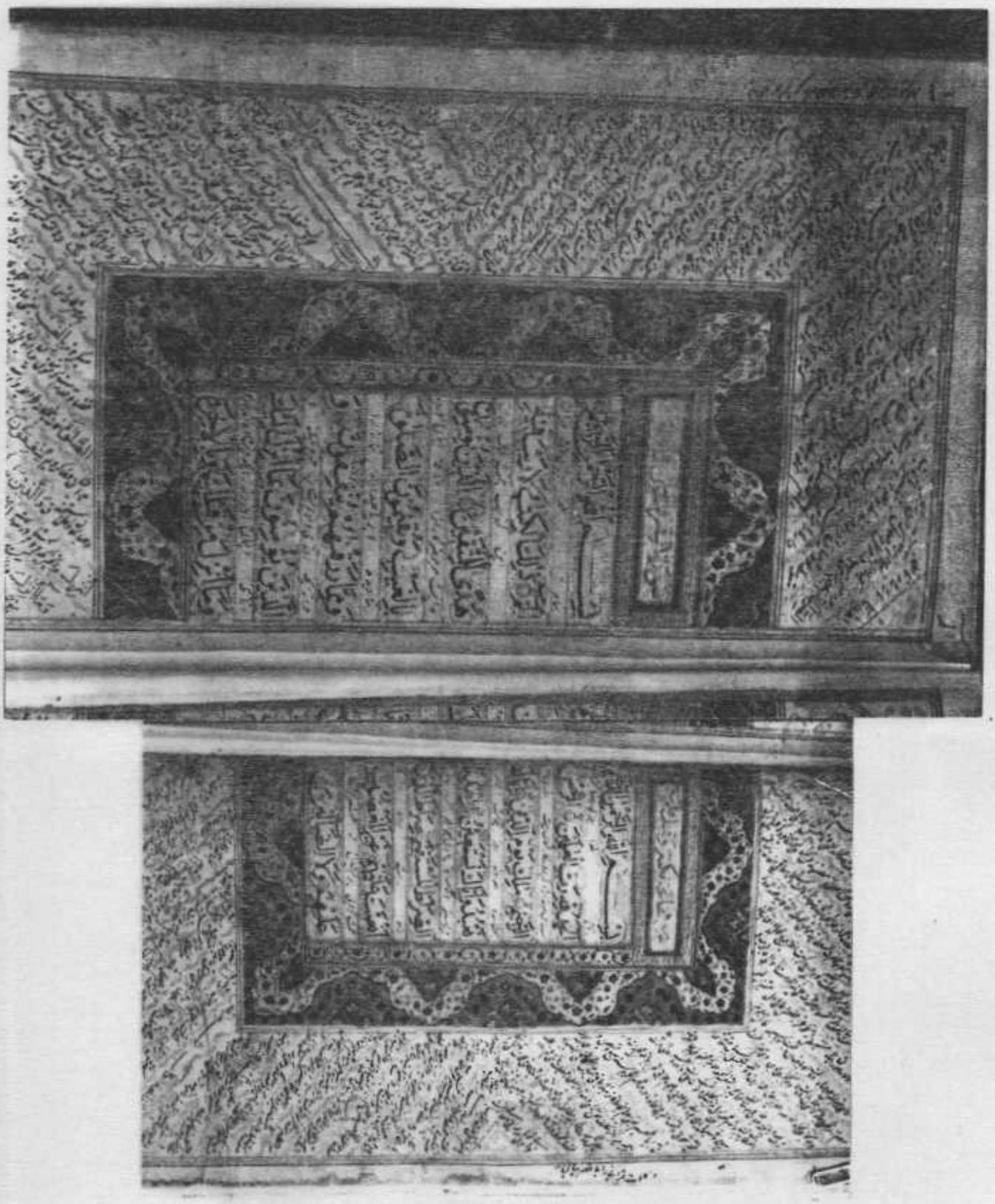

toobaafoundation.com

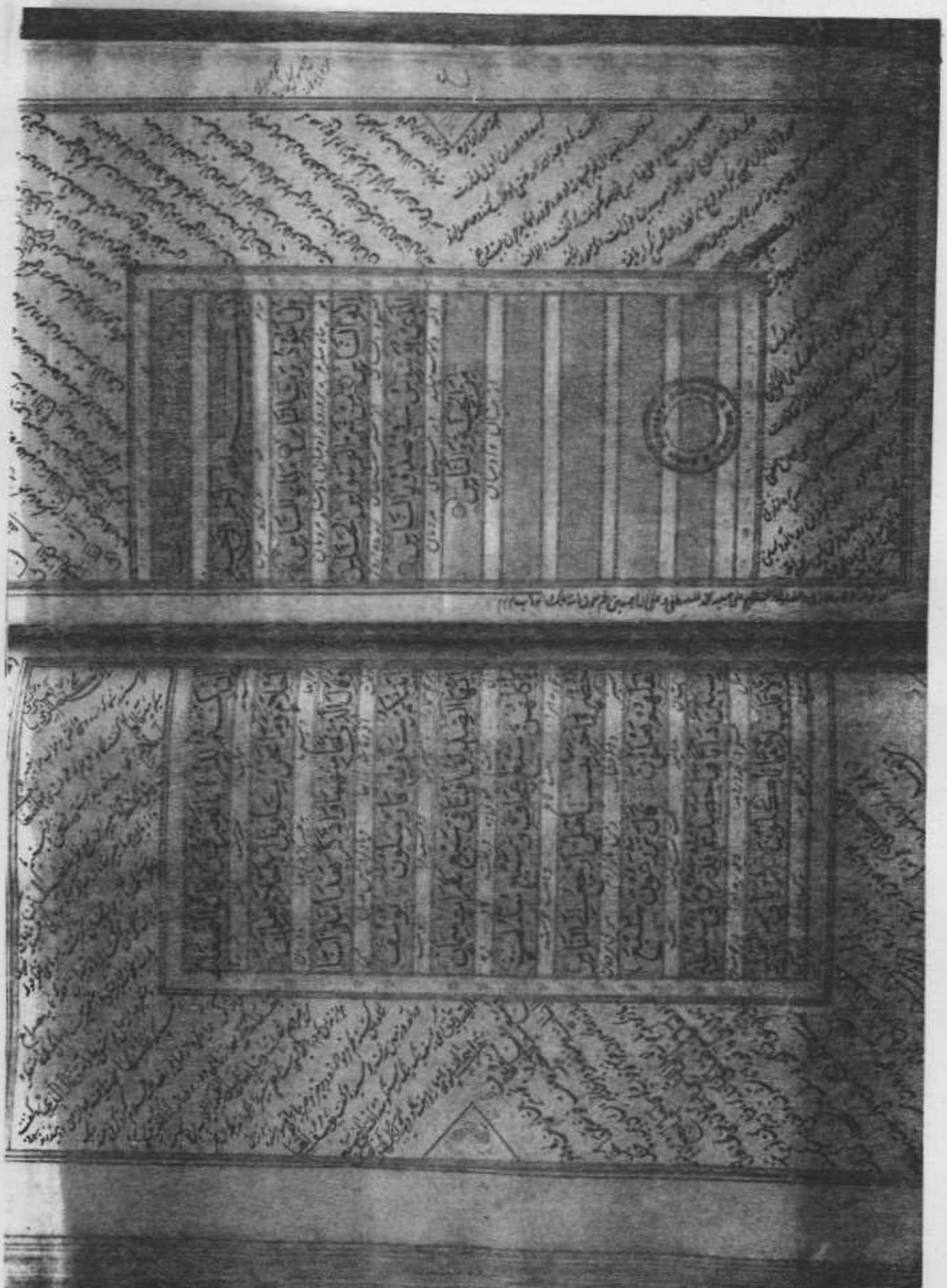

toobaafoundation.com

قرآن مجید (مطبوعہ) مترجم حضرت مخدوم نوح

مخدوم نوح (لطف اللہ) بن مخدوم نعمت اللہ ۲۷ رمضان المبارک سنہ۹۱۱ھ کو پیدا ہوئے تھے- سات سال کی عمر میں مخدوم شاہ دنو (مخدوم عارلی) کی خدمت میں رہ کر قرآن پاک حفظ کیا اور دوسرے علوم موہب الٰہی سے حاصل کیے اور بزرگان دین کی صحبت سے استفادہ کیا ۲۷ ذی القعدہ سنہ۹۹۸ھ کو وفات پائی

مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب نے ان کے اس فارسی ترجمے کی پانچ خصوصیات اس طرح بیان فرمائی ہیں

(۱) بقدامت خود شرف اولیت دارد

(۲) اسرار ورموز مقطعات ومتشابہات را اشارۃ واضح می کند

(۳) چندین مسائل را در بین السطور ترجمہ بیان می کند تاآن کہ احتیاج بہ دیگر تفسیر وترجمہ نبا شد

(۴) زبان فارسی غایت سہل استعمال شدہ کہ ہر یکے عالم وغیر عالم اڑان استفادہ خواھد کرد

(۵) در اکثر جا ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم راحسب تعلق حرف جار مختلف بیان می کند و این جدتے است کہ درھیچ دیگر ترجمہ فارسی دیدہ نہ شد.

الحمد شریف کا ترجمہ (مع بسم اللہ الرحمن الرحیم) اس طرح ہے:

ابتدامی کنم بنام خدای سزائے پرستش، روزی دھندہ، رحمت کنندہ، شکر وسپاس وستایش مر خدائے راکہ پروردگار عالمیان ست- روزی دھندہ، رحمت کنندہ- بادشاہ روز حساب وجزا- تو خداوند رامی پرستیم واز تو خداوند یاری ومدد می خواھیم- ثابت دار مارا راہ راست- راہ آنھا کہ نعمت کردی برایشان- نہ راہ آنھاکہ خشم گرفتہ است برایشان یعنی یھودان ونہ راہ گمراھان یعنی ترسایان.

لیکن سورۃ البقرہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنامِ خدائے رحمت کنندہ عام در دنیا بروزی ودر عقبیٰ بمغفرت وفیروزی الحمد شریف کے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا وہ ترجمہ جو اوپر نقل ہوا کئی سورتوں کے شروع میں ہے پھر الانفال اس طرح شروع ہوتی ہے

toobaafoundation.com

بنام خدای بخشائنده ورحمت کننده

سورة یونس کے شروع میں اس طرح ھے: بنام خدای بسیار رحمت ھم عام وھم خاص

سورت الانفال اور سورة ھود میں ایک جیسا ھے- لیکن سورة یوسف کے شروع میں ھے: بنام خدای مھربان رحمت کننده سورة الرعد کے شروع میں ھے: بنام خدای بخشائند مھربان

سورة ابراھیم کے شروع میں ھے: بنام خدای روزی دھنده دوست ودشمن- رحمت کننده دوستان

سورة الحجر کے شروع میں اس طرح ھے: " بنام خدای رحمت کننده عام در دنیا ورحمت کننده خاص در عقبیٰ

یعنی اکثر سورتوں میں بسم الله الرحمن الرحیم کا ترجمہ (ایک دوسرے سے) مختلف ھے

حروف مقطعات کے ترجمے اس طرح ھیں

الٓمٓ= منم خدای که می دانم (۱)

المٓصٓ= منم خدای می دانم وھویدامی کنم

الٓرا= منم خدای که می بینم

المٓرا= منم خدای که بینم ومی دانم

کٓھٰیٰعٓصٓ= (اس کے معنیٰ نھیں لکھے)

طٰهٰ= ای مرد کامل دررجولیت وای ماه شب چھارده

طٰسٓمٓ = بحق طول وسنا وملک من

طٰسٓ : بحق طول وسناءما

یٰسٓ= ای سید بشر

صٓ والقرآن ذی الذکر = بحق قرآن خداوند شرف که بدرستی راست گفت خدای که آمد بشماحق

حٰمٓ= حکم کردند وتقدیر کردند بودنیھارا

---

(۱) بعد میں مولانا ثناءالله امر تسری نے بھی حروف مقطعات کا ترجمہ اپنی تفسیر میں دیا ھے

toobaafoundation.com

بھرحال مخدوم نوح رح کا یہ ترجمہ کئی لحاظ سے اولیت کا حامل ہے (۱)اور مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کا عالمانہ مقدمہ بہت ہی قیمتی ہے۔

---

(۱) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے ۱۹۶۲ع میں مخدوم نوح رح کے ترجمہ کا پہلا پارہ (مع مقدمہ) جناب مخدوم طالب المولیٰ مرحوم کی اجازت سے شائع کیا تھا اور انگریزی میں بھی اس ترجمے کے متعلق مضمون شائع کیا تھا

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (فارسی مترجم)- مخزونہ نیشنل میوزیم، کراچی، نمبر ۵۱-

خوبصورت نسخ، مطلا، نیلا اور سرخ حاشیہ، شروع کے دو صفحے بہت مزین ہر سطر کے نیچے لفظی فارسی ترجمہ جو نستعلیق میں ہے اور سرخ روشنائی سے ہے، سورتوں کے نام بہت خوبصورت خط میں اور لاجوردی رنگ میں ہیں، آیات کے دائرے مطلا ہیں صفحہ کا سائز $\frac{1}{2}$۱۲ x ۸ متن کا سائز ۹+۵ ہے، اوراق ۳۰۸ ہیں، نسخہ آب رسیدہ اور کہیں کہیں کاغذ خستہ ہے، دسویں صدی ہجری کا معلوم ہوتا ہے، کاتب نامعلوم (ہر صفحہ میں چودہ سطریں ہیں اور ہر سطر میں آٹھ الفاظ ہیں.

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ یہ ہے:

بنام خداوند بخشاینده مهربان
ستائش مرخدائے را کہ پروردگار عالمیان است، بخشاینده مهربان
صاحب روز جزا، ترامی پرستیم
واز تو مدد می خواهیم- راه نما مارا براه
راست، راه کسانی کہ احسان کرده
برایشان، نہ راه آنان کہ خشم کرده برایشان
ونہ راه گمراهان

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

قلمی مترجم قرآن مجید- مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۸۵ کراچی

یہ حمائل شریف ہے، صاف نسخ- مطلا اور رنگین حاشیے- شروع کے دو صفحے رنگین، آخری چار سورتیں نہیں ہیں، ہر سطر کے نیچے فارسی ترجمہ نستعلیق میں سرخ روشنائی میں ہے، سورتوں کے نام مطلا سطح پر سفید روشنائی میں ہیں اور آیتوں کے دائرے مطلا ہیں، ہر سیپارے کی ابتداء مزین ہے اور رکوع بھی مزیّن ہیں

اوراق ۴۵۹- صفحہ کا سائز ۷×۴ متن کا ۵×۲½ ہر صفحے میں گیارہ سطریں- ہر سطر میں عموماً ۸- الفاظ کاتب نامعلوم، گیارھویں صدی ہجری کا نسخہ معلوم ہوتا ہے، سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدای بخشائنده مهربان
هر فرد حمد ثابت مرخدای راکه پروردگار عالمیان روزی دهنده
بخشنده(مهربان)+ خداوند روز جزا، مرترا
پرستیم ومرترا یاری خواهیم- راه نما مارا
راه راست راه آنانکه
نعمت دادی برایشان (نه آنانکه) خشم گرفتی برایشان
ونه گمراهان

(اکثر ترجمہ غیر مقروء)

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

قلمی (مترجم فارسی) قرآن مجید- مخزونہ نیشنل میوزیم- نمبر- ۱۲ کراچی

صاف نسخ میں سرخ اور نیلے حاشیوں کے اندر ہے- ہر آیت کے نیچے فارسی ترجمہ- شروع اور آخر کے صفحات حسین مطلاّ اور رنگین ہیں پاروں اور سورتوں کے نام سرخ روشنائی میں ہیں- رکوع بھی اسی طرح سرخ روشنائی میں ہیں- آیتوں کے ختم ہونے پر دائرے مطلاّ ہیں- آخری ورق پر ترقیمہ ہے کہ یہ نسخہ خان محمد ناصر کے عہد میں سنہ۱۱۰۹ھ میں عبدالرحمن نے کتابت کیا- کہیں کہیں کرم خوردہ ہے- اوراق سنہ ۳۵۰- سائز ۱۰ ۳/۴ x ۷ ۱/۴ ہر صفحہ میں ۱۱ سطریں متن کی اور ترجمہ کی بھی- ہر سطر میں عموماً نو الفاظ

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

ابتدامی کنم بنام خدای روزی دھندہ مھربان
سپاس مرخدای راست کہ پروردگار عالمیان است بخشائندہ مھربان است
بادشاہ روز قیامت- مر ترامی پرستیم ومراز تو
یاری می خواھیم- ثابت دار مارا برراہ راست کہ راہ ایمان---
راہ آنانکہ انعام کردہ برایشان از مومنان مخلص- نہ راہ
آنانکہ غضب وقھر کردی برایشان از جھودان ونہ راہ آنانکہ گمراہ اند کہ نصاریٰ اند

سورۃ التوبہ (آیت ۴۰) کا ترجمہ اس طرح ہے:

اگر یاری نہ دھید پیغمبر را پس تحقیق یاری دادہ است خدا چون بیرون کردند آنانکہ کافر شدند بحالےکہ دویم دو بود چون آن ھردو درغار حرا بودند گفت او مربار خود را، اندوہ مکن- بدرستی کہ خدای باماست- پس فروفرستاد خدای سکون اورام خود
مراورا وقوی کرد اورا بہ لشکرھا کہ نہ دیدید آنھارا وسخن
کافران را فروترین وسخن خدای، آن بالا ترین است وخدای
غالب است راست کار-

toobaafoundation.com

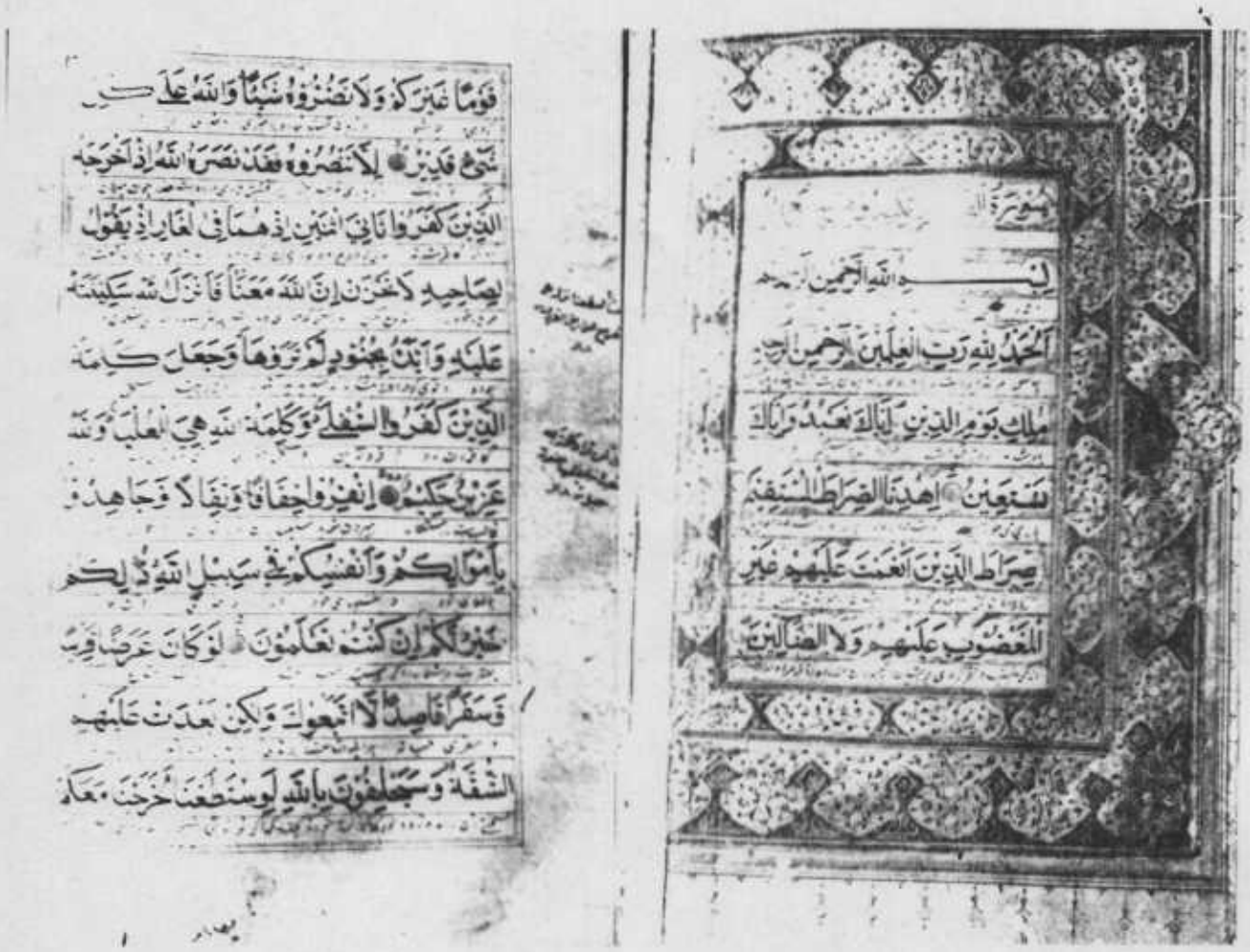

سورة الـ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم

ملك يوم الدين اياك نعبد واياك

نستعين اهدنا الصراط المستقيم

صراط الذين انعمت عليهم غير

المغضوب عليهم ولا الضالين

فوما غيركم ولا تضروه شيئا والله على

شيء قدير الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه

الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول

لصاحبه لا تحزن ان الله معنا فانزل الله سكينته

عليه وايده بجنود لم تروها وجعل كلمة

الذين كفروا السفلى وكلمة الله هي العليا والله

عزيز حكيم انفروا خفافا وثقالا وجاهدوا

باموالكم وانفسكم في سبيل الله ذلكم

خير لكم ان كنتم تعلمون لو كان عرضا قريبا

وسفرا قاصدا لاتبعوك ولكن بعدت عليهم

الشقة وسيحلفون بالله لو استطعنا لخرجنا معكم

(قلمی) قرآن مجید (مع فارسی ترجمہ وتفسیر)

جناب قدیر محمد شاہ جیپوری مرحوم (ایڈووکیٹ) کی صاحبزادی کے پاس حیدرآباد (سندھ) میں موجود ہے- سائز ۸X۱۳- متن ۱۰ x ۵½ سنہ ۱۱۱۰ھ میں لکھا گیا- سطریں فی صفحہ ۱۵- الفاظ فی سطر عموماً ۱۱- ہر پارہ عموماً دس اوراق پر مشتمل ہے- جدول طلائی ہے- متن کے نیچے فارسی ترجمہ اور حاشیوں میں فارسی تفسیر ہے لیکن وہ کہیں کہیں ہے اور وہ کسی اور کی لکھی ہوئی ہے

ترجمہ سورۃ الفاتحہ اس طرح شروع ہوتا ہے: بنام خداوند بخشاینده مهربان ستایش مرخدای را کہ پروردگار عالمیان ست- بخشاینده مهربان- شاهد است

روز جزا(ترامی پرستیم واز تو مدد می جوئیم- رسان مارا
راہ راست- راہ کسانے کہ احسان کردہ برایشان
نہ راہ آنان کہ خشم کردہ شدہ اند ایشان ونہ راہ گمراهان

سورۃ التوبۃ کی آیت ۴۰ میں جہاں اذ یقول لصاحبہ لا تحزن کا ترجمہ یہ ہے: چون می گفت رسول مر یار خود را کہ متترس..... حاشیے میں دوسرے قلم سے اس طرح ہے: اهل سنت باین آیت کریمہ استدلال برفضیلت ابی بکر نموده اند از دو جهت- یکی آنکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورا از میان مومنین برگزید برای رفاقت خود- دیگری آن کہ حق تعالیٰ ازو تعبیر بلفظ صاحبہ فرمود صاحب رفیقے ست موافق در دین- وجواب گفتہ اند اول بآن کہ این مسلم نیست کہ بہ فرمود آنحضرت، ابوبکر رفاقت نموده بود بلکہ اصح آنست کہ بے خبر واطلاع آنحضرت از عقب آنحضرت رفتہ ودرراہ ملحق بہ وی شد- لا علاج آنحضرت اورا بیاخود برد----- لا نسلم کہ صاحب، رفیق موافق در دین است وایمان بلکہ مطلق رفیق است- چنانچہ از لغت وحرف ظاهر می شود ودلیل برین آنکہ حق تعالیٰ از رفقای حضرت یوسف (علیہ السلام) باآنکہ کافر بودند در دو جا تعبیر بلفظ صاحب فرمود کہ یصاحبی السجن ءارباب متفرقون- ویصاحبی السجن اما احد

toobaafoundation.com

کما فیسقی ربہ خمرا آورد وکترین رازها کہ برین نکتہ درین تعبیر بخاطر رسیدہ کہ این اشارہ بکفر ابوبکر می شود- اخبار از طرق خاصہ------- کہ ہرچہ در امم سابقہ واقع است نظیرش درین امت واقع است ودرین امثلہ بسیار در اخبار وکلام علمای اخیار واشرارمنقول است-

پس تعبیر از ابوبکر باین لفظ گویا اشارہ است بہ نسبت حکایت فرار حضرت رسالت پناہ بہ غار ورفاقت ابوبکر بہ آنحضرت شبیہ ونظیر محبوس شدن حضرت یوسف عہ در زندان ورفاقت آن دو کافر است بااو- وبعضے از متعصبین اہل عناد ازین راہ ہم استدلال بہ فضیلت ابوبکر کردہ اند کہ حق تعالیٰ درباب او فرمودہ لا تحزن ان اللہ معنا وانزل اللہ سیکنتہٗ علیہ- وگفتہ اند کہ ضمیر علیہ راجع است بہ ابوبکر- وجواب این سخن آنکہ این تفسیر خلاف گفتہ مفسرین است، چہ جمہور مفسرین اتفاق نمودہ اند برین کہ ضمیر علیہ راجع است بہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ومؤید این آنکہ ضمائر قبل وبعد ہمہ راجع بہ آنحضرت است اجماعا- بغیر از ضمیر، سکینتہٗ راجع است بہ اللہ تعالیٰ ونبا برین تخصیص آنحضرت بہ انزل سکینتہٗ تا آنکہ ابوبکر ہم حاضر بود خالی از نکتہ نیست، چہ درجای دیگر حق تعالیٰ فرمود ثم انزل اللہ سکینتہٗ علیٰ رسولہ وعلی المؤمنین- ودرین جا مومن را بہ آنحضرت مذکور نہ ساخت- درخانہ اگر کس است یک حرف بس است واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

سورۃ الحجرات (آیت نمبر۲) میں لا ترفعوا اصواتکم---- کے حاشیے میں وہی حاشیہ نگار اس طرح لکھتے ہیں

--- پس ابوبکر با عمر گفت کہ مطلب تو بجز مخالفت من نیست- عمر گفت، غرضم مخالفت تو نیست- کار بہ نزاع انجامید وآواز ہای شان بلند گردید- پس درین باب آمد: یا ایہاالذین آمنوا لا تقدمو بین یدی اللہ ورسولہ تا آخر- وہم از این ملیکہ روایت کرد کہ گفت، نزدیک بود کہ ابوبکر وعمر ہلاک شوند آوازہا بلند کردند در خدمت رسول خدا وقتے کہ سواران بنی تمیم بخدمت آنحضرت آمدہ بود یکے اشارہ می نمود بہ اقرع بن حابس برادر بنی مجاشع ودیگری دیگری- پس ابوبکر با عمر گفت، مطلبے بجز مخالفت من نہ داری وعمر گفت، غرضم آن نیست

toobaafoundation.com

وآواز شان درین منازعت بلند شد- پس حق تعالیٰ این آیت فرستاد که : یاایهاالذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی----

مترجم گوید که هر گاه بلند کردند آواز در مجلس رسول خدا صلی اللهعلیه وسلم به سبب منازعت بادیگرے موجب حبط اعمال می شد-

پس بلند کردند آواز به سبب منازعت به آنحضرت- پس ظاهر است که چگونه است مصداق این مقال، حال خسران مال عمر بن الخطاب است به سبب منازعت بارسول خدا در مجلس آن عالی جناب درباب حدیث دوات وقلم، قطع نظر از..... از طریق خاصه وعامه بحد تواتر رسیده وگوش زد خواص وعوام گردید- از آن جمله در صحیح بخاری ومسلم از ابن عباس مروی است که رسول خدا در مرض الموت فرمود، بیائید تابنویسم برای شما عهد نامه که بعد ازان هرگز گمراه نه گردید- وگروهے از صحابه ازان جمله عمر بن خطاب حاضر بودند- پس عمر گفت------ آزار بروے غالب شد وقرآن درمیان شماست- مارا کتاب خدابس است- نزاع میان آن گروه واقع شده- بعضے گفتند، برآنچه عمر گفت وغوغا بلند شد آنحضرت فرمود، برخیزید وبیرون روید- ایشان برخاستند- وابن عباس همیشه می گفت که تمام------- رفته بود که مانع شدند از نوشتن آن عهدنامه معهود، درچند باب از صحیحین این حدیث روایت شده که------- خود از سعید بن جبیر از ابن عباس روایت کرد که می گفت که آه از روز پنج شنبه وچه روزے بود آن روز پنج شنبه واشک از دیده هامی ریخت مانند مروارید ومی گفت که رسول خدا فرمود که بیاورید شانها- فرمود بیاورید تختے که بنویسم برای شما خامه که پس ازان هرگز گمراه نه گردید- گفتند، پیغمبر خدا هذیان می گوید- وهم به سندے دیگر از سعید بن جبیر روایت کرد که ابن عباس می گفت، آه از روز پنج شنبه وچه روز پنج شنبه بود ومی گریست سجدے که ریگهاے زمین از آب دیده اش ترمی شد- گفتم اے پسر عباس، چه روزے بود آن پنج شنبه، گفت در آن روز کوفت رسول خدا اشتداد یافت وفرمودے، بیاوریدتا بنویسم برای شما نوشته که هرگز گمراه نه گردید، پس ازآن میان گروه حاضران منازعه شد- یکے گفت چه می شود این مردرا که هذیان می گوید- ازوے بپرسید- آنحضرت فرمود، مرا بحال خود

toobaafoundation.com

گزارید- نزد، هیچ پیغمبرے منازعہ روانیست- این حالتے کہ می دارم---- از آنچہ مرا بآن نسبت می کنید- پس ایشان راسہ کار فرمود- مشرکان رافرمود از جزیرہ عرب بیرون کنید وگروھے کہ برشما وارد شوند باایشان سلوک نمائید بہ روشے کہ من باایشان سلوک می کردم وسوم را آنحضرت بیان نہ فرمود یامن فراموش کردم

ومخفی نماند کہ منع عمر از نوشتن عہد نامہ بجز آن نبود کہ می دانست، غرض آنحضرتؐ، تاکید وصایت وخلافت امیر المؤمنین بود- چنانچہ ابن ابی الحدید درجزو دھم شرح نہج البلاغہ از ابن عباس روایت کردہ کہ گفت، در اول خلافت عمر نزد وے رفتم، پرسید از کجامی آئی؟ گفت از مسجد- گفت ابن عمت درچہ کار است، پنداشتم عبداللہ بن جعفر رامی گوید، گفتم با یارنش بہ لھو ولعب مشغول است، گفت اورا نمی گویم، بزرگ خانوادہ شما یعنی علی بن ابی طالب رامی گویم، گفتم در نخلستان مشغول آب کشیدن وتلاوت قرآن است، گفت آنچہ از تو پرسم، راست بگو، ھیچ دردلش آرزوی خلافت است، گفتم آرے، گفت، می پندارد کہ رسول خدا، تصریح بخلافت وے نمود، گفتم آرے زیاد برین بگویم از پدرم پرسیدم کہ آیا علی درین دعویٰ صادق است؟ گفت راست می گوید- عمر گفت درباب خلافت او رسول خدا حرفے مذکور ساخت وتمام نہ کرد- در بعضے اوقات آنحضرت مائل بود بہ تصریح خلافت وے ودر مرض موت می خواست تصریح بنام وے کند- من مانع شدم برای شفقت براین امت وبرای حفظ اسلام- وبہ صاحب این خانہ، سوگند کہ قریش بر علی اجتماع نمی نمودند وبخلافت او راضی نبودند- اگر او خلیفہ شدے عربان از اطراف جوانب بروے شوریدندے- وگفتہ این حدیث را صاحب نامہ بعد از سند او درکتاب خود نقل کردوھم ابن ابی الحدید از ابن عباس روایت کرد کہ باعمر بہ شام می رفتم- روزے بامن گفت، گلہ از پسر عمت دارم، ازوے درخواستم کہ بامن درین سفر آید نیامد، ھمیشہ اورا غمگین می بینم- اندوہ او ازچہ راس است- گفتم تو بہتر می دانی، گفت می پندارم کہ اندوھش ازین راہ است کہ خلافت ازدستش بدر رفتہ، گفتم سبب ھمین است- گفتم می پندارد کہ خلافت را پیغمبر صہ خدا برای او می خواست- گفت ای پسر

toobaafoundation.com

عباس، پیغمبر خدا صہ چیز می خواست کہ خدای تعالیٰ غیر آن را خواست، آنچہ خواست خدا بود بوجود آمد وآنچہ پیغمبر خدا صہ خواست بوجود نیامد

سورۃ الفتح کی آخری آیت کے حاشیے میں اور سورۃ الیل کی آیات ۱۷-۱۸- وغیرہ کے ترجمے کے حاشیے میں بھی حاشیہ نگار نے اپنے عقائد کو پیش کیا ہے۔

مصحف کا متن اور ترجمہ بہت پاکیزہ خط میں ہے، متن سیاہ روشنائی میں اور ترجمہ سرخ روشنائی میں ہے- آخر میں ترقیمہ اس طرح ہے قد وقع الفراغ من تحریر ھذا المصحف المجید والفرقان الحمید فی شھر ربیع الاول فی التاریخ خمس عشر فی یوم الاحد فی بلدۃ شاھ جھان آباد سنہ عشر ومائۃ بعد الالف من ھجرۃ النبوی صلی اللہ علیہ وسلم بید اقل عباداللہ ابن حاجی محمد صالح ابن حسن المازند رانی محمد قاسم غفراللہ تعالیٰ لہ ولوالدیہ ولجمیع اخوان المؤمنین اس ترقیمے سے پہلے ایک طویل فال نامہ ہے اور اس سے پہلے قرآن مجید کے ختم (تحریر) کا ثواب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو، پھر "حضرت اسداللہ غالب امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب، حضرت فاطمہ اور انبیائہ واولیائہ واولادہ وذریاتہ اجمعین" کو پہنچایا گیا ہے۔

toobaafoundation.com

وقالت النصارى المسيح ابن الله ذلك قولهم بافواههم
يضاهئون قول الذين كفروا من قبل قاتلهم الله انى
يؤفكون ● اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون
الله والمسيح ابن مريم وما امروا الا ليعبدوا الها واحدا لا اله
الا هو سبحانه عما يشركون ● يريدون ان يطفؤا نور الله
بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره ولو كره الكافرون ●
هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين
كله ولو كره المشركون ● يا ايها الذين امنوا ان كثيرا
من الاحبار والرهبان ليأكلون اموال الناس بالباطل
ويصدون عن سبيل الله والذين يكنزون الذهب
والفضة ولا ينفقونها فى سبيل الله فبشرهم بعذاب اليم ● يوم
يحمى عليها فى نار جهنم فتكوى بها جباههم وجنوبهم
وظهورهم هذا ما كنزتم لانفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون ●
ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا فى كتاب الله
يوم خلق السموات والارض منها اربعة حرم ذلك الدين

نصف الجزء

فلا تظلموا فيهن انفسكم وقاتلوا المشركين كافة كما
يقاتلونكم كافة واعلموا ان الله مع المتقين ● انما النسيء
زيادة في الكفر يضل به الذين كفروا يحلونه عاما ويحرمونه
عاما ليواطئوا عدة ما حرم الله فيحلوا ما حرم الله زين لهم سوء
اعمالهم والله لا يهدي القوم الكافرين ● يا ايها الذين
امنوا مالكم اذا قيل لكم انفروا في سبيل الله اثاقلتم الى الارض
ارضيتم بالحيوة الدنيا من الاخرة فما متاع الحيوة الدنيا في
الاخرة الا قليل ● الا تنفروا يعذبكم عذابا اليما
ويستبدل قوما غيركم ولا تضروه شيئا والله على كل شيء
قدير ● الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذين كفروا
ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله
معنا فانزل الله سكينته عليه وايده بجنود لم تروها
وجعل كلمة الذين كفروا السفلى وكلمة الله هي العليا والله
عزيز حكيم ● انفروا خفافا وثقالا وجاهدوا باموالكم
وانفسكم في سبيل الله ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون

از کاری خامت یابد او ∴ ایمنش باز گردد مال او
ن در انکار سے کہ رنجی برد او ∴ خیر یابی زانکہ پس آزرد او
ہ برد او خلایق بے نیاز ∴ سازد بس کاری دو عالم بی نیاز
ہ بہ ایشان آید بغال ∴ بازرست از زخم و کی قیل و قال
ا آید زمانی پے بکف ∴ کار او شوریدہ گردد اندکی
ی زنایب آیش بوانش ∴ تا بگیرد در کنارش شاد و خوش
وقع الفراغ من تحرير هذا المصحف المجيد الفرقان الحميد
شهر ربيع الاول في التاريخ خمس عشر في يوم الاحد في بلدة
شاهجهان اباد سنه عشر ومائة بعد الالف من هجرة
النبوي صلى الله عليه وآله وسلم بيد اقل عباد الله
ابن خاجي محمد صالح ابن حاجي الهروي
محمد قاسم غفر الله تعالى له
ولوالديه ولجميع اخوان
المؤمنين

ذ دشمن قہر کردہ شاد باش ∴ واز غم واندوہ دل آزاد باش
ر بغال فرخ نشان مصحفے ∴ مطلع مہر و مہ زدولت بر کفے
ز بکار خویش در مانی بجان ∴ عاقبت یابی ازان خوف و طال
س سعادت بشت در دوسرای ∴ ہم بیابی ہر چہ خواہی از خدا
ش دشمن بینایہ ترس و بیم ∴ باید از دشمن حذر کردن مقیم
س صبری کردہ باید در سراد ∴ چونکہ کردی صبر کارت برکشاد
س روزی چند غم خوار شوی ∴ تا میان عہدہ کاری شوی
ط اگر آید بغال ای خوب کار ∴ در رہ خالق شوی دستیر کار
ظ برآید ایمن است از رنج و درد ∴ پس بیابد آنچہ طالب گشت مرد
ع اگر آید بغال اندر گمان ∴ آشکارا کردہ دشمن در نہان
ع چیزی داد باید خواستہ ∴ چونکہ دادی کار شد آراستہ
ف اگر آید فال ای ہوشیار ∴ خوب کردہ کار تو ای کامکار
ق اگر آید شنبول بے قول ∴ بی شک او ایمن بود از ہر ملال
ی آن بود کز نا ہمان ∴ در خصومت او فتی قال و مقال

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی) مخزونہ نیشنل میوزیم- نمبر ۱۳۰ کراچی

خوش خط نسخ میں ہے ہر سطر کے نیچے نستعلیق میں فارسی ترجمہ جو شروع میں سرخ روشنائی میں ہے لیکن پھر سیاہ روشنائی ہے- سورتوں کی سرخی، آیات کے دائرے اور علامات وقف سرخ روشنائی میں ہیں- سورتوں کی ابتداء میں شان نزول، آیات کی تعداد، ہر سورۃ کے الفاظ اور حروف کی تعداد بھی درج ہے ہر پانچ آیات کے بعد خمس اور ہر دس آیات کے بعد عشر کے الفاظ حاشیے میں لکھے ہوئے ہیں- حاشیوں میں توضیحات فارسی میں ہیں لیکن خط شکستہ میں ہیں- متعدد اوراق میں ان توضیحات میں اضافے بھی ہیں اور وہ سب نستعلیق میں ہیں- قرآن پاک کے اختتام پر قراء عشرہ کے مختصر حالات بھی درج ہیں- آخری صفحے سے ایک صفحہ پہلے کے حاشیے پر سورتوں، آیتوں اور قرآنی الفاظ وحروف کی تعداد بھی دی ہوئی ہے- آخری صفحے پر صلواۃ التراویح کی اہمیت بتائی گئی ہے۔

اوراق ۴۹۳ ہیں- سائز ۱۰X۶- متن ۳X۶ ½ کہیں کہیں دھبے ہیں-مطلا جلد لیکن شکستہ ہے کاتب "مقتدر بخش الشوشتری" ہے سنہ۱۱۳۲ھ میں تکمیل کتابت ہوئی

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ یہ ہے

ابتدا می کنم بنام خداوند بخشائندہ مہربان
ستایش مر خداوندے را کہ پروردگار عالمیان است بخشائندہ
مہربان- بادشاہ روز جزاست- ترا
می پرستیم واز تو مدد می جوئیم- برسان مارا
براہ راست- راہ کسانیکہ احسان کردہ
برایشان- نہ راہ آنانکہ خشم کردہ شدند ایشان ونہ راہ گمراہان

toobaafoundation.com

سورۃ الفلق کا ترجمہ اس طرح ہے

بنام خدائے بخشائندہ مہربان

بگو پناہ می برم بہ پروردگار صبح ازشر آنچہ

آفریدہ واز شرشب چون تاریکیش بھرشفق فراکشد

واز شر زمانے کہ می دمند گرھھا- واز

شر رشک برندہ چون رشک برد

toobaafoundation.com

(قلمی) قرآن مجید مع ترجمہ فارسی مخزونہ

Sindihology Department University of Sindh

سائز ۶×۱۰½ صفحات ۱۳۰۴- سطریں فی صفحہ ۱۰- الفاظ فی سطر ۸

یہ بہت حسین ونفیس نسخہ ہے- اس کے شروع وآخر کے صفحات پر بہت خوش نما اور اعلیٰ درجے کی گل کاری ہے، ہر صفحے پر مختلف پھول مختلف ڈزائن کے ہیں- متن نسخ میں اور ترجمہ نستعلیق میں ہے

ترقیمے سے ظاہر ہے کہ یہ نسخہ فقیر محمد بن ابو طالب جونیجہ مرحوم نے سہ شنبہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۱۷۴ھ کو مکمل کیا تھا، سورتوں کے حاشیے میں شان نزول، تحقیق لغت اور ناسخ ومنسوخ کے مسائل کا ذکر ہے-

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدائے مہربان بخشائندہ
سپاس مرخدائے را کہ آفرینندہ عالمیان، مہربان
بخشائندہ، خداوند روز جزا
ترامی پرستم وخاص از تو یاری می خواہم
راہ نمای مارا براہ راست درافعال واقوال
بنمای راہ آنانکہ فضل خود انعام کردہ برایشان، نہ راہ
خشم گرفتہ برایشان ونہ راہ گمراہان-

سورۃ البقرہ کا ابتدائیہ:

بنام خدائے مہربان بخشائندہ
الم (اناالله اعلم) دراین کتاب خدائے تعالیٰ یعنی قرآن ہیچ،
شک وشبہ نیست- این کتاب راہ نمائندہ مر پرہیزگاران
آنانکہ از صدق عبدہ می گردند بہ نادیدہ
وبرپائے دارند نماز پنجگانہ را و از آنچہ
عطا کردیم برایشان نفقہ می کنند براہل وعیال وآنانکہ

toobaafoundation.com

ایمان می دارند بدان چیز که فرستاده شده است-----
سورة الناس کا ترجمہ-----
بنام خدای بخشاننده مهربان
بگو پناه می گیرم به پروردگار آدمیان
بادشاه آدمیان، معبود آدمیان،
از بدی وسوسه آن شیطان نهان شونده
که وسوسه می کند در سینه های مردمان
از جنیان وآدمیان

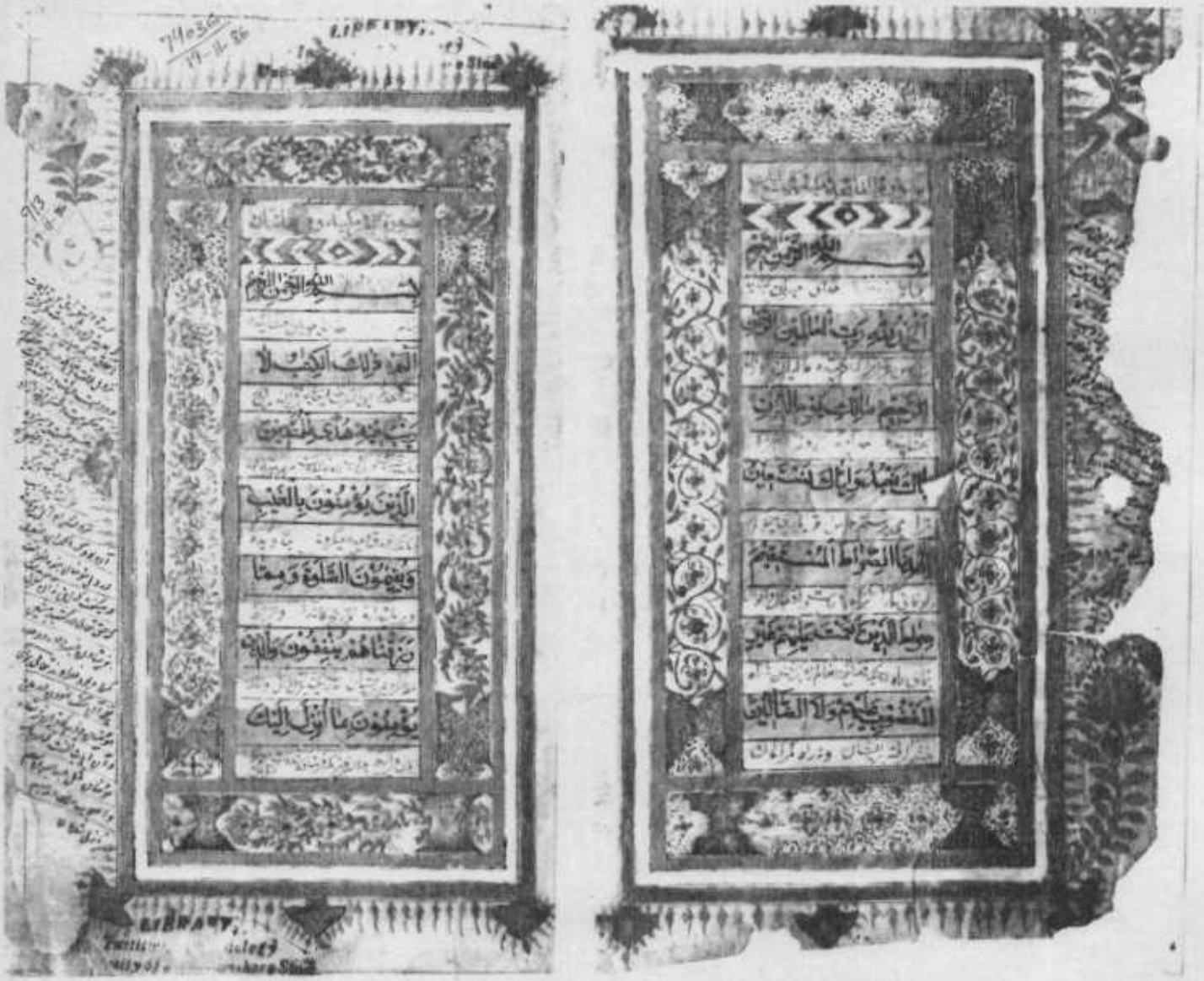

toobaafoundation.com

بسم الله الرحمن الرحيم

قل اعوذ برب الناس

ملك الناس اله الناس

من شر الوسواس الخناس

الذي يوسوس في صدور

الناس من الجنة والناس

لا اله الا الله محمد رسول الله

قد وقع الفراغ من تبديض هذه المصحف المجيد

وفرقان الحميد بيد عبد الضعيف النحيف الراجي

الى رحمت الله الملك الصمد فقير محمد بن مرحوم

مغفور ميان ابو طالب من قوم جونجه غفر الله تعالى

له ولوالديه ولجميع المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات

وقت الضحى يوم الثلثا في التاريخ احد عشر شهر ذو الحج

سنه ۱۱۷۳

toobaafoundation.com

قرآن مجید (دو ترجمہ) مطبع کریمی- بمبئی سنہ ۱۳۲۲ھ

سائزمتن ۹½×۱۲½ صفحات ۸۰۰-

متن کی ہر سطر میں عموماً ۸-۹ الفاظ ہیں اس کے نیچے ہر سطر میں سندھی کے عموماً ۱۱ الفاظ ہیں اور اس کے نیچے فارسی کے نو الفاظ ہیں، سرورق پر لکھا ہے کہ سندھی ترجمہ میاں قاضی عزیز اللہ المتعلوی (م ۱۲۹۳ھ) اور فارسی ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی علیہ الرحمہ (م ۱۱۷۶ھ) کا ہے- (حاشیوں پر "شان نزول از سعدی شیرازی" رح کہی گئی ہے) کہیں کہیں سندھی میں بھی حاشیے ہیں- متن کا خط بہت پاکیزہ اور جلی ہے- اور کتابت میں عام قرآنی رسم الخط ہے- سندھی میں ہر جگہ اعراب ہیں- شاہ ولی اللہ رح کا ترجمہ (سورۃ الفاتحہ) اس طرح شروع ہوتا ہے-

بنام خدای بخشنده مهربان

ستائش خدا راست پروردگار عالمها . بخشائنده مهربان- خداوند روز جزا- ترامی پرستیم واز تو مدد می طلبیم- بنما مارا راه راست راه آنانکه انعام کرده برایشان- بجز آنکه خشم گرفته شد برآنها وبجز گمراهان-

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی) - مخزونہ نیشنل لائبریری- نمبر۱۶۳ کراچی-

اوراق۸۰۵- ہر صفحے میں دس آیات- ان کے نیچے فارسی ترجمہ- بارھویں صدی ہجری کا معلوم ہوتا ہے-

ایک نمایاں خوشخط نسخہ- جس میں سونے کا پانی چھڑکا ہوا ہے- اور سرخ بھی اور مطلا حاشیے ہیں- شروع اور آخر کے صفحات بہت ہی حسین ہیں- بالکل آخر میں دو صفحے مختلف آیات(حسین دائروں میں) بھی ہیں اور دعاے ختم قرآن بھی آخر میں ہے- فارسی ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رح کا ہے-

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے: (اس کے لیے دو صفحے ہیں اور ہر صفحے میں پانچ سطریں اور ہر سطر میں تین الفاظ ہیں)

بنام خدای بخشائندہ مہربان
ستائش خدا راست پروردگار
عالمها بخشائنده
مهربان- خداوند روز
جزا+ ترامی پرستیم و
از تو مدد می طلبیم
بنمامارا راه راست
راه آنانکه انعام کرده
برایشان بجز آنانکه خشم گرفته شد
برآنها وبجز گمراهان

سورۃ التوبہ (آیت ۴۰) کا ترجمہ:

نصرت داده است اورا خدا آنگاه که بیرون کردندش کافران-
دویم دو کس آنگاه که این دو کس درغار بودند آنگاه که می
گفت یار خودرا که اندوه مخور- هر آئینه خدا

toobaafoundation.com

باماست- پس فروفرستاد خدا تسکین خود را بر پیغمبر
وقوت دادش به لشکرها که ندیدید آن را وفروساخت
سخن کافران را وسخن
خدا همون است بلند وخدا غالب درست کار است

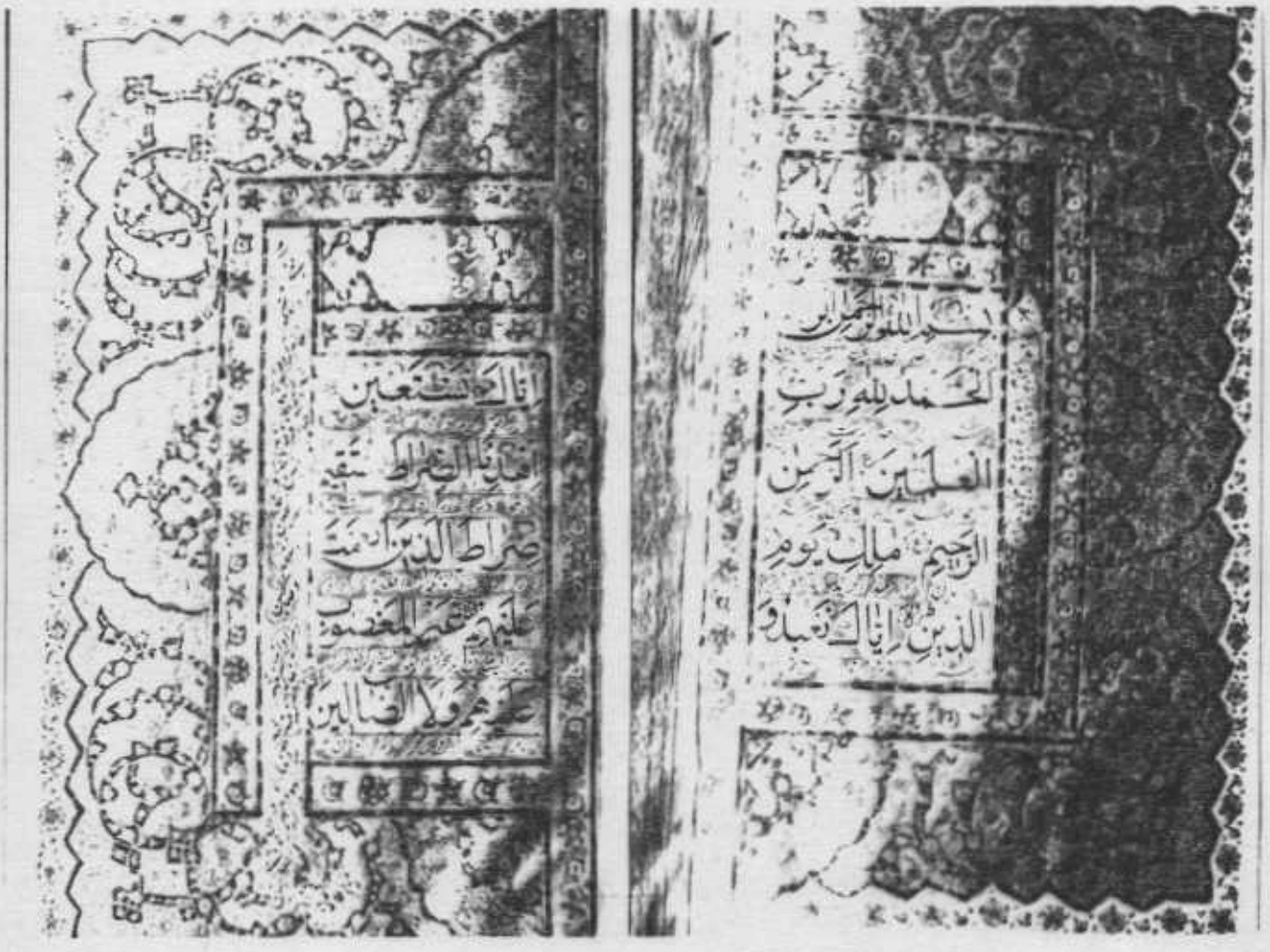

toobaafoundation.com

نصره الله اذ اخرجه الذين كفروا
ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ
يقول لصاحبه لا تحزن ان الله
معنا فانزل الله سكينته عليه
وايده بجنود لم تروها وجعل
كلمة الذين كفروا السفلى وكلمة
الله هي العليا والله عزيز حكيم
انفروا خفافا وثقالا وجاهدوا
باموالكم وانفسكم في سبيل
الله ذلكم خير لكم ان كنتم

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی)- مخزونہ نیشنل میوزیم- نمبر ۲۶۵ کراچی

نامکمل نسخہ جو سورۃ کہف پر ختم ہوتا ہے حاشیوں کی لکیریں سرخ اور نیلی ہیں- ہر آیت والی سطر کی نیچے دو ترجمے ہیں- اوپر فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رح کا ہے اور اس کے نیچے ان کے صاحبزادے شاہ عبدالقادر محدث دھلوی رح کی موضح قرآن والا اردو ترجمہ ہے جو سرخ اور سیاہ روشنائی میں (مترتبًا) لکھا ہوا ہے- دونوں صاف نستعلیق میں ہیں- حاشیوں میں کہیں کہیں فارسی اور اردو میں توضیحات ہیں، وہ بھی (مترتبًا) سرخ اور سیاہ روشنائی میں ہیں

اوراق ۴۰۵ ہیں- سائز $۱۱ \times ۶\frac{۱}{۲}$ متن $۷ \times ۳\frac{۱}{۲}$ ہر صفحے میں سات سطریں آیات کی ہیں اور ہر سطر میں عمومًا سات الفاظ ہیں

سورۃ التوبہ (آیت ۴۰) کا ترجمہ اس طرح ہے:

اگر نصرت نہ دھید پیغامبر راچہ باک- ہر آئینہ نصرت دادہ است اورا خدای تعالیٰ آن گاہ کہ بیرون کردندش (اگر تم نہ مدد کروگے رسول کی تو مدد کی ہے اس کی اللہ نے جس وقت نکالا اسکو)

کافراں دویم دو کس آنگاہ کہ این دوکس

(کافروں نے دوجان سے جب دونوں تھے)

درغار بودند- آن گاہ کہ می گفت یار خودرا یعنی ابوبکر صدیق رضہ رامخور اندوہ

(غار میں جب کہنے لگا رفیق کو اپنے، تو غم نہ کھا)

ہر آئینہ خدا باماست- پس فروفرستاد خدا تسکین خود را بر پیغامبر

(اللہ ساتھ ہے ہمارے- پھر اتاری اللہ نے اپنی طرف سے تسکین اس پر)

وقوت دادش بہ لشکر ہاے کہ نہ دیدید آن راوفرساخت سخن

(اور قوت اس کی پہنچیں تو فوجیں کہ تم نے نہیں دیکھیں اور ڈالی بات)

toobaafoundation.com

وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ
شَيْئًا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۴۰
تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ
الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا
فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ
إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ
وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی- مملوکہ مدرسہ پیر جو گوٹھ- خیرپور

اوراق فی سیپارہ ۱۷ سطریں ۱۱ الفاظ فی سطر ۶ سائز صفحہ کا ۱۰ ½ x ۷ سائز متن ۷ x ۴ نام کاتب اور سال کتابت نا معلوم- ترجمہ نامکمل ہے سورۃ نساء کی ۵۶ آیت تک ترجمہ ہے ترجمہ شاہ ولی اللہ رح کا ہے

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۵ سے ۱۰ تک کا ترجمہ اس طرح ہے

ایشانند بر ھدایت از جانب
پروردگار خویش وایشانند رستگاران ھر آئینہ آنانکہ کافر شدند
برابر است بر ایشان کہ ترسانی ایشان رایانہ ترسانی
ایمان نیارند مھر نھاد خدا بردلھائے ایشان وبر شنوائی ایشان
وبرچشمھاے ایشان پردہ ایست وایشان راست عذاب بزرگ
واز مردمان کسے ھست کہ می گوید ایمان آوردیم بخدا وبروز باز پسین
ونیستند ایشان مومنان فریب میدھند خدارا و مومنان را
وبحقیقت نمی فریبند مگر خود راوآگاہ نمی شوند
در دل ایشان بیماری است پس افزون واو بایشان خدا بیماری را
وایشان راست عذاب دردھندہ بہ سبب آنکہ دروغ میگفتند

سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۳ سے ۵۶ تک کا ترجمہ اس طرح ہے

آیا ایشان راھست بھرہ از بادشاھی پس آن ھنگام نہ دھند بمردمان مقدار نقیرے
آیا حسد می کنند بر مردمان بر آنچہ ایشاں را اللہ تعالیٰ دادہ است از فضل خود پس
ھر آئینہ ما دادیم کسان ابراھیم را کتاب ودانش ودادیم ایشان را بادشاھی بزرگ پس از کفار کسے ھست کہ ایمان آورد بآن کتاب واز ایشان کسے ھست

toobaafoundation.com

که باز ایستاد از وے وکفایت است دوزخ آتش افروختہ هر آئینہ کسانیکہ
کافر شد ند بآیات ما در آریم ایشان را بآتش هر گاه که پختہ گردد پوستهاے
ایشان بعوض پیدا کنیم برائے ایشان پوستهائے دیگر بجز آن تابچند عذاب
برسد آئینہ خدا هست غالب استوار کار

toobaafoundation.com

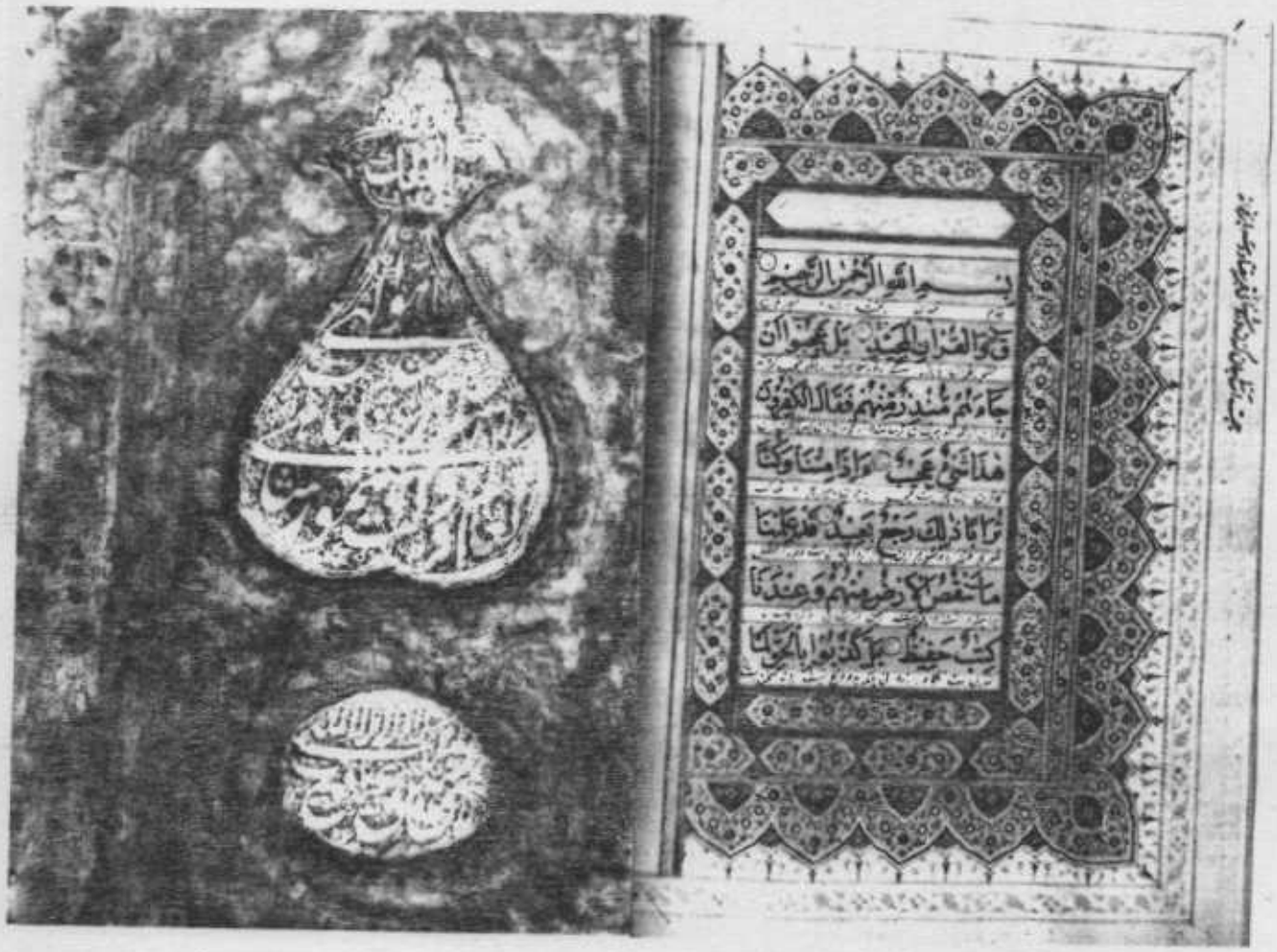

قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی)-مملوکہ پروفیسر نواز علی شوق (شعبہ سندھی- کراچی یونی ورسٹی)

سائز ۱۱x ۶½ اوراق فی پارہ ۱۴- سطریں فی صفحہ ۱۱- الفاظ فی سطر عموماً ۸ فارسی ترجمہ از شاہ ولی اللہ دھلوی رح- حاشیے پر اردو ترجمہ از شاہ عبدالقادر دھلوی

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

ستائش خداراست پروردگار عالمہا یعنی عالم انس وجن وملائکہ ودواب وغیرھم- بخشائندہ مہربان

خدا وند روز جزا یعنی روز قیامت- ترامی پرستیم و

از تو مدد می طلبیم- بنما مارا راہ

راست- راہ آنانکہ انعام کردہ بر آنہا یعنی نبیین وصدیقین وشہداء وصالحین بجز آنانکہ خشم گرفتہ شد بر آنہا یعنی یہود وبجز گمراہان یعنی نصاریٰ

سورۃ التوبہ (آیات ۳۸(۴۰) کا ترجمہ اس طرح ہے.

ای مسلمانان چیست شمارا

کہ چون گفتہ می شود بشما، برون آئید درراہ خدا، گران شدہ میل می کنید بسوی زمین

آیا رضامند شدید بہ زندگانی دنیا، عوض آخرت،پس نیست متاع زندگانی دنیا در مقابل حیات آخرت مگر اندکے- اگر بیرون نیائید عذاب کند خدا شمارا عذابے

دردناک وبدلشما گیرد قومے را بجز شما وزیان نہ رساند خدارا ہیچ

وخدا برہمہ چیز تواناست- اگر نصرت نہ دھید پیغامبر راچہ باک؟ ہر آئینہ نصرت دادہ است اورا خدا

toobaafoundation.com

وقتے کہ بیرون گردندش کافران ازمکہ معظمہ، دوم دوکس یعنی پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر صدیق آن گاہ کہ این دوکس درغار جبل ثور بودند چون می گفت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم یار خود ابوبکر صدیق را اندوہ مخور از آمدن منکران برسر غار ہر آئینہ خدا باما ست در محافظت ونصرت- پس فرو فرستاد خدا تسکین وآرام خودرا بر ابوبکر صدیق وقوت دادش بہ لشکر ہاے کہ نہ دیدندآن را وساخت سخن کافران را فروتر وسخن خدا ہما نست بلند وخدا غالب درست کار است

سورۃ الناس کا ترجمہ:

بگو پناہ می گیرم بہ پروردگار مرد مان- بادشاہ مرد مان- معبود مرد مان
از شر وسوسہ اندازندہ- بازپس روندہ- آن کہ وسوسہ می افگند
در سینہ ہای مردمان از جنس جن باشد یا از جنس مرد مان-

نوٹ: شاہ ولی اللہ رح کے ترجمے کے الفاظ اس نسخے میں اور دھلی کے مطبوعہ نسخے میں (مطبوعہ ۱۳۴۴ھ) بالکل ایک ہی ہیں لیکن کہیں کہیں ترتیب میں فرق ہے- ایک فرق یہ ہے کہ اس نسخے میں کہیں کہیں تشریحی الفاظ بھی ہیں جو مطبوعہ نسخے میں نہیں ہیں- مثلا سورۃ الفاتحہ کے اس ترجمے میں ستائش خدا راست پروردگار عالمہا کے بعد ہے یعنی عالم انس وجن وملائکہ ودواب وغیرہم" پھر بخشائندہ مہربان، خداوند روز جزا کے بعد ہے: "یعنی روز قیامت"-

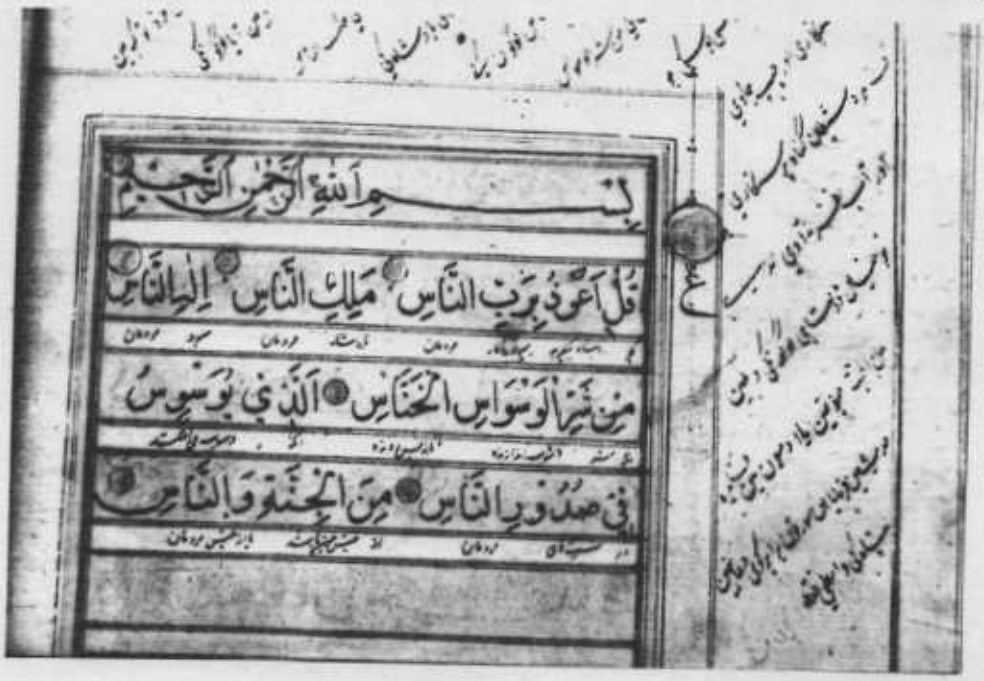

toobaafoundation.com

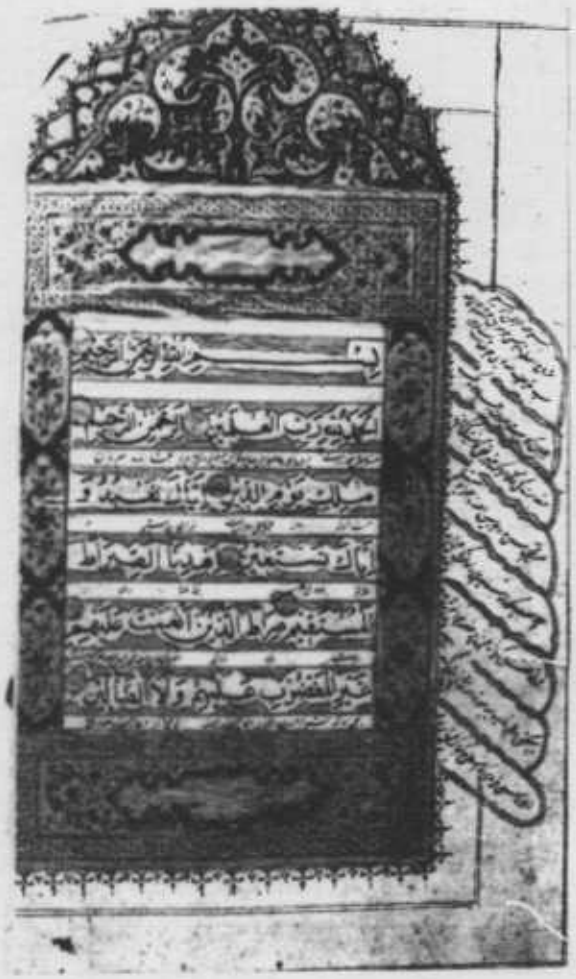

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی) مخزونہ مدینۃ الحکمت لائبریری- کراچی

سائز صفحہ کا $\frac{1}{2}$ ۸ x $\frac{1}{2}$ ۵ سطریں ۱۷ فی سطر الفاظ آٹھ- کاتب اور سال کتابت نامعلوم- تقریبًا گیارھویں صدی کا بہت ھی خوب صورت نسخہ- طلاع، لاجورد، شنگرف اور سیاہ روشنائی سے تحریر شدہ- نسخ خوش ترجمہ شاھ ولی اللہ محدث دھلوی صاحب کا ھے

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ھے

ستایش خدا راست پروردگار عالمہا یعنی عالم جن وعالم انس وعالم ملائکہ- بخشائندہ مہربان خدا وند روز جزا یعنی روز قیامت ترامی پرستیم واز تو مدد می طلبیم- بنمائے مارا راہ راست

راہ آنانکہ انعام کردہ بر آنہا یعنی نبیین وصدیقین وشہداء وصالحین

بجز آنانکہ خشم گرفتہ شد بر آنہا یعنی یہود وبجز گمراھان یعنی نصاریٰ

سورۃ التوبہ آیات ۳۹- ۴۰ کا ترجمہ اس طرح ھے

اگر بیرون نیائید عذاب کند شمارا عذاب دردناک وبدل شماگیرد قومے رابجز شما وھیچ زیان نہ رسانید خدایرا وخدا برھمہ چیز توانا ست

اگر نصرت نہ دھید پیغمبر راچہ باک ھر آئینہ نصرت دادہ است اورا خدا آن گاھہ کہ بیرون گردندش کافران دویم دو کس آنگاہ کہ میگفت یار خود را یعنی ابوبکر را کہ اندوہ مخور ھر آئینہ خدا باماست پس فرستاد خدا بر پیغمبر تسکین خود را وقوت دادش بلشکرھاے کہ ندیدش کسی وفروساخت سخن کافران راسخن خدا ھمون است بلند وخدا غالب درست کار است

سورۃ الناس کا ترجمہ اس طرح ھے

بگو پناہ می گیرم بہ پروردگار مردمان- بادشاہ مرد مان- معبود مردمان

toobaafoundation.com

از شر وسوسہ اندازندہ ذکر گفتہ شود پس رونده- آن کہ وسوسہ می افگند
درسینہ های مرد مان از جنس جن باشد یا از جنس مردمان

نوٹ: شاہ ولی اللہ رح کے ترجمے کے الفاظ اس نسخے میں اور دھلی کے مطبوعہ نسخے میں (مطبوعہ ۱۳۴۴ھ) بالکل ایک ھی ھیں لیکن کہیں کہیں ترتیب میں فرق ھے. ایک فرق یہ ھے کہ ان نسخے میں کہیں کہیں تشریحی الفاظ بھی ھیں جومطبوعہ نسخے میں نہیں ھیں مثلا سورۃ الفاتحہ کے اس ترجمے میں ستایش خدا راست پرودگار عالمها کے بعد ھے " یعنی . عالم انس وجن و ملائکہ.

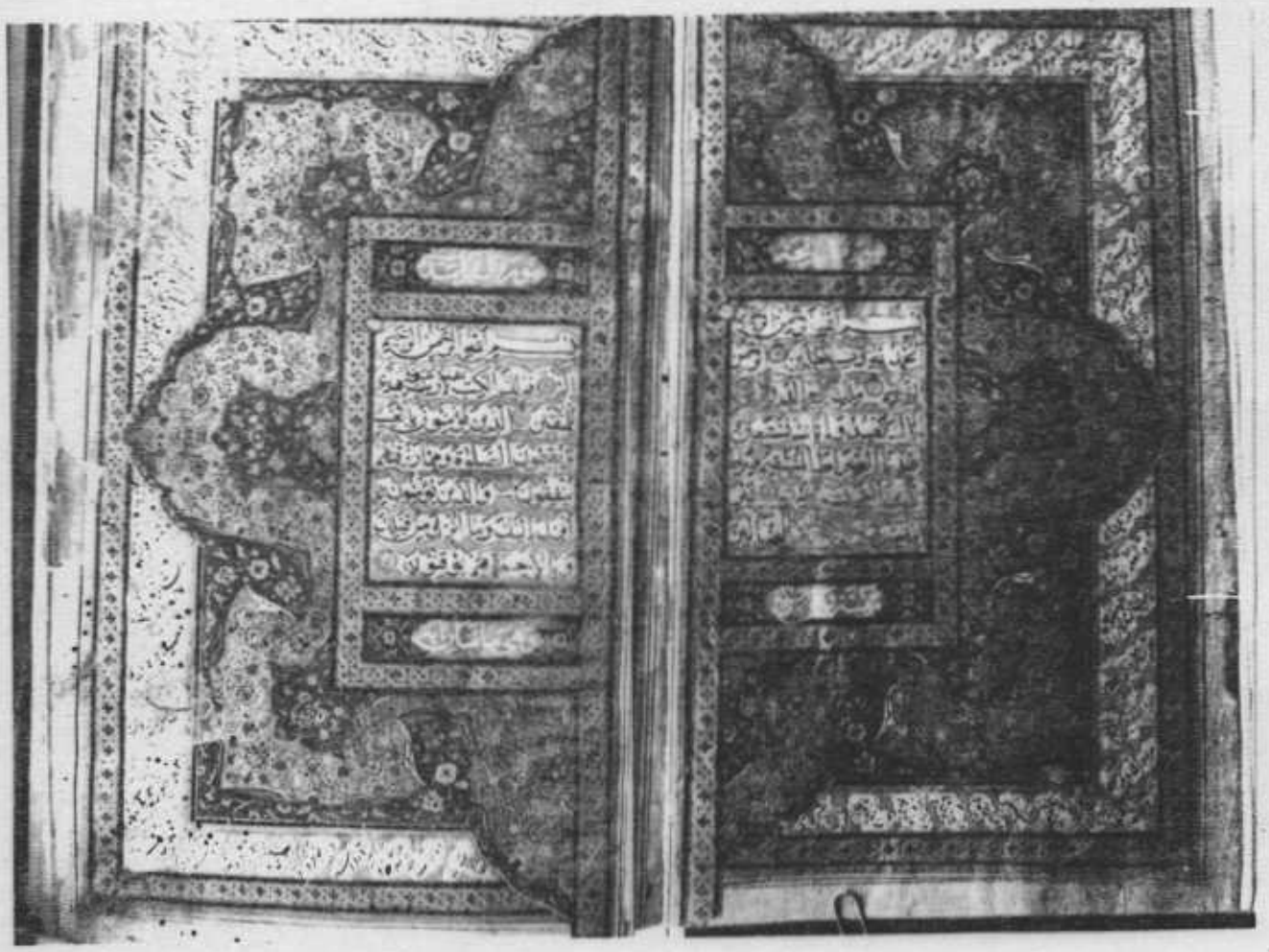

toobaafoundation.com

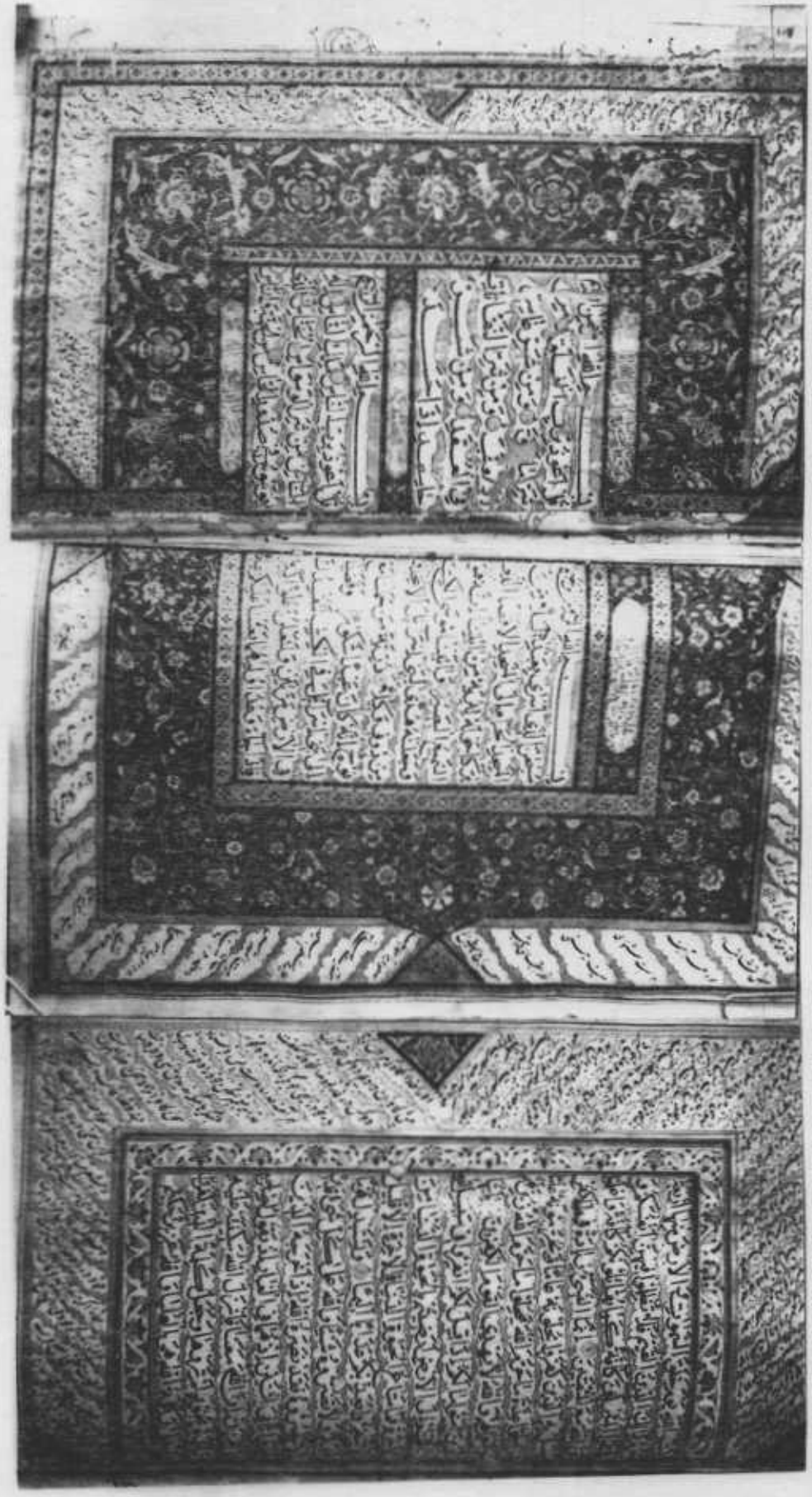

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی) خیرپور سچل لائبریری

خیرپور سچل لائبریری میں ایک قلمی مترجم (فارسی) قرآن مجید ہے- شروع اور آخر میں نہایت مطلا اور منقش- دوسرے اوراق بھی منقش حاشیوں میں ہیں- سائز ۱۰ x ۶½ سطریں فی صفحہ ۱۳- الفاظ فی سطر ۸

حاشیوں میں متن سرخ روشنائی میں اور ترجمہ سیاہ روشنائی میں ہے- آیتوں کے دائرے بھی سرخ روشنائی میں ہیں- مد منفصل کو سرخ روشنائی میں اور مد متصل کو سیاہ روشنائی میں بنایا ہے- سال تحریر درج نہیں- نام کاتب نامعلوم) یہ ترجمہ شاہ ولی اللہ رح کا ہے۔

الحمد شریف (مع بسملہ) کا ترجمہ حاشیے میں اس طرح ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم- می آغازم بنام خدای بخشندہ مہربان

الحمدللہ رب العلمین- ستائش خدای راست پروردگار عالمہا یعنی عالم انس وعالم جن وعالم ملائکہ وعالم ھذا القیاس الرحمن الرحیم- بخشائندہ مہربان

ملک یوم الدین- خداوند روز جزا

ایاک نعبد وایاک نستعین -ترامی پرستیم واز تو مدد می طلبیم

اھدناالصراط المستقیم- بنما مارا راہ راست

صراط الذین انعمت علیھم- راہ آنانکہ انعام کردہ برایشان

غیر المغضوب علیھم ولاالضالین- بجز آنانکہ خشم گرفتہ شد برآنھا وبجز گمراھان-مراد از آنانکہ انعام کردہ شد بر آنھا- چھار فرقہ اند

(نبیین) وصدیقین وشھداء وصالحین- ومراد از آنانکہ خشم گرفتہ شد بر آنھا یھود اند واز..... گمراھان نصاریٰ- آمین (قبول (کن) دعای مارا۔

سورۃ اللّیل کا ترجمہ اس طرح ہے:- قسم بشب چون بپوشاند- وقسم بروز چون ظاھر گرداند- وقسم بذاتے کہ آفرید نر وماده را- ھر آئینہ سعی شما مختلف- پس اما ھر کہ عطا کرد وپرھیزگاری نمود وباور داشت نیت نیک- پس توفیق می دھم اورا برای رسیدن بسرای آسائش- واما ھر کہ بخل کرد وخود را

toobaafoundation.com

بے نیاز شمرد وبدروغ نسبت کرد ملت نیک را- پس توفیق دهم اورا- برای رسیدن سرای دشواری- وهیچ دفع نکند ازوے مال وے وقتے کہ نگون سارافتد- هر آئینہ برما لازم است راہ نمودن- وهر آئینہ ازان ماست آن جهان واین جهان- پس نہ رسانیدیم شمارا ازآن شے کہ شعلہ می زند .....

سورۃ الناس کا ترجمہ یہ ہے:

..... بہ پروردگار مردمان- پادشاہ مرد مان-معبود مرد مان- از شر وسوسہ زندہ- چون ذکر گفتہ شد باز پس روندہ- آن کہ وسوسہ می افگند درسینهای مرد مان- از جنس جن باشد یا از جنس مرد مان

قرآن مجید کے بالکل آخر میں یہ دستاویز درج ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ والصلواۃ والسلام علی رسول اللہ وآلہ وسلم

انجام کرد وعهد بست میر رستم خان تالپر بہ امیر علی مراد خان تالپر براین معنی آنکہ درین ولادستار سرداری وبرادری بہ انضمام عنان تمامی ملک خود بمع سرشماری ومیر بحری وجزیہ واجارہ وگذرها وشکار ماهی کولا بها موافق تفصیل ذیل، حسب قاعدہ وروش سرداران حیدرآباد در عهد سلطنت سرکار ذی اقتدار، گردون وقار انگریز بهادر بدست میر علی مراد خان کہ لائق سرداری است، ابتد اے خریف سنہ۱۲۵۳ھ برضا ورغبت خود بخشیدم- چنانچہ در زندگانی من بر مسند سردار متمکن شدہ ملک مفصلہ ذیل را بہ قبضہ تدخیل خود درآرد ودر همین دستار وهمین ملک کہ من بہ خواهش ومرضی خود می بخشم دعوی ودخل احدے از پسران وبرادر زادگان من نیست ونخواهد بود- واگر کسے دعوی دارشد کاذب است وتصفیہ معاملات برادری ونگاہ داشتن فوج وگفتار و رفتار بہ صاحبان انگریز هم منحصر بررای میر صاحب میر علی مراد خان ممدوح- در این انجام قسم کلام اللہ درمیان است- تفاوت تار موئی نخواهد شد- کفیٰ باللہ شهیدا- تحریر فی التاریخ هفدهم ذیقعدہ ۱۲۵۸ هجری)

toobaafoundation.com

پرگنہ کونھیرہ وچور وابریجہ وکتیرہ — پرگنہ نوشہرہ پیروز — پرگنہ کندیارہ — پرگنہ لدہ کاکن بمعہ خیرپور ولوھری

پرگنہ میرپور وماتیلہ وگھوٹکی — ملک ریگستان وریبنی وناره وقلعہ شاھ کبیر وسردار کبیر وغیرہ قلعہ جات — پرگنہ اباورہ واہ وخیرپور دھرکی

پرگنہ امام واہ — پرگنہ بھونک وبھارہ — سیوم حصہ سبزل پرگنہ مزارکہ

پرگنہ شکارپورموغلی — پرگنہ روپاہ — پرگنہ بلوکہ — پرگنہ چک مزارجہ

پر گنہ کشمور

رستم فقیر تالپر
۱۲۵۳ھ

یہ دستاویز قرآن مجید کے ساتھ چسپاں ھے اور دستاویز کے آخر میں ھے کہ " دراین انجام قسم کلام اللہ درمیان است" اس لیے خیال ھوتا ھے کہ میر رستم تالپر نے کلام اللہ کی قسم اسی قرآن مجید کو اٹھا کر کھائی ھوگی۔ اور مخطوط چونکہ بھت حسین اور مطلا ھے اس لیے ظاھر ھے کہ میر صاحب ھی کے لیے کسی خطاط نے تیار کیا ھوگا اور میر صاحب کی دستار سرداری (سنہ۱۲۵۳ھ) کے وقت سے پھلے ھی تیار کیا جا چکا ھوگا

toobaafoundation.com

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلوة والسلام علی رسول الله وآله وسلم

انجام کرده و عهد بست میر رستم خان تالپر با میر علیمراد خان تالپر

برانمعنی انکه در سنه لاد ستار سرداری و برادری بانضمام عنان

تمامی ملک خود بحد سرشماری و میر بحری و جزیره و اجاله و گذرها

و شکارسایی کوتاب موافق تفصیل ذیل حسب قاعده و روش

سرداران حیدرآباد در عهد سلطنت سرکار ذی اقتدار کردوله بتکار

انگریز مدار بست میر علیمراد خان مراتب سرداری است ابتدای طرف

سند بر ضابطه بست خود بنجشیدم چنانچه در زندگانی من بر سند

سرداری مستمکن باشده ملک مفصله ذیل را به قبضه تصرف خود

درآرد و در عین فرمانروائی و عین ملک که من به خواهش و مرضی خود

بحد بخشم دعوی و دخل احدی از پسران و برادران و کسان

و خویشان بوجه از وجوه نکند و اگر کسی دعوی دارد کاذب است و نصیر الله

معاملات برادری و نگاه داشتن فوج و کفتار و رفتار

باصاحبان انگریز هم منحصر برای میر صاحب میر علیمراد خان

ممدوح در این انجام قسم کلام الله در میان است

تفاوت تار موئی نخواهد شد کفی بالله شهیدا انحریر

فی التاریخ بمفدهم ماه ذی قعده سنه ۱۲۶۲ هجری

پرگنه کوهره و چور	پرگنه نوشهره پیروز	پرگنه کندیاله	پرگنه کاکن
دابر بجه و کشبره			بجه شیرپور و لوهک
پرگنه میرپور و ماتیله	ملک ریگستان و ریتی و نایکه		پرگنه اباوره و خیرپور
و کهونکي	و قلعه شاه کهر و لکهر و میرپور خاص		و ریگستان
پرگنه امام واه	پرگنه بهونک و بهاله	سیوم حصه سبل	پرگنه مزارکی
پرگنه نظام پور و مونجلي	پرگنه روپاه	پرگنه بلوکه	پرگنه چک و مراجه
	پرگنه کشمور		

محال است

toobaafoundation.com

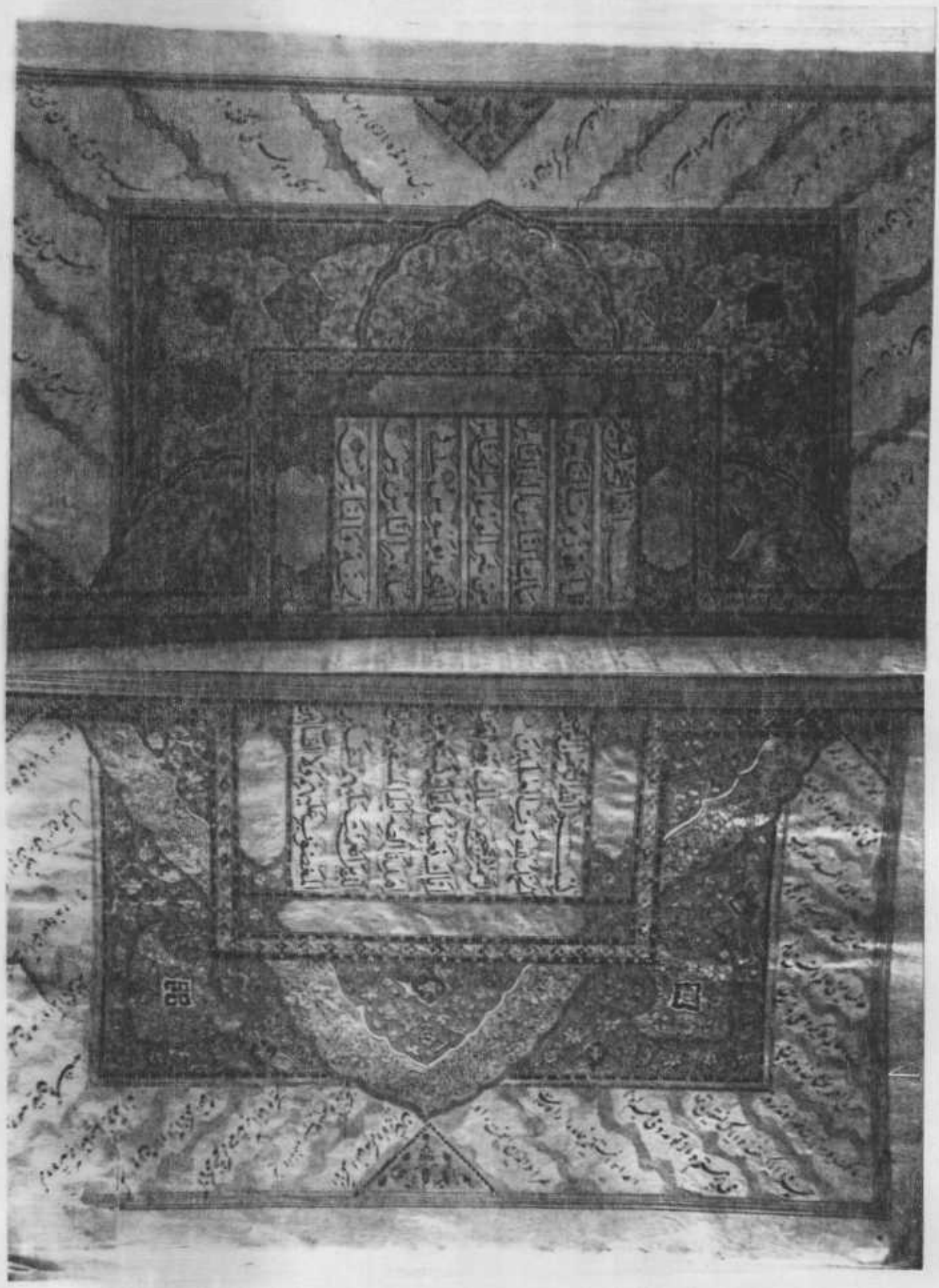

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی) مخزونہ مدرسہ پیر جو گوٹھ- خیرپور

اوراق فی سیپارہ ۱۷- سطریں ۱۱- فی سطر الفاظ ۷- سائز صفحہ کا ۶x۹ نام کاتب اور سال کتابت نا معلوم- ہر منزل کے شروع کے صفحات پر خوب صورت گل کاری کا کام ہے

ترجمہ شاہ ولی اللہ رح کا ہے

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے

بنام خدائے بخشائندہ مہربان
ستایش خدا راست پروردگار عالمها بخشائندہ
مہربان- خدا وند روز جزا
ترامی پرستیم وازتو مدد هي طلبیم
بنما مارا راہ راست راہ
آنانکہ انعام کردہ برایشان بجز آنانکہ
خشم گرفتہ شد بر آنها وبجز گمراهان

سورۃ البقرہ کا ترجمہ اس طرح ہے

بنام خدا بخشائندہ مہربان
این کتاب هیچ شبہ نیست درآن
راہ نماست پرهیزگارانرا آنانکہ ایمان می آرند
بنا دیدہ وبر پا می دارند نماز را
واز آنچہ ایشانرا روزی دادہ ایم خرچ میکنند وآنانکہ
ایمان می آرند بآنچہ فرد آور دہ شد بسوئے تو وآنچہ فرد آوردہ شدہ پیش از تو وبآخرت ایشان یقین دارند

سورہ ق کا ترجمہ اس طرح ہے

toobaafoundation.com

قسم بہ قرآن بزرگے کہ تو پیغامبر خدائے بلکہ تعجب کردند
کافران از آنکہ آمد بدیشان ترساننده از قوم ایشان پس گفتند آن
کافران این چیزیست عجیب آیا چون بمیریم وخاک
شویم حشر کرده شویم این باز گردانیدن است دوراز عقل
هر آئینہ دانستہ ایم آنچہ کم میکند زمین از ایشان ونزدیک ما
کتابے است نگاهہ دارنده نے

toobaafoundation.com

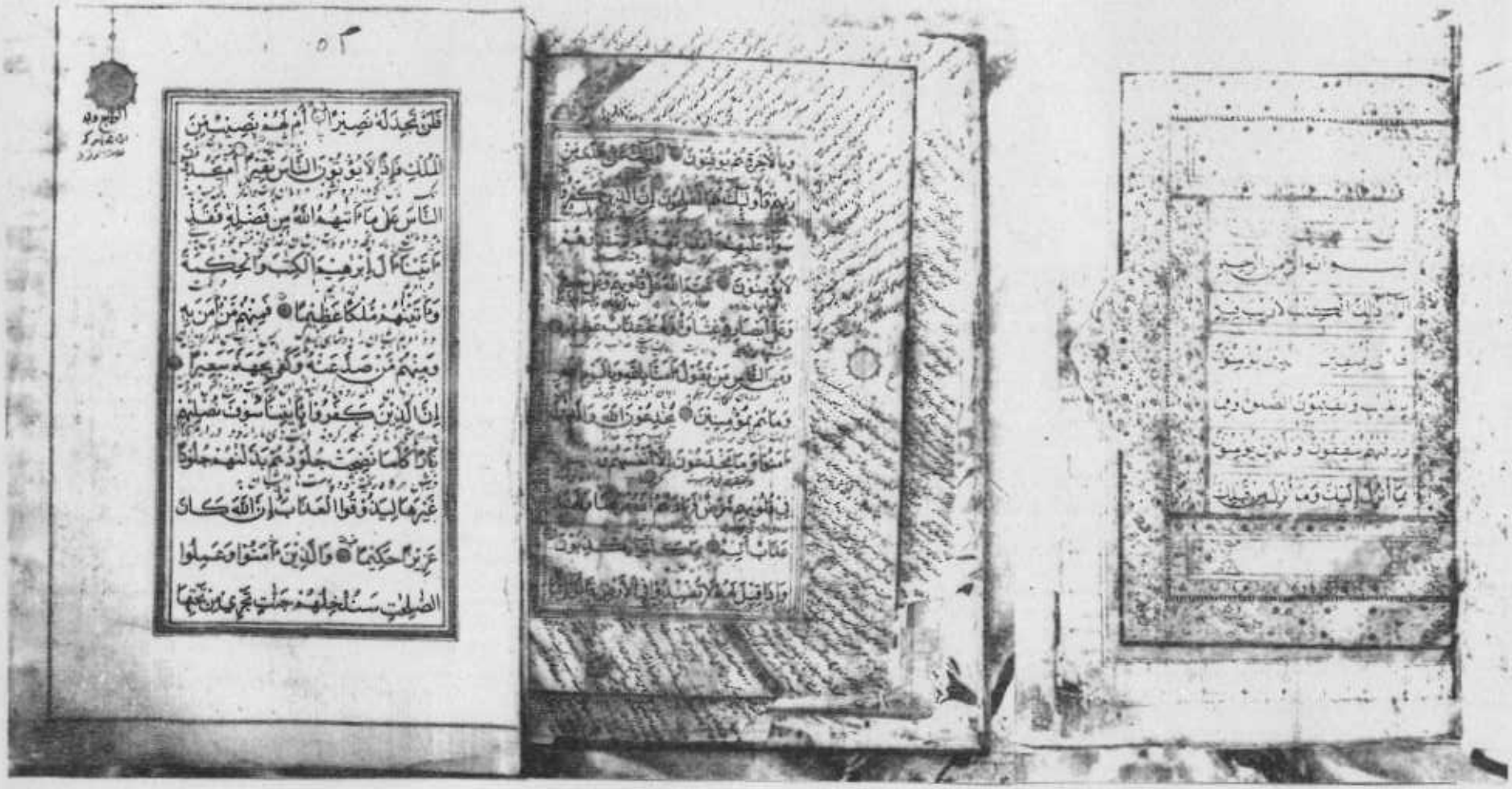

toobaafoundation.com

تفسیر یعقوب چرخی (فارسی-قلمی) مملوکہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان- سندھ یونی ورسٹی - حیدرآباد

سائز ۱۰۱/۲ X ۷ ۸۱/۲ X ۵ متن آخری دو پاروں کی تفسیر ہے کل ایک سو تیس اوراق ہیں. ترقیمہ اس طرح ہے: تمت تمام شد- کار من نظام شد بعون الله الوهاب- بروز یک شنبہ بتاریخ سیزدهم- شهر ذی القعده سنہ۱۱۸۳ھ- کاتب الحروف فقیر احمد بن محمد درویش (یہ تفسیر منہ اول ہے اور چھپ چکی ہے) خواجہ یعقوب چرخی، غزنین کے قصبہ چرخ میں پیدا ہوئے، ہرات اور مصر میں تعلیم حاصل کی، حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ (م سنہ۷۹۱ھ) سے خلافت حاصل کی سنہ۷۵۱ھ میں وفات پائی، قصبہ پلغنو میں دفن ہوئے تفسیر کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے-

لک الحمد یامن بیده الملک وهو علیٰ کل شیءٍ قدیر- والصلواة والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین خصوصا علیٰ رسولنا وسیدنا محمدن السراج المنیر وعلیٰ آله واصحابه وتابعه اجمعین- وبعد فیقول العبد الفقیر المحتاج الی الله الغفور - الراجی یعقوب بن عثمان بن محمد بن محمدن الغزنوی ثم الچرخی ثم السروری رحمهم الله الرحمن الغنی- قد التمس منی زمرة من الاصحاب والاحباب ان اکتب لهم تفسیر---- الفاتحه وسورة الملک الیٰ آخر الکتاب منتخبا فی التیسر والکشاف والکواشی وغیرها بالفارسی لینفع به الخواص والعوام - - - - - - - - قال النبی صلی الله علیه وسلم مفتاح القرآن التسمیه- وقال ابن عباسؓ رضی الله عنهما را جلال القرآن اعوذ بالله من الشیطان الرجیم ومفتاح القرآن بسم الله الرحمن الرحیم - - - - - -

آخری سورۃ کا ترجمہ اس طرح ہے: بگو اے محمد پناہ می گیرم، بپروردگار مردمان، بپادشاہ مردمان، خدای مردمان، از بدی دیو وسوسہ کنندہ یعنی اندیشہ افگندہ دردل دیوباز پس رونده وسر در کنندہ حدیث آمد است کہ دیوالخناس در درون آدمی است ودهان وے همچون دهان خوک است وبقول امام مقاتل وامام قتاوہ رحمهماالله، دهان وے همچون دهان سگ است- دهان را بردل آدمی نهاده است واندیشہ های بد دردل وے می اندازد- چون خدائے تعالیٰ رابپاکی یاد کند پس باز رود وچون غافل شود باز گردد و اندیشهاوبد همچون زنا کردن وشراب خوردن وخون ناحق کردن، در دلی اندازد وهمچون خون دررگ وے در آید- آن وسوسہ کنندہ از دیو باشد واز آدمیان----

toobaafoundation.com

قلمی ترجمہ قرآن مجید، مخزونہ نیشنل میوزیم- نمبر ۱۷۲ کراچی

سرخ اور نیلی لائنوں کے درمیان نسخ میں ہے- شروع کے اور آخر کے دو صفحے مطلا اور رنگین ہیں، ترجمہ سرخ روشنائی میں ہے اور ہر آیت کے نیچے ہے، سورتوں کے نام بھی سرخ روشنائی میں ہیں اور نشانات آیات مطلا مدور ہیں اوراق ۴۹۰ ہیں اور سائز صفحہ ۱۱×۷ اور متن ۷½ x ۴ سطریں فی صفحہ ۱۱- الفاظ فی سطر عموماً ۶ بارھویں صدی ہجری کا معلوم ہوتا ہے۔

شروع کے صفحات صاف نہیں ہیں، سورۃ توبہ کی آیات ۳۹- ۴۰ کا ترجمہ یہ ہے:

---- بدرستی اگر نہ روید درجہاد عذاب نماید شمارا عذاب دردناک عوض آرد گروھے جزشما گزند وضرر نہ رساند اورا چیزے، خدای برھمہ چیزے تواناست- اگر یاری نہ دھید اورا بحقیقت یاری دھد خدای چون اخراج کنند اورا آنانکہ کافر شدند، حال آنکہ یکے از دو بود

چون آن ھردو درغار بودند چون می گفت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مر ابوبکر رضہ را اندوہ مکن بدرستی خدای باماست، پس فروفرستاد خدای آرامش خود را برو وتقویت داد اورا بہ لشکرھاکہ نہ دیدید شما آن را گردانید دعوت آنانکہ کافر شدہ بودند زیرتر ودعوت خدای آن بالا تراست وخدای غالب وحکیم است

toobaafoundation.com

قلمی فارسی ترجمہ قرآن مجید- مخزونہ مدینۃ الحکمۃ- کراچی

دو جلدوں میں(ورق ۲۷۳ (پہلی جلد میں) ۳۱۸ (دوسری جلد میں) - سطریں فی صفحہ ۱۰- الفاظ فی سطر ٦ سائز ۱۳+۷ تقریبًا بارھویں صدی ھجری کا ھے، کاتب اور سال کتابت نامعلوم- (متن خط نسخ میں اور ترجمہ نستعلیق میں) طلاء، شنگرف، لاجورد اور سیاہ روشنائی کا حسین امتزاج

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ یہ ھے: بنام خدای بخشائنده مهربان

شکر وستایش مرخدای راست- پروردگار جهانیان ست

بخشنده ورحمت کننده، بادشاه روز

حساب، ترامی پرستیم

وباتو مدد می خواهیم

ثابت دار مارا برراه

راست راه

آنانکه نعمت کرده

برایشان یعنی مومنان را نه راه آنهاکه خشم گرفته شد

برایشان یعنی جهودان ونه گمراهان یعنی ترسایان

سورۃ التوبہ (آیت ۴۰):

مگر یاری نه دهید اورا پس بدرستی یاری دهد اورا خدا چون بیرون کردند اورا آنانکه کافر شدند که رسول را دوم ابوبکر بود، چون هردو درغار بودند چون گفت یار اورا نه اندوه کن، بدرستی خدا باماهست- پس فرستاد خدا رحمت اورا برآن وقوت داد اورا به لشکرها که شما ایشان را نه دیدید - - - - -

toobaafoundation.com

اهدنا الصراط
المستقيم صراط
الذين انعمت
عليهم غير المغضوب
عليهم ولا الضالين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
الرحمن الرحيم مالك يوم
الدين اياك نعبد
واياك نستعين

سبيل الله ذلك خير لهم ان كنتم تعلمون
لو كان عرضا قريبا وسفرا قاصدا لاتبعوك
ولكن بعدت عليهم الشقة وسيحلفون
بالله لو استطعنا لخرجنا معكم يهلكون
انفسهم والله يعلم انهم لكذبون عفا الله
عنك لم اذنت لهم حتى يتبين لك الذين
صدقوا وتعلم الكذبين لا يستاذنك
الذين يؤمنون بالله واليوم الاخر ان
يجاهدوا باموالهم وانفسهم والله عليم
بالمتقين انما يستاذنك الذين لا يؤمنون

الحبوة الدنيا في الاخرة الا قليل ٣٨ الا تنفروا
يعذبكم عذابا اليما ويستبدل قوما غيركم
ولا تضروه شيا والله على كل شيء قدير ٣٩ الا
تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذين
كفروا ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول
لصاحبه لا تحزن ان الله معنا فانزل الله
سكينته عليه وايده بجنود لم تروها وجعل
كلمة الذين كفروا السفلى وكلمة
الله هي العليا والله عزيز حكيم ٤٠ انفروا خفافا
وثقالا وجاهدوا باموالكم وانفسكم في

toobaafoundation.com

(قلمی) قرآن مجید مترجم- مخزونہ نیشنل میوزیم (قومی عجائب گھر)- کراچی

متن نسخ میں ہے اور فارسی ترجمہ نستعلیق میں ہے خیال ہے کہ بارھویں صدی ہجری میں لکھا گیا- کاتب نامعلوم- نہایت پاکیزہ

سورۃ بنی اسرائیل کی آیات ۱-۴ کا ترجمہ اس طرح ہے:

پاک است آن خدایے کہ ببرد بشب بندہ خویش بہ شبے از مسجد
الحرام بسوے مسجد اقصے
آنکہ برکت دادیم پیرامن آن تابنمائیم آن را
از نشانہائے خود بدرستی کہ خدا اوست شنوندہ
بینا- ودادیم ما موسیٰ را
توریت وکردیم آن را راہ نما
مر فرزندان یعقوب را آن کہ فرونگیرید
از بدون من نگہبانے- فرزندانے
آن کہ برداشتیم با نوح- بدرستی کہ او
بود بندہ سپاس گذارندہ و
حکم کردیم بہ بنی اسرائیل
درکتاب تا تباہی مکنید در

toobaafoundation.com

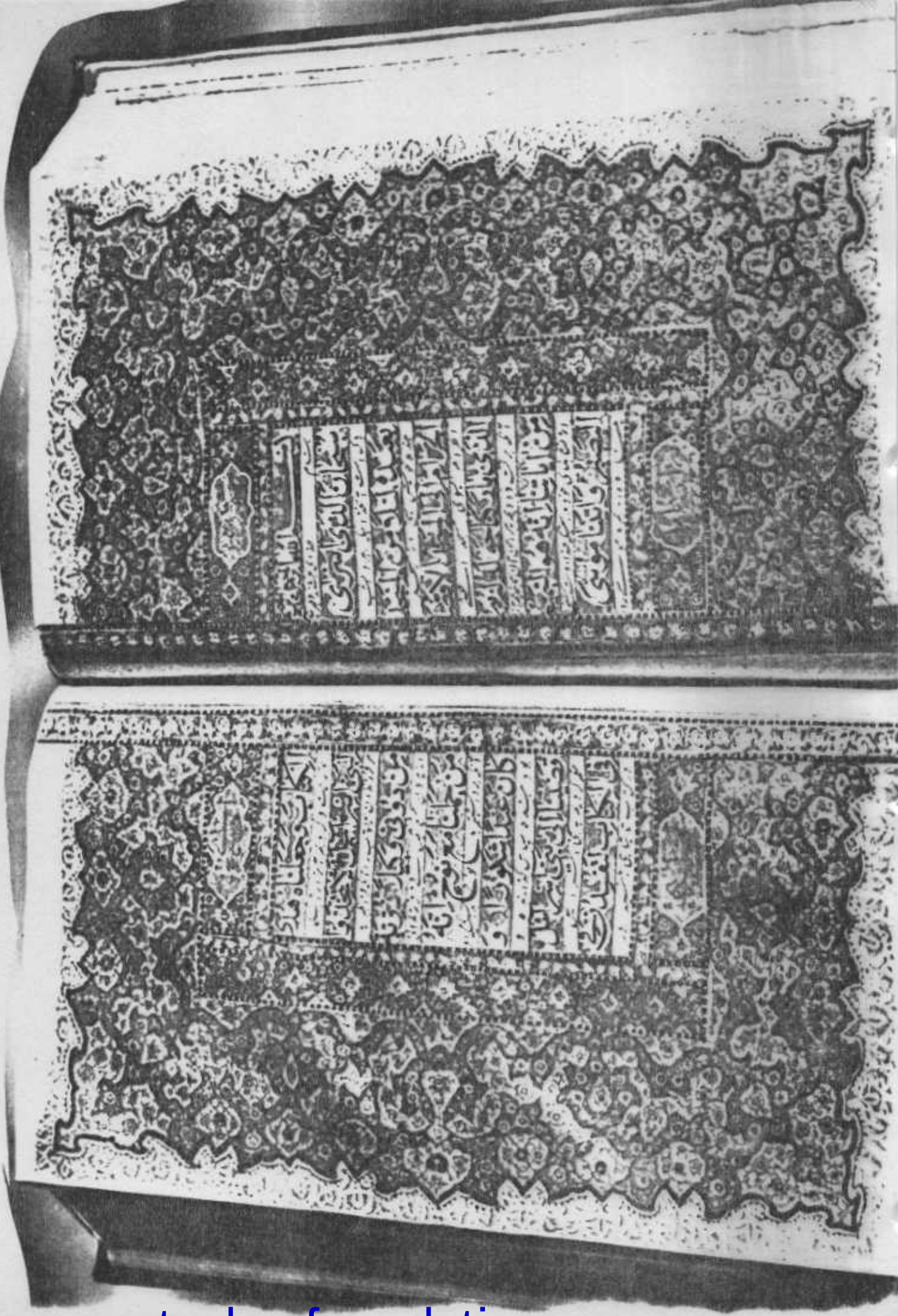

toobaafoundation.com

(قلمی) ترجمہ قرآن مجید (ترجمہ فارسی) مملوکہ حافظ اللہ دنو سولنگی (بدین)

آج کل ان کی بھتیجی حلیمہ زوجہ اسمعیل (بدین) کے پاس ہے

کاغذ کا سائز ۷ x ۱۱½ متن ۵½ x ۹ کل اوراق- قریب تین سو- سطریں فی صفحہ ۱۳- الفاظ فی سطر عموماً ۱۳ آخری صفحہ پر یہ عبارت ہے

وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم

بتاریخ ہفدہم ربیع الاول سنہ ۱۲۰۶ھ دوگھڑی از روز گذشتہ از دست فقیر حقیر پر تقصیر خاکسار پاے آل طٰہٰ ویٰسٓ بندہ..... صورت اتمام یافت تمام شد بالخیر-

این مصحف ملک حافظ مہتہ بن اسمٰعیل خدمتگار ساکن ٹنڈو میر باکہ (باگہ/ باگو) خان تالپر قدیم الایام سنہ ۱۲۴۵ھ روز جمعہ نوشتہ خواھد شد- ھر کہ دعویٰ کند دعوای او باطل است

نوشتہ وصدر باطل است- اما بعد مماتی مہتہ خدمتگار این مصحف مجید ملکیۃ گل محمد ولد میر خدمتگار دیگر کسے (را) دعویٰ نیست

اس مصحف کی کتابت آج کل کی طرح ہے- یعنی العلمین- الکتب والعکفین- الصحلین وغیرہ- البتہ شروع سے ابراھیم (ابراھم لکھا ہے اور مد منفصل کو سرخ روشنائی سے اور مد متصل کو سیاہ روشنائی سے لکھا ہے.

آیات مطلاً ہیں شروع اور آخر کے صفحات بھی منقش ومطلاً ہیں- سورتوں کی تعریف بھی سرخ روشنائی سے ہے ہر صفحہ (اوپر کا نصف) آب رسیدہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ صرف سورۃ الفاتحہ کے شروع میں ہے- بقیہ مقامات میں نہیں ہے

سورۃ بنی اسرائیل کا ترجمہ اس طرح ہے (بنام خدا ی بخشندہ بخشائندہ) پاکی ست آن را کہ ببرد بندہ خود را بہ شب از مسجد حرام سوی مسجد

toobaafoundation.com

دور- آن کہ برکت کردیم گرد او تانمائیم اورا از آیات- بدرستی او اوست شنوا بینا- ودادیم موسی را کتاب وگردانیدیم اورا راہ مر فرزندان یعقوب را کہ فرو مگیرید از جز من کاردان --------

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے: - (بنام خدای بخشندہ بخشائندہ)

ہمہ ثنا مر خدای راست پرورندہ جہانتیان- بخشندہ بخشائندہ- خداوند روز جزا- ترامی پرستیم واز تو یاری می خواہیم- راہ بنمای مارا راہ راست- راہ آنانکہ نعمت کردہ برایشان- نہ آنان کہ خشم گرفتہ برایشان ونہ گمراہان-

معوذتین کا ترجمہ اس طرح ہے: (بنام خدای بخشندہ بخشائندہ)

بگو پناہ می گیرم بہ پروردگار صبح از بدی آنچہ آفریدہ واز بدی شب چون درآید واز بدی دھندگان درگرہ ھا واز بدی حسد کند چون حسد کند

(بنام خدای بخشندہ بخشائندہ)

بگو پناہ می گیرم بہ پروردگار آدمیان- بادشاہ مرد مان- خدای انسان- از بدی وسوسہ کنندہ نہان شوندہ- آن کہ وسوسہ کند در سینہ ھای مردمان از دیوان وآدمیان (۱)

---

(۱) یہ ترجمہ بھی حضرت پیر مراد شیرازی قدس سرہ کے ترجمے کی نقل معلوم ہوتا ہے- اس کا کاتب کوئی بوڑھا شخص ہے جو کبھی کبھی نسیان کی وجہ سے بعض الفاظ لکھہ کر تصحیح کرتا ہے، کہیں ترجمہ کا لفظ لکھنا بھول جاتا ہے، کہیں ایک آدھ لفظ کا ترجمہ پیر مراد رح کے ترجمے سے کچھہ مختلف بھی ہے لیکن غلام رسول نظامانی نے جو ترجمہ عنایت فرمایا تھا، وہ بالکل شاہ مراد رح والے ترجمے سے مطابقت رکھتا ہے- پروفیسر امین اللہ علوی صاحب کے پاس جو ترجمہ ہے وہ بھی اس ترجمے سے مطابقت رکھتا ہے

toobaafoundation.com

بسم الله الرحمن الرحيم
الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى
لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ
إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ

يكتمون ما انزلنا من البينت والهدى من بعد ما بينه للناس
في الكتب اولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللعنون الا الذين
تابوا واصلحوا وبينوا فاولئك اتوب عليهم وانا التواب الرحيم
ان الذين كفروا وماتوا وهم كفار اولئك عليهم لعنة الله و
الملئكة والناس اجمعين خلدين فيها لا يخفف عنهم العذاب
ولا هم ينظرون والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم
ان في خلق السموت والارض واختلاف اليل والنهار والفلك
التي تجري في البحر بما ينفع الناس وما انزل الله من السماء من ماء
فاحيا به الارض بعد موتها وبث فيها من كل دابة وتصريف
الرياح والسحاب المسخر بين السماء والارض لايت لقوم يعقلون
ومن الناس من يتخذ من دون الله اندادا يحبونهم كحب الله والذين

toobaafoundation.com

قلمی ترجمہ، قرآن مجید- مخزونہ نیشنل میوزیم- نمبر ۲۱۳ کراچی

بہت حسین نسخ- مطلا اور نیلا حاشیہ، ابتدائی دو صفحے بہت نقشین- ہر قرآنی سطر کے نیچے فارسی ترجمہ، حاشیے پر مختصر تعلیقات، سورتوں کے نام اور آیتوں کے اختتام کے دائرے مطلا- قرآن مجید کے اختتام پر دعا بھی درج ہے جلد بھی سبز مطلا چڑھے کی ہے، کاتب کا نام محمد فہیم ولد محمد فاضل قریشی ہے جس نے ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۱ھ کو یہ نسخہ مکمل کیا۔

اس میں ۴۹۷- اوراق ہیں، سائز صفحہ کا ۹ × ۵½ متن ۶+۳- ہر صفحہ میں ۱۳ سطریں، ہر سطر میں عموماً سات الفاظ ہیں۔

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ یہ ہے:

بنام خدای بخشندہ ومہربان
ہمہ ثنای مرخدای را پروردگار جہانیان، بخشندہ ومہربان،
بادشاہ روز قیامت- ترامی پرستم واز تو یاری می خواہم
بنمای مرا راہ (راست) راہ آنانکہ کردہ.....
نہ راہ آنانکہ خشم گرفتہ برایشان ونہ راہ گمراہان،

سورۃ الناس کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدای بخشندہ مہربان
بگو پناہ خواہم پروردگار مردمان- بادشاہ مردمان- خداوند مردمان
از بدی وسوسہ دیوان آن کہ وسوسہ می کند درسینہ های مردمان از دیوان و مردمان۔

toobaafoundation.com

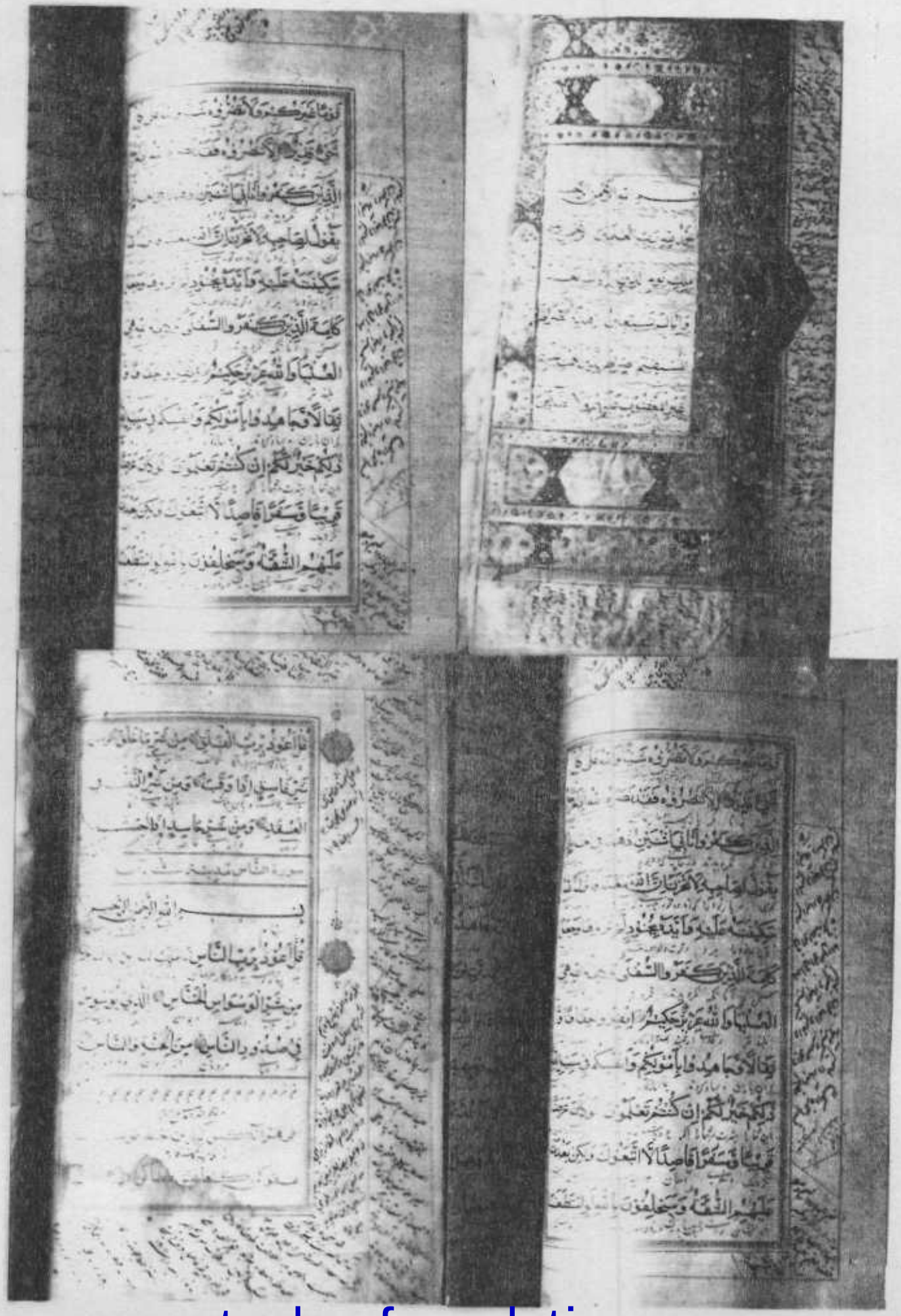

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (مترجم) مملوکہ پروفیسر نواز علی شوق (شعبہ سندھی- کراچی یونی ورسٹی)

صاف نسخ- شروع کے دو صفحے مزیّن اور رنگین- ہر سطر کے نیچے فارسی ترجمہ سرخ روشنائی میں ہیں- صفحہ کا سائز ۸X۱۳- متن کا ۶X۹- ہر صفحے میں سطریں ۹- ہر سطر میں عموماً ۸- الفاظ کاتب نا معلوم- آخری صفحے کے نیچے سنہ۱۲۲۳ھ لکھا ہوا ہے

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ یہ ہے:

بنام خداوند بخشائندہ مہربان در دنیا مر مؤمنان ودر آخرت
سپاس مر خداوند جہانیان- مہربان بخشائش گر
بادشاہ روز جزاست- ترامی پرستیم واز توباری می خواہیم
بدار مارا بہ راہ راست بر راہ آن کسان
کہ نہادہ اند یعنی پیغمبران ونہ آنان کہ خشم گرفتی بر
ایشان ونہ گمراہان یعنی جہودان

سورۃ التوبہ (آیت ۴۰) کا ترجمہ یہ ہے:

اگر شما یاری نہ دہید اورا بدرستی یاری داد اورا خدای
چون بیرون کردند اورا آنانکہ کافر شدند، او دویم از دو
بود وچون ایشان درشگافہ کوہ بودند آن گاہ او می گفت
بہ رفیق خویش را اندوہ مخور، بدرستی کہ خدای باماست
پس فروفرستادہ خدای سکینہ برو وقوۃ داد بہ لشکر ہا
کہ شمانہ دیدید آنہارا ودیگر وسخن آنانکہ کافر شدند فروتر وسخن خدای
آن بالاتر وخدای قوی است محکم کاراست

سورۃ الاخلاص:

toobaafoundation.com

بگوی یا محمد اوست خدای یکیست- خدای که همه را بوے حاجت است- نه زاد اوو نه زاده از

ونه باشد مر اورا (انبانه) هیچ کس

سورة الفلق:

بگو پناه می گیرم بخداوند سپیده دم از بدی آنچه بیا فرید واز بدی تاریکی چون اندر آید واز بدی جادوے دمیده

اندر گرهها واز بدی بدخواه چون بد خواهد

سورة الناس:

بگو پناه می گیرم بخداوند مردمان- بادشاه مردمان- خداوند مردمان- از بدی وسوسه دیو سپس رونده آنکه وسوسه کند اندر دلهای مردمان از پریان وآدمیان

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

قلمی تفسیر قرآن مجید- مخزونہ نیشنل لائبریری-(نمبر ۲۷۸-۱۹۷۱) کراچی

جلی قلم سے نسخ کے حاشیے سرخ اور نیلے رنگ کے ہیں- شروع اور آخر کے دو صفحے بہت مزیّن ہیں اور مختلف رنگوں سے آراستہ ہیں، سورتوں کے نام سفیدی میں لیکن ان کی زمین سنہری ہے- آیتوں کے دائرے بھی مطلا ہیں- صفحات کے حاشیوں میں مثلث زاویوں کو بھی مطلا کیا گیا ہے

متن کی ہر سطر کے نیچے فارسی ترجمہ ہے اور صفحات کے حاشیوں میں تفسیر حسینی ہے-

اوراق ۵۴۳ ہیں سائز $7 \times 11\frac{1}{2}$ ہر صفحے میں گیارہ سطریں (متن کی بھی اور ترجمے کی بھی) ہیں- کہیں کہیں کرم خوردہ ہے کاتب نامعلوم- لیکن تکمیل کتابت ٦ رمضان المبارک ۱۲۲۸ھ کو ہوئی تھی-

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے

بنامی خدای کہ روزی دھندہ ومہر بانست
ہر ثنائے مر خدایرا کہ پروردگار عالمیانست
کہ روزی دھندہ وبخشائندہ خداوند روز
جزا ترامی پرستم واز تو یاری می خواھم
بنمای مارا راہ راست راہ آنانکہ کہ
انعام کردہ برایشان نہ راہ آنانکہ
خشم گرفتہ برایشان ونہ راہ گمراھان

toobaafoundation.com

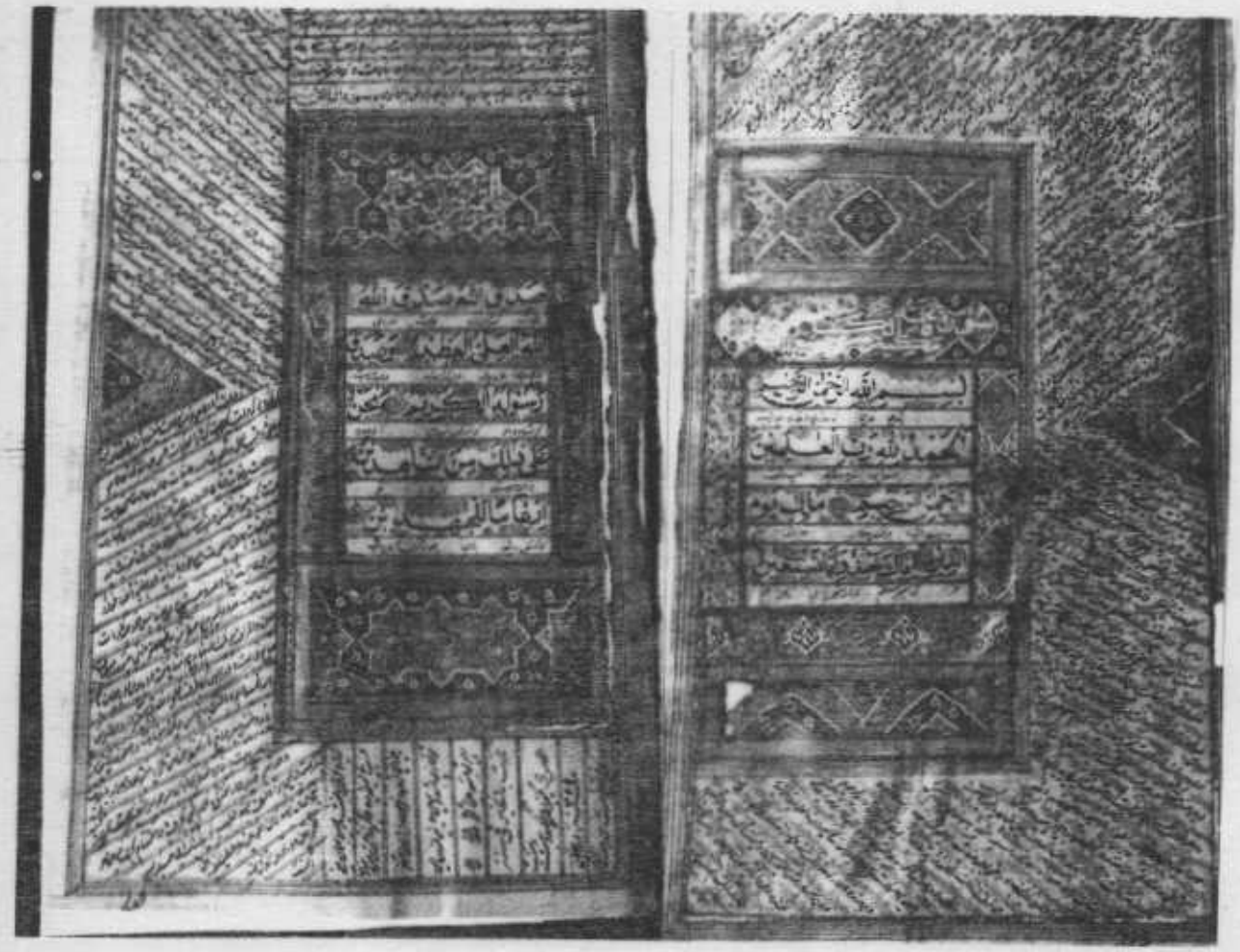

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (فارسی ترجمہ) مملوکہ پیر بدیع الدین شاہ راشدی- نیو سعیدآباد

سائز ۸x۱۱½ سطریں فی صفحہ ۱۲- الفاظ فی سطر ۱۳

ترقیمہ یہ ہے: الکلام الحمید المجید علیٰ ید حقیر الفقیر احمد ابن جعفر الدھانی، غفراللہ لہ ولوالدیہ- اس کے (حاشیے میں کچھہ اوپر ۱۲۳۵ لکھا ہوا ہے لیکن) ہجری کی علامت ہ نہیں ہے

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ (مع بسم اللہ) اس طرح ہے

ابتدا می کنم بنام خداوند بخشائنده مهربان

حمد وسپاس مر خدای را کہ پرورش دهنده عالم وعالمیان است کہ روزی دهنده ومهربان است

پادشاہ روز جزاست- تورا عبادت می کنیم واز تو

یاری می خواهیم- بنما ما راہ راست

راہ چنان کہ انعام کرده برایشان، غیر غضب کرده شدگان

بہ ایشان ونہ بوده با شیم از جملہ گراهان

(اس کے حاشیے پر اوپر کونے میں داهنی طرف بعد والے کسی شخص نے لکھا ہے: از حضرت صادق عہ منقول است کہ هر کس سورۃ فاتحۃ الکتاب بجهت شفاء مریض چهل نوبت بخواند درمیان شب ووقت نماز صبح، شفایابد واز جهت خوف از خصمان در وقت

سورۃ البقرہ کی ابتدا اس طرح ہے: ابتدامی کنم بنام خداوند بخشائنده مهربان

الٓمٓ (قسم بخدا)- این نامہ ایست هیچ شکے نیست درآن کہ هدایت کند

پرهیزگان را- آنها کہ گرویده اند بہ پنهانے وبپای دارند

نماز را واز آنچہ روزی داده ایشان را نفقہ می کنند وآنان کہ

گرویده اند بہ آنچہ فروفرستاده شد بہ تو وآنچہ فروفرستاده شد پیش از تو

toobaafoundation.com

وبہ آخرت ایشان صاحب یقین اند (۱)

سورۃ معوذتین کا ترجمہ یہ ہے:

بگو پناہ گیرم بہ پروردگار سفید دم از بدی آنچہ آفریدہ است واز بدی ظلمت شب چون در آید وازبدی

ساحران..... واز بدی ہر حسد برندہ چون حسد برد

ابتدا میکنم بنام خداوند بخشائندہ مہربان

بگو پناہ گیرم بہ پروردگار آدمیان، پادشاہ آدمیان، خدای آدمیان از شر دیو وسوسہ کنندہ پنہان کنندہ آنکہ وسوسہ کنندہ است در سینہ آدمیان از دیو لعین وآدمی

کاتب نے ہر جگہ لیل کو اللیل لکھا ہے جو رسم قرآنی کے خلاف ہے - کتب کو کتاب لکھا ہے- مد منفصل کو سرخ روشنائی سے اور مد متصل کو سیاہ روشنائی سے لکھا ہے- مالہ کو مالہ لکھا ہے، کہیں کہیں مد چھوڑ دیے ہیں

---

(۱) مصحف کی تلاوت کرنے والے نے اس جگہ حاشیے میں اپنے عزیزوں کی تاریخیں لکھی ہیں (۱) وفات حاجی زین العابدین ۳ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۸ھ- (۲) تولد فاطمہ ۲۷ ربیع الاخر سنہ ۱۳۴۱ھ (۳) تولد کریم ۱۷ صفر سنہ۱۳۴۴ھ (۴) تولد حبیبہ ۲۵ ربیع الاخر سنہ۱۳۵۳ھ (۵) وفات خالہ معظمہ ۲۳ رمضان سنہ۱۳۵۳ھ

toobaafoundation.com

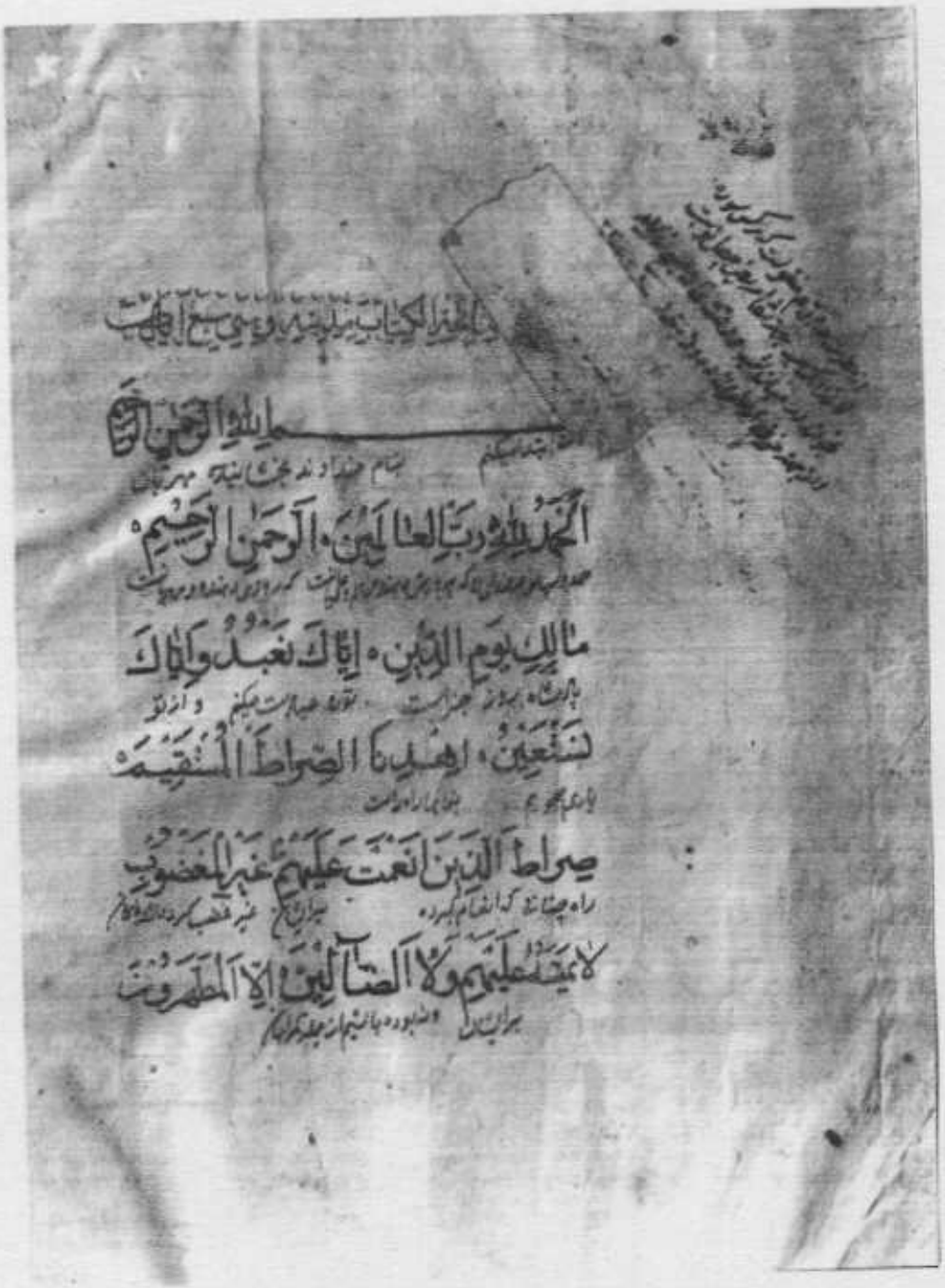

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ الرحمن الرحیم

مالک یوم الدین ۔ ایاک نعبد وایاک

نستعین ۔ اھدنا الصراط المستقیم

صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب

علیھم ولا الضالین ۔ آمین

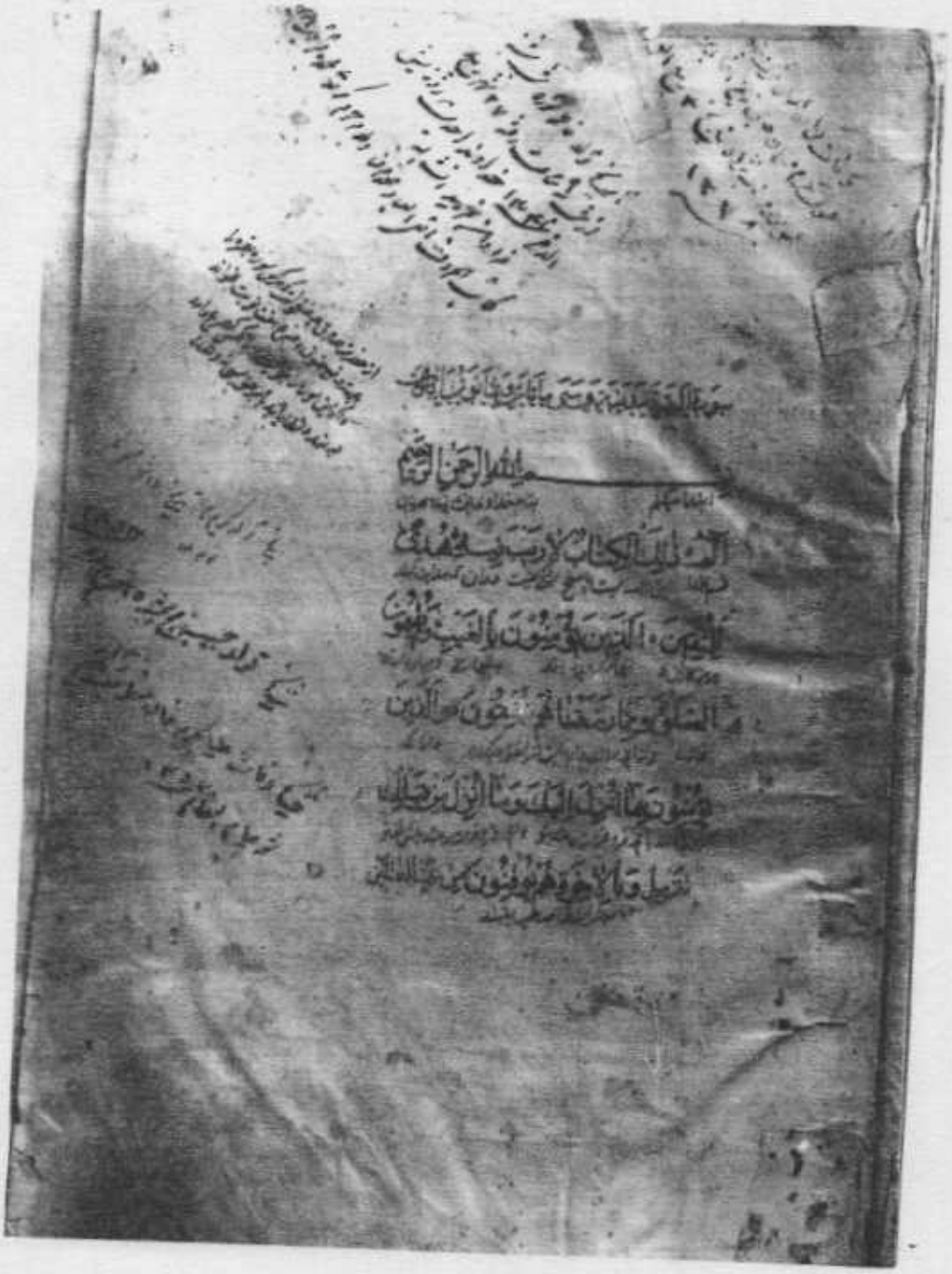

toobaafoundation.com

سورة الليل مكية بسم الله الرحمن الرحيم احدى عشرة

والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى وما خلق الذكر والانثى ان سعيكم لشتى

فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى

وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى وما يغنى عنه ماله اذا تردى ان

علينا للهدى وان لنا للاخرة والاولى فانذرتكم نارا تلظى لا يصلاها الا

الاشقى الذى كذب وتولى وسيجنبها الاتقى الذى يؤتى ماله يتزكى

وما لاحد عنده من نعمة تجزى الا ابتغاء وجه ربه الاعلى ولسوف يرضى

سورة الضحى مكية بسم الله الرحمن الرحيم وهى احدى عشرة اية

والضحى والليل اذا سجى ما ودعك ربك وما قلى وللاخرة خير لك من الاولى

ولسوف يعطيك ربك فترضى الم يجدك يتيما فاوى ووجدك ضالا

فهدى ووجدك عائلا فاغنى فاما اليتيم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر

واما بنعمة ربك فحدث سكية وهى ثمان اية

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی مملوکہ

Sindhiology Department University of Sindh

صفحات ۱۰۷۱- سائز ۱۲+۸- سطریں فی صفحہ ۱۱- الفاظ فی سطر ۸- مترجم نامعلوم- ترقیمہ: تمام شد این قرآن مجید بعون الله الملک المنان- بتاریخ چهاردهم ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۱ھ بید فقیر اضعف عبادالله محمد هاشم ولد مرحوم ملا سعدالله قوم بورڑہ- ساکن نواحی قلعہ کرن (حاشیوں میں تفسیر حسینی شروع سے آخر تک ہے)

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ:

بنام خدائے امر زندہ مهربان
جمیع سپاس وستائش مرخدائے را پروردگار عالمیان
ومهربان- خداوند روز جزائے بندگان
ترامی پرستم واز تو یاری می خواهم
بنمای مارا راه راست ومحکم
راه آنان کہ انعام فرموده برایشان
نہ دیگر راه کہ خشم گرفتہ برایشان ونہ راه گمراهان

سورۃ البقرہ کا ترجمہ:

بنام خدائے بخشنده ومهربان
منم خدائے دانا ترین، کتابے ست روشن کہ هیچ شک نیست
راه نماینده مر پرهیزگاران را آنان کہ می گروند
بہ نادیده وبپائے دارند نماز را واز آنچہ
روزی داده ایم ایشان را خرچ می کنند وآنان کہ ایمان دارند
بدانچہ فروفرستاده ایم بسوے تو وآنچہ فروفرستاده اند
پیش از تو وبہ آخرت ایشان یقین دارند

toobaafoundation.com

سورۃ الناس کا ترجمہ:

بنام خدایے بخشنده مهربان

بگو پناه می گیرم به پروردگار آدمیان- بادشاه مرد مان- خدایے مرد مان

از شر وسوسه کننده، نهان شونده آن کسے که وسوسه می کند در

سینه های مردمان از جنان وآدمیان

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

قلمی (مترجم فارسی) قرآن مجید- مخزونہ نیشنل میوزیم- نمبر ۲۲۷ کراچی

سرخ اور نیلے حاشیوں میں اوسط درجے کے نسخ میں ہے- شروع کے دو صفحات میں زرد، سیاہ اور گہرے بھورے رنگ کی زیبائش ہے متن میں ہر سطر کے نیچے فارسی ترجمہ ہے جو سرخ نستعلیق میں ہے

اوراق ۴۱۳ہیں- سائز ۱۱×۷ متن ۸ ½ × ۴½ ہر صفحے میں بارہ سطریں ہیں اور ہر سطر میں عموماً آٹھ الفاظ ہیں- مخطوطہ کی تاریخ ۱۲۵۱ھ ہے، آب رسیدہ، شکستہ اور جلد بہت خستہ ہے، کاتب نامعلوم- مترجم نامعلوم

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدای بخشندہ مہربان

شکر وستایش مرخدای راست کہ پروردگار جہانیان است- روزی دہندہ

رحمت کنندہ- بادشاہ روز حساب

ترامی پرستیم وبتو مدد می خواہیم

ثابت بنما مارا براہ راست راہ

آنانکہ نعمت کردی برایشان یعنی مومنان، نہ راہ آنہا

کہ خشم گرفتہ باشد برایشان یعنی جہودان ونہ راہ گمرہان یعنی ترسایان

(آب رسیدہ ہونے کی وجہ سے اکثر صفحات غیر مقروء ہیں)

سورۃ الناس کا ترجمہ اس طرح ہے:

مردمان، خدای مردمان از بدی وسوسہ کنندہ

نہان شوندہ آنکہ وسوسہ می کند در سینہ ہای

مردمان از پریان ومردمان

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

(قلمی) ترجمہ فارسی قرآن مجید- قاضی احمد مسجد لائبریری- تعلقہ دولت پور- ضلع نواب شاہ

سائز ۹ ½ x ۵ متن ۸X ۴ صفحات ۹۴۳- سطریں ۱۱- الفاظ ٦-

حاشیے گل کار- کتابت میں نمایاں خصوصیت نہیں ہے

ترقیمہ میں ہے:- برای میاں عبداللہ وفیض اللہ خرید نمودہ

تمت تمام شد قرآن مجید فرقان حمید بعون اللہ تعالیٰ

بتاریخ ششم ماہ محرم الاحرام روز دو شنبہ بوقت ظہر

قلم نمودہ شد سنہ۱۲۵۴ھجری مقدس ومعالی

سورۃ الفاتحہ- بنام خدا بخشندہ مہربان

سپاس مر خدای راست کہ پرورندہ عالمیان است- بخشندہ است- مہربان است- بادشاہ روز دین ترامی پرستیم واز تو یاری

می خواہیم- بنما مارا راہ راست

راہ آنانکہ نعمت بخشیدی تو برایشان غیر آن کہ

غضب کردہ شدہ است برایشان ونہ راہ گم کردگان راہ

سورۃ البقرہ: بنام خدا بخشندہ مہربان

الٓمٓ- این کتاب است کہ نیست شک درآن

راہ نمائندہ است مر پرہیزگاران را- آنانکہ گروید ند

بہ غیب وبرپائی داشتند نماز را و از آنچہ

روزی دادیم ایشان را- وآنانکہ گرویدہ اند

بہ آنچہ فرستادہ شد بسوی تو ای محمد وآنچہ

سورۃ الناس- بنام خدا بخشندہ مہربان

بگو ای پناہ میگیرم برب آدمیان کہ بادشاہ آدمیان است خداوند آدمیان از

بدی وسوسہ کنندہ- آنکہ.....

درسینہای مرد مان از جنیان وآدمیان

toobaafoundation.com

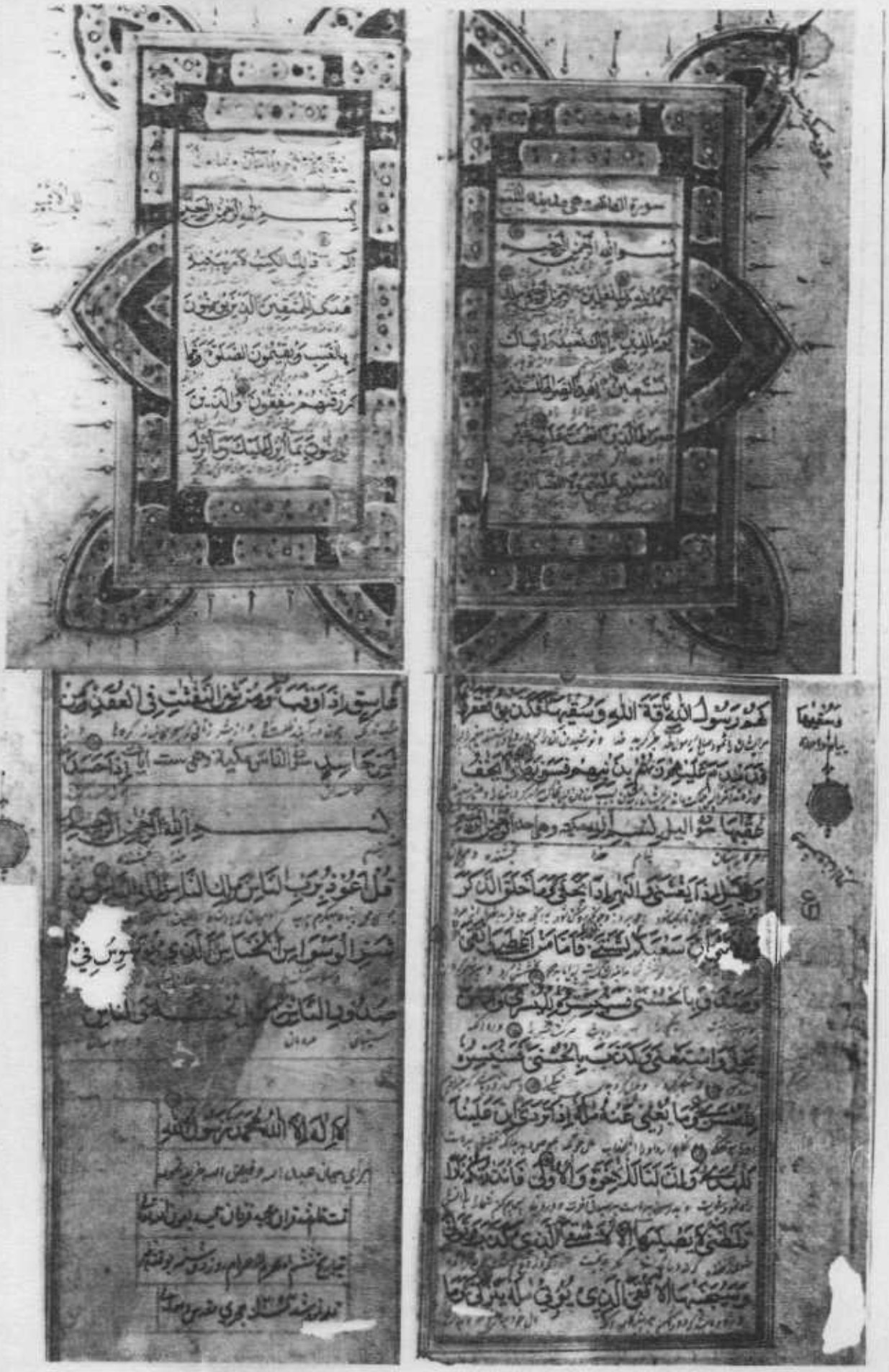

toobaafoundation.com

(قلمی) قرآن مجید مترجم- مخزونہ نیشنل میوزیم (قومی عجائب گھر) کراچی-

متن نسخ میں اور فارسی ترجمہ نستعلیق میں ہے نہایت مطلا-محمد مختار بن میر حبیب اللہ نے سنہ۱۲۵۸ھ میں اس کی کتابت کی

سورۃ المائدہ کی آیات ۱-۲ کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدایے بخشائندہ ومہربان
ای آنان کہ ایمان آوردید
وفا کنید بعهدها یعنی عهدے کہ باخدا بستہ اید
در التزام احکام او تعالیٰ حلال کردہ شدہ برایشان چهار پایان
از قسم انعام مگر آنچہ خواندہ خواهد شد
برشما نہ حلال دارندہ
شکار در حالتیکہ احرام باشد
بدرستی کہ خدا حکم کند آنچہ
خواهد- ای آنانکہ
بگرویدہ اید آهنگ حرمت‌مند نشانهای
خدارا ونہ ماہ حرام
ونہ قربانیها ونہ

toobaafoundation.com

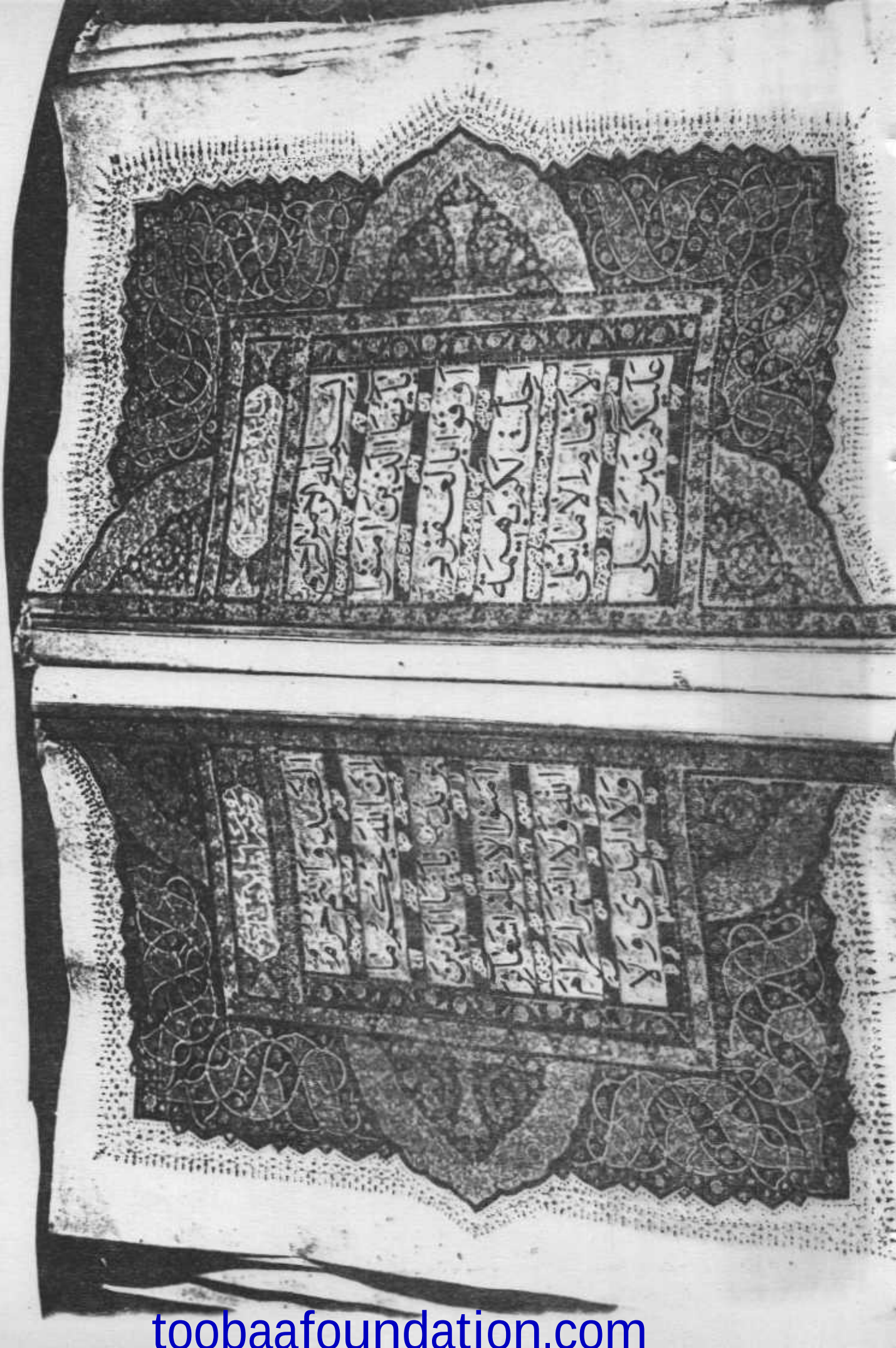

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (فارسی مترجم)-مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۲۳۳ کراچی

ایک حسین کشمیری طرز کا نسخ پورے صاف اعراب کے ساتھ، مطلا اور رنگین حاشیے، شروع اور آخر کے دو دو صفحے اور ہر منزل کا صفحہ بہت زیادہ مزین، بالکل شروع میں تحریر ہے:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا، یہ آیت نسخ میں لاجوردی رنگ میں اور حسین پھولوں کے حاشیے کے اندر ہے ہر آیت کے نیچے فارسی ترجمہ نستعلیق میں اور سرخ روشنائی سے ہے، سورتوں کی شان نزول حاشیے میں ہے سورتوں کے نام لا جوردی رنگ میں مطلا بھی ہیں اورمنقش بھی، ہر جز کی پہلی سطر سرخ روشنائی میں ہے اور آیات کے دائرے مطلا ہیں، حاشیوں میں ہر جز اور ہر رکوع کی ابتدا مزین ہے، بالکل آخر میں دعاے ختم قرآن بھی درج ہے،

اوراق ۱۰۰۵- صفحے کا سائز ۱۳ ۱/۲ × ۸ ۱/۲ متن ۹ ۱/۲ × ۵ ۸ ہر صفحے میں ۹ سطریں، ہر سطر میں پانچ الفاظ ہیں، نہایت خوبصورت کشمیری طرز کی جلد اور وہ بھی مطلا اور مزین ہے، کاتب محمد مختار ابن امیر حبیب اللہ ۱۲۷۸ھ میں کتابت مکمل ہوئی۔

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ یہ ہے:

بنام خدای بخشاینده مهربان
حمد وثنا مرخدایے را کہ پروردگار عالمیان است
بخشاینده ومهربان، بادشاہ
روز جزا، ترامی پرستم
واز تو یاری می خواهم---

toobaafoundation.com

سورۃ التوبہ (آیت ۴۰) کا ترجمہ یہ ہے:

اگر بیرون نیائید عذاب کند شمارا
عذابے دردناک وبدل شماگیرد قومے را
بجز شما وزیان نہ رسانید خدائے را چیزے وخدائے را
ہر چیز توانا است، اگر نصرت نہ دہید پیغمبر را چہ باک
نصرت دادہ است اورا خدا آن گاہ کہ بیرون کردندش آنان کہ
نہ گرویدند دویم دو کس آنگاہ کہ این دوکس در
غار بودند آن گاہ کہ می گفت یار خودرا، اندوہ مخور
بدرستی کہ خدا باماست، پس فروفرستاد خدا تسکین خودرا
بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وقوت دادش بہ لشکر ہائے کہ ندیدند آن را
وساخت سخن خدا ہمون است بلند
وخدا غالب درست کاراست----

سورۃ الناس کا ترجمہ (شروع میں نامکمل)

شر وسوسہ اندازندہ چون ذکر گفتہ
شد باز پس روندہ آن کہ
وسوسہ می افگند در سینہ ہای مردمان از
جنس جن باشد واز جنس مردمان

toobaafoundation.com

بالحيوة الدنيا من الاخرة فما متاع
الحيوة الدنيا في الاخرة الا
قليل ۝ الا تنفروا يعذبكم
عذابا اليما ويستبدل قوما
غيركم ولا تضروه شيئا والله على
كل شيء قدير ۝ الا تنصروه فقد
نصره الله اذ اخرجه الذين
كفروا ثاني اثنين اذ هما في
الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن

بسم الله الرحمن
الحمد لله رب العالمين
الرحمن الرحيم ملك
يوم الدين اياك نعبد
واياك نستعين

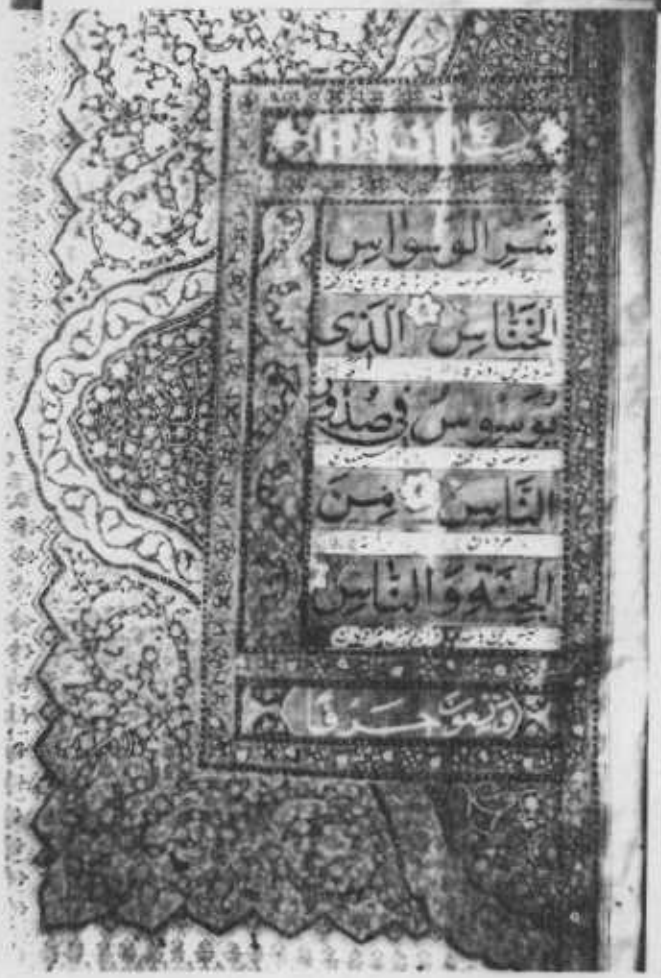
شر الوسواس
الخناس الذي
يوسوس في صدور
الناس من
الجنة والناس

ان الله معنا فانزل الله سكينته
عليه وايده بجنود لم تروها
وجعل كلمة الذين كفروا
السفلى وكلمة الله هي العليا
والله عزيز حكيم ۝ انفروا
خفافا وثقالا وجاهدوا
باموالكم وانفسكم في سبيل
الله ذلكم خير لكم ان كنتم
تعلمون ۝ لو كان عرضا قريبا

toobaafoundation.com

قلمی ترجمہ وتفسیر- مخزونہ نیشنل میوزیم- نمبر ۲۲۹ کراچی

کشمیری طرز کا حسین نسخ- مطلا اور رنگین حواشی- شروع کے دو صفحے بہت منقش- سورتوں کی سرخیاں نیلی اور مطلا- آیتوں کے اختتام کے دائرے مطلا- رکوعات سرخ روشنائی میں- متن عربی سرخ روشنائی میں اور ترجمہ سیاہ روشنائی میں اور نستعلیق میں ہے

ترقیمہ اس طرح ہے: وھبت ھذاالقرآن العظیم لولدی ناصر حسن سلمہ
یوم الثانی عشر من شوال سنہ ۱۲۸۹ھ الف ومائتین
وتسع وثمانین من الھجرۃ النبویۃ علیہ وآلہ الاف
الثنا والتحیۃ- سید ذوالفقار حسن- (حاشیے میں سید ذوالفقار حسن نام کی مہر بھی ہے) اسی حاشیے پر کاتب (نامعلوم) نے نسخے کی تکمیل تحریر میں ۱۲۶۰ھ) یوم خمسین فی عشر شھر ذی قعدہ) لکھا ہے-

اوراق ۴۹۳- سائز ۱۱×۷- ہر صفحہ میں گیارہ سطریں (متن اور ترجمے کی بھی)

سورۃ الناس کا ترجمہ اس طرح ہے:

بگوپناہ می گیرم بہ پروردگار مردم- بادشاہ مردم
معبود مردم- از بدی وسوسہ کنندہ پنہان شوندہ
آن کہ وسوسہ کند در سینہ ھای
مردمان از پریان
وآدمیان-

toobaafoundation.com

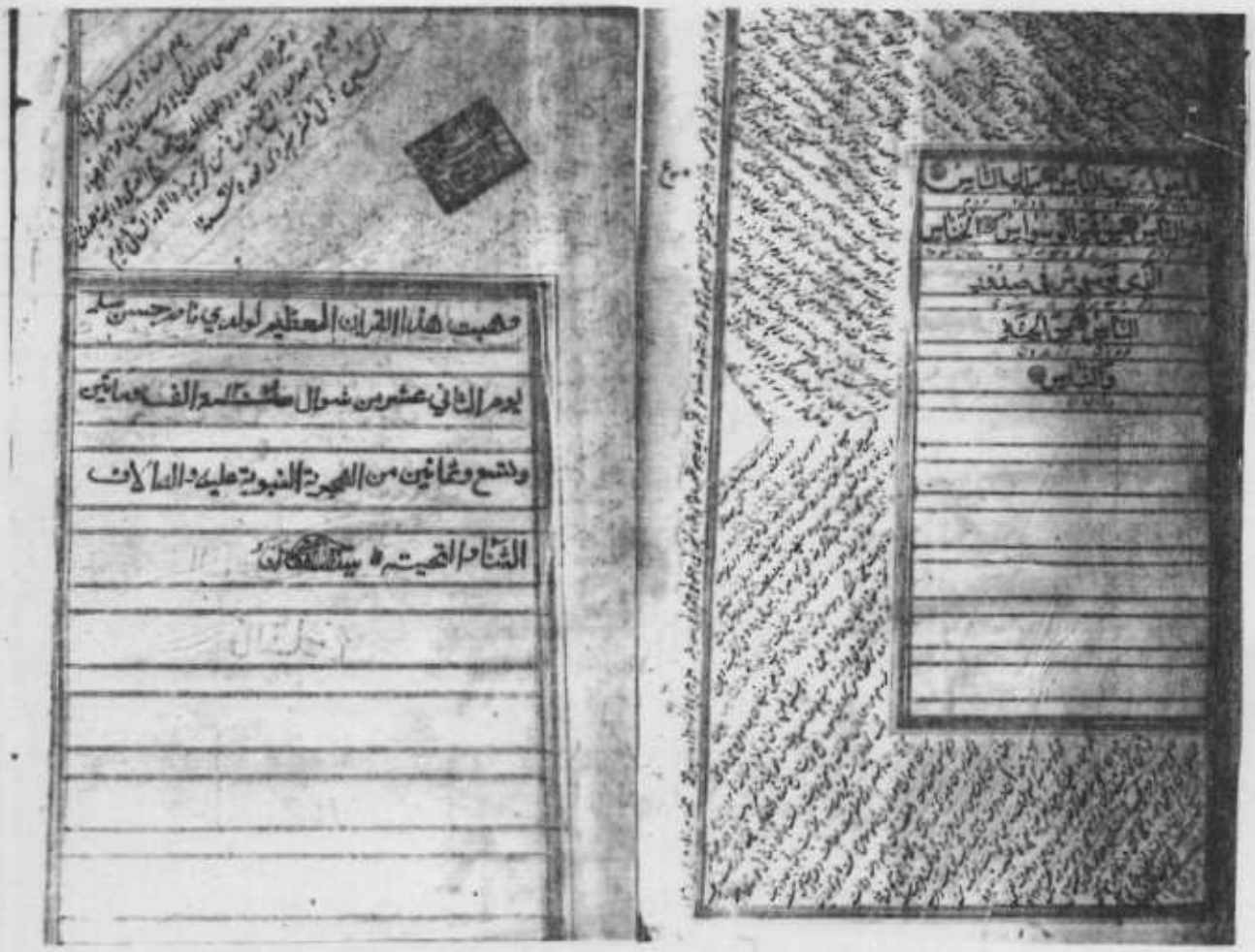

وهبت هذا القرآن العظيم لولدي نامدار حسن سلمه
يوم الثاني عشرين شوال سنة ألف وثمانين
وتسع وثمانين من الهجرة النبوية عليه الصلاة
الشاكر الفقير [illegible]

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (فارسی مترجم)

شروع کے صرف دس پارے نسخ، مطلا، سیاہ اور نیلا حاشیہ- (مخزونہ نیشنل میوزیم نمبر ۲۴۴ کراچی)

ہر سطر کے نیچے لفظی فارسی ترجمہ جو نستعلیق میں اور سرخ روشنائی میں ہے، کہیں کہیں حاشیے پر سیاہ روشنائی سے توضیح ہے، سورتوں کے شروع میں بیل بوٹے ہیں، سورتوں کے نام سرخ روشنائی میں اور آیات کے دائرے مطلا ہیں

اوراق ۳۶۱ ہیں صفحے کا سائز ۱۱×۶½ متن کا سائز ۶×۳- ہر صفحے میں سات سطریں ہیں، کہیں کہیں کرم خوردہ کاتب احمدبخش ولد مولوی ابراہیم، تاریخ درج نہیں، تیرھویں صدی ہجری کا معلوم ہوتا ہے۔

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدای کہ بخشندہ وروزی دھندہ
ہمہ سپاس وستایش مرخدایے را کہ پرورندہ عالمیان است
روزی دھندہ وبخشایندہ، مالک روز
---- ترا کہ می پرستیم

سورۃ التوبہ (آیت ۴۰) کا ترجمہ یہ ہے:

مگر نصرت دھد اورا پس درستی کہ
نصرت دھد اورا اللہ تعالیٰ - چون قصد بیرون کردن کردند آنان کہ
ناگرویدند، دویم دو بودند------ درغار
چون گفت بردوستان خود را اندوہ مخور
بدرستی کہ خداباما پس فروفرستاد خدا
آرام گاھی براو وقوت داد اورا بہ لشکر نہ
می دیدند ایشان را وگرداند کلمہ آن کہ
گرویدند فروتر وکلمۃاللہ تعالیٰ آن
بلند تراست وخدا غالب کار ومحکم کار

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

قلمی فارسی ترجمہ- قرآن مجید- مخزونہ مدینۃ الحکمۃ کراچی

اوراق ۲۳۹ سطریں فی صفحہ ۱۱ الفاظ فی سطر ۷ سائز صفحہ کا ۱۱ × ۷ ½
متن ۸ × ۵ ½ کاتب اور سال کتابت نامعلوم

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ یہ ہے:

بنام خدای بخشائندہ مہربان ست
سپاس وستایش مرخدای را کہ پروردگار عالمیانست بخشائندہ مہربان
بادشاہ روز جزا ترامی پرستیم واز تو
یاری می خواہیم بنمای مارا براہ راست
راہ آنانکہ انعام کردہ برایشان نہ آنانکہ
خشم گرفتہ برایشان ونہ راہ گمراہان

سورۃ التوبہ (آیت ۴۰):

اگر یاری نہ دہید محمد صہ را بدرستی یاری دھد اورا خدا- آن گاہ بیرون کردند اورا از مکہ کافران واودویم آن دوبود کہ مردو در غار بودند ای محمد صہ وابوبکر رضہ، آن گاہ کہ گفت محمد صہ مر یار خود را اندوہ مدار کہ ہر آئینہ خدا با ماست-پس فروفرستاد خدا سکینہ خودرا بردل او وبرومند کرد اورا بہ لشکرے کہ نہ دیدند ایشان را وبکر، کلمہ، آنان کہ.....

toobaafoundation.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ۝ الرحمن الرحيم

مالك يوم الدين ۝ إياك نعبد وإياك

نستعين ۝ اهدنا الصراط المستقيم

صراط الذين أنعمت عليهم غير

المغضوب عليهم ولا الضالين

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی ترجمہ (مختصر حواشی کے ساتھہ)- مملوکہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب- ٹھٹہ

سائز ۷x۱۲- سطریں فی صفحہ ۱۶- الفاظ فی سطر۱۱- (نام کاتب اور سال کتابت درج نہیں) مکمل نسخہ ہے (حواشی پڑھے نہیں جاتے)

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ: بنام خدای بخشنده مهربان

سپاس خدای را که آفرید کار جهانیان است- بخشاننده مهربان- بادشاه روز جزا- ترامی پرستم واز تو یاری می خواهم- بنما مارا راه راست ودرست- راه آنها که انعام کرده برایشان، نه راه خشم گرفته شده برایشان ونه راه گمراهان

سورۃ الفتح کی آخری آیت کا ترجمہ:

محمد صلی اللهعلیه وسلم فرستاده خداست وآنان که با اویند سخت ترین بر کفار، مهربان میان یک دیگر-

بینی ایشان را رکوع کننده، سجده کننده- می جویند افزونی از خدا وخوشنودی- علامت ایشان در

روی های ایشان از اثر سجده- این مثل ایشان در توریت ومثل ایشان درانجیل- مانند کشتی که برون آرد

شاخ خودرا، پس قوی گرداند آن را- پس آن.... شود پس بپا آید برشاخهای خود- بشگفت آرد مزارع

آن را وبه خشم آرد به ایشان کافران را- وعده داد خدا آنان را که گرویدند وگردند شائسته از ایشان آ مرزش ومزد بزرگ

سورۃ الناس کا ترجمہ: بنام خدای بخشنده مهربان

بگو پناه می گیریم به آفرید کار مردم- بادشاه مردم- خدای مردم

از بدی وسوسه کننده، پنهان شوننده، آن که وسوسه کند در سینه های مردم

از دیوان وآدمیان

toobaafoundation.com

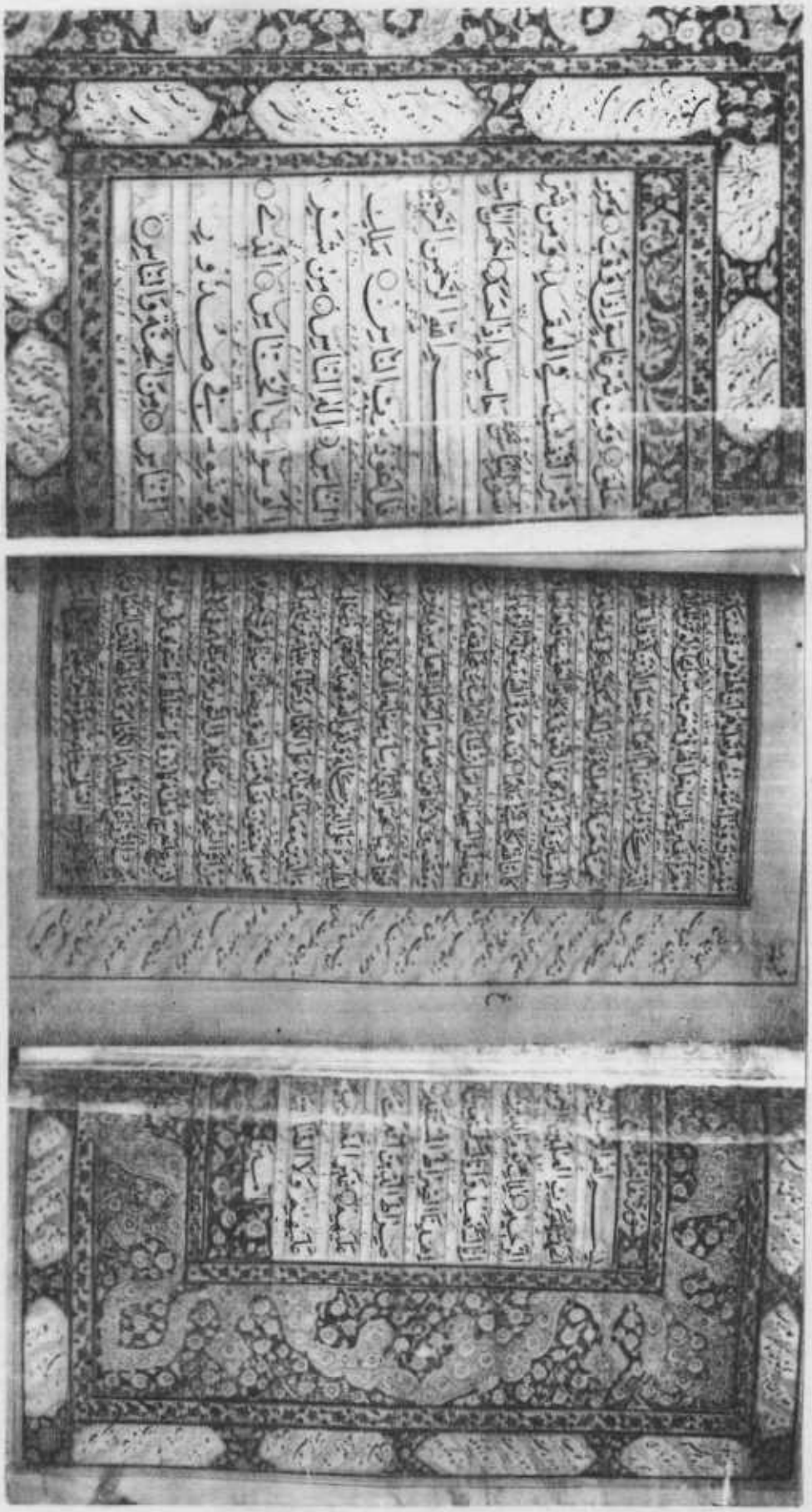

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی ترجمہ، قرآن مجید- مملوکہ کریم بخش مگسی میہڑ

سائز ۸X۱۱ متن کا سائز ۶X۹ ½ صفحات تقریبًا ۷۰۰ سطریں ۱۲- الفاظ ۸- (نام کاتب اور سال کتابت درج نہیں) کاتب نے عالمین- مالک- لکھا ہے- الذی میں ذال کے نیچے الف لکھا ہے- نفاثات بھی لکھا ہے

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ- بنام خدای بخشندہ بخشائندہ

ثنا مرخدای راست پر ورندہ عالمیان- بخشندہ بخشائندہ- خداوند روز جزا- ترامی پرستیم

واز تو یاری می خواہیم- راہ نمای مارا راہ راست

راہ آنانکہ نعمت کردہ برایشان، نہ آنانکہ

خشم گرفتہ برایشان ونہ گمراہان

بنام خدای بخشندہ بخشائندہ

سورہ بقرہ کا ترجمہ اس طرح شروع ہوتا ہے:- این کتاب نیست شک درآن راہ نمائندہ مر پرہیزگاران را- آنانکہ می گروند بہ نادیدہ

وبپامی دارند نماز را واز آنچہ دادہ ایم ایشان را نفقہ می کنند

وآنانکہ می گروند بدانچہ فروفرستادہ شدہ سوے تو وآنچہ

فروفرستادہ شدہ پیش از تو وبہ سرای دیگر ایشان بے گمان اند

سورۃ الناس:- بنام خدای بخشندہ بخشائندہ

بگو پناہ می گیرم بہ پروردگار آدمیان، بادشاہ مرد مان، خدای انسان از (بدی)

وسوسہ کنندہ، نہان شوندہ، آنکہ وسوسہ می کند در سینہ ہائی مردمان از دیوان وآدمیان

toobaafoundation.com

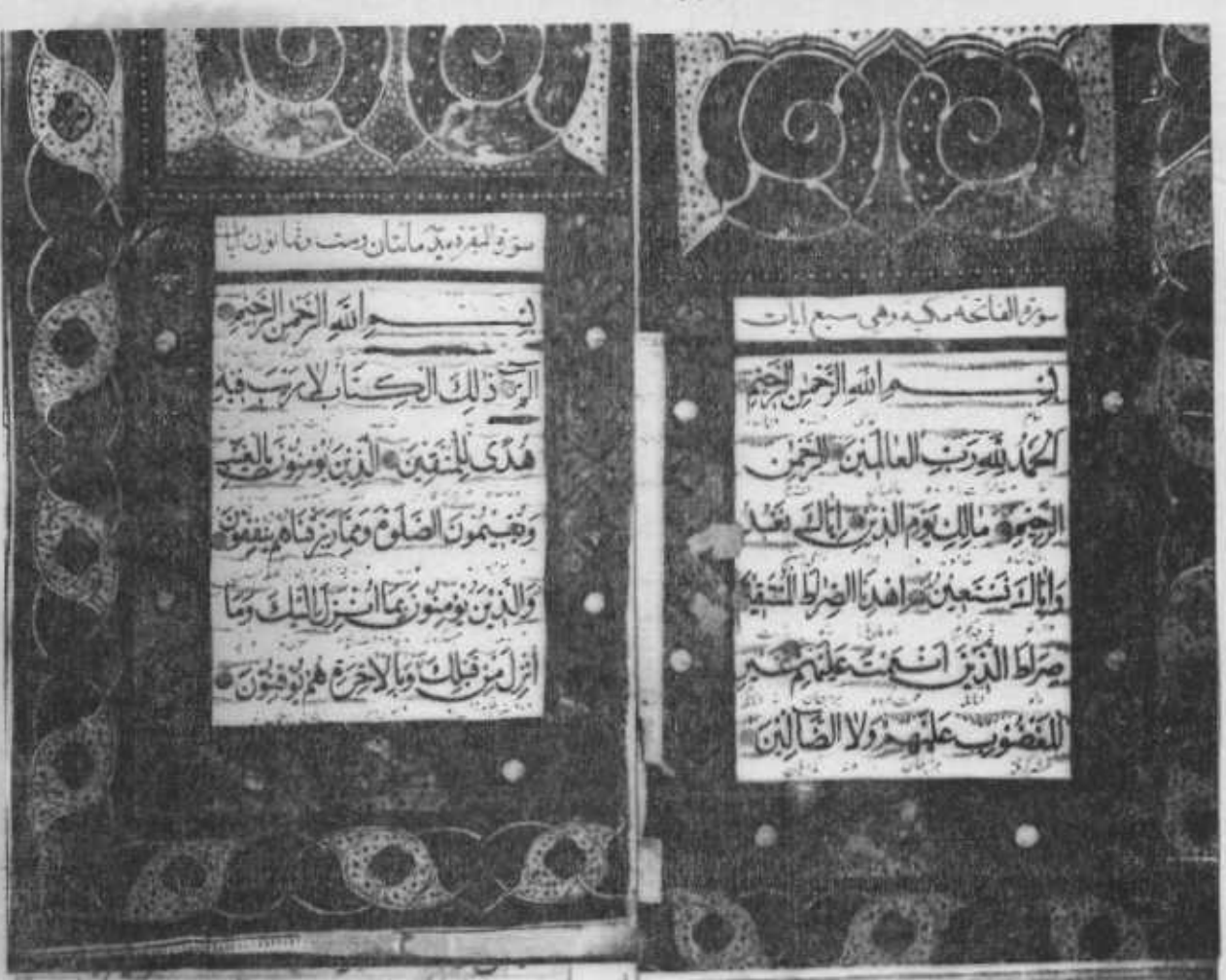

سورة الفاتحة مكية وهي سبع آيات

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين الرحمن
الرحيم مالك يوم الدين اياك نعبد
واياك نستعين اهدنا الصراط المستقيم
صراط الذين انعمت عليهم غير
المغضوب عليهم ولا الضالين

سورة البقرة وهي مائتان وست وثمانون آية

بسم الله الرحمن الرحيم
الم ذلك الكتاب لا ريب فيه
هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب
ويقيمون الصلوة ومما رزقناهم ينفقون
والذين يؤمنون بما انزل اليك وما
انزل من قبلك وبالاخرة هم يوقنون

سورة الاخلاص مكية وهي اربع آيات

بسم الله الرحمن الرحيم
قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا

سورة الفلق

بسم الله الرحمن الرحيم
قل اعوذ برب الفلق

سورة الناس

بسم الله الرحمن الرحيم
قل اعوذ برب الناس ملك الناس

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی ترجمہ قرآن مجید- قاضی احمد مسجد لائبریری- تعلقہ دولت پور- ضلع نواب شاہ

سائز ۸x۱۲ متن ۵ x ۹ ½ صفحات تقریبًا ۱۱۵۰ (نام کاتب اور سال کتابت درج نہیں) سطریں ۹- الفاظ ۷ حاشیے گل کار-

عالمین- مالک- نفائات لکھا ہے- الذی (ذال کے نیچے الف) بھی ہے

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ: بنام خدا مہربان بخشائندہ

ستائش مرخدا را پروردگار جهانیان

مهربان بخشائنده- بادشاه روز

جزای- ترامی پرستم واز تو

یاری می خواهم راه نمای مارا

راه راست- راه

آنانکه نعمت کردی تو برایشان جز

خشم برایشان ونه گمراهان

سورۃ الفلق: بنام خدا مهربان بخشائنده

بگو پناه گیرم به پروردگار فلق از

بدترین آنچه آفرید- واز شرشب تاریک

چون در افتد واز بدترین زنان

درگره های واز بدترین حسد کنندگان چون حسد کند---

سورۃ الناس: بنام خدا مهربان بخشائنده

بگو پناه گیرم به پروردگار آدمیان- بادشاه آدمیان

خداوند آدمیان- از بدتر وسوسه

شیطان- آنکه وسوسه می کند در

سینه های مردمان- از دیوان وآدمیان

toobaafoundation.com

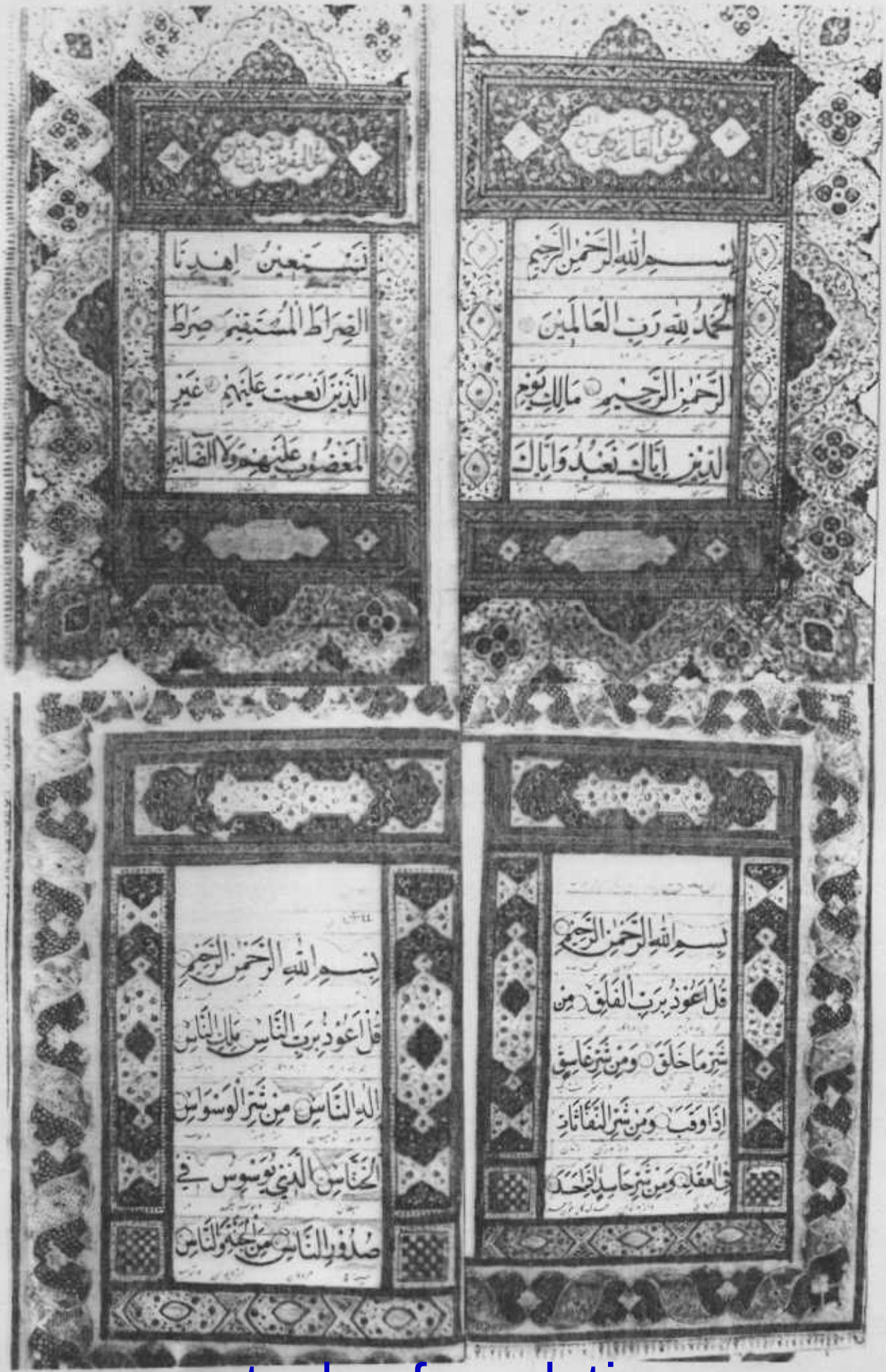

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
الرحمن الرحيم مالك يوم
الدين اياك نعبد واياك
نستعين اهدنا
الصراط المستقيم صراط
الذين انعمت عليهم غير
المغضوب عليهم ولا الضالين

بسم الله الرحمن الرحيم
قل اعوذ برب الفلق من
شر ما خلق ومن شر غاسق
اذا وقب ومن شر النفاثات
في العقد ومن شر حاسد اذا حسد

بسم الله الرحمن الرحيم
قل اعوذ برب الناس ملك الناس
اله الناس من شر الوسواس
الخناس الذي يوسوس في
صدور الناس من الجنة والناس

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی تفسیر مملوکہ مولانا عبدالباری صاحب امام مسجد شاھجھانی- ٹھٹہ

یہ تفسیر صرف آخری دوپاروں کی ھے اور اوراق بھت خستہ اور غیرمقروء ھیں- صرف شروع کے صفحات محفوظ ھیں اور بالکل ابتدائی صفحہ بھی نہیں ھے- (نام کاتب اور سال کتابت بھی کھیں نہیں ھے)

سائز ۸ x ۴½ متن ۳X۶ سطریں فی صفحہ۱۷- الفاظ فی صفحہ۱۱-

یھاں سے ابتدائی عبارت ملتی ھے:

---- مفتاح القرآن التسمیۃ وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما- اجلال القرآن اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومفتاح القرآن بسم اللہ الرحمن الرحیم- بدان ای عزیز کہ شاہ مفسران عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما روایت می کند کہ اجلال قرآن یعنی بزرگ داشتن قرآن اعوذ باللہ گفتن است وکلید قرآن بسم اللہ الرحمن الرحیم گفتن است چون در حدیث بروایت دیگر چنین است کہ کلید قرآن، نام خدا گفتن است یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم- این فقیر می خواھد کہ افتتاح سخن بہ این دو وعدہ مزین باشد وفوائد کہ دراعوذ باللہ وبسم اللہ الرحمن الرحیم است بہ بندگان خدای رسانیدہ شود- اھل معرفت گفتہ اندکہ اعوذ باللہ آن کلمہ ایست کہ مقربان بہ او قربت جویند وترس گاران بہ او عصمت یابند وگناہ گاران بہ او پناہ یابند وگریزندگان بہ او بحضرت الوھیت باز گردند ومحبان بہ او مباسطت جویند- حضرت باری تعالیٰ مر نبی صہ خود رافرمودکہ اذا قرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم- یعنی چون خواھی کہ قرآن خوانی بگو اعوذباللہ من الشیطن الرجیم یعنی بگوپناھہ می خواھم از دیو دور از رحمت خدای تعالیٰ - اگر شیطان مشتق..... (ایک سطر جلد سے کٹ گئی ھے)..... یوم الدین بادشاہ روز قیامت است- دوستان رانوازد بہ لطف ودشمنان را گدازد بہ قھر در وقت دادن جزا وسزا- ایاک نعبد- بگوئید ای بندگان کہ مرترابندگی می کنیم وبس- اھل معرفت گفتہ اند:- العبادۃ شغل کلک بہ وھو شغل القلب بمعرفتہ

toobaafoundation.com

وشغل الروح بمشاهدته وشغل النفس بخدمته وشغل اللسان بمدحته- نعبد از عبادت است یعنی عارفان گفته اند معنی عبادت آنست که بنده همه اعضاے خودرا به عبادت مشتغل دارد- دل را بمعرفت وروح را بمشاهده ونفس را بخدمت وزبان را بمدحت- یعنی بایندگی کردن واز عبودیت بنده بودن نیزمی شاید که باشد یعنی ترا بنده می باشم وبس دادن مال برای صدقه وزکواة عبادت است ورضا دادن بندهٔ به گرفتن مال به ظلم وعدوان عبودیت است وعبودیت را درجه بسیار است ودر حدیث آمده است که یک درم که ظالم به ظلم بگیرد ثواب آن بهتر است از سه صد هزار درم که بنده به صدقه بدهد عبودیت بنده بودن است واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین- علماے ظاهر می گویند، بندگی کن تا ترا مرگ بیاید- وعلماے باطن می گوئید، بندگی کن تاغایتے که ترا یقین شود- بعد ازان بنده باشی- چون بنده شدی ترا رضا باید داد-

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

(قلمی) تفسیر مُلوکہ میاں غوث محمد صاحب کوٹری کبیر (سندھ)

اس میں الحمد شریف اور سورۃ البقرہ کی ابتدائی تین آیتیں نہیں ہیں اور آخر میں سورۃ العصر تک ہے

سائز ۱۳X ۱۰- سطریں فی صفحہ ۲۵- الفاظ فی سطر ۱۲ نام کاتب اور سال کتابت درج نہیں

وعرش وکرسی وحساب وثواب وعتاب وزندہ شدن در قیامت- ویقیمون الصلواۃ ومما رزقناھم ینفقون -وآن کسان کہ بپای دارند نماز را

وازانچہ روزی دادہ ایم ما ایشان رانفق کنند یعنی زکواۃ مال ادا کنند وصدقہ بد ھند- ع نزول آیت درشان ابوبکر است رضی اللہ عنہ وصحابہ دیگر- چون این آیۃ آمد جھودان گفتند این صفت ماست کہ ایمان آوردہ ایم بغیب بہ یگانگی خدای وبر پیغامبر خود وکتاب خود ونماز می گزاریم سوے بیت المقدس وزکواۃ مال بدھیم- خداوند تعالیٰ ایشان را دروغ ترھت کرد واین آیۃ فرستاد- والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون وآن کسان کہ ایمان آرند بدانچہ فرستادہ شدہ است بہ سوے تو یعنی قرآن وآنچہ..... پیش از تو از کتابھا یعنی توراۃ وانجیل وزبور وبدان جھان گمان باشند..... ودر آمدن قیامت ودر وعدووعید آن جھان- نزول آیت درشان عبداللہ ..... (اولئک علیٰ ھدی من ربھم واُولئک ھم المفلحون- ایشان اند برراہ راست از خداوند خویش وایشان اند رستگاران (یعنی یافتندآنچہ می جستند ورستند از آنچہ می ترسیدند)

ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون- ھر آئینہ آنان کہ کافر شدند یعنی منکر شدند بہ یگانگی مارا و پیغامبری مصطفیٰ را یکسان است برایشان اگر بیم نمائی وبترسائی تو ایشان را، یا بیم نہ نمائی ونہ ترسائی، ایمان نیارندایشان بہ تو-وبہ قرآن - ع- یعنی آن کسان کہ در علم خدائے تعالیٰ ایمان نہ خواھند آرد وکافر خواھند مرد- نزول آیت درشان بس جھل است ودرشان پنج نفر از اھل بیت اذع وبقولے درشان بعضے جھودان است کعب اشرف

toobaafoundation.com

ویاران اوع وبقولے درباب بعضے مشرکان قریش عتبہ وشیبہ وولید مغیرہ وبقولے درشان آن کسان از کافران در حرب بدر کشتہ شدند- ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم- ومھر نہادہ است خدای تعالیٰ بردلھای آن کافران وبرگوشھای ایشان وبرچشمھای ایشان برنشستہ است بہ روشنی

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید مترجم فارسی‌شاهه ولی الله اورنٹیل کالج منصوره (میوزیم)

سائز $7 \times 10\frac{1}{2}$ سطریں فی صفحہ ۱۱- الفاظ فی سطر ۸- کاتب اور سال نامعلوم- اس زمانے کے معمول کے مطابق متن سیاہ روشنائی میں اور زیر متن ترجمہ سرخ روشنائی میں ہے- مد متصل بھی سیاہ روشنائی میں ہے علمین کو عالمین اور کتب کو کتاب لکھا ہے

سورۃ الفاتحہ (مع بسملہ) کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدایے بخشائنده مهربان

سپاس مر خداکہ پروردگار عالمیانست- بخشائنده مهربان

خداوند روز جزا- ترامی پرستیم وازتو

یاری می خواهیم- درعبادت جز (؟) آن بنمای مارا راه راست

راه آنانکہ انعام فرموده برایشان بہ هدایت وعرفان

نہ راهہ آن کسانے کہ خشم گرفتہ برایشان از جهودان ونہ راه گمراهان ونہ ترسایان

الٓمٓ (مع بسملہ) بنام خدای بخشائنده مهربان

منم خدای دانا تر- این کتابے ست روشن کہ هیچ شک نیست درآن

راه نمائنده پرهیزگاران- آنانکہ می گروند

بہ غیب وپائدارند نماز را واز آنچہ

روزی دادیم ایشان خرچ می کنند برعیال ومسکینان وآنانکہ

ایمان آورند بہ آنچہ فروفرستاده اند بسوی تو.....

سورت التکویر (مع بسملہ) بنام خدای بخشائنده مهربان

چون آفتاب پیچیده شود وچون ستارگان تیره شوند

وچون کوهها رانده شوند- وچون ماده شتران ده ماه باردانہ گذاشتہ شوند

وچون وحشیان جمع کرده شوند وچون دریاها آمیختہ شوند وچون

نفسها جفت کرده شوند- وچون زنده درگور کرده پرسیده شوند بکدام

toobaafoundation.com

گناه کشته شدند .....
سورة الناس (مع بسمله)- بنام خدا بخشائنده مهربان
بگوپناه می گیرم به پروردگان آدمیان- پادشاه مردمان- خدای
انسان- از بدی وسوسه کننده نهان شونده- آن که
وسوسه می کند در سینه های مرد مان- از دیوان وآدمیان

toobaafoundation.com

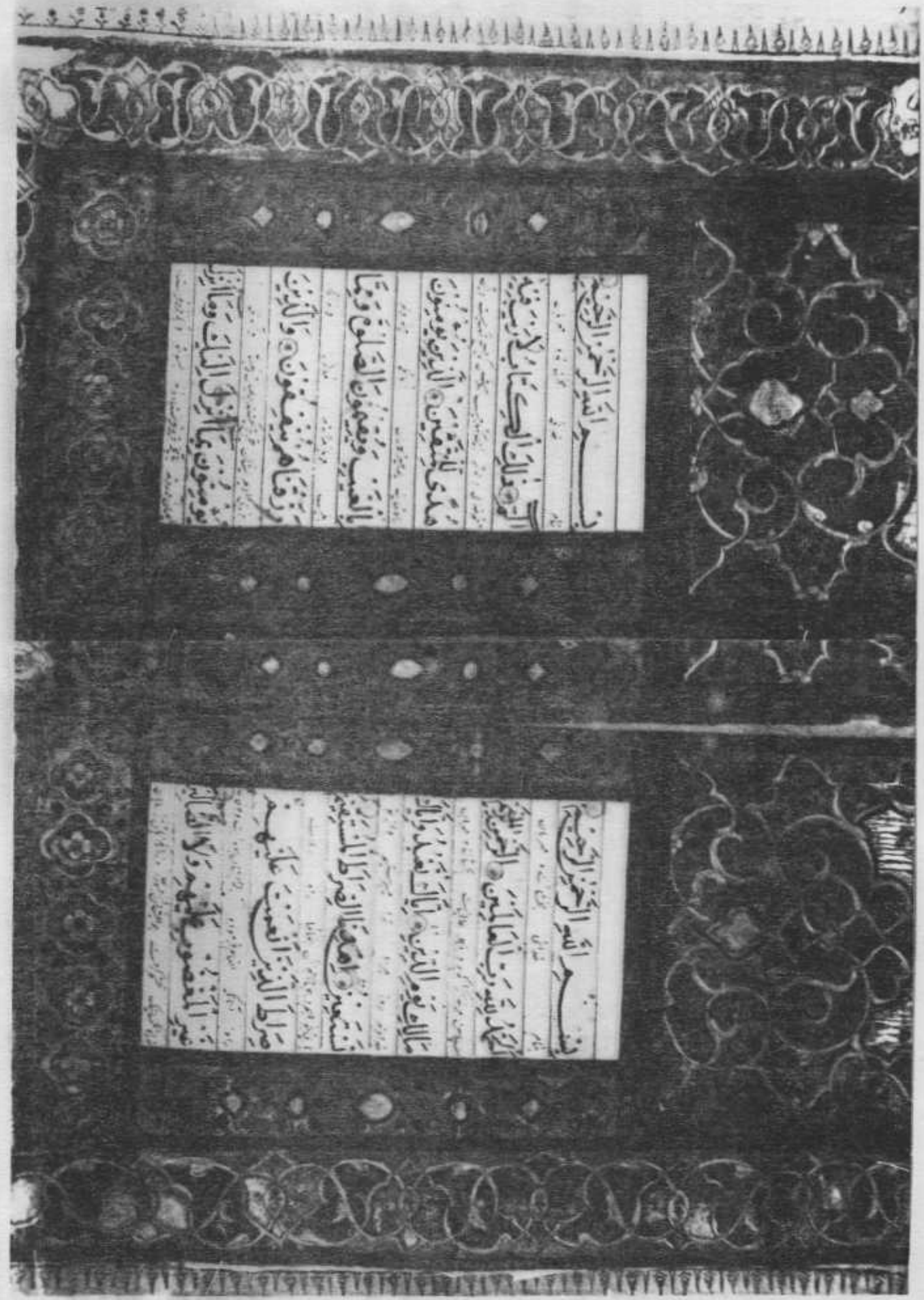

toobaafoundation.com

بسم الله الرحمن الرحيم

قل اعوذ برب الناس ۝ ملك الناس ۝ اله

الناس ۝ من شر الوسواس الخناس ۝ الذي

يوسوس في صدور الناس ۝ من الجنة

والناس ۝

toobaafoundation.com

(قلمی) قرآن مجید مع فارسی ترجمہ- مملوکہ مدرسہ دارالفیوض ھاشمیہ- سجاول

سائز $۱۲\frac{۱}{۲} \times ۸\frac{۱}{۲}$ سطریں فی صفحہ ۱۰- الفاظ فی سطر۷- (نام کاتب اور سال کتابت درج نہیں)

اس نسخے میں اختلاف قراءت اور سورتوں کی خصوصیات لکھی ہوئی ہیں

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ یہ ہے: بنام خدای مہربان بسیار بخشائنده

سپاس مرخدای راکہ پرورنده جهانیان است- مهربان بخشائنده

خداوند روز جزا- ترامی پرستیم

واز تو یاری می خواهیم- بنمای مارا راه

راست- راه آنان کہ انعام کرده تو برایشان

یعنی خشم کرده نہ شد برایشان ونہ گمراهانند ایشان

سورۃ الناس: بنام خدای بخشائنده مهربان

بگو پناه می گیرم بہ پروردگار عالمیان، بادشاه مرد مان

معبود انسان- از بدی وسوسہ کننده دیو هانش

آن کسے کہ وسوسہ می کند در سینہ های

مرد مان از جنیان وآدمیان-

toobaafoundation.com

بسم الله الرحمن الرحيم
الم ذلك الكتاب لا ريب
فيه هدى للمتقين الذين
يؤمنون بالغيب ويقيمون
الصلوة ومما رزقناهم ينفقون
والذين يؤمنون بما انزل اليك

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم
ملك يوم الدين اياك نعبد
واياك نستعين اهدنا الصراط
المستقيم صراط الذين انعمت عليهم
غير المغضوب عليهم ولا الضالين

فامنوا بالله ورسله وان تؤمنوا وتتقوا فلكم
اجر عظيم ولا يحسبن الذين يبخلون بما
ءاتيهم الله من فضله هو خيرا لهم بل هو شر لهم
سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة ولله ميراث
السموت والارض والله بما تعملون خبير
لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير
ونحن اغنياء سنكتب ما قالوا وقتلهم
الانبياء بغير حق ونقول ذوقوا عذاب
الحريق ذلك بما قدمت ايديكم وان الله
ليس بظلم للعبيد الذين قالوا ان الله

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی ترجمہ قرآن مجید- مملوکہ حاجی نبی بخش اوڈھو محمد پور- ضلع جیکب آباد

سائز ۱۱ x $6\frac{1}{2}$ متن ۴x۹- نسخ مکمل- صفحات ۱۱۰۰- سطریں فی صفحہ ۱۷ الفاظ فی سطر ۸- نام کاتب اور سال کتابت نا معلوم- متن سیاہ روشنائی میں ترجمہ سرخ روشنائی میں- مد متصل اور مد منفصل دونوں سیاہ روشنائی میں- منقش حاشیے سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدای بخشنده مهربان
هر ثنا مرخدای را پروردگار عالمیان- بخشنده
وبخشائنده- خداوند روز جزا- ترامی پرستم
مستحق عبادت است واز تو یاری می خواهم- مارا راه نمای
براهے راست- راه
آنانکه انعام کرده برایشان، نه راه
آنانکه خشم گرفته برایشان ونه راه گمراهان

سورۃ البقرہ کا ترجمہ اس طرح ہے

بنام خدای بخشنده ومهربان
قسم خدای را واین کتاب نیست شک در آن راه
برگزیدگان را که همی گروند بنادیده و
بپا بدارند نماز پنج گانه واز آنکه بدیشان عطا کردیم نفقه کنند
وآنانکه ایمان دارند بدانکه فرستاده شدبه تو و
بآنکه فرستاده شد پیش از تو وبرای آخرت..... شوند

آخر میں معوذتین کا ترجمہ اس طرح ہے: بنام خدای بخشنده مهربان
بگو پناه گیرم به پروردگار صبح از شر آنچه آفریده است
واز شر..... چون تاریک شود واز شر زنان سحر.....در

toobaafoundation.com

گره- واز شر حاسد چون حسد کند
بنام خدای بخشنده مهربان
بگو پناه گیرم به آفریدگار مردمان- بادشاه
مرد مان- معبود مرد مان- از شر وسوسه - آنکه
وسوسه -در سینه های مردمان از جنات وانسان

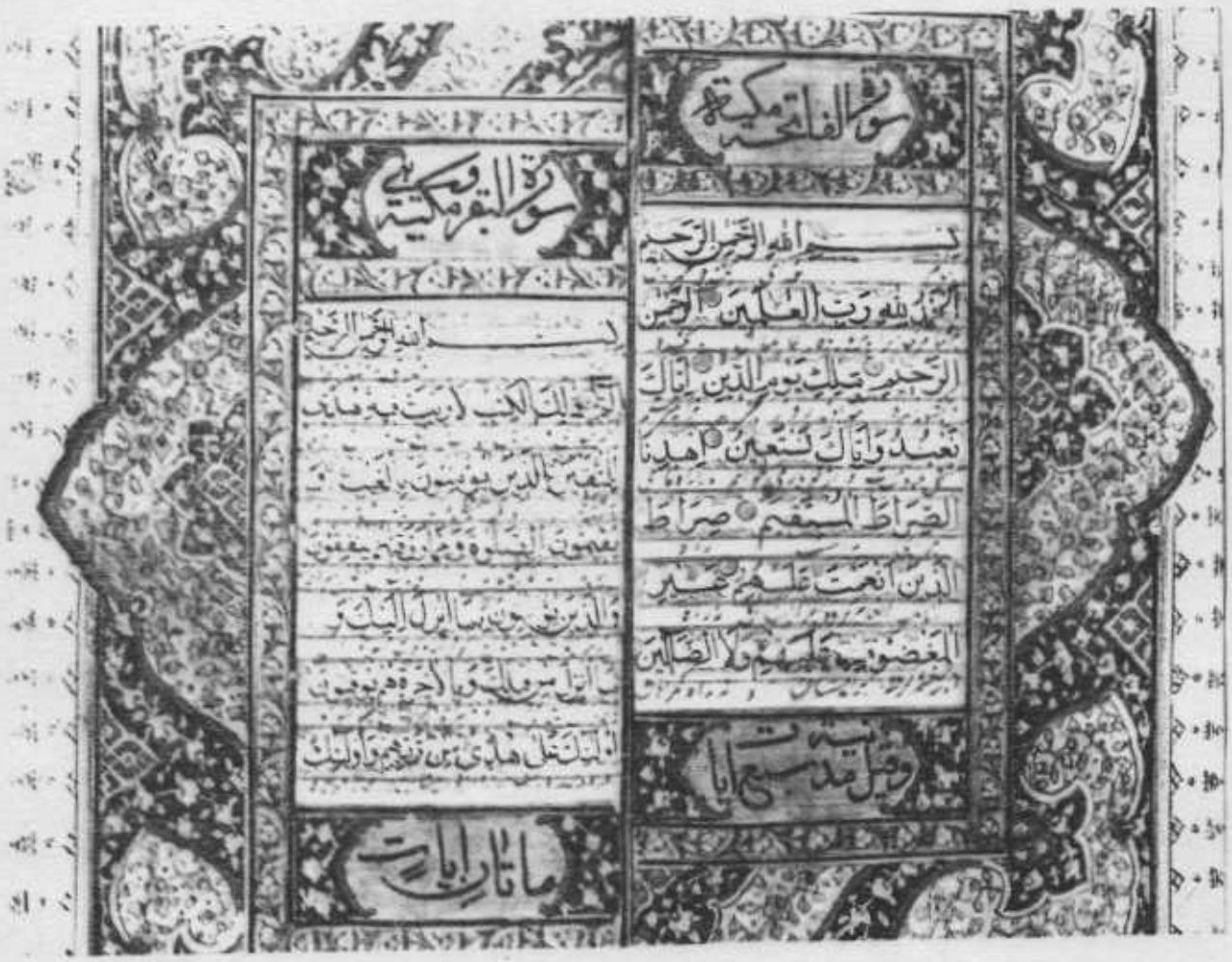

toobaafoundation.com

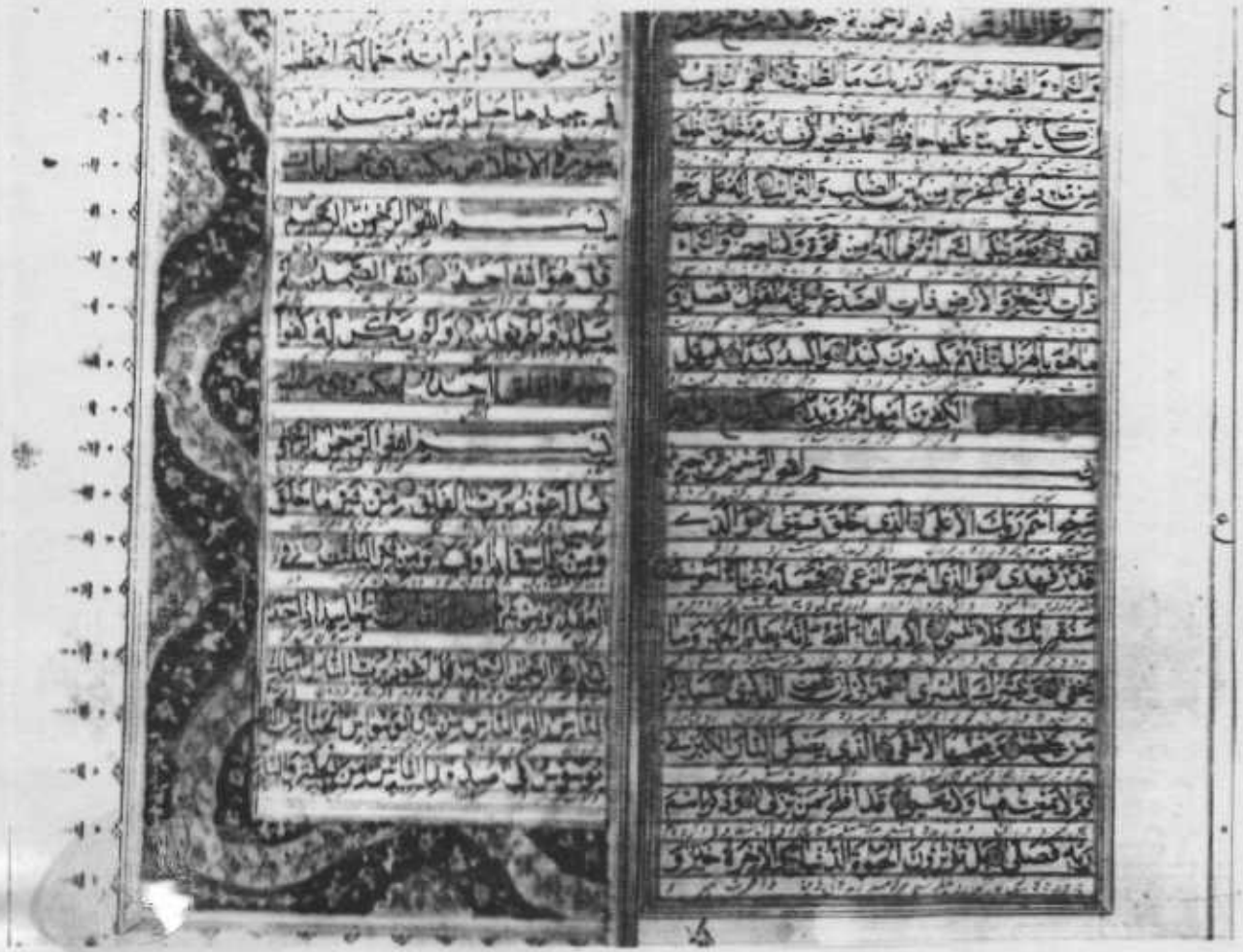

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (فارسی ترجمہ) مملوکہ غلام رسول نظامانی- ٹنڈو قیصر (ٹنڈو جام)

اوراق چار سو چار- ہر صفحے میں گیارہ سطریں- ہر سطر میں عموماً آٹھ الفاظ- سائز ۱۱ x ۸

ترقیمہ:- تمت الحروف فقیر الحقیر کمال الدین (۱) ولد مخدوم عبدالکریم ابن مرحوم مخدوم عبدالرحمن غفر الله له ولوالدیه واحسن الیهما والیه

اور اس سے پہلے اور سورۃ الناس کے اختتام کے بعد یہ آیت سرخ روشنائی سے ہے

وتمت کلمة ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماته وهو السمیع العلیم

شروع کے دو صفحے بہت منقش ہیں اور ہر سورۃ کے نام (مکیہ یا مدنیہ) کے ساتھ آیات کی تعداد ایک مطلا سطر میں ہے- ہر آیت مطلا دائرے سے ختم ہوتی ہے ہر سورۃ اور ہر پارے کا آغاز بھی مطلا کیا گیا ہے

تحریر کی خصوصیات : -

العالمین (العلمین کے بجائے)

الکتاب (الکٰتب کے بجائے)

رزقناهم (رزقٰنهم کے بجائے)

الصالحات (الصٰلحت کے بجائے)

اسماعیل (اسمٰعیل کے بجائے)

للملئکة (للملٰئکة کے بجائے)

یانارکونی (یٰنار کونی کے بجائے)

یآ آدم (یٰادم کے بجائے)

انکنتم (ان کنتم کے بجائے) وغیرہ

اور ہر جگہ یاءیّها لکھا ہے- اور الف کی جگہ مد لکھا ہے مثلاً: وبالاٰخرة- آمنا- آمنوا وغیرہ

---

(۱) تکملہ مقالات الشعراء (مرتبہ پیر حسام الدین راشدی- کراچی سنہ ۱۹۵۸ع) صفحہ ۵۵۱ح میں مرزا گل حسن کے مقالہ "مهران جون موجون" کے حوالے سے کمال الدین خطاط کا ذکر آتا ہے، اس کی سنین معلوم نہیں

toobaafoundation.com

مد متصل کو سیاہ روشنائی سے لکھا ہے- مثلا سوآءٔ- السمآء- ولو شآءالله- وغیرہ

لیکن مد منفصل کو سرخ روشنائی سے لکھا ہے- مثلا بمآ انزل- واذ اظلم فیھآ ازواج- وغیرہ بالھدَی (دال پر زبر) فی (نیچے کھڑا الف) میثاقہِ (ہ کے نیچے زیر)- انہُ (ہ پر پیش) لمن اشتراکہ (را پر زبر) وغیرہ

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدای بخشندہ بخشائندہ

ہمہ ثنا مرخدای راست پرورندہ عالمیان، بخشندہ

بخشائندہ، خداوند روز جزا- ترا

می پرستیم وازتو یاری می خواہیم- راہ بنمای مارا

راہ راست- راہ آنانکہ نعمت کردہ

برایشان- نہ آنان کہ خشم گرفتہ برایشان، ونہ گمراھان (۱)

معوذتین کا ترجمہ اس طرح ہے: بگوپناھہ می گیرم بہ پروردگار صبح ازبدی آنچہ آفریدہ و از بدی شب چون در آید واز بدی دمندگان در گرھھا واز بدی حسد کنندہ چون حسد کند

بگو پناھہ می گیرم بہ پروردگار آدمیان- بادشاھہ مرد مان- خدای انسان- از بدی وسوسہ کنندہ،

نھان شوندہ- وے کہ وسوسہ می کند در سینہ ھای مردمان از دیوان وآدمیان

اکثر سورتون کے شروع میں حاشیے پر (فارسی میں) شان نزول بھی درج ہے

---

(۱) یہ ترجمہ حضرت پیر مراد شیرازی قدس سرہ (م سنہ۸۹۳ھ) کے ترجمہ کی نقل معلوم ہوتا ہے جو اس طرح شروع ہوتا ہے

بنام خدای بخشندہ بخشائندہ

ثنای مر خدا راست کہ پرورندہ عالمیان- بخشندہ بخشائندہ- خداوند روز جزا- ترامی پرستیم واز تو یاری می خواہیم

راہ بنمای مارا راہ راست- راہ آنانکہ نعمت کردہ برایشان، نہ آنانکہ خشم گرفتہ بر ایشان، نہ گمراھان

پروفیسر امین اللہ علوی صاحب کے پاس شکارپور میں جو مترجم قلمی نسخہ ہے وہ بھی بالکل اسی طرح ہے

toobaafoundation.com

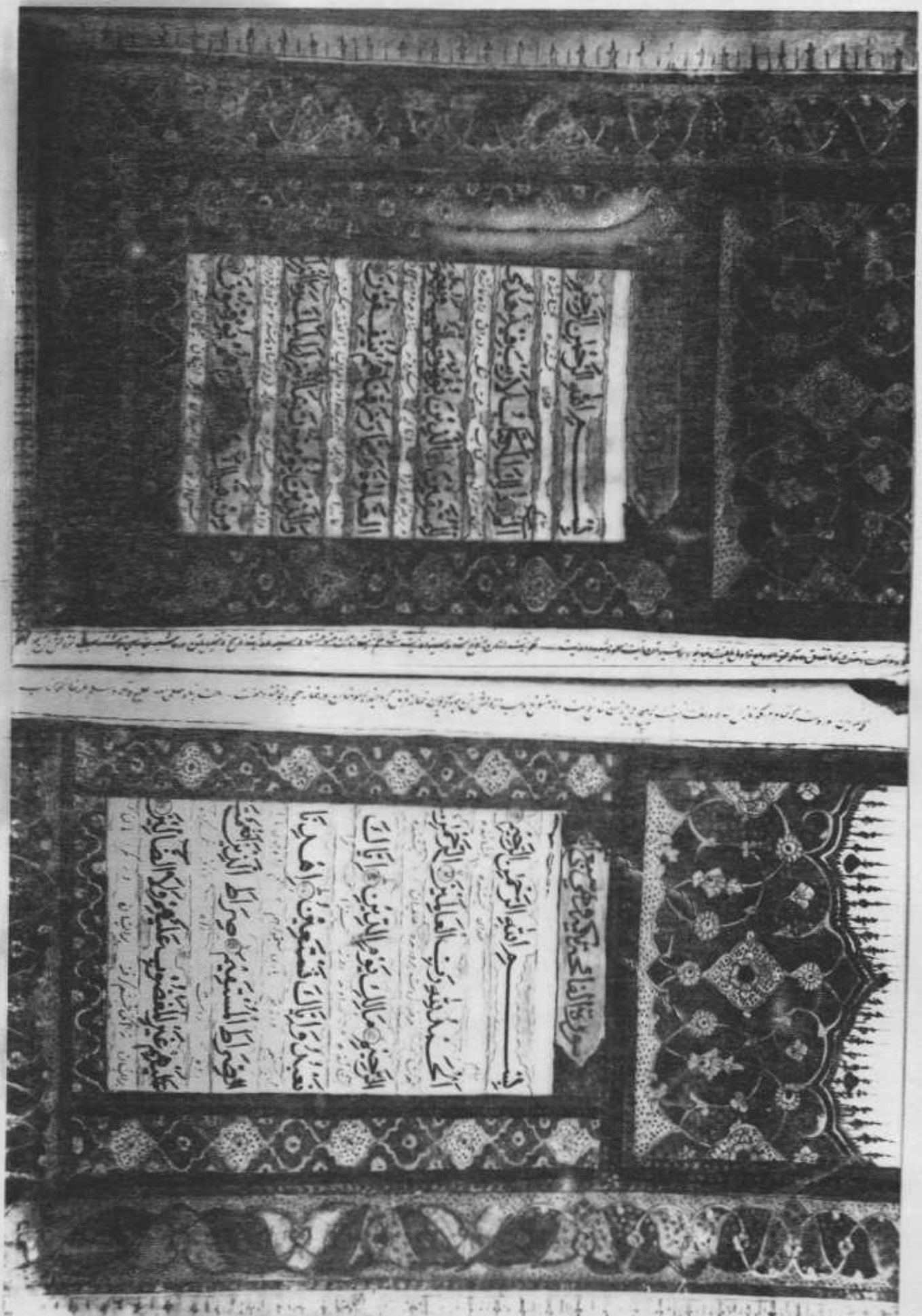

toobaafoundation.com

حاسد سورة الناس مكية وهي ست آيات إذا حسد ۞
حسد کند ه بچون حسد کند
بسم الله الرحمن الرحيم ۞
قل أعوذ برب الناس ۞ ملك الناس ۞ إله الناس ۞
بگو پناه میبرم به پروردگار او میان باوشاه مردمان خدای انسان
من شر الوسواس الخناس ۞ الذي يوسوس
از بدی وسوسه کننده نهان شونده او که وسوسه میکند
في صدور الناس ۞ من الجنة والناس ۞
در سینهای مردمان از دیوان واز میان
وهو السميع العليم
ن مرحوم مخدوم عبد الرحمن غفر الله له ولوالديه
واحسن اليهما واليه

toobaafoundation.com

(قلمی) اردو ترجمہ قرآن مجید مع حاشیہ پر فارسی تفسیر مخزونہ مدینۃ الحکمۃ-کراچی

کاتب اور سال کتابت نا معلوم- اول وآخر ناقص- یہ قرآن مجید نامکمل ہے بارھویں پارے سے سورۃ عنکبوت تک ہے سائز صفحہ کا ۱۲ x ۶½ سطریں ۷- نسخ خوب صورت ہے- اردو ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب کا ہے ترجمہ سورۃ یونس آیت نمبر ۷۶ سے ۸۰ تک کا اس طرح ہے:

"پس جب آیا ان کے پاس حق نزدیک ہمارے سے کہا انھوں نے تحقیق یہ البتہ جادو ہے ظاہر کہا موسیٰ نے کیا کہتے ہو تم واسطے حق کے جب آیا تمھارے پاس کیا جادو ہے یہ اور نہیں چھٹکارا پاتے جادوگر کہا انھوں نے کیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو کہہ پھیر دے ہم کو اس چیز سے کہ پایا ہے ہم نے اوپر اس کے باپوں اپنوں کو اور ہوئے واسطے تمھارے- برائی بیچ زمین کے اور نہیں ہم واسطی تمھارے ایمان لانے والے اور کہا فرعون نے لے آؤ میرے پاس ہر جادوگر دانا کو پس جب آئے جادوگر کہا واسطی ان کے موسیٰ نے ڈالو جو کچھ ہو تم ڈالنے والے

حاشیہ پر فارسی تفسیر سورہ یونس آیت نمبر ۷۷ سے ۸۰ تک اس طرح ہے:

قالوا گفتند اشراق قوم فرعون مر موسیٰ را علیہ السلام- اجئتنا آیا آمدی تو لتلفتنا تابگردانی مارا عما وجدنا از آنچہ یا فتم علیہ برآن چیز آباءنا پدران خود را مراد عادت فرعون است یعنی آمدہ تامرا از پرستش فرعون باز دادی ونکون وباشد لکما الکبریاء مرشما ہر دو برادر را بادشاہی فی الارض در زمین مصر وما نحن ونیستیم لکما مرشما ہر دو برادر را بمومنین از تصدیق کنندگان وقال فرعون وگفت فرعون جمعی را از ملازمان خود ایتونی بکل ساحر بیاریدبمن ہر ساحری علیم دانا درفن خود تامعارضہ کند باموسیٰ بس سحرہ راجع کردند وبروجھی کہ در سورہ اعراف گذشت بمواعید کلیہ مستظہر ساختہ روز موعود معلوم آوردند فلما جاء السحرہ پس--- آمدند جادوان در مقابلہ موسیٰ علیہ السلام قال لھم موسیٰ گفت مرایشان موسیٰ علیہ السلام القوا افگنید ما انتم ملقون آنچہ شما افگندہ کنید

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی ترجمہ قرآن مجید- مملوکہ مشتاق احمد صاحب و برادران- کندھرا- تحصیل روھڑی ضلع سکھر

کاغذ کا سائز ۸½×۵ متن کا سائز ۶½×۳½ صفحات ۱۰۲۰ سطریں ۱۱- الفاظ ۱۶- کاتب کا نام (بالکل آخر صفحے میں) فیض اللہ لکھا ہوا ہے- بہت خوبصورت، منقش اور مطلا ہے- سورتوں کے نام اور ہر جگہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بہت مطلا ہیں- آیات کے دائرے بھی مطلا ہیں- متن سیاہ روشنائی میں اور ترجمہ سرخ روشنائی میں

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ یہ ہے: بنام خدای بخشاینده مهربان
جمیع ستائش مر خدایے راست کہ پروردگار عالمیان است- بخشائنده مهربان- بادشاہ روز جزا- ترامی پرستیم واز توباری می خواهیم
بنما بما راہ راست
راہ آنانکہ انعام فرمودی برایشان، نہ راہ
آنانکہ خشم گرفتہ برایشان، ونہ راہ گمراهان

سورۃ البقرہ: بنام خدای بخشاینده مهربان
منم خدایے دانا تر- این قرآن کتابے ست روشن کہ هیچ شک نیست درآن
راہ نمائنده مر پرهیزگاران را- آنانکہ می گروند
بہ نادیده وبپایے می دارند نماز را و
از آنچہ روزی دادیم ایشان را خرچ می کنند وآنانکہ
می گروند بہ آنچہ فروفرستاده اند بہ تو وبہ آنچہ
فروفرستادند پیش از تو از پیغمبران وبہ روز قیامت ایشان
یقین آرند

سورۃ الفلق- بنام خدای بخشاینده مهربان
بگوی پناہ می گیرم بہ آفریدگار صبح ازبدی آنچہ آفریده است واز
بدی شب تاریک چون در آید ظلمت او برهمہ چیز واز بدی زنانے کہ می دمند

toobaafoundation.com

بسحر

درگره ها واز بدی حاسد چون حسد کند

سورة الناس:- بنام خدای بخشاننده مهربان

بگو یا محمد صـ، پناه می گیرم به پروردگار آدمیان، بادشاه مرد مان

معبود انسان، از بدی وسوسه شیطان

آنکه وسوسه می کند در سینه های مرد مان از دیوان وآدمیان

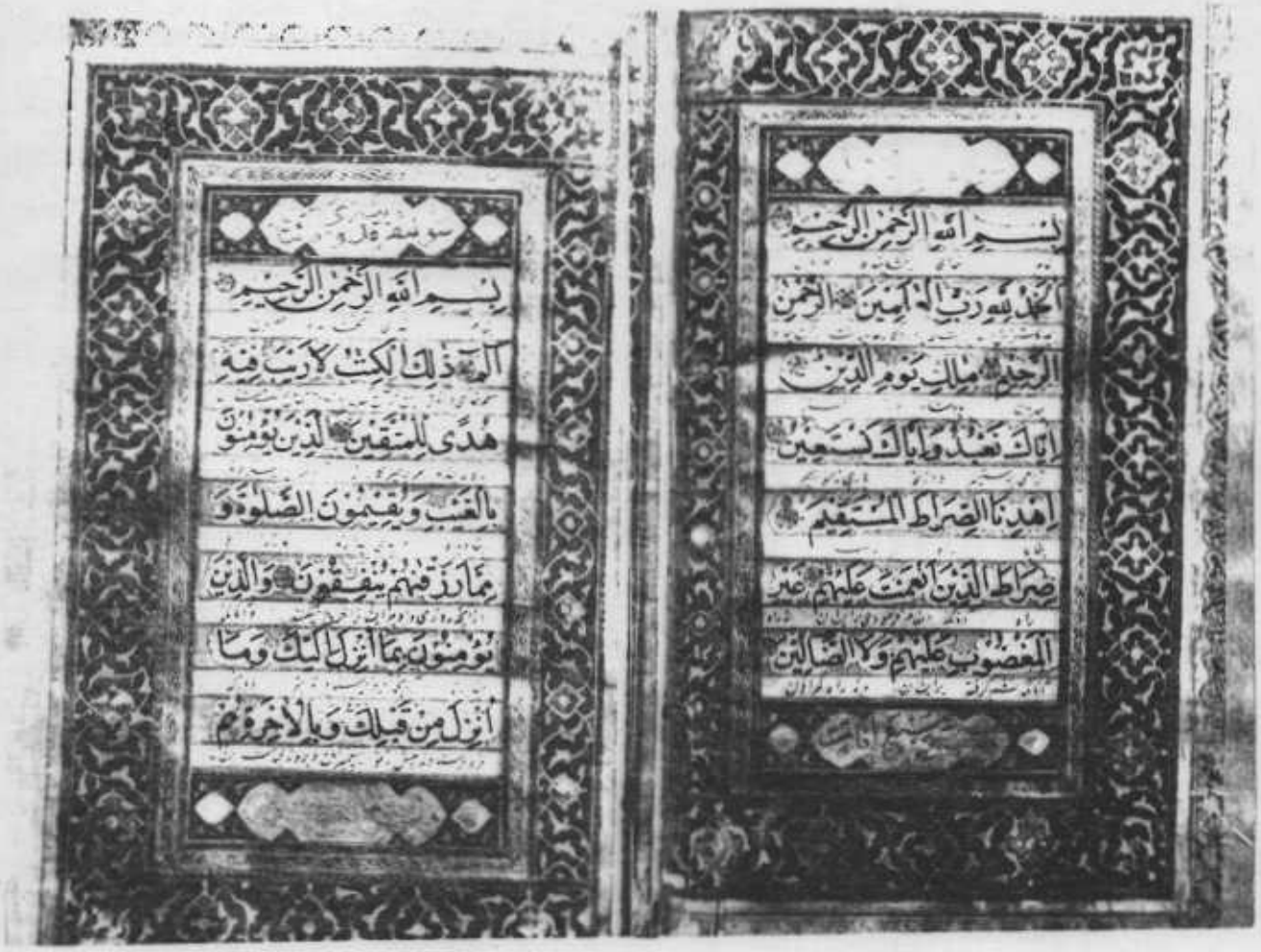

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی ترجمہ: مملوکہ محمد بخش صاحب - جیکب آباد-
سائز۱۲+ ۷- سطریں فی صفحہ ۹- الفاظ فی سطر۸

کرم خوردہ- نامکمل-منتشر- کاتب اور سال کتابت معلوم نہیں- کاغذ بہت پرانا ہے۔

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

آغاز می کنم بنام خدا مہربان بخشائندہ
سپاس ستائش مرخدایے را کہ پرورندہ عالمیان،مہربان بخشائندہ،
خداوند روز جزاست- خاصہ ترا می پرستیم وخاص از تو یاری می طلبیم
مارا راہ نجات بنمای راہ آنانکہ انعام کردہ برایشان- نہ راہ آنانکہ
خشم کردہ برایشان ونہ راہ گمراہان

سورۃ الکھف کی آیت ۳۲ سے آیت۳۶ کا ترجمہ یہ ہے:

وبیان کن مرایشان را داستان دوکس کردیم مابرای یکے از ایشان
دو بوستان از انگور وکردیم گردا گرد خرمانیان وبکردیم مامیان آنہا
کشتذار- ہر دو باغ می آوردند میوہ های خوش را وکم نہ کرد ازآن
چیزے وروان کرد درمیان دوباغ جوئے وبود مر اورا مالے بسیار
پس گفت مربرادر خود را و او سخت پیوستہ بود با اوکہ من بیشترم از تو
بہ مالے وغالب ترم بہ لشکر- ودررفت درباغ خود واوستم گاربود برای نفس خود
گفت گمان نہ برم من کہ نیست شود این ہمیشہ وگمان برم قیامت را کہ بود راست
واگر باشد
واگر باشد..... سوی پروردگار من ہر آئنہ بیابیم بہتر ازان بہ انقلاب

toobaafoundation.com

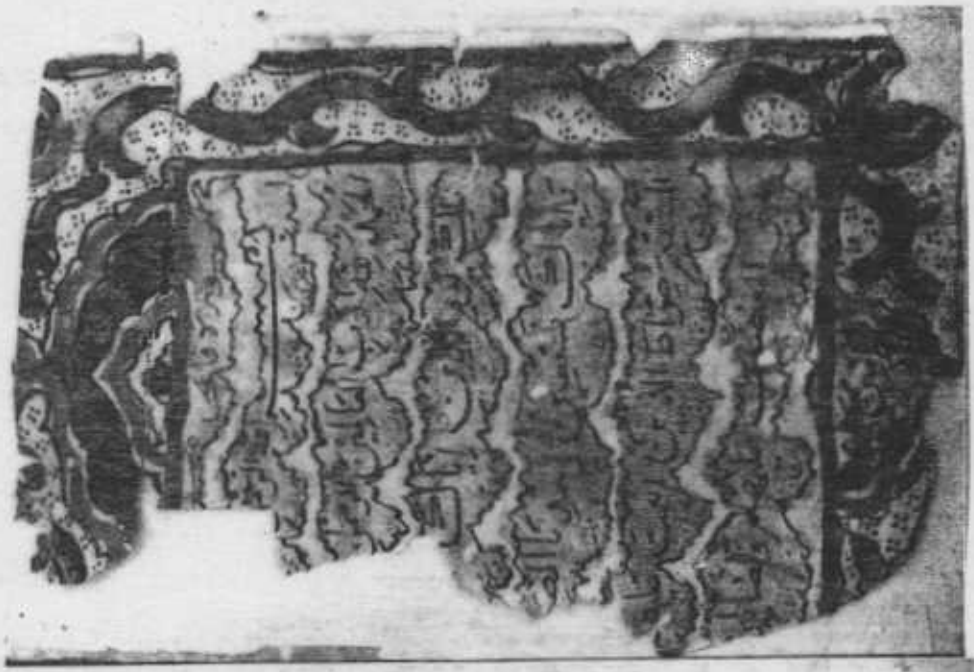

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (مترجم)- مملوکہ پروفیسر نواز علی شوق (شعبہ سندھی- کراچی یونی ورسٹی)

فی سیپارہ- اوراق ۱۸- سطریں فی صفحہ ۱۱- ہر سطر کے نیچے فارسی ترجمہ صفحہ کا سائز ۱۰×۶ متن کا سائز ۸×۴- نام کاتب اور سال کتابت درج نہیں

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدا بخشندہ مہربان
ستائش مر خدای را پروردگار عالمیان بخشندہ
مہربان،بادشاہ روز جزا
ترامی پرستیم واز تو یاری می خواہیم
بنما مارا راہ راست، راہ
آنانکہ انعام کردی برایشان، نہ راہ آنانکہ خشم تو واقع شد برایشان ونہ گمراہان۔

سورۃ البقرہ کا ترجمہ اس طرح شروع ہوتا ہے:

بنام خدا بخشندہ مہربان
منم خدا کہ می دانم ہمہ چیز این کتاب کہ نیست شک درآن
راہ نمائندہ مر پرہیزگاران را آنانکہ می گروند
بآنچہ غائب است وبپامی دارند نماز را واز آنچہ
روزی دادیم ایشان را نفقہ می کنند وآنانکہ می گروند بآنچہ فروفرستادہ بسوئے
تو وآنچہ فروفرستادہ شدہ از پیش تو وبہ روز قیامت

سورۃ التوبہ ۳۸- ۴۰) کا ترجمہ:

اے آنانکہ گرویدہ اید چیست شمارا چون گفتہ شد
مرشمارا بیرون روید در راہ خدا-
(پس نہ) جنبید بہ زمین- آیا راضی شدید بہ زندگی دنیا از آخرت

toobaafoundation.com

(پس) نیست متاع زندگی دنیا در آخرت مگر اند کے
اگر بیرون نہ روید عذاب کند شمارا عذاب دردناک
وبدل کند بہ گروھے غیر شما وضرر نہ رسانید بہ خدا چیزے وخدا برھمہ چیز
توانا- اگر یاری نہ کنید اورا
پس تحقیق یاری داد اورا خدا (چون) بیرون کردند
اورا آنان کہ کفر ورزیدند کہ دوم دومی بود چون ھردو
درغار چون می گفت بہ رفیق خود غم مخور- بدرستی
خدا باماست- پس فرستاد خدا آرامش دل---

toobaafoundation.com

سورة الفاتحة مكية وهي سبع اياف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين الرحمن

الرحيم ملك يوم الدين

اياك نعبد واياك نستعين

اهدنا الصراط المستقيم صراط

الذين انعمت عليهم غير

المغضوب عليهم ولا الضالين

سورة البقرة مدنية وهي مائتان وثمانون اية

بسم الله الرحمن الرحيم

الم ذلك الكتب لا ريب فيه

هدى للمتقين الذين يؤمنون

بالغيب ويقيمون الصلوة ومما

رزقنهم ينفقون والذين

يؤمنون بما انزل اليك وما

انزل من قبلك وبالاخرة

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید (مترجم فارسی) مملوکہ جناب نواب امداد علی لغاری ابن بہاول رئیس (تاج پور)

سائز کاغذ ۱۳ X ۵ ۱/۲ سائز متن ۸ ۱/۲ X ۴ ۱/۲ سطریں فی صفحہ ۱۱ الفاظ سطر

۸ اوراق ۴۵۰ شروع اور آخر کے صفحات مطلا اور مزین

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدا بخشندہ وبخشاننده

هر ثنائے مر خدائے را آفریننده همه عالمیان- بخشنده وبخشاننده، خداوند روز جزا

مر ترامی پرستیم واز تو یاری می خواهیم-بنمای راه راست وراه آنانکه انعام کرده

مر ایشان را، نه کسانے که خشم گرفته برایشان ونه راه گمراهان

سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات کا ترجمہ اس طرح ہے: بنام خدا بخشنده بخشاننده

الم آن کتاب هیچ شکے نیست درین کتاب- دلالت کند مر پرهیزگاران را، آنان که می گرویدن ند به نادیده وبپاي می دارند نماز پنجگانه واز آنچه عطا کرده ایم نفقه می کنند وآنان که ایمان می آورند بدان چیزے که فرستاده شد بسوی تو.....

پھر آخري سورتون کا ترجمہ اس طرح ہے:

بنام خدا بخشنده وبخشاننده

بگو یا محمد که پناه می گیرم به پروردگار صبح از بدی آنچه آفریده است واز بدی تاریک کننده نهان شونده چون در آید وازبدی دوندگان درگره ها واز بدی حسد کننده چون آغاز کرد حسد

بنام خدا بخشنده وبخشاینده

بگو یا محمد که پناه می گیرم به پروردگاه مرد مان، بادشاه مرد مان، خدائے مرد مان از بدی وسواس کننده دور شونده- آن که وسوسه می کند در سینه های مرد مان از پریان ومرد مان

بلوح الخط فی القرآن دهر- وکاتبه رمیم فی الترابی

له ملک ینادی کل یوم- لدول الموت وابنون الخرابی

کتبه العبدالمذنب الضعیف الاحقر العباد خاکپاے درویشان دلاور خان

گذارش نمای قصبه شیر خان (۱) الله حافظ ونگ بان

الهی بیامرز خواننده را- تو جنت عطا کن نویسنده را

---

(۱) یہ قصبہ شہدادپور کے قریب ہے

toobaafoundation.com

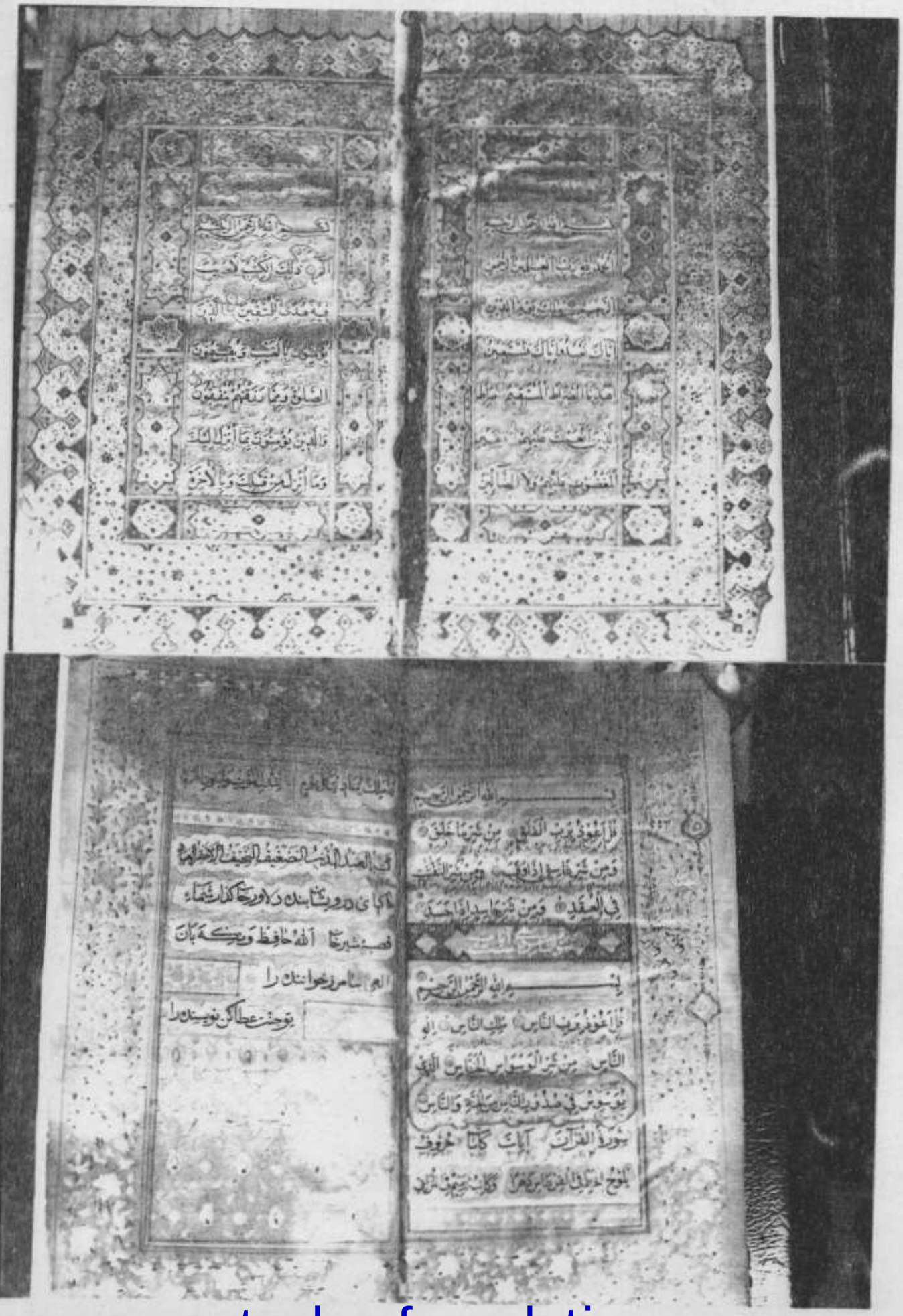

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی ترجمہ- قرآن مجید مملوکہ
حاجی نبی بخش صاحب اوڈھو(محمد پور ضلع جیکب آباد)

نام کاتب وسال کتابت درج نہیں

سائز کاغذ ۱۲ x ۸ ½ متن ۸ x ۵ صفحات تقریباً ۹۹۰ سطریں ۱۰- الفاظ ۷

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ مکمل ہے اور سورۃ البقرہ کا ترجمہ وماھم بمؤمنین (آیت ۸) تک ہے۔

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ:- بنام خدا بخشندہ مہربان
ہمہ ثنائے مر خدائے را پروردگار جہانیان است- بخشاننده
مہربان- بادشاہ روز قیامت
ترا پرستیم واز تو یاری می خواہیم
بنما مارا راہ راست راہ
آنان کہ انعام کردہ برایشان، نہ راہ آنان کہ
خشم گرفتہ برایشان، نہ راہ گمراہان-
سورۃ البقرہ بنام خدا بخشندہ مہربان
حروف مقطع- این کتابے ست، نیست شک درآن
راہ نمائندہ مر پرہیزگاران را، آنان کہ می گرویدند
بہ نادیدہ وبپای می دارند نماز را و از آنچہ روزی دادیم
ایشان را نفقہ می کنند- وآنان کہ می گرویدند بہ آنچہ فرو فرستادہ
شد بر تو وآنچہ فروفرستادہ شد پیش از تو وبہ قیامت ایشان
یقین آرند- آن گروہ براہ راست انداز پروردگار خود وآن گروہ
رستگاران اند- بدرستی آنان کہ کافر شدند برابر است بہ ایشان
آیا بیم کنی ایشان را، آیا بیم نہ کنی ایشان را، ایمان نمی آرند- مہر نہادہ
خدا بر دلہاے ایشان وبر گوشہای ایشان وبر دیدہ های ایشان پوششے
وبر ایشان راست عذاب بزرگ- واز مرد مان کسان اندکہ می گویند
ایمان اوردیم بخدا وبروز قیامت ونبستند ایشان گروندگان

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

(قلمی) فارسی ترجمہ- مملوکہ محمد بخش صاحب- جیکب آباد-

سائز $7\frac{1}{2} \times 11\frac{1}{2}$ سطریں فی سطر ۹- الفاظ فی سطر۷

سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کے ابتدائی دو رکوع نہیں ہیں اور آخر میں سورۃ التکاثر کے بعد نہیں ہیں

کاتب اور سال کتابت معلوم نہیں- آیاتنا- آتینا وغیرہ میں الف پر مد بنایا ہے- متصل کو سیاہ روشنائی سے اور مد منفصل کو سرخ روشنائی سے بنایا ہے، متن بھی سیاہ روشنائی سے اور زیر متن فارسی ترجمہ بھی سرخ روشنائی سے ہے

سورۃ بنی اسرائیل کا ترجمہ اس طرح شروع ہوتا ہے:

پاکی است آن را کہ ببرد بندہ خود را بشب از مسجد حرام سوے
مسجد دور از آنکہ برکت کردیم گرداوتابنمائیم اورا از آیتھای خود
بدرستی اوست شنوا بینا- ودادیم موسیٰ را توریت وگردانیدیم اورا
راہ نمائندہ فرزندان یعقوب ع را کہ فرا مگیرید جز من کاردان
فرزندان آنکہ برداشتیم با نوح- بدرستی اوھست بندہ سپاس گو وحکم کردیم
سوی فرزندان یعقوب ع در توریت ھر آئینہ تباھی کنید در زمین دوبار----

toobaafoundation.com

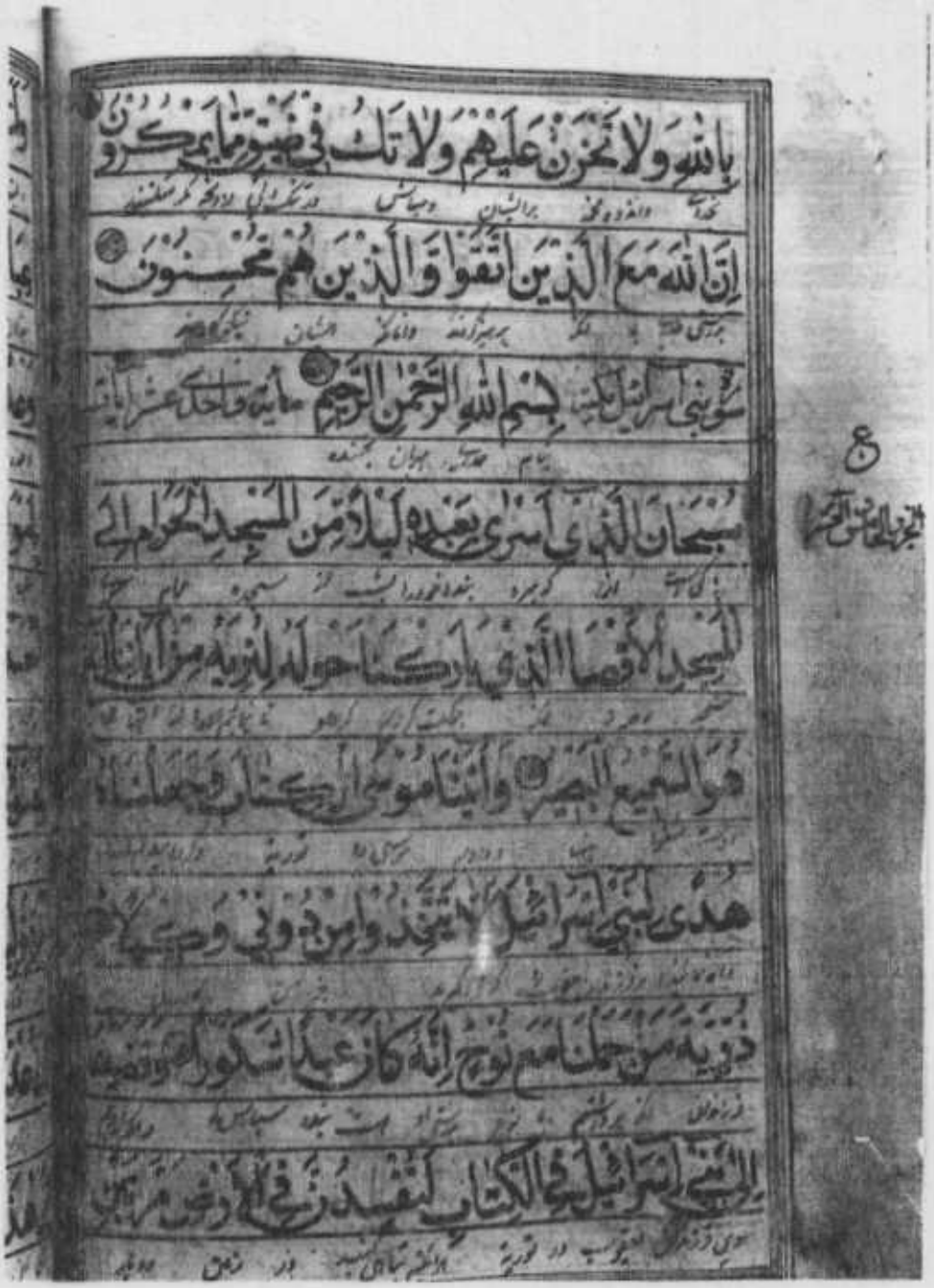

بالله ولا تحزن عليهم ولا تك في ضيق مما يمكرون

إن الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون

سورة بني اسرائيل مكية بسم الله الرحمن الرحيم مائة واحدى عشرة آية

سبحان الذي أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام إلى

المسجد الأقصى الذي باركنا حوله لنريه من آياتنا

هو السميع البصير وآتينا موسى الكتاب وجعلناه

هدى لبني إسرائيل ألا تتخذوا من دوني وكيلا

ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا شكورا وقضينا

إلى بني إسرائيل في الكتاب لتفسدن في الأرض مرتين

ع

toobaafoundation.com

قلمی فارسی ترجمہ قرآن مجید مملوکہ

ماسٹر عزیز صاحب حیدرآباد

ایک قرآن پاک حاجی محمد نصرت خان آفریدی فیروزآبادی مرحوم (سنہ۱۸۵۸ع ۱۹۲۸ع) کے نواسے جناب ماسٹر عزیز صاحب (تلک چاڑی- حیدرآباد کے پاس ہے

سائز $\frac{1}{2}$ ۷ × ۱۱ ، متن $\frac{1}{2}$ ۹ × $\frac{1}{2}$ ۵ ہر صفحہ میں ۱۱ سطریں اور ہر سطر میں عموماً نو الفاظ ہیں- ہر پارہ عموماً سولہ اوراق پر محیط ہے- قریب ڈیڑھ سو سال کا کاغذ معلوم ہوتا ہے، کتابت سیاہ روشنائی میں ہے اور شروع کے پونے دو پارے فارسی ترجمے کے ساتھ ہیں جو سرخ روشنائی میں ہیں. کتابت میں احتیاط نہیں ہے- مثلاً وبالیوم کو وباالیوم لکھا ہے- آمنوا کو آمنو لکھا ہے- ولکن کو ولاکن لکھا ہے- بعض مقامت پر مد نہیں بنائے گئے- کہیں کوئی لفظ چھوٹ گیا ہے، آخر میں سورۃ الناس کے بعد سورۃ الفاتحہ کو پھر لکھ دیا ہے.

ترجمہ اس طرح شروع ہوتا ہے:

بنام خدای بخشندہ مہربان

جمیع ستائش مر خدائے را کہ پروردگار عالمیان است، بخشایندہ مہربان- خدا وند روز جزا- ترامی پرستیم واز تو یاری می خواہیم- بنما مارا راہ راست، چنان راہ کہ انعام فرمودی برایشان، غیر غضب کردہ شدہ بر ایشان ونہ راہ گمراہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہاں ترجمہ نہیں لکھا) پھر الم کا

toobaafoundation.com

ترجمہ بھی دیا ہے اس طرح: الم (منم خدایے دانا از ہمہ)- این کتاب کہ نیست دران شک- راہ نماینده برائے پرہیزگاران- آن کسانے کہ گرویدند بآنچہ از نظر ایشان پنہان است وبپامی دارند نماز را و از آنچہ روزی دادیم ما ایشان را نفقہ می کنند وآنانکہ آنچہ نازل کردہ شد بسوے تو وآنچہ نازل کردہ شدہ پیش واز تو وبروز آخرۃ ایشان یقین می دارند- آن گروہ بر راہ راست انداز پروردگار ایشان وآن گروہ ایشان رستگارانند.

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

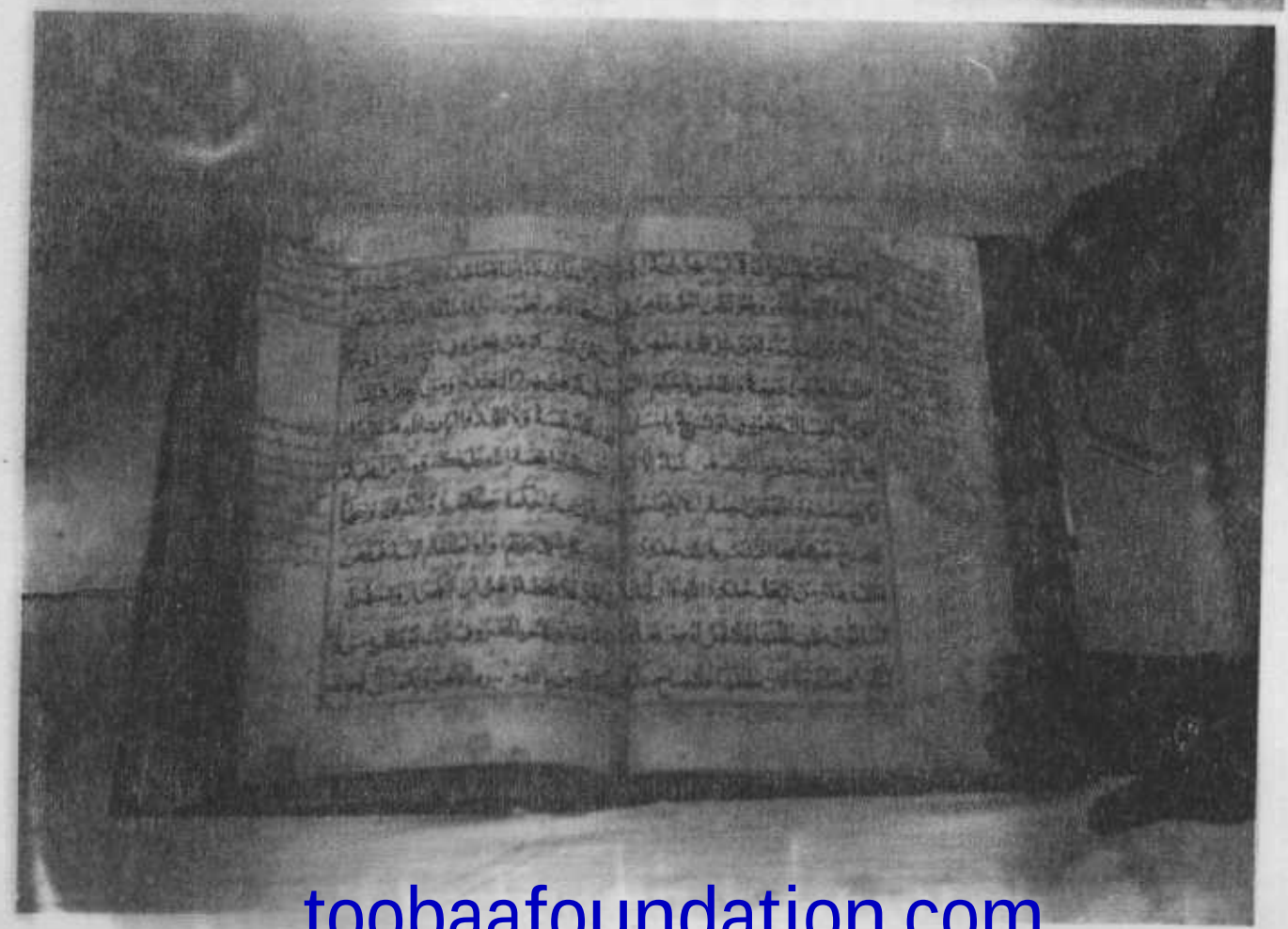

toobaafoundation.com

ضمیمہ

فارسی

فہرست مخطوطات سچل سرمست لائبریری- خیرپور (مرتبہ ۱۹۹۷ع) محمد یوسف خشک

صفحہ ۳۰- نمبر ۵۷- تفسیر بحر موّاج از شہاب الدین- نویں صدی ہجری میں لکھی گئی اور اسی صدی کی تحریر ہے- اس میں زبان و بیان کی خوبیوں پر خاص توجہ ہے- (فارسی میں ہے)

صفحہ ۳۰- نمبر ۵۹- خلاصہ منہج الصادقین، شیعہ مسلک کی تفسیر کسی ایرانی عالم نے لکھی ہے- (فارسی میں ہے)

صفحہ ۳۱- نمبر ۶۰- تفسیر حسینی- از کمال الدین حسین کاشفی (فارسی میں ہے) اس تفسیر کا ذکر بارہا اوپر آچکا ہے- (فارسی میں ہے)

صفحہ ۳۱- نمبر ۶۱- تفسیر عمّ یتساءلون (مختصر تفسیر) از محمد بن خواجگی بن عطاءاللہ (فارسی میں ہے)

صفحہ ۳۱ نمبر ۶۳- تفسیر سورۃ یوسف (مفسّر نامعلوم)

حضرت یوسف علیہ السلام پر کیے گئے اعتراضات کا جواب بھی ہے- (فارسی میں ہے)

صفحہ ۳۱- نمبر ۶۵- تفسیر عمّ یتساءلون- از حافظ محمد علی خان (فارسی میں ہے)

صفحہ ۱۷۲- نمبر ۹۶۴- تفسیر قرآن (فارسی میں)- ناقص الطرفین- ابتدا سے سورۃ مائدہ کے ابتدائی حصے تک ہے-

toobaafoundation.com

اردو تراجم و تفاسیر

قلمی قرآن مجید (مترجم اردو)

قلمی قرآن مجید (مترجم اردو) مخزونہ نیشنل میوزیم - کراچی نمبر ۲۳۲

پندرہ پندرہ پاروں کی دو جلد - عمدہ نسخ میں - سرخ اور نیلے حاشیے - ہر جلد کے پہلے دو صفحے مطلا اور نقش و نگار سے مزین، ہر سطر کے نیچے سرخ روشنائی میں اردو ترجمہ - حاشیوں میں کہیں کہیں تشریح اردو میں ہے -

ہر سیپارے کی پہلی سطر، سیپارے کا نام، سورۃ کی شان نزول، سورتوں کی آیات کی تعداد سب سرخ روشنائی میں ہے - آیتوں کے اختتام کے حلقے مطلا ہیں - رکوع منقش اور مزین ہیں -

ترقیمے سے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب احمد یار لاہوری نے دہلی آکر سن ۱۲۶۹ھ میں نواب فیض علی خان (جھجر والے) کی فرمائش پر ان کی بیگم زینت محل کے لیے لکھا تھا -

اوراق ۳۷۵ - ۴۲۴ ہیں - ہر صفحے میں ۹ سطریں - سائز $\frac{1}{2}$ ۱۶×۱۰ - متن ۱۱×۶

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے -

سب تعریف واسطے اللہ کے، پروردگار عالموں، بخشش کرنے والا مہربان -

خداوند دن جزا کا تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم، دکھا ہم کو راہ سیدھی راہ ان لوگوں کی کہ نعمت کی ہے تو نے اوپر ان کے سوا ان کے جو غصہ کیا گیا ہے اوپر ان کے اور نہ گمراہوں کا -

سورۃ البقرہ کا ترجمہ اس طرح ہے -

یہ کتاب نہیں شک بیچ اس کے راہ دکھاتی ہے

واسطے پرہیزگاروں کے وہ جو ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اس چیز سے کہ دی ہے ہم نے ان کو خرچ کرتے ہیں اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے

toobaafoundation.com

طرف تیری اور جو کچھ اتاری گئی ہے پہلے تجھ سے۔

سورۃ الناس کا ترجمہ اس طرح ہے:

کہہ پناہ پکڑتا ہوں ساتھ رب لوگوں کے بادشاہ
لوگوں کے معبود لوگوں کے برائے
وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے سے وہ
جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینے
لوگوں کے جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے۔

یہ ترجمہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رح کا ہے۔

toobaafoundation.com

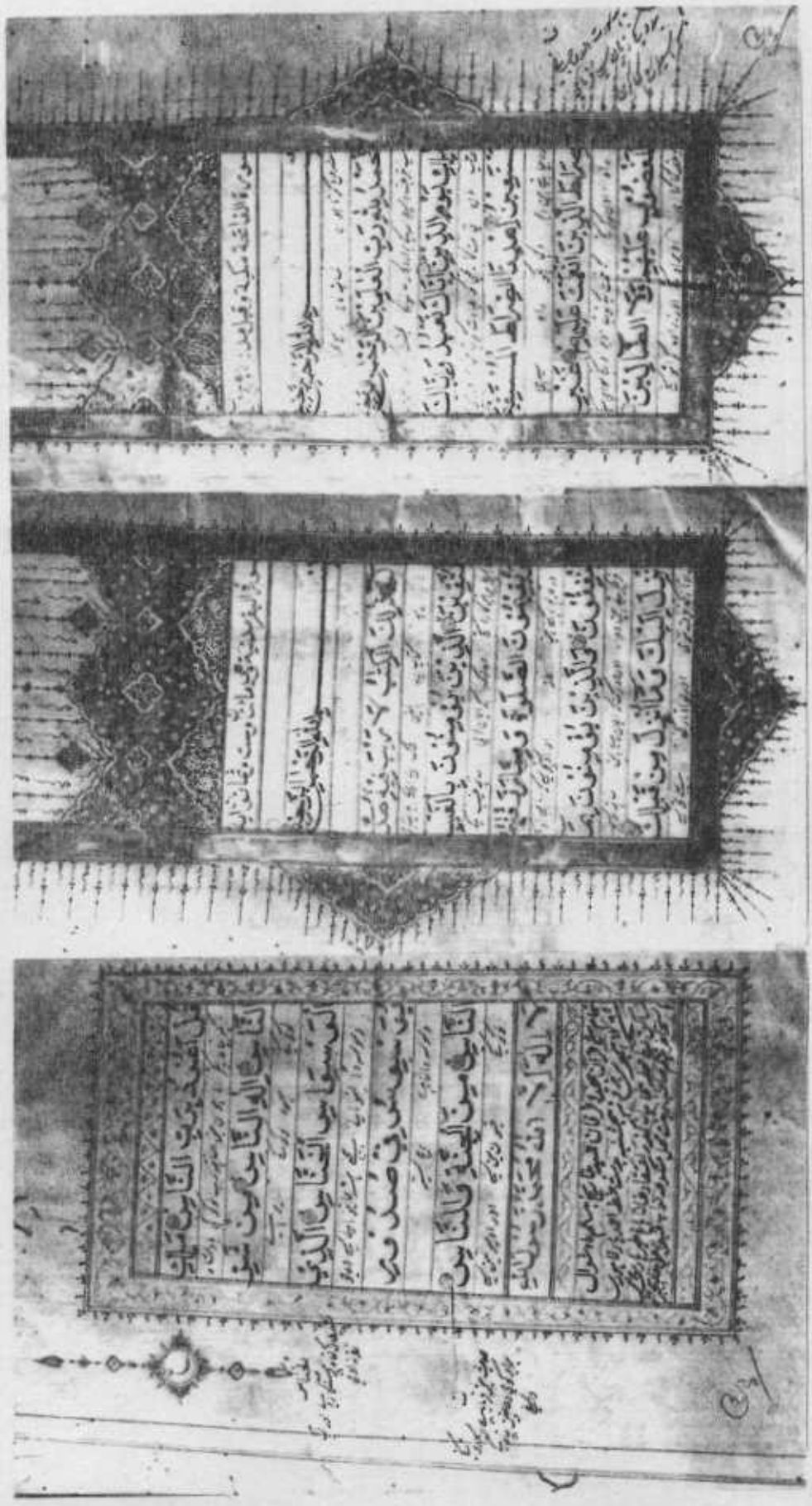

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید

قلمی ترجمہ قرآن مجید - مخزونہ نیشنل میوزیم - کراچی نمبر ۲۶۶

سادہ نسخ اور بھورے رنگ کے کاغذ پر ہے - اس میں دو ترجمے ہیں - حاشیوں پر سیاہ روشنائی کے نستعلیق خط میں شاہ عبدالقادر دہلوی رح کے موضح القرآن والا ترجمہ (اردو) ہے اور دوسرا (اردو) ترجمہ ان کے صاحبزادے شاہ کافی الدین کا ہے - وہ سرخ روشنائی میں ہے اور بین السطور ہے - تمام سورتوں کے نام اور ہر سیپارے کے ابتدائی دو لفظ سرخ روشنائی میں ہیں اور آیتوں کا اختتام سرخ نقطوں میں ہے -

اوراق ۴۶۵ ہیں - سائز صفحہ ۱۱ × ۷ - متن ۸ × ۵ - سطریں فی سطر ۹ - الفاظ فی سطر عموماً ۸

تیرھویں صدی ہجری کا معلوم ہوتا ہے -

سورۃ البقرہ کی آیت ۸۴ - ۸۵ کا ترجمہ اس طرح ہے (یعنی شاہ کافی الدین رح کا ترجمہ):-

اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا کہ نہ ڈالو گے لہو آپس اپنی کے اور نہ نکال دو گے کسے آپس اپنی کو گھروں اپنوں سے پھر اقرار کیا تم نے اور تم شاہد ہو - پھر تم وہ لوگ ہو کہ مار ڈالتی ہو آپس اپنی کو اور نکال دیتی ہو ایک فرقہ کو اپنی میں سی گھروں اون کی سی مدد کاری کرتی ہو اوپر اون کے ساتھ گناہ کے اور تعدی کے اور اگر آتی ہیں تمہاری پاس بندیوان ہو کر بدلہ دی چھٹاتی ہو اون کو اور وہ حرام ہے اوپر تمہاری نکال دینا اون کا کیا - پس ایمان لائی ہو ساتھ بعض کے کتاب کے اور کفر کرتی ہو ساتھ بعض کے پس کیا ہی سزا اوس شخص کے کری یہ کام تمھیں سی -

(حاشیوں میں کہیں کہیں شاہ عبدالقادر دہلوی رح کا ترجمہ ہے جو بار بار اوپر مذکور ہو چکا ہے)

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

قلمی مترجم (اردو) قرآن مجید

(ایضاً) قلمی مترجم (اردو) قرآن مجید، مملوکہ غلام نبی خان اوڈھو- محمد پور (ضلع جیکب آباد)

یہ ترجمہ شاہ رفیع الدین علیہ الرحمۃ کا ہے اور حاشیہ ان کے بھائی شاہ عبدالقادر کا ہے(۱) سال کتابت و کاتب درج نہیں-

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

سب تعریف واسطے اللہ کی ہے- پروردگار عالموں کا- بخشش کرنے والا مہربان - خداوند دن جزا کا، قیامت کا- تجھے کو

عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم- دکھا ہم کو

راہ سیدھے- راہ اون لوگوں کی کہ نعمت کی ہے تو نے اوپر اون کے سوائے اون کے غضب کیا ہے اوپر اون کی

اور نہ گمراہوں کے- قبول کر دعا ہماری-

سورۃ الناس کا ترجمہ یہ ہے:-

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنے والا مہربان

کہ پناہ پکڑتا ہوں ساتھ پروردگار لوگوں کے- بادشاہ لوگوں کے-

معبود لوگوں کی- برے وسوسے ڈالنے والی پیچھے ہٹ جانے والی کی سے

وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینے لوگوں کے جنوں میں سے یا آدمیوں میں سے

---

(۱) یہ ترجمہ اور یہی حاشیے بار بار دہلی سے شائع ہوئے ہیں- بدین (سندھ) میں ایک جگہ مجتبائی پریس کا طبع شدہ اور محمد ممتاز علی کا کتابت کردہ (۱۲۸۳ھ کا) موجود ہے- اس میں ۷۹۶ صفحات ہیں- سائز ۱۴×۱۰ ہے- ہر صفحے میں عموماً نو سطریں اور ہر سطر میں عموماً گیارہ الفاظ ہیں-

toobaafoundation.com

toobaafoundation.com

قلمی قرآن مجید مترجم (اردو)

(قلمی) مترجم اردو- مملوکہ حبیب الرحمن مرحوم لطیف آباد نمبر ۱۰، حیدرآباد

سائز ۱۶× ½ ۱۱- متن ۱۰× ½ ۷ سطریں فی صفحہ ۷ الفاظ فی سطر ۸ ہر سطر کے نیچے اردو ترجمہ- متن بہت حسین نسخ میں اور ترجمہ پختہ نستعلیق میں ہے- متن سیاہ روشنائی میں اور ترجمہ سرخ روشنائی میں ہے- کل صفحات ۱۵۷۶ ہیں جو سات جلدوں میں ہیں- یعنی ہر منزل ایک جلد میں ہے- فمی بشوق (ف سورۃ الفاتحہ م سورۃ المائدہ ی سورۃ یونس ب بنی اسرائیل ش سورۃ الشعراء و الصّٰفّٰت - اور ق سورۃ ق) پہلی جلد ۲۵۳ صفحات تک ہے اور آخری جلد ۱۳۳۲ سے ۱۵۷۶ صفحات تک ہے- نہم ربیع الاول ۱۲۹۴ھ میں مکمل ہوئی- یہ ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۷۶ھ) کے دوسرے صاحبزادے شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ (م سن ۱۲۳۳ھ) کا ہے اور حاشیوں میں تیسرے صاحبزادے شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۰ھ) کی تفسیر موضح القرآن (ملخصاً) درج ہے (۱)

---

(۱) اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ اور ان کے مذکورہ بالا صاحبزادوں کے ترجمے سب سے زیادہ مقبول ہوئے- نور محمد تاجر کتب، دہلی سن ۱۳۵۳ھ سن ۱۹۳۴ع میں ۸۴۲ صفحات (سائز ۱۲×۹۱/۲) میں بہت جلی قلم کا قرآن مجید شائع کیا- اس میں شاہ رفیع الدین رح اور مولانا اشرف علی تھانوی رح کے ترجمے تحت السطر ہیں- شاہ عبدالقادر رح کا ترجمہ بھی بارہا شائع ہوا- مفتی محمد شفیع رح نے اپنی تفسیر معارف القرآن (جلد اول صفحہ ۹۸- دوسرا ایڈیشن) میں لکھا ہے کہ "اول الذکر (شاہ رفیع الدین رح) کے ترجمے میں بالکل تحت اللفظ ترجمے کو اختیار کیا گیا ہے، اردو محاورہ سے بھی زیادہ رعایت نہیں رکھی گئی اور بڑے کمال کے ساتھ قرآن کے الفاظ کو اردو میں منتقل فرمایا ہے اور دوسرے ترجمے میں (یعنی شاہ عبدالقادر رح کے ترجمے میں) تحت اللفظ کے ساتھ اردو محاورہ کی رعایت بھی ہے جس کو شاہ عبدالقادر نے چالیس سال مسجد میں معتکف رہ کر پورا کیا ہے، یہاں تک کہ آپ کا جنازہ مسجد ہی سے نکلا ہے-

toobaafoundation.com

ترجمہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ، بخشش کرنے والے مہربان کے۔

سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا۔ بخشش کرنے والا مہربان۔ خداوند روز جزا کا۔ تجھی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم۔ دکھا ہم کو راہ سیدھی، راہ ان لوگوں کی کہ نعمت کی ہے تو نے اوپر ان کے، سوائے اون کے کہ غضب کیا ہے اوپر اون کے اور نہ گمراہوں کی۔

سورۃ الناس کا ترجمہ یہ ہے۔

شروع ساتھ نام اللہ کے، بخشش کرنے والا مہربان

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے، بادشاہ لوگوں کے، معبود لوگوں کے، برای وسوسہ ڈالنے والی، پیچھے ہٹ جانے والی کے سے (۱) وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینوں لوگوں کی، جنوں میں سی یا آدمیوں میں سی (۲)

---

(۱) شیطان گناہ پر سنکارے اور آپ نظر نہ آوے۔

(۲) حدیث میں فرمایا، ان سور تون برابر کوئی دعا نہین پناہ کیواسطے۔

toobaafoundation.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم

مالك يوم الدين اياك نعبد واياك

نستعين اهدنا الصراط المستقيم

صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب

عليهم ولا الضالين

بسم الله الرحمن الرحيم

الم ذلك الكتب لا ريب فيه

هدى للمتقين الذين يؤمنون

بالغيب ويقيمون الصلوة ومما

رزقنهم ينفقون والذين يؤمنون

بما انزل اليك وما انزل

بسم الله الرحمن الرحيم

قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن

شر غاسق اذا وقب ومن شر النفثت في

العقد ومن شر حاسد اذا حسد

بسم الله الرحمن الرحيم

قل اعوذ برب الناس ملك الناس اله الناس

من شر الوسواس الخناس الذي يوسوس في

صدور الناس من الجنة والناس

انت مولنا فانصرنا على القوم الكفرين

بسم الله الرحمن الرحيم

الم الله لا اله الا هو الحي القيوم نزل عليك

الكتب بالحق مصدقا لما بين يديه وانزل التورىة

والانجيل من قبل هدى للناس وانزل الفرقان

ان الذين كفروا بايت الله لهم عذاب شديد

القرآن الحکیم

القرآن الحکیم از حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رح (م ۱۲۳۳ھ) شائع کردہ تاج کمپنی کراچی (سال اشاعت درج نہیں) صفحات ۱۰۶۷- ہر صفحے پر متن اور ترجمے کی سولہ سولہ سطریں لیکن متن اور ترجمہ بندی کی خاطر دو دو طرح لکھا ہوا ہے-

ہر سطر میں عموماً دس یا گیارہ الفاظ ہیں- سائز ساڑھے ۹×۷

متن اور ترجمے کو سریع الفہم بنانے کے لیے (اس ایڈیشن میں) اجزا کی ترتیب اس طرح ہے-

الحمد شریف:- ب اسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والا مہربان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

الحمد ل اللہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم ملک

سب تعریف واسطے اللہ پروردگار عالموں بخشش کرنے والا مہربان، خداوند

الحمدللہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم ملک

سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا بخشش کرنے والا مہربان، خداوند

یوم الدین ایا ک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط

دن جزا تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم دکھا ہم کو راہ

یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط

دن جزا کا تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم دکھا ہم کو راہ

المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر

سیدھی راہ ان لوگوں کی کہ نعمت کی ہے تو نے اوپر ان کے سوائے

toobaafoundation.com

المغضوب علی هم ولا الضآلین

جو غصہ کیا گیا اوپر ان کے اور نہ گمراہوں

المغضوب علیهم ولا الضآلین

ان کے جو غصہ کیا گیا ہے اوپر ان کے اور نہ گمراہوں کے۔

پورے قرآن پاک کا ترجمہ اسی طرح ہے۔ یعنی شاہ رفیع الدین نے جو رسم الخط اور ترجمہ اختیار کیا تھا اس کو آج کے لوگوں کی زبان کے مطابق کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ ترمیم بھی نہ ہوتی تب بھی شاہ صاحب کا ترجمہ آسانی سے سمجھ میں آسکتا تھا۔ آخری سورۃ الناس کا ترجمہ جو شاہ صاحب نے کیا تھا (بغیر ترمیم شدہ ترجمے کے) وہ اس طرح ہے۔

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں بادشاہ لوگوں معبود لوگوں سے برائی وسوسہ ڈالنے والا پیچھے ہٹ جانے والا وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینے لوگوں سے جنوں اور انسانوں۔

toobaafoundation.com

تفسیر اعجاز القرآن واسرار البیان

تفسیر اعجاز القرآن واسرار البیان- از مولانا سعد حسن خان یوسفی ٹونکی- مطبوعہ پاکیزہ دارالمصنفین- ہیر آباد حیدر آباد (سندھ)

صفحات ۳۲۸- سائز ۷ × ۴ ۳/۴

مولانا سعد حسن خان، ٹونک کے مشہور علمی خاندان سے تعلق رکھتے تھے- ان کے والد مولانا حیدر حسن خان رح، ندوۃ العلماء لکھنؤ میں معلم تھے اور چچا مولانا محمد حسن، معجم المصنفین (۹ جلدیں- مطبوعہ بیروت سنہ ۱۳۴۲ھ) مشہور مصنف تھے- مولانا سعد حسن خان، پاکستان بننے پر حیدر آباد (سندھ) آگئے تھے- مختلف مدرسوں میں رہے- پھر پبلک اسکول حیدر آباد میں مدرس ہوئے- وہیں ۲۴ محرم سن ۱۳۶۲ھ (۲۷ جنوری سن ۱۹۷۶ع) کو انتقال ہوا اور وہیں تدفین ہوئی-

(۱) ترجمہ مقدمہ ابن خلدون (۲) شرح مسند امام اعظم رح (۳) ترجمہ المنجد اردو (۴) دنیا کا مسافر (۵) اسلامی اخلاق (۶) یہ عجیب دنیا (۷) نبوی ﷺ لیل ونہار آپ کی تصانیف ہیں-

ان کے علاوہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کی حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح کے تحفۂ اثنا عشریہ کا اردو ترجمہ بھی شائع کیا تھا-

تفسیر اعجاز القرآن کا پہلا پارہ سن ۱۹۷۲ع میں شائع کیا تھا- اس کے "پیش لفظ" میں آپ نے قرآن پاک کے اعجاز پر بحث کی ہے کہ سکاکی کے نزدیک قرآن کا اعجاز سمجھا جاسکتا ہے- بیان میں نہیں آسکتا- بعض کہتے ہیں کہ اس میں گذشتہ حالات بیان کیے گئے ہیں- انسان کی کیا طاقت کہ وہ صحیح صحیح پچھلے واقعات بیان کرسکے- بعض کا خیال ہے کہ اس میں مستقبل کے واقعات بیان کیے گئے ہیں جو کوئی شخص بیان نہیں کرسکتا- کوئی کہتا ہے کہ اس میں بے شمار علوم ومعارف ہیں- کسی کے نزدیک اس میں بے پناہ اثر ہے جو انسان کو بے تاب کردیتا ہے- بعض نے کہا ہے کہ قرآن کا معجزہ اس کی بے مثال عبارت، بے نظیر

toobaafoundation.com

اسلوب بیان یا اس کے جملوں کی ترتیب، الفاظ کی فصاحت اور ان کی مناسب ترتیب ہے۔

مولانا کا خیال ہے کہ قرآنی اعجاز کے جوہر اردو کی تفسیروں میں نہ ہونے کے برابر ہیں اس لیے ان کی تفسیر کی ضرورت تھی۔

پھر انھوں نے سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح کیا ہے: (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے)

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پالنے والا سارے جہاں کا ہے۔ بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔ جو مالک ہے روز جزا کا۔ تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ بتلا ہم کو راہ سیدھی، راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل فرمایا، جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔

پھر مولانا الحمد۔ رب۔ الرحمٰن الرحیم وغیرہ کے عبارتی رموز اور اوصاف پر تفصیل سے بحث کرتے ہیں۔ ربوبیت، رحمت اور مالکیت کی ترتیب کے اسرار بیان کرتے ہیں۔ اور ۵۰ صفحات میں اس سورۃ مبارکہ کے فضائل پر عالمانہ دلائل پیش کرتے ہیں۔

ایاک کے خطاب کا نکتہ بیان کرتے ہیں کہ "الحمد للہ سے لے کر یہاں تک بندہ اپنے خالق، مولیٰ اور مربی کی خصوصی صفات سے شناخت کر رہا تھا، اس کی معرفت کی دھن میں لگا ہوا تھا، اس کی وہ خوبیاں ٹٹول رہا تھا جو اس کی ذات کو آشکارا کردیں۔ دل سے صرف نہ سمجھائیں بلکہ آنکھوں سے بھی دکھائیں۔ غرض ماسوی اللہ سے پورا پورا ممتاز کر کے بتائیں۔ اب جب چار بڑی بڑی صفات سے اللہ تعالیٰ کی شناخت کرلی تو وہ بجائے غائب کے حاضر سمجھ لیا گیا جس کو دلیل سے سمجھا تھا وہ مشاہدہ میں آگیا۔ جس کو عقل سے مانا تھا، آنکھ سے اوجھل تھا، اب وہ گویا نظر کے سامنے آگیا اور یوں غائب، حاضر سے بدل گیا۔ یا یوں کہیے کہ عارف و ذاکر کے اول و آخر حال کی خوب تشریح فرمائی ہے، کیونکہ وہ آغاز معرفت میں حمد الٰہی میں لگتا ہے، اس کے اسماء و صفات میں سوچ بچار کرتا ہے، اس کی مختلف کاریگریوں سے اس کی حقیقت کا سراغ لگاتا ہے۔ جب معرفت کے درجے پر فائز ہوتا ہے، تو حق تعالیٰ کو مشاہدہ میں پاتا ہے۔ اس کی ذات سے وصال حاصل کر کے اس سے دوبدو بات چیت کرتا ہے اور غائب کو گویا حاضر کے بھیس میں دیکھتا ہے۔ اس بحث کے

toobaafoundation.com

بعد مولانا عرب کے ایک نہج کو بیان کرتے ہیں کہ "عرب ایک نہج عبارت کو پسند نہیں کرتے۔ غیبت کو خطاب یا تکلم سے بدلتے رہتے ہیں تاکہ سننے والا ایک طریق کلام سے اکتا نہ جائے اور طرح طرح کے اسلوب بیان سے اس کی دلچسپی کا سلسلہ نہ ٹوٹنے پائے (صفحہ ۳۳-۳۴)

غرض کہ مولانا نے اس تفسیر میں اسی طرح کے نکات و رموز بیان کیے ہیں اور فصاحت و بلاغت کی خوبیوں کو بہت دلچسپ انداز میں پیش کیا ہے۔

toobaafoundation.com

تفسیر بیان القرآن

از مولانا اشرف علی تھانوی (سن ۱۲۸۰ھ - ۱۳۶۲ھ) دو جلدوں میں - پہلی جلد میں سولھویں پارے کی سورۃ الکھف ختم ہوتی ہے اور دوسری جلد میں سورۃ مریم سے آخر قرآن تک کی تفسیر ہے - پہلی جلد میں ۶۰۴ صفحات ہیں اور دوسری جلد میں صفحہ ۶۰۵ سے صفحہ ۱۱۶۰ تک صفحات ہیں - سائز ۸×۱۰½ ہے - متن اور ترجمہ دس دس سطروں میں ہے اور ہر سطر میں عموماً ۷-۸/ الفاظ ہیں - مولانا نے یہ تفسیر ربیع الاول سن ۱۳۲۰ھ میں شروع کی تھی اور سن ۱۳۲۵ھ میں مکمل کی - تاج کمپنی نے سن ۱۹۵۹ع میں اسے شائع کیا - تفسیر کے شروع میں مولانا نے اپنے ترجمہ اور تفسیر کی کیفیت کا ذکر کیا ہے کہ (۱) قرآن مجید کا آسان ترجمہ کیا ہے جس میں قابل فہم ہونے کے ساتھ تحت لفظی کی بھی رعایت ہے (۲) ----- اردو ترجمہ کم از کم ایسا تو ہو کہ قریب قریب ہندوستان کے سب حصے اس کو سمجھ جائیں اس لئے کتابی زبان لی ہے --- (۳) نفس ترجمہ کے علاوہ جس مضمون کو بہت ضروری دیکھا کہ اس پر توضیح ترجمہ کی موقوف ہے یا کوئی شبہ خود قرآن کے مضمون سے ظاہراً پیدا ہوتا تھا اس کا جواب یا مضمون قرآنی کسی مشہور تحقیقات کے خلاف معلوم ہوتا تھا، اس کی تحقیق یا اسی قسم کی کوئی ضروری بات ہوئی اس کو ف بنا کر بڑھا دیا --- (۴) جس آیت کی تفسیر میں بہت سے اقوال مفسرین کے ہیں ان میں جس کو ترجیح معلوم ہوئی صرف اس کو لے لیا - بقیہ سے تعرض نہیں کیا - (۵) مطلب قرآنی کی تفسیر کہیں تو اس طرح کی ہے کہ مضمون کا ارتباط خود ظاہر ہوجاوے اور کہیں ایک سرخی ربط کی لکھ کر اس کی تقریر کردی گئی ہے - (۶) اختلافیات کی تفسیر میں صرف مذہب حنفی لیا گیا ہے اور دوسرے مذاہب بشرط ضرورت، حاشیے میں دیے گئے ہیں (۷) چونکہ نفع عوام کے ساتھ افادۂ خواص کا بھی خیال آگیا اسی لئے ان کے فائدے کے واسطے ایک حاشیہ بڑھایا ہے جس میں مکیت و مدنیت سور و آیات و غیر مشہور لغات و ضروری وجوہ بلاغت و مغلق ترکیب و خفی الاستنباط فقہیات و کلامیات و اسباب نزول و روایات و اختلاف قراءت، مغیرہ ترکیب یا حکم و توجیہ ترجمہ و تفسیر ایجاز کے

toobaafoundation.com

ساتھ مذکور ہیں جس کو متوسط درجے کا طالب علم بے تکلف سمجھ سکتا ہے۔ (تاج کمپنی نے فی الحال اس شق کو اشاعت میں شامل نہیں کیا)

پھر مولانا نے دوسرے بیس امور کا ذکر کیا ہے جو ان کے تفسیر میں ملحوظ ہیں۔ (مسائل السلوک پر جو کتاب مولانا نے لکھی ہے، اس کے مضامین بھی تفسیر میں شامل کر لیے گئے ہیں)۔ پھر قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست اور تفسیر کے مضامین کی بہت مفصل فہرست بھی ہے۔

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان، نہایت رحم والے ہیں۔

سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے۔ جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ جو مالک ہیں روز جزا کے۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست، اعانت کی کرتے ہیں۔ بتلا دیجئے ہم کو رستہ سیدھا۔ رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے۔ نہ رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا۔ اور نہ ان لوگوں کا جو رستہ سے گم ہو گئے (۱)

---

(۱) یہاں اور ہر جگہ مولانا نے ذات باری کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے اور ربط ہر جگہ قائم کیا ہے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اپنی تفسیر کے مقدمے میں مولانا اشرف علی کے ربط کی تعریف کی ہے کہ انھی نے ایسا کیا ہے دوسروں نے نہیں کیا۔ یہاں ایک دو ترجمے والے قرآن مجید کا ذکر بے محل نہ ہوگا۔

مرج البحرین کے نام سے رومی اکیڈمی کراچی نے حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رح اور ان کے شاگرد مولانا اشرف علی تھانوی رح کے اردو ترجموں کو یکجا کر کے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ یہ کام مولانا سلیم الدین شمسی نے کیا ہے اور سورتوں کے ہر رکوع کا علیحدہ علیحدہ خلاصہ بھی شروع میں شامل کر دیا ہے۔

دراصل شاہ عبدالقادر رح نے قرآن پاک کا جو ترجمہ (مع مختصر تفسیر موضح قرآن) کیا تھا اسی کا تحت اللفظ ترجمہ شیخ الہند رح نے کیا جزوی ترمیمات بھی کی ہیں۔ مولانا سلیم الدین شمسی نے شیخ الہند اور مولانا اشرف علی رح کے ترجموں کو اس طرح یکجا کیا ہے کہ الفاظ و معانی ان دونوں ترجموں کے ہوں، البتہ زبان اور محاوروں کے سلاست قائم رکھنے کے لئے کہیں کہیں ایک کا لفظ دوسرے میں اور دوسرے کا پہلے میں کھپانے کی کوشش کی ہے تاکہ ترجموں کی تعبیر، وقتی محاورات کے مطابق ہو جائے اور ان دونوں کی افادیت بڑھ جائے۔

toobaafoundation.com

اس ترجمے کے حاشیہ میں ہے کہ "اس سورت کی آیات میں ربط ظاہر بھی ہے، نیز تفسیر لکھتے وقت ابتدا ۔ میں تقریر ربط کا التزام بھی ذہن میں نہ تھا جیسے دیگر التزامات بھی نہ تھے۔ جوں جوں تفسیر لکھتا گیا ضرورتیں محسوس ہوتی گئیں، التزامات بڑھتے گئے۔ چنانچہ تقریباً تمام التزامات کا اہتمام سورہ مائدہ سے شروع ہوا۔"

اس کے بعد مسائل سلوک ہیں کہ سالکین کا مقام ایاک نعبد پر تمام ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد ایاک نستعین سے تمکین کا طالب ہوتا ہے۔ بیان اس کا یہ ہے کہ مرید کی ابتدائی حرکت حمد ہے، کیونکہ جب سالک کا نفس مزکی اس کا قلب مجلیٰ ہوجاتا ہے، پھر اس میں انوار عنایت جو کہ مقام ولایت کا موجب ہیں درخشاں ہوتے ہیں تو یہ نفس مزکی طلب (مقصود) کے لیے خالص ہوجاتا ہے، پس اپنے اوپر انعامات الٰہیہ کے آثار کو کامل اور اس کی الطاف کو غیر متناہی دیکھتا ہے۔ سو اس پر وہ حمد کرتا ہے اور ذکر کو اختیار کرتا ہے۔

سورۃ الناس کا ترجمہ اس طرح ہے:

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان، نہایت رحم والے ہیں۔

آپ کہیے کہ میں آدمیوں کے مالک، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں۔ وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، خواہ وہ جن ہو، یا آدمی۔

اس کے حاشیے میں ہے (ف) مراد اس سے وہ وسوسہ ہے جو مفضی الی المعصیت ہوجاوے اور اس کا مضرت دینیہ ہونا ظاہر ہے۔ اور ایک عجیب لطیفہ اس سورت میں جس سے قرآن کا حسن آغاز و انجام بھی ظاہر ہوتا ہے، یہ ہے کہ اس کے اور فاتحہ کے مضامین میں غایت درجہ کا تقارب کہ حکم اتحاد میں ہے محقق ہے، چنانچہ رب الناس کے مناسب رب العلمین اور ملک الناس کے مناسب مالک یوم الدین اور الٰہ الناس کے مناسب ایاک نعبد اور استعاذہ کے مناسب ایاک نستعین اور الوسواس الخناس کے مناسب اھدنا الخ ہے۔

toobaafoundation.com

المقام المحمود

المقام المحمود- تفسیر از مولانا عبید اللہ سندھی (م سنہ ۱۳۶۳ھ سنہ ۱۹۴۴ع) پارہ عم- صفحہ ۲۲۷-
سائز ۹× ۷ ½ ½

شائع کردہ انٹرنیشنل بک کارپوریشن- ہیر آباد حیدر آباد- مطبوعہ سندھ یونیورسٹی پریس- سنہ ۱۳۷۹ھ
سنہ ۱۹۵۹ع

مولانا عبید اللہ ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں ایک سکھ گھرانے میں ۱۲ محرم سنہ ۱۲۸۹ھ کو پیدا ہوئے-ایک نومسلم عبداللہ کی کتاب تحفۃ الہند پڑھ کر مسلمان ہوئے- سندھ آکر کچھ عربی کتابیں پڑھیں- پھر دیوبند میں مولانا محمود حسن سے دورہ حدیث کی نعمت حاصل کی- ابوداؤد آپ نے مولانا رشید احمد گنگوہی سے پڑھی- سنہ ۱۳۲۷ھ میں مولانا محمود حسن رح کے ارشاد پر جمیعۃ الانصار میں شامل ہوگئے- سنہ ۱۳۳۳ھ میں کابل گئے اور آزادی وطن کے لیے بہت خدمات انجام دیں- خان پور کے قریب دین پور میں سنہ ۱۳۶۳ھ، ۱۹۴۴ع میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے- آپ کے شاگرد مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب نے بھی آپ کی تفسیر کو مرتب کیا ہے-

محترم ڈاکٹر عبدالواحد ہالیپوتہ صاحب نے اس تفسیر (پارہ عم) کے شروع میں "پیش لفظ" لکھا ہے- اس میں فرماتے ہیں کہ: یہ (پوری) تفسیر مولانا عبید اللہ سندھی، مکہ معظمہ کے پرانوار ماحول میں اپنے تلامذہ اور محبین قرآن کے سامنے پیش کرتے تھے اور ان کے (خاص) تلمیذ اور سفر کابل کے رفیق مولانا عبداللہ لغاری صاحب (م سنہ ۱۳۷۸ھ سنہ ۱۹۵۸ع) روزانہ قلمبند کرتے تھے- حتیٰ کہ دو سال کی مسلسل محنت اور جفاکشی سے یہ ساری تفسیر قلمبند ہوگئی- اس کی نقلیں دہلی، لاہور، کراچی وغیرہ میں بھی موجود ہیں لیکن اس کا اصل نسخہ جو خود مولانا لغاری صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، سندھ یونی ورسٹی میں موجود ہے-

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب تفسیر کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مولانا کے علم و فضل اور سیاسی مقام کا ذکر

toobaafoundation.com

کرتے ہوئے یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ وہ "قطب زماں حافظ محمد صدیق صاحب بھرچونڈوی رح اور عارف باللہ حضرت غلام محمد صاحب خانپوری رح جیسے بزرگوں کی صحبت اور ارشاد سے بھی مستفیض ہوئے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ انھوں نے قیام دہلی کے زمانے میں ابتدائی تفسیر بھی (عالمی جنگ سے پہلے) مرتب کی تھی۔ لیکن موجودہ تفسیر ان کے وسیع تجربہ، بلند معیار اور اعلیٰ سیاسی نقطہ نظر کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ پھر اس کی خصوصیت اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ طبیعات اور جدید سائنس اور علوم کو بھی قرآنی مسائل کے سمجھنے کا ذریعہ بتایا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ قرآنی نقطۂ نظر سے ان کی اصلیت کا اندازہ لگانے کے راستے بھی دکھائے گئے ہیں۔

بعض افکار اور دقیق مسائل جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کی حکمت سے متاثر ہیں اس تفسیر میں موجود ہیں۔ روح اعظم یا روح اکبر، ابداع، خلق، تدبیر، عرش، ملاء الاعلیٰ، حظیرۃ القدس، تجلی، بہیمیت، ملکیت وغیرہ اصطلاحات بھی موجود ہیں۔ مولانا نے اس تفسیر میں سورۃ نبا سے سورۃ اعلیٰ تک معاد اور مستقبل کی زندگی کی وضاحت کی ہے۔ اعلیٰ کے بعد سورۃ قدر تک انسانیت کی فطرت کے متعلق ارشادات کی تعیین کی ہے اور اس کے بعد سے آخر تک قرآن شریف میں جو تعلیمات ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ قوموں کے عروج و زوال کے اصول، انقلاب کے نظریے ارتقا، اور ترقی کے مسائل، دنیا اور کائنات میں اعلیٰ اور ادنیٰ طبعی اور اصولی قوانین، اللہ کی اور غیر اللہ کی پرستش کی نفسیات، روز محشر، کتابت اعمال، سلسلہ حیات، شرائع، ملل کے تعلقات وغیرہ وغیرہ مسائل کے بارے میں فہم و بصیرت حاصل ہو سکتی ہے۔ غرض کہ بہت عمدہ تجزیہ کیا گیا ہے۔

محترم ڈاکٹر ہالیپوتہ صاحب کے "پیش لفظ" کے بعد ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے اس تفسیر اور اس کی ترتیب کی تفصیل دی ہے۔ پھر مولانا عبید اللہ سندھی رح کے حالات زندگی بیان کیے ہیں۔ اور بعد میں حافظ محمد صاحب (اسسٹنٹ لائبریرین۔ سندھ یونیورسٹی) سے معلوم کر کے اس تفسیر کے جامع مولانا عبداللہ لغاری مرحوم کے حالات بھی شامل کر دیے ہیں۔

toobaafoundation.com

مولانا عبداللہ لغاری مرحوم نے جو کچھ مولانا عبیداللہ سندھی رح سے تفسیر کے متعلق سنا تھا وہ عجلت میں اپنی زبان اور اپنے انداز میں قلمبند کرلیا تھا۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے اس کی زبان کو آسان طریقے پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ قارئین کو سہولت ہوسکے۔ اس تفسیر میں پارہ عم کے بعد (غالباً برکت کے خیال سے) سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اور تفسیر بھی شامل ہے۔

مولانا عبیداللہ سندھی نے سورۃ النبا کی تفسیر کے آخر میں فرمایا ہے:

دنیا میں انسانی نظام قائم کرنے کے لیے حکومت بنانا ضروری ہے اور ایک حقیقت جو مدرسہ میں پڑھائی جاتی ہے اس کی زبان اور ہوتی ہے اور وہی حقیقت اگر حکومت کی زبان سے سمجھائی جائے تو اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ بعض انسانوں کو حکومت کی زبان سے بات سننا ناگوار معلوم ہوتا ہے، کیونکہ حکومت کا لہجہ سخت ہوتا ہے۔ ان کو یہ باتیں ناگوار معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً جب کہا جائے کہ دیکھو، اگر تم نے چوری کی تو تمہارا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا، تو حکومت کی زبان و لہجہ سے تو ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ مگر جو کچھ کہا گیا ہے وہ حقیقت کا اظہار تھا۔ مدرسہ میں وہی بات پڑھی تھی، اس کو ناگوار معلوم نہیں ہوتی۔ اور حاکم سے سنی تو وہ ناگوار معلوم ہوئی۔ یعنی جب اس نے چوری کی تو حاکم نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ تو اب اس کو ناگوار معلوم ہوا کہ یہ سخت لہجہ میں تھا، حالانکہ حقیقت میں یہ اس کے عمل کی حقیقت کا اظہار ہورہا ہے۔ جیسے ایک شخص نے زہر کھالیا اور اس کا لازمی نتیجہ ظاہر ہونے لگا تو اس کو اب نفرت آنے لگی ہے، حالانکہ اب زہر کی حقیقت منکشف ہورہی ہے۔ جب وہ اعمال مخالف انسانیت کے کرتا رہا ہے تو اس کو ناگوار معلوم نہ ہوا اور جب اس کے نتیجے کا وقت آیا اور حاکم نے کہا کہ اس کی یہ سزا ہے، اس کو جیل خانے میں لے جاؤ تو اس کو ناگوار معلوم ہوتا ہے، حالانکہ یہ نتیجہ لازمی تھا۔ اب فقط حقیقت کا اظہار حاکم کی زبان سے ہوا ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

سورۃ النازعات کی آیت یوم ترجف الراجفہ کے ذیل میں مولانا لکھتے ہیں کہ "قیامت میں بھی واقعہ ہوگا کہ استعدادات جو نیچے چلی گئی تھیں ان کو اوپر لانے کے لئے جھٹکے آئیں گے اور بہت جھٹکے آئیں گے تب جاکر

toobaafoundation.com

وہ استعداد ظاہر ہوگی- تو جب تمام قوت اور استعداد اور ہر چیز کا منہ ان جھنکوں سے باہر نکل آئے گا، تب اس سے قلوب یومئذ واجفہ اس وقت تمام چیزیں نظر آنے لگ جائیں گی-

الٰہی حکیم اس بات کو مانتا ہے کہ کوئی چیز فنا نہیں ہوتی- اور نہ ضایع ہوتی ہے- تو جب استعداد مخفی ہو جائیں گی ان کا ظاہر ہونا ضروری ہے-

باطن الوجود کو ظاہر الوجود سے ربط دینے کا نام ہے ربط الحادث بالقدیم اور یہ مشکل مسئلہ ہے اس کے حل کرنے والے فقط حکمائے الٰہی ہیں- اس کو شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب "عبقات" میں وحدت وجود کے اثبات سے ثابت کیا ہے اور مولانا مولوی محمد قاسم رحمہ اللہ علیہ نے جو ہندوستان کے ایک مجدد اعظم ہیں اس مسئلہ کو اپنی کتاب "تقریر دلپذیر" میں واضح کیا ہے- تو قیامت کا واقعہ فقط اس استعداد کو ظاہر کرتا ہے جو تہ نشین ہو گئی تھی- اور وہ کوئی نئی چیز نہیں ہے-

اللہ تعالیٰ کے چار اوصاف بالترتیب مانے جاتے ہیں- ۱- ابداع ۲- خلق ۳- تدبیر ۴- تدلی یعنی تجلی- بغیر مادہ کے عالم امر سے یعنی حکم سے ایک چیز پیدا ہو گئی جس کو صوفیاء کرام شخص اکبر کہتے ہیں اور چونکہ ابداع کے تجلی کے خدام اور روحانیات کو اس شخص اکبر کی ترقی کے لیے اور اس کو ظاہر کرنے کے لیے بہت بڑی مشقت کرنی پڑے گی اس لیے اس کو والنازعات غرقا کہا گیا- ابداع والی تجلی کے رموز و نکات اور قوائے کامنہ کو حالت بروز میں لانے والے ملائکہ اور روحانیت کو والنازعات غرقاً (اور جب ان کے قوائے کامنہ بارز ہوگئے) تو صفت خلق پیدا ہو گئی- ایک چیز سے دوسری چیز ہونے کا نام خلق ہے- اور خلق کی صفت کے خدام کو والناشطات نشطا یعنی قوائے کامنہ، شخص اکبر کے جب بارز ہوگئے تو آگے سرحد خلق آجاتی ہے- وہاں اس سے کم مشقت ہوتی ہے تو ان ملائکہ کو والناشطات سے تعبیر کیا ہے اور بحر خلق اپنی موجوں سے نمودار ہو گیا اور یہ وہ صفت ہے جس کو ماء سے تعبیر کیا ہے (وکان عرشہ علی الماء) تو وہ خدام اس صفت مذکور میں تیرنے اور شناوری کرنے لگے یعنی اس بات کو انواع اور اقسام کی صورت دینے والے فرشتوں اور خدام سے اور روحانیات کو والسابحات سبحاً سے تعبیر کیا گیا تاکہ اس دنیا میں تیریں اور

toobaafoundation.com

صدف انواع پیدا ہوں جیسے آسمان اور زمین اور اقسام عنصریات اور روحانیات اور عالم مثال پیدا ہو جائے۔ پھر جب عالم کے انواع، علویات اور سفلیات کے انواع بن گئے اور اس میں مشقت کم ہے تو اس درجہ کو والسابحات سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جب یہ مدارج نمودار ہو گئے تو آگے ان کو درجہ تکمیل تک پہنچانا نہایت آسان ہے۔ یہ جماعت نہایت تیزی سے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لیے دوڑتی ہے تاکہ جو کام اس کے سپرد ہے وہ جلد سرانجام ہو جائے تو اس درجے کو کہا گیا ہے والسابقات سبقاً (حکمت کے ایسے موتی جگہ جگہ بکھرے ہوئے ہیں)

toobaafoundation.com

تعلیم الکتاب

تعلیم الکتاب (پارۂ عم کا ترجمہ) از جناب سید محمد اویس- شائع کردہ احمدی بیگم تعلیم الکتاب ٹرسٹ کراچی- سنہ ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ع

صفحات ۲۴۰- سائز ۷ × ۴½- سطریں فی صفحہ عموماً ۱۳- الفاظ فی سطر عموماً ۸-

جناب مترجم نے شروع میں (۱) پارۂ عم کی تعلیم ہماری روزمرہ زندگی میں (۲) فہرست مفردات ولغات ضروری بلحاظ عنوان (۳) فہرست مفردات ولغات ضروری بلحاظ حروف تہجی (۴) فہرست وخلاصۂ مضامین سورۃ ہای پارۂ عم اور (۵) ابتدائیہ کے ذیل میں منتخب آیات قرآنی سے متعلق بحث کی ہے-

پارۂ عم میں متن قرآنی مع ترجمہ شاہ رفیع الدین رح اور تعلیم الکتاب کے ذیل میں جناب نے اپنا ترجمہ اور تشریحات پیش کی ہیں- بالکل شروع میں انھوں نے فرمایا ہے کہ سرخ رنگ، آغاز سورہ یا دیگر کلمات کی لیے ہے اور سبز رنگ، متن قرآنی میں مرکب تحریر کے انفرادی اجزاء کو ممتاز کرنے کے لیے ہے-

قرآن کی شان اور اس کی فضیلت بیان کرنے کے بعد انھوں نے سورۃ الفاتحہ اور اس کے ترجمے اور تشریح کے بعد سورۃ البقرہ کی ابتدائی چار آیتوں کا ترجمہ اور تشریح بھی دیدی ہے- پھر صفحہ ۶۰ سے صفحہ ۱۹۱ تک پارۂ عم کا ترجمہ اور تشریح ہے- اس کے بعد رموز اوقاف کی تفصیل ہے، پھر ضمیمۂ تشریحات ہے اور محرکات وواردات کا بیان ہے جو ایک قاری کے لیے بھی مفید ہوسکتے ہیں اور صفحہ ۲۲۱ سے صفحہ ۲۳۶ تک مبادیات عربی ہیں، جو عربی زبان کے مبتدی کے لیے بہت مفید ہیں- آخر میں بعض علماء کرام کی گراں قدر آراء بھی ہیں- جناب سید محمد اویس نے اس ترجمہ میں کوشش کی ہے کہ یہ ترجمہ لفظی اور لغوی پابندیوں کے ساتھ ہو اور حتی الوسع وہی ترتیب ہو جو عبارت قرآنی کی ترتیب ہے- حواشی میں مزید تشریح بھی ہے-

شروع میں حضرت مفتی محمد شفیع رح کی تقریظ میں مترجم کی کوشش کو سراہا گیا ہے کہ بزرگان سلف کی عظمت

toobaafoundation.com

اور ان مقبول عالم مستند، معتبر تراجم کے دائرے میں رہتے ہوئے ترجمہ کو بالکل تحت اللفظ رکھنے اور زبان کو زیادہ آسان اور شگفتہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ اسی لئے انھوں نے شاہ رفیع الدین علیہ الرحمہ کے ترجمہ کو اپنے ترجمہ کی زمین بنایا ہے۔ اس حیثیت سے یہ ترجمہ گویا حضرت شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ علیہ کے ترجمہ کی ایک مفید خدمت ہے"

اب چند نمونے ملاحظہ ہوں۔ سورہ نبا کی چند آیتوں کا ترجمہ یہ ہے: نام سے اللہ کے، وہ رحمٰن، وہ رحیم!

کس واسطے یہ لوگ کرتے ہیں آپس میں سوال؟
اس بڑی خبر کی نسبت
جس کے بارے میں ہیں یہ جدا جدا
مگر سنو! اب یہ جلدی جانیں گے
ہاں پھر مگر سنو، اب یہ جلدی جانیں گے!
کیا نہ بنایا ہم نے زمین کو اک فرش؟
اور پہاڑوں کو میخیں؟
اور ہم نے کیا ہے پیدا تم کو جوڑے جوڑے!
اور ہم نے تمہاری نیند بنائی چین آرام!
اور بنائی ہم نے رات اک پردہ،
اور بنایا ہم نے دن روزی حاصل کرنے کو!

آخری سورۃ الناس کا ترجمہ ملاحظہ ہو:-

نام سے اللہ کے وہ رحمٰن وہ رحیم
بولو پناہ اس کی رب ہے جو انسانوں کا!
شاہنشاہ جو ہے انسانوں کا
معبود جو ہے انسانوں کا

toobaafoundation.com

پناہ بدی سے شک و شبہ وسوسہ ڈالنے والے کی

وہ جو ہے چھپنے والا ہٹنے والا

وہ جو ڈالے شک، شبے، وسوسے

سینوں میں انسانوں کے

خواہ وہ ہو جناتوں سے، خواہ وہ انسانوں سے!

toobaafoundation.com

تفسیر معارف القرآن

از حضرت مفتی محمد شفیع رح (م سن ۱۳۹۶ھ سن ۱۹۷۶ع) (۱) شائع کردہ ادارۃ المعارف - کراچی - آٹھ جلدیں-

پہلی جلد کے شروع میں قرآن پاک کے متعلق ضروری معلومات درج ہیں- یعنی وحی اور اس کی حقیقت- حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کے طریقے تاریخ نزول قرآن- مکی اور مدنی آیات اور ان کی خصوصیات- قرآن کریم کا تدریجی نزول- قرآن کریم کے سات حروف اور قراءتیں- سات قراء- تاریخ حفاظت قرآن- تلاوت میں آسانی پیدا کرنے کے اقدامات ـــــ علم تفسیر اسرائیلیات کا حکم- مشہور تفسیریں-

پھر مفتی صاحب نے "مختصر سرگذشت مصنف" کے ذیل میں اپنی تمہید کے اختتام پر لکھا ہے کہ:

"یہاں تک کی تمہید ماہ صفر سن ۱۳۸۳ھ میں اس وقت لکھی گئی جب کہ تفسیر معارف القرآن کو کتابی صورت میں لانے کا ارادہ ہوا تھا- پھر سن ۱۳۸۸ھ تک یہ سلسلہ ملتوی رہا- سن ۱۳۸۸ھ سے اس پر کام شروع ہوا جو سن ۱۳۹۳ھ تک پانچ سال میں بحمداللہ مکمل ہوگیا- اس تمہید کا آگے آنے والا حصہ تکمیل تفسیر کے بعد سن ۱۳۹۲ھ میں لکھا گیا- (اس حصے میں آپ نے اپنی مختلف بیماریوں کا ذکر کیا ہے کہ بڑا پھوڑا نکل آیا- نقرس کا درد اور دوسری معذوریاں پیدا ہوگئیں- لیکن ان تکلیفوں کی وجہ سے بیٹھ کر کام کرنے کی توفیق حاصل ہوئی)

پھر معارف القرآن کی خصوصیات والتزامات اس طرح بیان کیے ہیں-

(۱) حضرت مولانا محمود حسن رح نے اپنے وقت میں جب یہ دیکھا کہ اب بہت سے محاورات بدل جانے کی وجہ سے بعض مقامات میں ترمیم کی ضرورت ہے تو انھوں نے اس ترجمہ (شاہ عبدالقادر رح کے ترجمے) کی یہ

---

(۱) آپ کے حالات رسالہ بینات (کراچی - جون سن ۱۹۷۷ع) میں تفصیل سے ہیں-

toobaafoundation.com

خدمت (ترمیم کی) انجام دی۔ احقر نے قرآن کریم کے زیر متن اسی ترجمے کو بعینہ لیا ہے۔

(۲) مجھے چونکہ (مولانا تھانوی رح کی) بیان القرآن کی تسہیل کا کام پہلے سے پیش نظر تھا اس وقت سے احقر نے حضرت رح کی اس تفسیر کو بنام "خلاصہ تفسیر" شروع میں بعینہ صرف ایک تصرف کے ساتھ نقل کردیا ہے۔ وہ یہ کہ اس تفسیر میں جس جگہ خاص اصطلاحی اور مشکل الفاظ آئے تھے وہاں ان کو آسان لفظوں میں منتقل کردیا اور اس کا نام خلاصہ تفسیر رکھنا اس لیے موزوں ہوا کہ خود حضرت رح نے خطبۂ بیان القرآن میں اس کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کو تفسیر مختصر یا ترجمہ مطول کہا جاسکتا ہے۔

(۳) تیسرا کام جو احقر کی طرف منسوب ہے وہ "معارف و مسائل" کا عنوان ہے اس کے مضامین سب علماء سلف کی تفسیر سے لیے ہوئے ہیں۔

(۴) علماء کے لیے تفسیر قرآن میں سب سے پہلا اور اہم کام لغات کی تحقیق، نحوی ترکیب، فن بلاغت کے نکات اور اختلافات قراءت کی بحثیں ہیں جو بلاشبہ اہل علم کے لیے فہم قرآن میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی کے ذریعے قرآن کے صحیح مفہوم کو پایا جاسکتا ہے۔ (اس لیے) ائمہ تفسیر کے اقوال میں جس کو جمہور نے رجح قرار دیا ہے اس کے مطابق تفسیر لے لی گئی ہے اور کہیں کہیں بضرورت یہ بحث بھی لی گئی ہے تو وہاں بھی اس کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ خالص علمی اصطلاحات اور مشکل الفاظ نہ آئیں۔

سورۃ الفاتحہ کے معارف و مسائل کے ذیل میں مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"صحیح مسلم میں بروایت حضرت ابوہریرہؓ منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز (یعنی سورۃ فاتحہ) میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے۔ اور جو کچھ میرا بندہ مانگتا ہے وہ اس کو دیا جائے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لیے میری حمد ہے۔ اور جب وہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف وثنا بیان کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے ملک یوم الدین، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے ایاک نعبد

toobaafoundation.com

وایاک نستعین، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے، کیونکہ اس میں ایک پہلو حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کا ہے اور دوسرا پہلو بندے کی دعاء و درخواست کا۔ اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا کہ میرے بندے کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی۔ پھر جب بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم (آخر تک) تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب میرے بندے کے لیے ہے اور اس کو وہ چیز ملے گی جو اس نے مانگی (مظہری)

جلد اول - سورۃ الفاتحہ - سورۃ البقرہ صفحات ۶۹۸

جلد دوم - آل عمران - نساء - صفحات ۶۲۸

جلد سوم - الانعام - الاعراف - صفحات ۶۳۱

جلد چہارم - الاعراف - الانفال - توبہ - یونس - ھود صفحات ۶۸۰

جلد پنجم - یوسف، رعد - ابراہیم - نحل - بنی اسرائیل - کہف - صفحات ۶۵۲

جلد ششم - مریم - طٰہٰ - انبیاء - حج - مومنون - نور - فرقان - شعراء - نمل - قصص - عنکبوت - روم - صفحات ۷۶۸

جلد ہفتم - لقمان - الم سجدہ - احزاب - سبا - فاطر - یٰس - صٰفٰت - ص - زمر - مومن - حٰم سجدہ - شوریٰ - زخرف - دخان - جاثیہ - احقاف - صفحات ۸۱۶

جلد ہشتم سورۃ محمد سے آخر قرآن تک - صفحات ۸۵۶

آخری جلد کے آخر میں معوذتین کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: "اوپر قرآنی تعلیمات میں انسانی دشمن کا دفاع اول احسان اور صبر جمیل سے بتلایا گیا ہے۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو جہاد و قتال سے اور دونوں صورتوں میں مقابلہ کرنے والا مومن کامیاب ہی کامیاب ہے۔ بالکل ناکامی، مومن کے لیے ممکن نہیں، کیونکہ دشمن سے مقابلے میں یہ غالب آگیا تب تو اس کی کامیابی کھلی ہوئی ہے اور اگر شکست کھا گیا یا مقتول بھی ہو گیا تو آخرت کا اجر و ثواب اور شہادت کے فضائل اس کو اتنے بڑے ملیں گے جو دنیا کی کامیابی سے کہیں زیادہ ہوں گے۔ غرض انسانی دشمن کے مقابلے میں ہار جانا بھی مومن کے لیے کوئی مضرت نہیں، بخلاف شیطان

toobaafoundation.com

کے کہ اس کی خوشامد اور اس کو راضی کرنا بھی گناہ ہے اور اس کے مقابلے میں ہار جانا تو آخرت کو تباہ کر لینا ہے۔ یہی وجہ ہے جس کے لیے دشمن شیطانی کی مدافعت کے لیے حق تعالیٰ ہی کی پناہ لینا علاج ہے۔ اس کی پناہ کے سامنے شیطان کی ہر تدبیر ضعیف اور بے اثر ہے۔

قرآن کریم کو حق تعالیٰ نے سورت فاتحہ سے شروع فرمایا ہے جس کا خلاصہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد اس کی مدد حاصل کرنا اور اس سے صراط مستقیم کی توفیق مانگنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور صراط مستقیم یہی دو چیزیں ہیں جن میں انسان کی دنیا و دین کے سب مقاصد کی کامیابی مضمر ہے۔ لیکن ان دونوں چیزوں کے حصول میں اور حصول کے بعد اس کے استعمال میں ہر ہر قدم پر شیطانِ لعین کے مکر و فریب اور وسوسوں کا جال بچھا رہتا ہے اس لیے اس جال کو پاش پاش کرنے کی مؤثر تدبیر، استعاذہ پر قرآن کو ختم کیا گیا۔

toobaafoundation.com

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از مولانا احمد رضا خان بریلوی رح - مکتبہ رضویہ - آرام باغ - کراچی سن ۱۹۷۶ع صفحات ۷۱۶ (مع تفسیر نعیمی) سائز ۱۰×۷ - ہر صفحے پر متن اور ترجمے کی بارہ بارہ سطریں متن کی ہر سطر میں عموماً ۸-۹- الفاظ-

مولانا احمد رضا خان بریلوی رح نے قرآن پاک کا یہ ترجمہ سنہ ۱۳۳۰ھ سنہ ۱۹۱۲ع میں مکمل کیا تھا- یہ تاریخی نام ہے- اس کے دس سال بعد سنہ ۱۳۴۰ھ میں آپ نے وفات پائی- سورۃ فاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان، رحمت والا

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا- بہت مہربان، رحمت والا روز جزا کا مالک- ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں- ہم کو سیدھا راستہ چلا- راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا- نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا-

سورۃ الناس کا ترجمہ اس طرح ہے:

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان، رحمت والا

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب- سب لوگوں کا بادشاہ- سب لوگوں کا خدا- اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے- اور دبک رہے وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی-

زبان بہت سادہ ہے- مثلاً (پہلے پارے کے پہلے رکوع کے بعض مقامات)

الحمد (سب خوشیاں) للمتقین (ڈر والوں کو) مفلحون (مراد کو پہنچنے والے) غشاوۃ (گھنا ٹوپ) مفلحون (سنوارنے والے) ویمدھم فی طغیانھم (اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں) ولو شاء اللہ لذھب (اور اللہ چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں لے جاتا) فاتوا بسورۃ من مثلہ (تو اس جیسی ایک سورۃ تو لے آؤ) واما الذین کفروا (رہے کافر) کیف تکفرون باللہ (بھلا تم کیونکر خدا کے منکر ہو گے) ثم استوی الی السماء (پھر آسمان کی

toobaafoundation.com

طرف استوی "قصد" فرمایا) نحن بحمدک (ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری ثنا بولتے ہیں) وکلا منها رغدا حیث شئتما (اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے) ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین (اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے) وایای فارهبون (اور خاص میرا ہی ڈر رکھو) وانها لکبیرة (اور بے شک نماز بھاری ضرور ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں)

چند متفرق مقامات بھی ملاحظہ ہوں: (۱) سانبئک بتاویل (الکھف ۷۸) اب میں آپ کو ان باتوں کا بھید بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا (۲) قال رب انی وهن العظم (مریم ۴) (عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبوکا پھٹا) (۳) فهب لی من لدنک ولیا (مریم ۵) (تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھالے) اور (۴) آپ نے سورۃ القلم (۴۲) کے لفظ ساق کے معنی کے لیے لکھا ہے "جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے" یعنی معنی میں احتیاط برتی ہے۔ بعض علماء نے ساق کی تجلی لکھا ہے۔ (۵) یٰس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین (حکمت والے قرآن کی قسم۔ بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو) (۶) سورۃ محمد ۴-- (تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو تو گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب انھیں خوب قتل کرلو تو مضبوط باندھو۔ پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو، چاہے فدیہ لے لو، یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے)

سورۃ النجم کی ابتدائی ۱۵ آیات کا ترجمہ جو خاص ہے:

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم۔ جب یہ معراج سے اترے۔ تمہارے صاحب نہ بہکے، نہ بے راہ چلے، اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انھیں کی جاتی ہے۔ انھیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے۔ پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ تھا۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔ پھر خوب اتر آیا۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو؟ اور انھوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا سدرة المنتهی کے پاس۔ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔

toobaafoundation.com

سورۃ التکویر (۲۲-۲۴) اور تمہارے صاحب، مجنون نہیں اور بے شک انھوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا۔

سورۃ ضحیٰ (۷) اور تمھیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی راہ دی۔

سورۃ الکوثر (۳) بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

سورۃ التکویر (۲۲-۲۴) اور تمہارے صاحب، مجنون نہیں اور بے شک انھوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا۔

سورۃ ضحیٰ (۷) اور تمھیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی راہ دی۔

سورۃ الکوثر (۳) بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

سورۃ الفتح کی ابتدائی تین آیات: بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی - تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمھیں سیدھی راہ دکھادے اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے۔

آپ نے ہر جگہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو نہایت ادب واحترام کے ساتھ پیش کیا ہے اور نبی کے معنیٰ ہر جگہ "غیب کی خبریں بتانے والے" لکھے ہیں۔

کنز الایمان کا انگریزی ترجمہ پروفیسر فرید الحق نے کیا ہے جو دار العلوم امجدیہ کراچی سے سن ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا ہے۔

toobaafoundation.com

تفسیر مظہری

تفسیر مظہری از حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ (سنہ ۱۲۲۵ھ) عربی سے اردو میں ترجمہ از مولانا سید عبد الدائم جلالی رح دہلی سے ندوۃ المصنفین (اردو بازار جامع مسجد) سے تیسری بار سنہ ۱۹۸۱ع میں (۱۳ جلدوں میں) شائع ہوئی- کراچی میں ایچ ایم سعید کمپنی (ادب منزل- پاکستان چوک) نے بارہ جلدوں میں جون سنہ ۱۹۷۹ع شائع کیا- سائز: ۱۰×۷- ہر صفحے میں پچیس سطریں- ہر سطر میں عموماً الفاظ ۲۵ ہیں- قاضی صاحب کے متعلق صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ ان کے پیر حضرت مظہر جان جانان شہید رح (م سن ۱۱۹۵ھ) جن کے نام سے یہ تفسیر منسوب ہے، ان کو علم الہدیٰ کے لقب سے یاد فرماتے تھے اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح (م ۱۲۳۹ھ) ان کو بیہقی وقت کہا کرتے تھے (۱)

قاضی صاحب نے اس تفسیر میں حدیث، فقہ، کلام، تجوید، قراءت، تصوف وغیرہ کے مسائل نہایت محققانہ طریقے سے بیان کئے ہیں- صرف سورۃ الفاتحہ کی تفسیر میں یہ مضامین ہیں- وجہ تسمیہ واسماء و آیات سورۃ فاتحہ- وہ کہاں اور کب اور کہاں سے نازل ہوئی اور یہ بیماری کے لئے شفا ہے- بسم اللہ اور اس کو لکھنے کا قاعدہ- ہر بڑا کام بسم اللہ پڑھ کر شروع کیا جائے- اللہ الرحمن الرحیم کی تحقیق اور یہ کہ بسم اللہ کسی سورت یا قرآن کریم کا جزو ہے یا نہیں؟ نماز میں بسم اللہ کو بلند آواز سے نہ پڑھنا- ذکر الحمد و بیان رب و تحقیق عالم- قواعد قراءت- بیان اتباع سنت- غیر المغضوب علیہم الخ سے کون لوگ مراد ہیں؟ (اور قاضی صاحب کی تحقیق) فضائل سورۃ فاتحہ- (یہ تمام مباحث ۱۵ بڑے سائز کے صفحات میں ہیں) سورۃ البقرہ کے چند مباحث (آیت نمبر سات تک) ملاحظہ ہوں-

ذکر نزول سورۃ البقرہ- اس کی آیات، کلمات، حروف کی تعداد- تحقیق مقطعات کی روایات- اقسام حروف اور یہ کہ حروف مقطعات اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درمیان راز کی باتیں ہیں-

---

(۱) دیکھیں تذکرہ علمائے ہند از مولانا رحمن علی، مترجم محمد ایوب قادری کراچی ۱۹۶۱ صفحہ ۱۴۲

toobaafoundation.com

حضرت مجدد صاحب رح کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی مقطعات اور اس کے اسرار کی تاویل ظاہر فرمائی ہے- دعا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- متقی کی تعریف اور تقویٰ کے درجے- حدیث حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے-ایمان کے لغوی اور شرعی معنیٰ- حدیث جبریل علیہ السلام وذکر اسلام وزکوٰۃ وروزہ رمضان وحج واحسان وعلامات قیامت- ذکر غیوبات خمسہ یعنی پانچ اشیاء کا علم بجز خدا تعالیٰ کے کسی کو نہیں- اسلام کی تعریف- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر اولاً بلا دیکھے ایمان لانے کا ذکر- کن تین اشخاص کو دہرا اجر ملتا ہے- مسئلہ مدِ منفصل و متصل ولازم- دنیا و آخرت و یقین کی تحقیق- شکل و مقام قلب وذکر حواس خمسہ- حدیث تمام بنی آدم کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہیں- حدیث جب مومن گناہ کرتا ہے تو ایک چھوٹا سا سیاہ نقطہ اس کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے-

صرف ان مباحث سے قاضی صاحب کے تبحر علمی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے- آپ نے آیات کے ایک ایک دو دو یا کچھ زیادہ الفاظ (ضرورت کے مطابق) لے کر ان کی تفسیر و تشریح کی ہے- مثلاً بسم اللہ (شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے) میں لفظ اسم کا الف کثرت استعمال کے باعث ساقط ہو گیا ہے اور اس کے بدلے ب لمبی لکھی جاتی ہے- بغوی نے عمر بن عبدالعزیز رضہ کا قول نقل کیا ہے کہ لوگو! ب کو دراز لکھو اور اس کو اچھی طرح ظاہر کرو اور میم کو گول لکھا کرو- اس میں کتاب اللہ کی تعظیم ہے- اسم، سمو سے مشتق ہے، نہ کہ وسم سے، کیونکہ سُمَیٌّ اور سُمَیَّۃ اس کی دلیل ہیں- اور حرف ب مصاحبت یا استعانت یا تبرک کے لئے ہے- اور استعانت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہوا کرتی ہے اور یہ ب اس فعل سے متعلق ہے جو الرحیم کے بعد مقدر ہے (یعنی اقرا) جیسے بسم اللہ مجرٖھا و مرسٰھا میں- اور یہ بات محقق ہے کہ ابتدا بسم اللہ ہی سے ہونی چاہیے- عبدالقادر رح نے ہادی اربعین میں حضرت ابوہریرہ رضہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بڑا کام بسم اللہ سے شروع نہ ہو، وہ ناتمام رہے گا- (بسم اللہ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھنا شروع کرتا ہوں) لفظ اللہ بعض قول کے مطابق اسم جامد ہے اور حق یہ ہے کہ الٰہ (بمعنیٰ معبود) سے مشتق ہے- ہمزہ حذف کر کے الف لام اس کی عوض لایا گیا ہے اور چونکہ یہ عوض بطور لزوم ہے، اس لئے یا اللہ کہنا جائز ہو گیا، کیونکہ اشتقاق کے معنیٰ ہی یہ ہیں کہ دو لفظ معنیٰ اور

toobaafoundation.com

ترکیب میں مشترک ہوں- پھر یہ لفظ اس ذات واجب الوجود کا علم ہوگیا جو مجتمع کمالات اور رذائل سے پاک ہے اور اسی لئے یہ لفظ خود موصوف ہوا کرتا ہے، کسی اور لفظ کی صفت واقع نہیں ہوتا اور (اظہار) توحید کے وقت لا الہ الا اللہ کہا جاتا ہے- کبھی اس کا اطلاق اصل معنی پر ہوتا ہے- فرمایا وھو اللہ فی السموٰت وفی الارض (آسمانوں اور زمین میں صرف وہی معبود ہے) آگے چل کر آپ نے ادغام پر اس تفصیل سے بحث کی ہے (صفحہ ۵-۱۰) کہ بڑی بڑی کتابوں میں بھی یکجا نہیں ملتی-

قاضی صاحب نے ہر موقع پر علوم کے دریا بہا دیے ہیں، مثلاً سورۃ الروم کی تفسیر میں الم غلبت الروم کے سلسلے میں اس قدر روایات جمع کی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے- فرماتے ہیں کہ: ابن ابی حاتم نے ابن شہاب زہری کی روایت سے اور ابن جریر نے عکرمہ اور یحیٰ بن یعمر اور قتادہ کی روایت سے بیان کیا کہ مسلمان جب مکہ میں تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت نہیں کی تھی-" پھر ترمذی اور حاکم نے ابن عباسؓ کا جو قول نقل کیا ہے، اس کی تفصیل ہے- تفسیر میں بغوی اور شعبی کے حوالے سے اہل فارس اور رومیوں کی جنگ کے متعلق تاریخ لکھی ہے- اختلاف قراءت کا بھی ذکر ہے اور اس سورت کی ابتدائی چار آیتوں کے متعلق بڑے بڑے چار صفحات میں ایسی معلومات بہم پہنچائی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے-

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۲۷ کے ذیل میں غزوہ بنی قریظہ کا واقعہ اور اس کے متعلق اکیس صفحات دیے ہیں کہ ایک چھوٹی کتاب ہو سکتی ہے- سورۃ المنافقون کی تفسیر کے لیے دس صفحات میں تمہید ہے اور اس کی آیت نمبر ۹ میں ایجاز و اختصار کے ساتھ منافقوں کی بداعمالیوں کا ذکر کیا ہے، یعنی ان کا مال و اولاد کے مشغلے میں پھنسے رہنا اور نماز ترک کر دینا اور زکوٰۃ کو ادا نہ کرنا اور تاخیر موت کی تمنا کرنا اور درازیٔ اجل کا امیدوار ہونا (موجودہ دور میں مسلمانوں نے بھی اسی قسم کی بداعمالیوں کو اختیار کر لیا ہے اور ساتھ ہی جنت کے امیدوار ہیں)

قرآن مجید کی آخری سورۃ کی آخری آیت میں انسانی وسوسوں کا خوب تجزیہ فرمایا ہے کہ:-
آدمی بھی وسوسہ ڈالتے ہیں، لیکن ان کی وسوسہ اندازی کا طریقہ انھی کے مناسب ہے- آدمی آدمی سے ایسی بات کہتا ہے جو اس کے دل میں جم جاتی ہے، اس سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے- یا من الجنۃ والناس کا تعلق

toobaafoundation.com

یُوَسْوِسُ سے ہے، یعنی لوگوں کے سینوں کے اندر جنات اور انسانوں کے معاملات کے متعلق (خناس) وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ کلبی نے کہا کہ صدور الناس میں جو الناس ہے، مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اسی کا بیان ہے۔ گویا انسان دونوں کو شامل ہے، جن کو بھی اور آدمی کو بھی (یعنی انسان جن بھی ہوتا ہے اور آدمی بھی) جن پر انسان کا اطلاق اسی طرح کیا گیا جس طرح وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن میں رجال کا اطلاق جن پر کیا گیا ہے۔ بغوی نے لکھا ہے کہ ایک عربی شخص کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ دوران گفتگو میں اس نے کہا کہ جنات کی ایک جماعت آکر کھڑی ہو گئی، پوچھا گیا کہ تم کون ہو؟ انھوں نے کہا کہ جنات کے آدمی۔ فراء کے قول کا بھی یہی معنیٰ ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ من الجنة الوسواس کا بیان ہو اور الناس کا عطف الوسواس پر ہو۔ اس صورت میں مطلب اس طرح ہوگا کہ میں پناہ مانگتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے یعنی شیطان کے شر سے اور انسانوں کے شر سے۔

بالکل آخر میں فضائل قرآن مجید بھی بیان فرمائے ہیں۔ اور مولانا عبدالدائم جلالی صاحب کا یہ کرم ہے کہ انھوں نے یہ ترجمہ رواں دواں کیا ہے کہ وہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا۔ ایک ترجمہ کی خوبی بھی یہی ہوتی ہے۔

toobaafoundation.com

ترجمہ قرآن مجید

ترجمہ قرآن مجید (چار زبانوں میں) شائع کردہ مکتبہ اسحاقیہ - جونا مارکیٹ - کراچی

سائز کاغذ $9\frac{3}{4} \times 7\frac{1}{2}$ - سائیز متن $8\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ (لفظ بہ لفظ ترجمہ)

مرتبہ غلام اصغر صاحب بی اے (علیگ) بہ اہتمام مولانا منظور حسین صاحب سندھی ثم مدنی

اب تک دو جلدیں شائع ہوئی ہیں - پہلی جلد سورۃ الفاتحہ سے سورۃ مائدہ تک (صفحات ۶۸۰) سنہ ۱۳۷۹ھ

دوسری جلد سورۃ انعام سے سورۃ حجر تک (صفحات ۷۳۹) سنہ ۱۴۰۲ھ سنہ ۱۹۸۲ع

دونوں جلدوں کے شروع میں غلام اصغر صاحب نے "ضروری گذارش" کے ذیل میں اس ترجمے کی خصوصیات بیان کی ہیں:

"انگریزی اور فارسی زبانوں کا ترجمہ جن کے صرفی و نحوی قواعد میں کافی مشابہت پائی جاتی ہے، قرآن مجید کے عربی متن کے ساتھ ساتھ رکھا گیا ہے تاکہ مبتدی کو ہر لفظ کے معنی اور مفہوم سمجھنے میں زیادہ سہولت ہو۔ اسی طرح اردو اور سندھی کے ترجمے جن کے صرفی اور نحوی قوانین ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں متصل رکھے گئے ہیں۔ لفظ بہ لفظ ترجمے میں ہر زبان کے عدد کے قوانین اور تذکیر و تانیث میں جو فرق پایا جاتا ہے اس کا بھی پوری طرح خیال رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر زبان میں صفت اور موصوف میں جو مقدم اور مؤخر کا فرق ہے ترجمے میں اسے ہر جگہ اشاروں سے واضح کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(and I begin)		(ابتدا می کنم)	(اور شروع کرتا ہوں)	(ءِ شروع کریان ٿو)
In the name	بسم	بنام	نام سے	سائ نالي
of Allah	اللہ	خدائے	خدا تعالیٰ کے	الله جي (جيڪو)
The Beneficent	الرحمن	بخشندہ	جو بہت مہربان	ٻاجهارو (ءِ)
The Merciful	الرحیم	مہربان	اور بڑا رحم کرنے والا ہے	رحم وارو آهي

toobaafoundation.com

پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:

(All) Praise	الحمد	ستایش	سب تعریفیں	تعريف
is due to God	لله	خدارااست	اللہ کے لیے ہیں	خدا تعالیٰ کي جگائي
the lord (the cherisher & the Sustainer)	رب	پروردگار	جو پروردگار ہے	(جيكو) پالٹهار (آهي)
of the worlds	العلمين	عالمها	(کل) جہانوں کا	سڀني جهانن جو
Master	ملک	خداوند	مالک	مالڪ
(of) the Day	يوم	روز	روز	ڏينهن
(of) Requital	الدين	جزا	جزا کا	بدلي (واري) جو
(oh our lord) you alone	ایاک	خاص ترا	تیری ہی	خاص تنهنجي ئي
do we worship	نعبد	می پرستیم	عبادت کرتے ہیں	عبادت ٿا كريون
and	و	و	اور	۽
you alone	ایاک	خاص از تو	تجھی سے	۽ خاص توكان ئي
do we beseach for help	نستعين	مدد می طلبیم	مدد چاہتے ہیں	مدد گهرون ٿا
Show us	اهدنا	رہنما مارا	چلا ہم کو	هلاءِ اسان كي
the straight	الصراط	راه	راه	واٽ
Path	المستقيم	راست	سیدھی	سڌي
the Path	صراط	راه	راه	واٽ
of those upon whom	الذين	آنانکه	ان لوگوں کی	انهن جي
you have	انعمت	انعام کرده	جن پر	توفضل كيو (آهي)
bestowed your grace	عليهم	برایشان	فضل فرمایا تو نے	جن تي
Not (the path of those)	غير	نه (راه آنانکه)	نه (راه ان کی)	نه (واٽ انهن جي)

toobaafoundation.com

upon whom	المغضوب	خشم گرفتہ شد	جن پر	جن تي
wrath is brought down	عليهم	برآنہا	غضب کیا گیا	ڏمر ٽيل (آهي)
nor those	ولا	ونہ (راہ)	اور نہ (راہ ان کی)	۽ نہ (واٽ انهن جي)
who go astray	الضالين	گمراہان	(جو) گمراہ ہوئے	(جيڪي) گمراهه (ٿي چڪا) آهن
Amen	آمين	آمين		

دوسری جلد میں سورۃ الحجر اس طرح مکمل ہوتی ہے

and worship	واعبد	وپرستش کن	اور عبادت کیے جاؤ	۽ عبادت كندو رهه
your lord	ربک	پروردگار خود را	اپنے پروردگار کی	پنهنجي پالڻهار جي
Till	حتی	تاوقتے کہ	یہاں تک کہ آئے	جيستائين
There comes to'you	یاتیک	آید بتو	آپ کے پاس	اچي پهچي توکي
the certainty (i.e. death)	الیقین	مرگ	یقینی بات (یعنی موت)	يقين واري گهڙي (يعني موت)

اس چار زبانوں والے ترجمے سے یہ بھی فائدہ ملحوظ ہے کہ چاروں زبانوں سے بیک وقت واقفیت بھی ہو سکتی ہے۔ الحمدللہ۔

toobaafoundation.com

تفسیر تذکیر القرآن

تفسیر تذکیر القرآن از مولانا وحید الدین خان - شائع کردہ فضلی سنز، اردو بازار- کراچی سنہ ۱۴۰۶ھ سنہ ۱۹۸۶ع

پہلی جلد میں سورۃ الفاتحہ تا سورۃ بنی اسرائیل، دوسری جلد میں سورۃ الکہف تا سورۃ الناس - سائز ۱۱×۷- متن ۸½×۵½ (صفحات ۸۰۰+۸۰۴)

مولانا وحید الدین خان نے دیباچہ میں لکھا ہے:

یہ ایک طالب علمانہ ضرورت ہے کہ قرآن کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک آدمی کو قرآن کے بیانات کی علمی تفصیلات اور اس کے فنی پہلوؤں کو جاننا چاہیے، ایسی حالت میں یہ سوال ہے کہ قرآن کی تفسیر کے لیے کیا انداز اختیار کیا جائے۔ قرآن کی تفسیر اگر اس کے اپنے سادہ دعوتی اسلوب میں کی جائے تو اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ تفسیر میں نصیحت اور تذکیر کی فضا باقی رہے گی جو قرآن کا اصل مقصود ہے، مگر ایسی صورت میں خالص علمی تقاضوں کی رعایت نہ ہو سکے گی------ تذکیر القرآن کو ہم نے اصل مطالب قرآن کی یاد دہانی تک محدود رکھا ہے جہاں تک دیگر علمی و فنی معلومات کا تعلق ہے وہ انشاء اللہ علیحدہ کتاب کی صورت میں مرتب کر کے شائع کی جائیں گی۔

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اور تفسیر اس طرح ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے، بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔ انصاف کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ ان

toobaafoundation.com

لوگوں کا راستہ جن پر تو نے فضل کیا۔ ان کا راستہ نہیں جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا راستہ جو راستہ سے بھٹک گئے۔

بندے کے لئے کسی کام کا سب سے بہتر آغاز یہ ہے کہ وہ اپنے کام کو اپنے رب کے نام سے شروع کرے، وہ ہستی جو تمام رحمتوں کا خزانہ ہے اور جس کی رحمتیں ہر وقت ابلتی رہتی ہیں، اس کے نام سے کسی کام کا آغاز کرنا گویا اس سے یہ دعا کرنا ہے کہ تو اپنی بے پایاں رحمتوں کے ساتھ میری مدد پر آجا اور میرے کام کو خیر و خوبی کے ساتھ مکمل کردے۔ یہ بندے کی طرف سے اپنی بندگی کا اعتراف ہے اور اسی کے ساتھ اس کی کامیابی کی الٰہی ضمانت بھی۔

قرآن کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ مومن کے قلبی احساسات کے لئے صحیح ترین الفاظ مہیا کرتا ہے۔ بسم اللہ اور سورہ فاتحہ اسی نوعیت کے دعائیہ کلام ہیں، سچائی کو پالنے کے بعد فطری طور پر آدمی کے اندر جو جذبہ ابھرتا ہے، اسی جذبہ کو ان الفاظ میں مجسم کردیا گیا ہے۔

آدمی کا وجود اس کے لئے اللہ کا ایک عظیم عطیہ ہے۔ اس کی عظمت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اگر کسی آدمی سے کہا جائے کہ تم اپنی دونوں آنکھوں کو نکلوادو یا دونوں پیروں کو کٹوادو، اس کے بعد تم کو ملک کی بادشاہی دے دی جائے گی تو کوئی بھی شخص اس کے لئے تیار نہ ہوگا۔ گویا کہ یہ ابتدائی قدرتی عطیے بھی بادشاہ کی بادشاہی سے زیادہ قیمتی ہیں۔ اسی طرح آدمی جب اپنے گردوپیش کی دنیا کو دیکھتا ہے تو یہاں ہر طرف خدا کی مالکیت اور رحمیت ابلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اس کو ہر طرف غیر معمولی اہتمام نظر آتا ہے۔ اس کو دکھائی دیتا ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں حیرت انگیز طور پر انسانی زندگی کے موافق بنادی گئی ہیں۔ یہ مشاہدہ اس کو بتاتا ہے کہ کائنات کا یہ عظیم کارخانہ بے مقصد نہیں ہوسکتا۔ لازمی طور پر ایسا دن آنا چاہئے جب ناشکروں سے ان کی ناشکر گزار زندگی کی باز پرس کی جائے اور شکر گذاروں کو ان کی شکر گزار زندگی کا انعام دیا جائے۔ وہ بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ خدایا! تو فیصلہ کے دن کا مالک ہے، میں اپنے آپ کو

toobaafoundation.com

تیرے آگے ڈالتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں، تو مجھ کو اپنے سایہ میں لے لے۔ خدایا! ہم کو وہ راستہ دکھا جو تیرے نزدیک سچا راستہ ہے۔ ہم کو اس راستہ پر چلنے کی توفیق دے جو تیرے مقبول بندوں کا راستہ ہے۔ ہم کو اس راستہ سے بچا جو بھٹکے ہوئے لوگوں کا راستہ ہے یا ان لوگوں کا جو اپنی ڈھٹائی کی وجہ سے تیرے غضب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اللہ کا مطلوب بندہ وہ ہے جو ان احساسات و کیفیات کے ساتھ دنیا میں جی رہا ہو۔ سورۂ فاتحہ اس بندۂ مومن کی چھوٹی تصویر ہے اور بقیہ قرآن اس بندۂ مومن کی بڑی تصویر۔

سورۃ الناس کا ترجمہ اور تفسیر اس طرح ہے:

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

کہو، میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب سے، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، اس کے شر سے جو وسوسہ ڈالے اور چھپ جائے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جن میں سے اور انسان میں سے۔

انسان ایک عاجز مخلوق ہے۔ اس کو لازمی طور پر پناہ کی ضرورت ہے۔ یہ پناہ اس کو خدا کے سوا کوئی اور نہیں دے سکتا۔ خدا ہی تمام انسانوں کا رب ہے وہی لوگوں کا بادشاہ ہے، وہی لوگوں کا معبود ہے، پھر اس کے سوا کون ہے جو شر اور فتنے کے مقابلے میں لوگوں کا سہارا بنے۔

سب سے زیادہ خطرناک فتنہ جس سے انسان کو خدا کی پناہ مانگنی چاہیے وہ شیطان ہے۔ وہ سب سے زیادہ خطرناک اس لیے ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی اصل حیثیت کو چھپاتا ہے اور پُرفریب تدبیروں سے انسان کو بہکاتا ہے۔ اس لیے شیطان کے فتنوں سے وہی شخص بچ سکتا ہے جو بہت زیادہ باہوش ہو، جس کو اللہ نے وہ سمجھ دی ہو جس کے ذریعے وہ حق اور ناحق میں تمیز کر سکے۔ وہ سمجھ سکے کہ کون سی بات حقیقی بات ہے اور کون سی بات وہ ہے جو حقیقی نہیں۔ یہ وسوسہ اندازی کرنے والے صرف معروف شیاطین ہی نہیں ہیں انسانوں میں بھی ایسے شیطان نما لوگ ہیں جو مصنوعی روپ میں سامنے آتے ہیں اور پُرفریب الفاظ کے

toobaafoundation.com

ذریعے آدمی کے ذہن کو پھیر کر اس کو گمراہی کے راستے پر ڈال دیتے ہیں۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ اس وقت مسجد میں تھے۔ میں بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا، کیا تم نے نماز پڑھی میں نے کہا کہ نہیں، آپ نے فرمایا (اے ابوذر) اٹھو اور نماز پڑھو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور نماز پڑھی اور پھر میں آکر بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر جن وانس کے شیطانوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو، میں نے کہا کہ اے خدا کے رسول، کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

فتنوں سے خدا کی پناہ مانگنا دو طرفہ عمل ہے۔ ایک طرف وہ خدا کی عنایت کو اپنے ساتھ شامل کرتا ہے اور دوسری طرف اس کا مقصد یہ ہے کہ فتنوں کے مقابلے میں اپنے شعور کو بیدار کیا جائے تاکہ آدمی زیادہ باہوش طریقے پر اس کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکے۔

toobaafoundation.com

فیوض القرآن

فیوض القرآن - از ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی - شائع کردہ سعید کمپنی - ادب منزل - پاکستان چوک کراچی - پانچواں ایڈیشن سنہ ۱۹۸۷ء - سائز ۱۱× ۸ ½

آپ سنہ ۱۹۰۸ میں بلگرام میں پیدا ہوئے - الہ آباد میں بی اے سے پی ایچ ڈی تک کی تعلیم حاصل کی - سنہ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۸ء تک ڈیرہ دون میں ماسٹر رہے - پھر لندن یونیورسٹی میں افریقن اسٹیڈیز کے استاد ہوئے - بعد میں سیلون میں استاد رہے - سنہ ۱۹۵۳ء میں حکومت پاکستان کے پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیف آف ایجوکیشن رہے - پھر اس کے سربراہ ہوئے - کوئٹہ میں اکیڈمی آف اسلامک اسٹیڈیز کا کام سنبھالا - ۱۹۶۳ء سے سنہ ۱۹۶۹ء تک بہاولپور یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے - پھر بہت سے اداروں میں چیف رہے - مکہ معظمہ اور جدہ میں بھی پروفیسر رہے - اخلاقی شان بھی ان کی بہت بلند ہے -

ڈاکٹر بلگرامی انتہائی رقیق القلب "عاشق رسول" (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں - اسی لیے اس ترجمے میں (اور ساتھ ہی مختصر تفسیر میں) عجیب کیف و سرمستی پائی جاتی ہے -

ڈاکٹر صاحب نے بکثرت تراجم و تفاسیر کا مطالعہ کر کے فیوض القرآن کو مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ڈاکٹر صاحب کی ہر موقع پر بے پایاں مدد فرمائی -

ڈاکٹر صاحب نے سلف صالحین کے مسلک کو شروع سے آخر تک قائم رکھا ہے - وہ "تحدیث نعمت" (مقدمہ) میں لکھتے ہیں کہ: "ترجمہ میں قرآن مجید کی تاثیر، اس کی معنویت و مقصد سے قریب لانے کے لیے قدیم مفسرین کے انداز پر ترجمہ کے دوران، جا بجا چھوٹے چھوٹے مختصر مگر قرآنی مقصود کو نہایت وضاحت سے پیش کرنے والے جملے قوسین میں لکھے گئے ہیں - جگہ جگہ اس کی مختصر اور پر اثر تشریح بھی ہے جو مستند تفاسیر پر مبنی ہے - تاکہ ربط کلام باقی رہے - پڑھنے والے کی توجہ، قرآن کے مطالب پر مرکوز رہے - اور کلام پاک کی ترتیب و تسلسل واضح ہوتا جائے - اس طرح ایک آیت اور دوسری آیت کے ربط کو بھی دو

toobaafoundation.com

آیتوں کے درمیان واضح کیا گیا ہے- ساتھ ہی ہر رکوع کے شروع میں اس کی خصوصی اہمیت اور گذشتہ رکوع سے اس کے ربط کی بھی نشان دہی کی گئی ہے- ہر سورۃ کے شروع میں، ترتیب قرآنی میں اس سورت کی اہمیت کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ ایک سورۃ کا ربط دوسری سورۃ سے واضح ہو جائے اور اس طرح الحمد سے الناس تک آیات کی ترتیب سے لے کر منازل کی ترتیب تک عیاں ہوتی جائے-

الحمد کا ترجمہ اور تفسیر اس طرح ہے:

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے-

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا (ہے)- (تمام تعریفیں، قولی فعلی، حالی اللہ ہی کے لیے ہیں کہ جو کچھ ہے وہ اس کی شان ربوبیت کا مظہر ہیں- ہر نعمت اور ہر چیز اور ہر کیفیت کا عطا کرنے والا وہی ہے- خواہ بلاواسطہ عطا فرمائے یا بالواسطہ)

بے حد مہربان، نہایت رحم والا (جو تعلق خالق کو مخلوق سے ہے وہ رحمٰن میں، اور جو مخصوص محبت کرنے والوں سے ہے وہ رحیم میں مضمر ہے، رحمٰن دنیا میں اور رحیم آخرت میں ہر دو صیغے مبالغے پر دال ہیں- ہر دو جگہ اس کی رحمت کارفرما ہے- اس کی رحمت سے مایوس ہونا کفر ہے)

(وہی) روز جزا کا مالک ہے (تجلیات کے دن کا مالک ہے- لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار اسی دن کے لیے ہے- وہاں اللہ ہی اللہ ہے)

(اے اللہ) ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں (تو ہمارا رب ہے، ہم تیرے بندے ہیں، تیرے فرمانبردار ہیں، تیری مدد کے خواستگار ہیں- اللہ کی رحمانیت و رحیمیت دیکھو کہ بندے کو سکھا رہا ہے کہ تو جتلا کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں- اپنی قابلیت ایمان کو بتلا- اسی کو تقویت دے- دونوں نعبد اور نستعین کا کیا صلہ مانگ؟ یہ مانگ)----

سورۃ الناس کا ترجمہ اس طرح ہے:

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے-

آپ فرمادیجیے کہ میں پناہ لیتا ہوں تمام لوگوں کے پروردگار کی (سب کے پالنے والے کی، سب کی حاجت،

toobaafoundation.com

سب کی ضرورت پورا کرنے والے کی) وہ صرف رزق وروزی ہی نہیں دیتا بلکہ وہ تو سب کا مالک، سب کا آقا، سب کا بادشاہ ہے۔

(آپ فرمادیجیے کہ میں) تمام لوگوں کے بادشاہ کی (پناہ لیتا ہوں) وہ حاکم اور بادشاہ ہی نہیں، معبود حقیقی بھی وہی ہے۔

تمام لوگوں کے معبود کی (میں پناہ میں آیا۔ اس سے پناہ چاہتا ہوں) کس سے؟

اس (شیطان) کے شر سے جو بکاتا ہے (اور اللہ کا نام سنتے ہی) چھپ جاتا ہے۔

جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

خواہ وہ جنات میں سے (ہو) یا (بھول میں پڑے ہوئے) انسانوں میں سے۔

سورۃ الناس پر ختم ہوا قرآن، لوگوں کی ہدایت کے لیے آیا۔ انبیاء علیہم السلام، لوگوں ہی کو راہ ہدایت دکھانے آئے۔ غفلت سے بچنے والے، قرآن ہی کا ورد کرتے ہیں، پھر سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں اور قرآن شروع کرتے ہیں۔ انسان کی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ مومن، کافر، منافق۔ اور یہ دوران کو پھر آخر تک لاتا ہے اور ایک سلسلہ قائم رہتا ہے جو مومن کے عروج کا ضامن ہے۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنے دامن رحمت سے وابستہ کردیتا ہے۔ رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلق میں ڈھالتا ہے اور بندہ مومن، محمدی بنتا ہے۔ تمت بالخیر۔

toobaafoundation.com

تفسیر سورہ فاتحہ

تفسیر سورہ فاتحہ: از مولانا نذیر الحق میر ٹھی - شائع کردہ - فضلی سنز اردو بازار کراچی سنہ ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ع

صفحات ۲۷۹ - سائز ۸½ × ۵½ .

جلد کے آخری صفحہ پر ناشر نے لکھا ہے کہ "مرحوم نے مضمون نگاری کی ابتدا رسالہ "مولوی" (دہلی) سے کی - تقسیم سے قبل ابتدائی تصانیف میں وعظ نذیر، وعظ بشیر، قرآن و حدیث کی دعائیں، تاریخ القرآن، خطبات حیات، سیرت غوث الاعظم، نماز کی سب سے بڑی کتاب اور کتاب الاسلام وغیرہ ہندوستان متحدہ میں مشہور و مقبول ہوئیں - تراجم میں مشکواۃ شریف - طبقات ابن سعد حصہ ششم، ایک جامع اور معلوماتی مقدمہ کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں - تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ خطابت اور وعظ و تبلیغ کا اہم فریضہ بھی انجام دیتے رہے - پہلے پنجاب اور بعد میں سندھ میں ایک عرصے تک محراب و منبر کی زینت بنے رہے -"

تفسیر سورۃ فاتحہ کے آخر میں (صفحہ ۲۷۹) مرحوم نے اس طرح ختم کیا ہے:-

بندہ ناچیز - نذیر الحق میر ٹھی - خطیب و امام مسجد میکینیکل کالونی "جام شورو (دادو)

مؤرخہ ۶ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۹ھ - مطابق یکم اگست سنہ ۱۹۷۹ع

ظاہر ہے کہ مولانا اس تاریخ کے بعد فوت ہوئے ہوں گے -

تفسیر میں مقدمہ جسے انھوں نے "نگاہ اولین" سے تعبیر کیا ہے، ۱۷ صفحات پر مشتمل ہے آخر میں (مسلمانوں کی کمزوریوں کا ذکر کرنے کے بعد) فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا خرابیوں، کمزوریوں اور گمراہیوں کی روک تھام کے لیے اسلام نے نماز کو سب سے بڑا فرض، سب سے بڑی عبادت قرار دیا تھا، دین کا ستون اور معراج المؤمنین بتلایا تھا، اجتماعیت و مرکزیت اور امامت کا عملی سبق دیا تھا، اخوت و مساوات کا نمونہ دکھایا تھا اور اس کی روح سورہ فاتحہ کو بنایا تھا، مگر ہم نے نماز کی اس حقیقت، اہمیت اور افادیت ہی کو گم کر دیا -"

toobaafoundation.com

تفسیر میں سات ابواب ہیں:- نزول فاتحہ- بندہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے- عبادت کے لغوی اور شرعی معنیٰ صراط مستقیم - اللہ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ سیدھے راستے کی تعریف- ہم نے اللہ کی راہ میں مرنا چھوڑ دیا- ان ابواب میں متعدد ذیلی بحثیں ہیں- مولانا نے علامہ اقبال، اور اکبر الہ آبادی کے اشعار اکثر مقامات پر نقل کیے ہیں- مولانا مودودی کی تفہیم القرآن- علامہ مشرقی کا تذکرہ- حافظ ابو محمد عبدالستار محدث دہلوی، مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ کے حوالے دیے ہیں-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر میں (صفحہ ۴۹) لکھتے ہیں:-

وہ شخص جو اللہ، اللہ کے رسول ﷺ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لیے اسلامی زندگی کا پہلا قدم یہ ہے کہ ہر کام کی ابتدا اللہ کے نام سے کرے، زندگی کے ہر معاملے، ہر مسئلے، ہر مرحلے میں احکام الٰہی کی پیروی کرے- قرآن و حدیث نے جس کام کے کرنے کا حکم دیا ہے، اس پر عمل کرے- وہ آسان ہو یا مشکل، اس میں فائدہ نظر آتا ہو یا نقصان، انفرادی ہو یا اجتماعی، اس کی حکمت سمجھ میں آتی ہو یا نہ آتی ہو، بہر حال حکم الٰہی پر عمل کرے اور جس کام سے روکا ہے، اس سے رک جائے- اور اس بات پر یقین و ایمان رکھے کہ اللہ کا حکم ماننے اور اس پر عمل کرنے سے خود میرا ہی فائدہ ہے اور اس کی نافرمانی سے خود میرا ہی نقصان ہے- اللہ میری عبادت و فرمانبرداری سے بے نیاز ہے اور میری بغاوت و معصیت سے بھی- اس کی اطاعت و فرمانبرداری میرا فرض ہے- یہی دینداری اور اسلامی زندگی ہے اور اسی کا نام اسلام ہے---

صفحہ ۲۱۹ میں مشکوٰۃ کی ایک حدیث (باب الاعتصام بالکتاب والسنہ) نقل کی ہے کہ:- رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی- پھر اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف پھیرا اور ایک ایسی دلنشین نصیحت فرمائی کہ ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور دل لرز گئے- ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمیں اس نصیحت و ہدایت سے کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید آپ ہم سے رخصت ہونے والے ہیں اور یہ آخری وصیت فرما رہے ہیں (آپ نے اس کا تو کوئی جواب نہیں دیا اور) فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کی

toobaafoundation.com

وصیت کرتا ہوں: ایک تو یہ کہ تقویٰ اختیار کرو، یعنی اللہ سے ڈرتے رہو، حتی الامکان احکام الٰہی کی تعمیل کرتے رہو اور ان کی خلاف ورزی سے بچتے رہو- دوسرے یہ کہ جو بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق حکم دے، اس کو سنو اور اس کی تعمیل کرو، اگرچہ وہ حکم دینے والا تمہارا امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو- تم میں سے میرے بعد جو زندہ رہے گا، وہ میری امت میں بہت بڑا اختلاف دیکھے گا- - - پس تم پر لازم ہے کہ تم میری اور میرے ہدایت پائے ہوئے خلفاء کی سنت کو دانتوں سے پکڑلو، مضبوطی کے ساتھ اس پر جمے رہو- اور دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کرنے سے بچتے رہو، اس لئے کہ ہر نئی بات بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے"-

بہرحال یہ تفسیر گو کہ صرف سورۃ الفاتحہ تک محدود ہے، تاہم بہت مفید ہے اور مصنف کی اعلیٰ خطیبانہ صلاحیتوں کی شاہد ہے-

toobaafoundation.com

درس قرآن

درس قرآن: از مولانا محمد احمد صاحب- شائع کردہ ادارۂ اشاعت القرآن- اے ۷۴۲- بلاک ایچ- شمالی ناظم آباد- کراچی جلد اول کی پہلی اشاعت- ذی الحجہ سنہ ۱۳۹۷ھ (دسمبر سنہ ۱۹۷۷ع) میں ہوئی- اس کی پانچویں اشاعت (سنہ ۱۴۰۸ھ سنہ ۱۹۸۸ع کی) نظر افروز ہے- سائیز ۱۰ × ۶½ اس کے شروع میں (صفحہ ۱۳) محمد احمد صاحب لکھتے ہیں:

سنہ ۱۹۶۲ع میں درس قرآن کے نام سے چند رسائل میری نظر سے گزرے جو ادارۂ تبلیغ و اصلاح، لاہور نے شائع کیے تھے- ان رسائل کو دیکھ کر پھر اپنا پرانا شوق (درسِ قرآن کا) بیدار ہوا اور میں نے اس درس قرآن مذکورہ کی پہلی جلد لاہور سے حاصل کی، جس کے پیش لفظ میں اس درسِ قرآن کی اشاعت کا مقصد اس طرح تحریر تھا:- درس قرآن کی اشاعت سے ہمارا ایک مقصد تو یہ ہے کہ کلام اللہ کو سمجھنے کی اجتماعی کوشش کی جائے- مزید براں ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہر گھر قرآنی اسکول بن جائے- اس کی عملی صورت یہ ہے کہ ہر روز کوئی خواندہ فرد، باقی افراد خانہ کو مطبوعہ درس کا ایک صفحہ ان کی مادری زبان میں صرف پانچ منٹ کے اندر پڑھ کر باقاعدگی سے سنادیا کرے- ہر کارخانے، فیکٹری، دفتر، مدرسہ، کالج، مسجد اور ادارہ میں کارکنوں اور طلبہ کو مطبوعہ درس مستقل طور پر سنانے کا اہتمام کیا جائے- ہر فردِ ملت، قرآن مجید کا متعلم- معلم اور مبلغ بن جائے کہ قرآن کریم کا درس ان کے ہاتھ میں ہو- - - - - (پھر محمد احمد صاحب لکھتے ہیں کہ) میں تو اسی حصولِ مقصد کا متمنی تھا- چنانچہ اپنے محلے کی جامع مسجد میں- - - - روزانہ ایک درس اس مذکورہ درس قرآن سے سنانے کا سلسلہ ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۸۲ھ سے شروع کردیا (لیکن درس کو زیادہ مفید بنانے کے لیے خود بھی ایک درس روزانہ تیار کرنے لگے اور مختلف مستند کتابوں سے استفادہ کرنے لگے- اور یہ موجودہ درس قرآن اسی طرح تیار ہوگیا)

جلد اول- تفسیر سورۃ الفاتحہ و سورۃ البقرہ- ۸۲۲ صفحات

toobaafoundation.com

جلد دوم- تفسیر سورۃ آل عمران و سورۃ النساء- ۹۰۱ صفحات

جلد سوم- تفسیر سورۃ المائدہ و سورۃ الانعام ۶۱۷ صفحات

جلد چہارم- تفسیر سورۃ اعراف، سورۃ الانفال، سورۃ التوبہ ۸۷۸ صفحات

جلد پنجم- تفسیر سورۃ یونس، سورۃ ہود سورۃ یوسف- ۷۰۶ صفحات

جلد ششم- تفسیر سورۃ الحجر، سورۃ النحل، سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ الکہف، سورۃ مریم، سورۃ طٰہٰ- ۸۱۴ صفحات

جلد ہفتم- تفسیر سورۃ الانبیاء، سورۃ الحج، سورۃ المومنون، سورۃ النور، سورۃ الفرقان، سورۃ الشعراء، سورۃ النمل- ۸۶۸ صفحات

جلد ہشتم- تفسیر سورۃ القصص، سورۃ العنکبوت، سورۃ الروم، سورۃ لقمان، سورۃ السجدہ، سورۃ الاحزاب، سورۃ سبا، سورۃ فاطر، سورۃ یس- ۸۸۷ صفحات

جلد نہم- سورۃ والصّٰفّٰت، سورۃ ص، سورۃ الزمر، سورۃ المومن، سورۃ حم السجدہ، سورۃ الشوریٰ، سورۃ الزخرف، سورۃ الدخان، سورۃ الجاثیہ، سورۃ الاحقاف، سورۃ محمد، سورۃ الفتح، سورۃ الحجرات- ۹۸۹ صفحات

جلد دہم- سورۃ ق (پارہ ۲۶) تا سورۃ التحریم (پارہ ۲۸) ۷۲۸ صفحات

جلد یازدہم- سورۃ تبارک الذی تا سورۃ المرسلت (پارہ ۲۹) سورۃ النبا تا سورۃ الناس (پارہ ۳۰) ۹۴۹ صفحات

ان تمام جلدوں کے سنہ ۱۹۷۷ء سے سنہ ۱۹۸۹ء تک کئی کئی ایڈیشن شائع ہوئے- اور محیر حضرات نے ان اشاعتوں میں تعاون فرمایا- پہلی جلد کے شروع میں بعض مشہور علماء کے تعریفی کلمات کا ذکر ہے- پھر فضائل قرآن مجید میں چالیس احادیث درج ہیں- پھر بعض سورتوں کے فضائل میں بھی چالیس احادیث ہیں- آداب تلاوت بھی بیان کیے ہیں، قرآن شریف کی ۶۰ بابرکت دعائیں بھی ایک باب میں ہیں- منزلیں اور مقامات سجدہ بھی لکھ دیے ہیں- جلد اول کے درسوں کی فہرست (اسی طرح ہر جلد میں یہ فہرست ہے) اور مضامین تفسیریہ (ہر جلد میں) بھی درج ہیں، الاستعاذہ کی تفصیل و تفسیر ۶ بڑے صفحات میں ہے- تسمیہ کے لیے ۵ صفحات ہیں- الاستعاذہ اور تسمیہ کا ایک ایک درس ہے- پھر سورۃ الفاتحہ کا متن اور اس کا ترجمہ ہے- ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی رح کے ترجمے سے ماخوذ ہے- اور سورۃ الفاتحہ کا بھی ایک

toobaafoundation.com

مستقل درس ہے جو چار حصوں میں منقسم ہے۔

اس سورۃ الفاتحہ کے ترجمے کے بعد تشریح ہے کہ اس میں ایک رکوع - سات آیات، پچیس کلمات اور ایک سو چھبیس حروف ہیں۔ پھر اس سورۃ کے مختلف نام (۲۵) بتائے ہیں۔ تشریح اور تفسیر چار صفحات میں ہے۔

(ہر درس کے بعد لازمی طور پر دعاء ہے جو بہت بڑی سعادت ہے)

سورۃ الفاتحہ کے متعلق خلاصہ کے طور پر آپ لکھتے ہیں کہ:

سورۃ الفاتحہ ہر پہلو سے بندہ کی ایک عرضی اور درخواست ہے جو وہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ اب پرشوکت، باعظمت شاہی القاب سے عرضی کو شروع کرتا ہے اور اپنی نیازمندی اور در کریم سے وابستگی اور اپنی وفا شعاری کا اظہار کرتا ہے۔ پھر مقصد درخواست کا پیش کرتا ہے اور پھر احکم الحاکمین کی بارگاہ میں معروضہ پیش کیا جارہا ہے، اس کے سچے وفادار حامیوں سے اپنے تعاون و دوستی کا اظہار کرتا ہے اور احکم الحاکمین کے مخالفین اور باغیوں کے ساتھ اپنی مکمل بیزاری اور ان سے علیحدگی اور دوری کا اعلان کر کے عرضی کو ختم کرتا ہے۔

اس کے بعد جناب محمد احمد نے سورۃ الفاتحہ کی ہر آیت کی تشریح اور تفسیر نہایت آسان الفاظ میں کی ہے۔ اور الاستعاذہ سے لے کر سورۃ الفاتحہ کے اختتام تک ۶ درس ہیں۔ گویا ہر روز قریب ۱۵ منٹ میں ایک ایک درس آسانی سے دیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح انھوں نے پورے قرآن پاک کے ۱۶۸۳ درس بنائے ہیں جو آسانی سے پڑھے اور سمجھے جاسکتے ہیں۔

بالکل آخر میں محمد احمد صاحب نے ایسی دعاء کی ہے جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ ضرور قبول ہوگی۔ وہ دعاء بہت طویل ہے اس کے چند جملے نقل کرنا بے محل نہ ہوگا۔

یامولائے کریم! میں کس زبان سے اور کس دل سے آپ کا شکر ادا کروں۔ بس دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے یہ چند آنسو ہیں جو آپ کی بارگاہ میں شکرانہ میں پیش کرتا ہوں۔ میرے ان آنسوؤں کو قبول فرمالیجیے اور میرے اس دنیا سے کوچ کرجانے کے بعد بھی اس درس کی اشاعت کا سلسلہ اپنی رحمت سے قائم

toobaafoundation.com

کیجیے۔

اے میرے پروردگار، میں اپنی کوتاہیوں، تقصیرات اور عیوب پر نادم و شرمندہ ہوں۔ آپ کے کلام پاک کی تفسیر و تشریح کا خاطر خواہ حق ادا کرنے سے عاجز رہا۔ قرآن کریم کے ظاہری و باطنی آداب و حقوق میں مجھ سے جو کوتاہیاں اور تقصیرات سرزد ہوئی ہوں ان کو اپنے کرم سے معاف فرما دیجیے۔

ان کے علاوہ بھی بہت سی عاجزانہ دعائیں ہیں اور آخر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دعاء بھی ہے کہ:

اللّٰھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک (صلی اللہ علیہ وسلم)

اس کے بعد بھی دعائیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر ان کے درجات دونوں جہانوں میں خوب خوب بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

toobaafoundation.com

القرآن الکریم

القرآن الکریم: ترجمہ از شیخ الہند مولانا محمود حسن رح (م سن ۱۳۳۹ھ) مع تفسیر از شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی (م سن ۱۳۶۹ھ) صفحات ۸۱۰ - سائز ساڑھے ۱۱ × ۸ - متن اور ترجمے کی گیارہ گیارہ سطریں - متن میں عموماً دس الفاظ فی سطر حاشیوں میں تفسیر - یہ ترجمہ اور تفسیر بارہا ہندوستان اور پاکستان کی تاج کمپنی سے شائع ہو چکی ہے - سعودی حکومت نے شاہ فہد کے حکم سے خوبصورت سبز کاغذ پر سن ۱۴۰۹ھ سن ۱۹۸۹ع میں مدینہ منورہ سے اسے پھر شائع کیا اور حجاج کو مفت تقسیم کرنے کا اہتمام کیا ہے -

شیخ الہند نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ ہر چند ترجمہ تحت لفظی میں بعض خاص فائدے ہیں - مگر ترجمے سے جو اصلی فائدہ اور بڑی غرض یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو قرآن شریف کا سمجھنا آسان ہو جائے - یہ غرض جس قدر بامحاورہ ترجمے سے حاصل ہو سکتی ہے، تحت لفظی ترجمے سے کسی طرح ممکن نہیں - چنانچہ شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ (م سن ۱۲۳۰ھ) جو بامحاورہ ترجمے کے بانی اور امام ہیں انہوں نے بامحاورہ ترجمہ کو اختیار فرمانے کی یہی وجہ بیان کی ہے اور یہی وجہ ہے جو اسلاف ممدوحین کے بعد اس زمانے میں جس نے اس میدان میں قدم رکھا اس نے جناب شاہ صاحب ممدوح کا اتباع کیا اور بامحاورہ ترجمہ کرنے کو اختیار کیا، جس پر کسی کا شعر یاد آتا ہے:

ہر مرغ کہ پرزد بہ تمنائے اسیری - اول بشگوں کرد طواف قفس ما

اور یہ امر بھی خوب معلوم ہو گیا کہ جیسے شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ (م سن ۱۲۳۳ھ) کا یہ کمال ہے کہ تحت لفظی ترجمے کا التزام کر کے ایک ضروری حد تک سہولت اور مطلب خیزی کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا، ایسے ہی حضرت مولانا عبدالقادر رحمہ اللہ علیہ کا یہ کمال ہے کہ بامحاورہ ترجمے کا پورا پابند ہو کر پھر نظم و ترتیب کلمات قرآنی اور معانی لغویہ کو اس حد تک نباہا ہے کہ زیادہ کہتے ہوئے تو ڈرتا ہوں مگر اتنا ضرور کہتا ہوں کی ہم جیسوں کا ہرگز کام نہیں (۱)

---

(۱) اس مقدمے کے شروع میں شیخ الہند رح نے یہ بھی لکھا ہے کہ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی (۱۳۱۹ھ میں) اور مولانا اشرف علی تھانوی (سن ۱۳۲۰ میں) مجھ سے پہلے قرآن پاک کا ترجمہ کر چکے ہیں -

toobaafoundation.com

اسی ترجمے میں حضرت شیخ الہند رح نے خود ہی اپنے ترجمے کی تاریخ اس طرح لکھی ہے:

یادگار شہ عبدالقادر - ترجمہ موضح القرآن مجید
وہ کہ آں معدن صد خوبی را- کرد ترمیم اقل العبید
بے شش وپنج بگفتہ محمود - سال او موضح فرقان حمید

۱۳۳۶ھ

یعنی اس ترجمے کا تاریخی نام "موضح فرقان حمید" (۱۱ کے تخرجے کے ساتھ) ہے-

اس ترجمے کے ساتھ مولانا شبیر احمد عثمانی رح کی جو تفسیر (حاشیوں میں) ہے اس کی تکمیل کی تاریخ خود انہوں نے ۹ ذی الحج سن ۱۳۵۰ھ لکھی ہے(۱)

انہوں نے بالکل آخر میں شیخ الہند رح کی ایک ضروری یادداشت (ترجمے سے متعلق) شامل کردی ہے جو ترجمہ یا تفسیر لکھنے والے کے لیے بہت مفید ہے اور ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمے کی بعض غلطیوں کی نشان دہی بھی کی ہے کہ بے احتیاطی کی وجہ سے ایسی غلطیاں ہوجاتی ہیں-

شیخ الہند نے سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پالنے والا سارے جہان کا- بے حد مہربان، نہایت رحم والا- مالک روز جزا کا- تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں- بتلا ہم کو راہ سیدھی- راہ ان لوگوں کی جن پر

---

(۱) مولانا شبیر احمد عثمانی بجنور میں ۱۰ محرم سن ۱۳۰۵ھ کو پیدا ہوئے- پوری تعلیم دیوبند میں حاصل کی- سن ۱۳۲۵ھ میں شیخ الہند رح سے دورہ حدیث کی تکمیل کا شرف حاصل کیا- کچھ عرصے تک مدرسہ فتحپوری میں رہے- پھر سن ۱۳۲۸ھ سے سن ۱۳۴۶ھ تک دیوبند میں اعلیٰ مدرس رہے- اس کے بعد جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (سورت) میں (علامہ انور شاہ کشمیری رح کے انتقال کے بعد) سن ۱۳۵۱ھ میں صدر مدرس اور شیخ الحدیث ہوئے- تین سال کے بعد پھر دیوبند آکر صدر مہتمم ہوئے- پھر تحریک پاکستان کے لیے قائدانہ خدمات انجام دیں- ۱۹۴۷ء میں جشن آزادی میں شرکت کے لیے کراچی گئے- وہیں ۲۲ صفر سن ۱۳۶۹ھ (۱۳ دسمبر ۱۹۴۹ء) کو انتقال ہوا-

toobaafoundation.com

تو نے فضل فرمایا- جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے-

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۵ کے سلسلے میں (شیخ الہند کی مذکورہ بالا یادداشت کے مطابق بھی) یہ حاشیہ ہے:
جاننا چاہیے کہ آیت میں فی طغیانہم، فعل یمدھم کے متعلق ہے- مگر تراجم دہلویہ جدیدہ میں اس کو یعمھون کے متعلق کردیا (جس سے معنیٰ بگڑ کر معتزلہ کے موافق اور اہل سنت کے خلاف اور استعمال اہل عرب کے مخالف ہوگئے جو غلط ہے)

آخری سورۃ (الناس) کا ترجمہ اس طرح ہے:- شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے-

تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی- لوگوں کے بادشاہ کی- لوگوں کے معبود کی- بدی سے اس کی جو پھسلائے اور چھپ جائے- وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں، جنوں میں اور آدمیوں میں-

یہاں مولانا شبیر احمد عثمانی رح تفسیری حاشیے میں لکھتے ہیں: "اگرچہ اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت اور بادشاہت وغیرہ تمام مخلوقات کو شامل ہیں لیکن ان صفات کا جیسا کامل ظہور انسانوں میں ہوا کسی دوسری مخلوق میں نہیں ہوا- اس لیے رب اور ملک وغیرہ کی اضافت ان ہی کی طرف کی گئی، نیز وسواس میں مبتلا ہونا بجز انسان کے دوسری مخلوق کی شان بھی نہیں- شیطان نظروں سے غائب رہ کر آدمی کو بہلاتا پھسلاتا ہے- جب تک آدمی غفلت میں رہا اس کا تسلط بڑھتا رہا- جہاں بیدار ہو کر اللہ کو یاد کیا، یہ فوراً پیچھے کو کھسکا-

پھر مولانا شبیر احمد عثمانی نے معوذتین سے متعلق اس قدر تفصیل سے بحث کی ہے کہ یہاں اس مقالے کی بساط سے باہر ہے- البتہ یہاں سورۃ النجم کی ابتدائی اٹھارہ آیات کا ترجمہ شیخ الہند رح اس لیے پیش کیا جارہا ہے کہ کسی عالم نے یہاں مختلف ترجمہ کیا ہے- ترجمہ یہ ہے: قسم ہے تارے کی جب گرے- بہکا نہیں تمہارا رفیق- اور نہ بے راہ چلا- اور نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا- اس کو سکھلایا ہے سخت قوتوں والے نے- زور آور نے- پھر سیدھا بیٹھا اور وہ تھا اونچے کنارے پر آسمان کے- پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا- پھر رہ گیا فرق دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی نزدیک، پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندہ پر جو بھیجا- جھوٹ نہیں کہا رسول کے دل نے جو دیکھا- اب کیا تم جھگڑتے ہو اس پر جو اس نے

toobaafoundation.com

دیکھا اور اس کو اس نے دیکھا ہے اترتے ہوئے ایک بار اور بھی سدرۃ المنتہیٰ کے پاس- اس کے پاس ہے بہشت آرام سے رہنے کی- جب چھا رہا تھا اس بیری پر جو کچھ چھا رہا تھا- بہکی نہیں نگاہ اور نہ حد سے بڑھی- بے شک دیکھے اس نے اپنے رب کے بڑے نمونے-

سورۃ التکویر (آیات ۱۹- ۲۴) میں بھی ہے:

مقرر یہ کہا ہے ایک بھیجے ہوئے عزت والے کا- قوت والا عرش کے پاس درجہ پانے والا سب کا مانا ہوا وہاں کا معتبر ہے- اور یہ تمہارا رفیق کچھ دیوانہ نہیں اور اس نے دیکھا ہے اس فرشتے کو آسمان کے کھلے کنارے کے پاس- اور یہ غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں (۱)

---

(۱) مولانا احمد رضا خان رح نے مذکورہ بالا آیات کا ترجمہ مختلف کیا ہے، گو کہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۵ کا ترجمہ (جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے) "تراجم دہلویہ جدیدہ" کے مطابق ہے-

toobaafoundation.com

تفسیر تعارف القرآن

تفسیر تعارف القرآن (عالمی فلسفہ ومذہب کے تناظر میں) از جناب حمید نسیم- شائع کردہ فضلی سنز اردو بازار- کراچی سائز ۴/۳-۹ متن ۸-۶ پہلی جلد سورۃ الفاتحہ تا سورۃ النساء صفحات ۵۶۷ (سال طبع درج نہیں) دوسری جلد سورہ مائدہ تا سورہ یونس صفحات ۵۴۵- سال طبع ۱۹۸۸ء تیسری جلد سورہ ہود سے سورۃ الانبیاء تک صفحات ۵۴۷ (سال طبع ۱۹۸۹ء) چوتھی جلد سورہ حج سے سورہ زمر تک صفحات ۷۸۹ (سال طبع ۱۹۹۱)

المنہ للہ کے ذیل میں جناب حمید نسیم لکھتے ہیں:

"سنہ ۱۹۳۶ء میں ترقی پسند مصنفین کی انجمن قائم ہوئی امرتسر کے مسلم اینگلو اورینٹل کالج میں کئی نوجوان اساتذہ مارکسزم کے دلدادہ تھے- صاحبزادہ محمود الظفر (بھوپال کے ایک نواب) اور ان کی بیگم ڈاکٹر رشید جہاں (علی گڑھ گرلز کالج کے بانی شیخ عبداللہ کی صاحبزادی) کمیونسٹ پارٹی ہند کے رکن تھے- پروفیسر محب الحسن بھی کارڈ ہولڈر اشتراکی تھے- ڈاکٹر (محمد دین) تاثیر جن کی شاگردی کا مجھے فخر حاصل ہے، کالج کی پرنسپل ہو کر آ گئے- فیض احمد فیض بھی انگریزی کے معلم کی حیثیت سے کچھ دن پہلے آ چکے تھے- صاحبزادہ صاحب اور ڈاکٹر رشید جہاں نے اساتذہ میں سے فیض صاحب کو اور طالب علموں میں سے مجھے تربیت کے لئے منتخب فرمالیا اور نہایت مؤثر انداز میں مظلوم انسانیت کی نجات (۱) کے لئے مارکسزم

(۱) محترمہ نے "مظلوم انسانیت" کی انسانی کمزوریوں کو اجاگر کرنے کے لئے "حقائق نگاری" کے خیال سے اپنے اور اپنے ہم خیال لوگوں کے مضامین "انگارے" کے نام سے شائع کئے تھے اور محترمہ کی بعض عزیز لڑکیوں نے "مظلوم انسانیت" کا دل بہلانے کے لئے فلم ایکٹرس بننے کی خدمت انجام دی تھے- علی گڑھ شہر سے اس مجموعۂ مضامین کے خلاف خشماف رسالہ شائع ہوا تھا اور مسلم یونیورسٹی کے استاد فلسفہ جناب ڈاکٹر ظفر الحسن نے (Realim) کے نام کی کتاب لکھی تھی، جو کیمبرج یونیورسٹی پریس سے شائع ہوئی تھی، بلکہ وہاں کے اصنافی مطالعے کے نصاب میں داخل کرلی گئی تھی-

toobaafoundation.com

کی ضرورت ذہن نشین کرانا شروع کی۔ لیکن کچھ دنوں بعد انہیں پارٹی نے لکھنؤ بلالیا۔ ان کی کمی ڈاکٹر تاثیر نے پوری کی۔ وہ ان دنوں ترقی پسند تحریک کے روح ورواں تھے۔ پاکستانی ادب کی تحریک انہوں نے قیام پاکستان کے بعد شروع کی تھی، لیکن کمیونزم ایک باطل نقش نکلا، جلد دماغ سے دھل گیا۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے برصغیر کی امت مسلمہ کو ایک آزاد اور خود مختار مملکت کی نعمت عطا فرمائی۔ لیکن ساتھ ہی تاریخ انسانی کی سب سے بڑی اور سب سے دردناک ہجرت بھی شروع ہوگئی۔ لاکھوں مسلمان لٹ پٹ کر اپنے عزیزوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے خاک وخون میں تڑپتا ہوا چھوڑ کر دارالاسلام پاکستان میں داخل ہونے لگے۔ ایک نیا غریب اور بے سروسامان ملک اور لاکھوں بچے، بوڑھے اور عورتیں، بھوکے ننگے کلمہ گو۔ کوئی قوم اس سے پہلے اتنی بڑی آزمائش سے نہیں گذری تھی۔ ریڈیو پاکستان نے جو ابھی خود ایک بے سروسامان ادارہ تھا، ایثار و قربانی، مروت وہمدردی اور دکھ درد میں شراکت کی اسلامی قدروں کو ہمہ وقت قوم کے دل ودماغ میں کارفرما رکھنے کے لئے ایک خصوصی پروگرام "پاکستان ہمارا ہے" شروع کیا۔ دین کامل کے اقتدار مطلقہ کے بارے میں جو کچھ پڑھا اور سیکھا تھا، اسے لکھنے اور سنانے کا موقعہ ملا۔۔۔۔۔ ۔" پھر جناب حمید نسیم نے مختلف ممالک کی سیر کا ذکر کیا ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: "تاشقند سے لینن گراڈ اور ریگا تک ایک زائر کی حیثیت سے سفر کیا۔ پرولتاری آمریت نے جو معاشی اور معاشرتی انقلاب برپا کیا ہے، اسے کشادہ دلی سے دیکھنے اور پرکھنے کی کوشش کی۔ تمام مخلوق کو شہد کی مکھیوں کی طرح کام کرتے دیکھا، پچاس برس کی شبانہ روز کی محنت کے بعد حاصل یہ ہے کہ عوام کے پیٹ بھرنے کا بھی پوری طرح انتظام نہیں ہوسکا۔ دلوں کی ویرانی اس کے سوا ہے۔۔۔۔

جناب حمید نسیم نے اپنے وسیع مطالعے اور تجربے کے پیش نظر اس تفسیر کے لئے اپنے اس قول کو ملحوظ رکھا ہے:

"اسلام، کامل ذمہ داری اور کلی وابستگی کا دین ہے۔ قرآن کا مقصود دعوت، انسان کو

toobaafoundation.com

قومی سطح پر خلافت فی الارض کے منصب کا اہل بنانا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی رویوں کو خیر کے سانچوں میں ڈھالنا ہے۔ ذاتی نجات (Personal Salvation) کی کوشش، اجتماعی صلاح و فلاح جد سے کٹ جائے تو قرآن حکیم کی رو سے زندیقی ہے۔"

جی چاہتا ہے کہ اس فاضل گرامی کی تفسیر سورۃ الفاتحہ کو من و عن یہاں پیش کردیا جائے تاکہ ان کا مطمح نظر پوری طرح واضح ہوجائے:-

الفاتحہ

مکی رکوع ۱ آیت ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

آغاز کلام: اللہ کے نام سے جو بیکراں اور ابدی رحمت والا ہے۔

سورہ فاتحہ قرآن مجید کی پہلی سورت ہے۔ فاتحہ کے معنی کھولنے والی، آغاز یا ابتدا۔ چونکہ اللہ کی کتاب برحق قرآن حکیم کا آغاز اس سورت سے ہوتا ہے، اس مناسبت سے اس کا نام فاتحہ رکھا گیا۔ یہ سورت سات آیتوں پر مشتمل ہے اور اسے نماز کی ہر سورت میں پڑھنا واجب ہے۔ اس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ یہ سبع مثانی ہے: ولقد آتیناک سبعا من المثانی. اس سورت کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے اتنی فضیلت دی کہ اسے ام القران اور ام الکتاب کا لقب دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مطابق پہلے ترجمان القرآن ہیں۔ سورۂ فاتحہ کو اساس القرآن کہتے تھے۔ اس کے دوسرے نام الصلواۃ - الرقیہ اور الکنز ہیں۔ بعض بزرگان سلف نے اسے واقیہ اور کافیہ بھی کہا ہے۔ کافیہ اس لئے کہ یہ باقی سب سورتوں کو کافی ہے، لیکن دوسری کوئی سورت اسے کافی نہیں۔

یہ سورت فاتحۃ الکتاب ہے، کتاب ہدایت کا پیش لفظ یا تعارف بھی ہے اور خلاصہ بھی۔ یہ قرآن حکیم کی تمام تعلیمات، اس کی حکمت اور اس کے سارے رموز و معارف کو جامع ہے۔ امام بخاری، ابوداؤد،

toobaafoundation.com

نسائی اور ابن ماجہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو سعید انصاری اور مؤطا مالک رح اور مسند احمد کی روایت کے مطابق حضرت ابی بن کعب سے ارشاد کیا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو ایک ایسی سورت کے متعلق بتادوں کہ اس جیسی کوئی سورت تورات، زبور اور انجیل میں نہیں؟ مخاطب کے اشتیاق ظاہر کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا" یہ سورۂ فاتحہ ہے جو تم ہر نماز میں پڑھتے ہو، خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی صحیفۂ الٰہی میں اس جیسی کوئی سورت نہیں۔" نسائی کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: "یہ سورت اللہ اور بندے کے درمیان تقسیم کردی گئی ہے"

ارشاد ختمی مرتبت ﷺ نے کمال بلاغت سے سورۂ فاتحہ کی دو خاص صفات کی توضیح کی ہے۔

یہودیت، نصرانیت اور اسلام دنیا کے پانچ بڑے مذاہب میں شامل ہیں۔ یہودیت اور نصرانیت دین حنیف کے ارتقائی مدارج اور سنگ میل ہیں۔ اسلام اس دین کی تکمیل اور منزل آخر ہے۔ تورات حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر، زبور حضرت داؤد پر، انجیل کلمۃ الحق جناب مسیح ابن مریم پر نازل ہوئی۔ اللہ کے دین کامل اور نعمت تامہ کی حامل کتاب قرآن حکیم ختم الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا کی گئی۔ تورات، زبور اور عہد نامۂ عتیق کی کتب انبیاء اور انجیل میں ان گنت دعائیں، مناجاتیں اور حمد و تمجید کے کلام ہیں۔ دوسری کتابیں جنہیں انسانوں کا ایک خاصا بڑا طبقہ مقدس جانتا ہے اور جن کی تعلیمات کو تطہیر ذات اور حقیقت مطلق سے تقرب کا وسیلہ مانتا ہے۔ اویستا، وید، اپنشد اور بگھوت گیتا ہیں۔ مہاتما بدھ کے اپدیش بھی ہیں۔ جو ان کے چیلوں نے جمع کر لئے تھے، لیکن مہاتما بدھ اور مہاویر جین کے مت خالص اخلاقی ہیں۔ ان کی تعلیمات کا تعلق اس ارضی زندگی سے ہے اور بس۔ اویستا دستیاب نہ ہوسکی، لیکن زرتشی مابعد الطبیعات کا مربوط علم محققوں نے فراہم کردیا ہے۔ ویدوں میں رگ وید عظیم تر اور اہم تر کتاب ہے اور دیوتاؤں کی مناجاتوں اور حمد و ثناء پر مشتمل ہے۔ ہندو فکر اپنی معراج کمال تک اپنشدوں میں پہنچی۔ رگ وید، بھگوت گیتا اور اپنشد میں جو ہندومت کی سب سے اہم اور متبرک کتب ہیں، کئی اعلیٰ وارفع مناجاتیں

toobaafoundation.com

ہیں۔ جن کے مطالعہ سے قدیم ہندو رشیوں کے فراواں جذبۂ عبودیت و بندگی اور ان کے تخیل کی آفاق گیری کا پوری طرح اندازہ ہو جاتا ہے۔

پرانے عہد نامے کی پہلی پانچ کتابوں میں جنہیں یہودی اور نصرانی اصلاح میں PENTA TEUCH (خمسہ) کہا جاتا ہے اور جو جناب موسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہیں، متعدد گراں قدر حمدیں اور مناجاتیں ہیں۔ ان کتابوں میں کئی جگہ اللہ کے مقرب بندے دعائیہ نغمے الاپتے اور حمدیں تلاوت کرتے نظر آتے ہیں، جو ان کتابوں کے مولفوں کے مطابق انہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے سکھائی تھیں۔ پرانے عہد نامے کی زبور پانچ کتابوں ـــــ پر مشتمل ہے اور حمدوں اور مناجاتوں کا مجموعہ ہے۔ انگریزی نام PSALMS ہے۔ اس میں حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، ان کے پیش رو انبیاء قضاۃ اور سلاطین کی حمدوں کے علاوہ بعد کو آنے والے برگزیدہ بندوں اور کاہنوں، قبائلی قائدوں کے نغمے حمد و ستائش کے کلام اور بابل کی قدیم دیومالائی مناجاتوں سے متاثر دعائیں حمدیں اور بندگی کے والہانہ اظہار شامل ہیں، پرانے عہد نامے کی بعض دوسری کتابوں میں بھی چند الہامی مناجاتیں ملتیں ہیں، رگ وید میں دو ایک مناجاتیں بڑے ارفع اور عظیم اسلوب رکھتی ہیں۔ بیشتر مناجاتیں دیوی دیوتاؤں کی بارگاہوں میں نذرانۂ شوق ہیں۔ دو ایک میں بتلائے تشکیک شعراء نے دیوی دیوتاؤں کی ہجو بھی کی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۵۰۰ برس قبل مسیح بعض آریہ مفکر رائج دیومالا سے بیزار ہو چکے تھے۔ اپنشد میں انسانی فکر اس بلندی پر ہے، جس کے آگے انسانی ذہن آج تک نہیں گیا۔ ان میں برہمن (جو خدائے مطلق کا مقام احدیت ہے۔ تنزیہی مقام ذات) کی شان میں آفاقی عظمت کے حامل خراج عقیدت جا بجا انمول نگینوں کی طرح دمکتے دکھائی دیتے ہیں، بھگوت گیتا میں مہاراج کرشن نے جو ایشور کے اوتار ہیں گویا انسانی روپ یعنی مجاز میں برہمن کا نزول ہیں۔ اپنی شان میں کئی قطعے ارشاد فرمائے ہیں۔ ان سب مقدس کتابوں میں ایسی مناجاتیں اور حمدیں ہیں جو ادب عالیہ کے زندہ جاوداں اور لازوال شاہکار ہیں، اپنی اپنی جگہ پر ان میں سے

toobaafoundation.com

اکثر و بیشتر قاری کے دل میں عبودیت کا جذبہ پیدا کرنے میں پوری طرح اثر آفرین ہیں۔ لیکن سچے، بےلاگ معروضی تقابلی جائزے سے یہ بات دل پر ایک لاریب صداقت کی طرح نقش ہوجاتی ہے کہ سبع مثانی، دنیا کی عظیم ترین حمد، مناجات، اقرار عبدیت اور دعا ہے۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور بندے کے ربط خاص کا مکمل ترین بیان ہے۔ ہر طرح سے کامل بلکہ اکمل کلام ہے، حرف کا مطلق معجزہ ہے۔ زبور کا کوئی نغمہ والہانہ، رگ وید کی کوئی من ترنگ، اپنشد کی کوئی ثناء اور ستائش، بگھوت گیتا میں ایشور کی کوئی خود نمائی اور خود ستائی، پرانے عہد نامے کی کتاب امثال سے آخری قبل مسیح نبی کی کتاب تک سب حمدوں میں سے کوئی حمد، انجیل کا کوئی اظہار سپاس کسی کیش، کسی مذہب کی کوئی دعا، کوئی پرارتھنا، کوئی کوتا اتنی قائم بالذات، اتنی مربوط نہیں، زمان ومکان کا موجود لاموجود کو خدا اور انسان کے رشتے کی ہر صورت، ہر نوعیت کو یوں محیط نہیں جیسے سورۂ فاتحہ ہے۔ کئی مفسرین کرام کا کہنا ہے کہ جملہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۂ فاتحہ کا لازمی وداخلی جزو نہیں۔ لیکن دل یہ گواہی دیتا ہے کہ کتاب الٰہی کا آغاز ہورہا ہے اور یہ آغاز جس جملے سے ہورہا ہے وہ لازماً اپنے بعد آنے والے حصے کے ساتھ مربوط ہے۔ یہاں حصہ سورت ہے۔ بعد کو خود اپنی جگہ قائم ہوگا اسے ادا کرکے ہی اصل کلام کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ اس سورت کے چند مختصر کلمات میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا ذکر اور انسانی زندگی کے ظاہری وباطنی تمام احوال بیان ہوگئے ہیں، فرد اور نوع دونوں کی تمام تمنائیں، نیک وبد تمام سود وزیان، سارا سفر حیات، سارے خوف، ساری امیدیں ازازل تا ابد، سارے مراحل خود شناسی وگمراہی، عرفان حق اور جہل مبرم کی سب کیفیتیں اس میں سمودی گئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آغاز کتاب اللہ کے نام سے جو غیب وشہود پر خلاء وملاء پر دائماً محیط رحمت والا ہے۔

toobaafoundation.com

قرآن حکیم کا آغاز ایک جملہ سے ہورہا ہے جس میں تین لفظ ہیں۔ ایک اس میں ذات، دو اسماء صفات اللہ اور رحمٰن و رحیم۔ یہ مختصر سا جملہ فکر و احساس کے ان گنت مفاہیم کا حامل ہے۔ ایک سمندر ہے جب اس میں غواصی کرو، نئے انمول موتی ہاتھ آئیں گے۔ اس کے مضمرات کو دل میں بسالو، اپنے وجود پر محیط کرلو تو وہ جمال الٰہی کا آئینہ بن جائے گا۔

ابتداء اللہ کے نام سے کی گئی۔ اللہ خداوند مطلق کا اسم معرفہ یا ذاتی نام ہے۔ سارے کلام الٰہی کی سارے دین کی اساس یہ نام ہے۔ بس یہی اسم اعظم ہے۔ اس سلسلے میں پہلی بات جو ذہن نشین کرنے کی ہے، وہ یہ ہے کہ تمام علمائے اسلام اس امر پر متفق ہیں کہ اطلاق کے اعتبار سے یہ نام صرف اس معبود برحق سے مختص ہے، جس نے کائنات وجود کو پیدا کیا۔ جو خداوند مطلق ہے، واحد ولاشریک جو اپنی ذات میں تمام حقیقی اور دائمی صفات سے ان کے مقام کمال پر متصف ہے، جو ہر عیب، ہر نقص سے کلیتہً مبرا اور منزہ ہے، یہ نام اس ذات بے ہمتا اور یگانہ و یکتا کے سوا کسی اور کو دینا صریح شرک ہے اور طاغوت کی انتہا ہے۔ جہاں تک اس لفظ کا لفظ کی حیثیت سے تعلق ہے ان بزرگوں کا جو علم پیمبر کے وارث ہیں، اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ اپنی وضع کے لحاظ سے اسم علم ہے جو کسی دوسرے لفظ سے مشتق نہیں یا یہ کہ یہ صفت کا صیغہ ہے اور دوسرے لفظ سے مشتق ہے۔ ایک معتدر طبقہ یہ کہتا ہے کہ لفظ اللہ ذات مطلق کا علم ہے۔ کسی دوسرے لفظ سے مشتق صفت کا صیغہ نہیں، اس دعوے کی دلیل وہ یہ پیش فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں یہ لفظ ہر جگہ موصوف کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ دوسرے کسی اسم کے ساتھ بطور صفت کہیں استعمال نہیں ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ یہ اسم ذات اور علم ہے۔ صفت نہیں دوسری دلیل اس مکتب فکر کی یہ ہے کہ کلمۂ توحید میں "اللہ" کے لفظ کا ذکر اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ لفظ اپنی اصل وضع اور ساخت کے لحاظ سے صرف ذات الٰہی کے لئے مخصوص بطور علم ہے کسی لحاظ سے دوسرا کوئی اس میں شریک نہیں۔ ورنہ لاالٰہ الااللہ سے توحید کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا، خلیل نحوی اور دوسرے بہت سے علمائے

toobaafoundation.com

سلف کے مطابق اللہ اسم علم ہے جو غیر مشتق ہے۔ یاد رہے کہ جاہلیت کے عرب بھی غیر اللہ کو "اللہ" کبھی نہیں کہتے تھے۔

اس کے برعکس ایک مکتب تحقیق کا یہ خیال ہے کہ ال اوعلاہ کا مشتق ہے۔ سیبویہ نے کہا ہے کہ یہاں الف لام حذف شدہ ہمزہ کے عوض میں اس بنا پر آیا ہے کہ اللہ کی اصل الٰہ تھی، اس پر الف لام داخل کیا تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل لام کو دی اور لام کو لام میں مدغم کر دیا۔ بعض دوسرے علماء کا ارشاد ہے کہ یہ الف لام تفخیم اور تعظیم کی غرض سے داخل کیا گیا ہے۔ جس سے مقصد تعریف میں مبالغہ کرنا ہے، کیونکہ الٰہ کی اصل اولاہ تھی۔ الٰہ کے لغوی معنیٰ معبود ہیں۔ چنانچہ قرآن حکیم میں الٰہ باطل معبودوں کے لئے بھی آتا ہے۔ لیکن ال سے تخصیص ہوجاتی ہے۔ وہ جو یگانہ اور لاشریک معبود ہے۔ بعض مفکروں کے نزدیک یہ لفظ سریانی لفظ لاہ (بمعنیٰ احتجب اور ارتفع) سے بنا ہے۔ اس صورت میں جس کے معنیٰ ہوئے وہ جو بلند ہوا اور حجاب میں چھپ گیا۔ لیکن اس گروہ کے پاس کوئی قابل قبول دلیل اس دعوے کے لئے نہیں، یہ لفظ سریانی سے اخذ نہیں کیا گیا۔ زمانہ قبل از تاریخ سے عربی زبان اور ادب میں خداوند مطلق کے لئے استعمال ہوتا آیا ہے۔ بہر حال اس ساری بحث سے ہمارے لئے حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ خداوند واحد ولاشریک کا معبود حقیقی کا ذاتی نام ہے۔ اسم معرفہ ہے، تمام ذات اور صفات کو کاملاً جامع ہے۔ جب مومن اللہ کہتا ہے تو وہ معبود مطلق کو اس کی ذات وصفات کے ساتھ پکارتا ہے۔ وقت ومکان کی دنیا میں رہنے والے کم مایہ، فانی بشر کو مقامات ذات (تنزیہ وتشبیہ) کے تجسس میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ اس ضمن میں یہ قرآنی ہدایت ہمیشہ سامنے رہنی چاہیئے کہ تمام اسمائے حسنہ اللہ ہی کو زیبا ہیں اور ہم اسے صرف اس کی صفات سے جان سکتے ہیں۔

تو جب آدمی بسم اللہ کہتا ہے تو وہ دل سے عرض گذار ہوتا ہے کہ میں ابتدا کرتا ہوں اس کے نام سے جو میرا مالک ہے۔ معبود مطلق ہے۔ یہ نام صرف اس کتاب برحق کی تلاوت سے پہلے ہی نہیں لے رہا

toobaafoundation.com

ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ زندگی کے ہر اچھے کام کی ابتدا یہی نام لے کر کروں گا۔ جیساکہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کل امر ذی بال لم یبدا ببسم اللہ فھو اقطع واجزم، ہر اہم اور اچھا کام جس کی ابتدا اللہ کے نام سے نہ ہوئی ہو، ناقص اور بے برکت رہتا ہے۔ لازماً یہ تلازمات بھی اس اقرار میں شامل ہیں کہ بڑے کام کا خیال دل میں آئے تو یہ پاک نام اس کا دافع ہوگا۔ جتنا میں اس نام کا ورد کروں گا یہ مقدس نام دماغ کو بُری بات سوچنے، ہاتھ پاؤں کو بُرے کام کیلئے حرکت میں آنے اور زبان کو بُرا کلام کہنے سے روک دے گا۔ میں ابتدا کر رہا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ یہ دونوں لفظ رحمت سے مشتق ہیں۔ جن کے معنیٰ ہیں رحمت والا۔ بندہ یہ اسمائے صفات ادا کر کے دل کی سچائی کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ مجھ عبد کے دل و دماغ پر، شعور وادراک پر، جس صفت کا نقش سب سے پہلے مرتسم ہوا اور جس کی اس بزم شہود کی ہر شے نے زبان حال سے تصدیق کی وہ اس ذات بے ہمتا کی رحمت مطلق ہے۔ رحمٰن اور رحیم دونوں لفظ تفضیل کلی کی سطح پر ہیں۔ رحمت کی صفت کے تمام امکانات اور مضمرات کے حامل ہیں، دونوں مل کر خداوند تعالیٰ کی رحمت کا احاطہ کرتے ہیں۔ رحمٰن رحمت کی بیکرانی کا مظہر ہے۔ اس کی رحمت تمام بے انتہا ہے۔ اتنی بے حد وحساب ہے کہ تمام کائنات پر محیط ہے۔ تمام خلاء وملاء کو تمام عالموں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ اس کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں۔ یہ کائنات وجود اپنی ساری وسعت کے باوصف محدود ہے اور اس بادشاہ مطلق کی رحمت اتنی زیادہ ہے کہ اس کا ایک چھوٹا سا حصہ اس کائنات کے لئے بہ تمام وکمال کافی ہے۔ رحیم صفت رحمت کے استمرار کی علامت ہے۔ خداوند دوجہاں کی رحمت کا نہ کوئی آغاز ہے، نہ کوئی نقطہ آخر، وہ باقی ہے، ابدی ہے، اسے زوال نہیں، فنا نہیں، تو رحمت کی بیکرانی اور دوام دونوں کے لئے ایک لفظ چاہو تو کہو کہ اس کی رحمت، رحمت مطلق ہے۔ رحمٰن اور رحیم کا ایک اور تلازمہ بھی ہے، جس کے شعور ووقوف کے بغیر انسان باری تعالیٰ کی رحمت کے مضمرات کو کلیتہً نہیں جان سکتا۔

toobaafoundation.com

رحمٰن رحمت عمومی ہے۔ اللہ تعالیٰ کافر و مومن، دام ودد، موذی اور معصوم سب کا رب اور رازق ہے۔ رحمت کا یہ خصوصی اظہار ساری کائنات کے لئے یکساں ہے۔ یوں جیسے ابر رحمت برستا ہے۔ تو سبزہ و گل اور گھورے میں فرق نہیں کرتا۔ رحیم کا تعلق صرف اہل ایمان، متقی اور نیکوکار بندوں سے ہے اور یہ سلسلہ اس دنیا کے بعد یعنی آخرت میں بھی جاری رہیگا اور اللہ اپنی رحمت کو اپنے صابر و شاکر بندوں کے لئے انواع واقسام کی ان گنت نعمتوں میں ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ اس جملے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کی رحمت کا صحیح اظہار بے انتہا، اتھاہ اور لامحدود ہے، جو ہر لمحہ زمان و مکان کی کائنات میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ کوئی متنبین نگاہ سے دیکھے تو اسے زمین سے آفاق کی انتہائی بلندیوں تک اللہ کی رحمت تمام کے ان گنت مظاہر نظر آئیں گے۔ طلوع فجر کا حسن، سورج کی پہلی شوخ کرن کا لمس، نرم، خنک ہوا کے ہلکورے، کلیوں کا چٹکنا، پھولوں کا شاداب شاخوں پر لہکنا، پرندوں کا چہچہانا، نرم ندیوں کے خرام کی دلنواز نغمگی، ذرہ ذرہ کا اپنے اندر ممکنات کا جہاں لئے ہونا، یہ مدوجزر، یہ موسموں کے تغیر، یہ بارش سے مردہ زمین میں جان پڑنا اور اس سے نوع در نوع ثمرات اور حیات بخش رزق کا حاصل ہونا، یہ تاروں بھری رات جو سکون بخش ہے، ایک ننھی سی چیونٹی، ایک مخملیں بدن والی بہر بہوٹی سے انسان تک نوع نوع کا زندگی کی نعمت سے سرفراز ہونا، ہر وجود کا ایک عظیم کارگاہ ہونا، یہ حواس کا عطیہ، چشم و گوش کی ضیافت کا یہ تازہ بہ تازہ اہتمام، زندگی کا جمال، رحمت کے مظاہر کا شمار کرنے لگو تو عمر دوام لمحے سے کم تر لگے گی۔ ذہن شمار کر سکتا ہے، نہ زبان گن سکتی ہے۔ یہ لطف و کرم، یہ عنایت بے نہایت، اللہ کے، جو حقیقت مطلق ہے، رحمٰن و رحیم ہونے کے ثبوت ہیں۔ اللہ کی کتاب کا پہلا جملہ دل کو اس صداقت کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ اس ساری کائنات وجود پر بالعموم اور انسان پر بالخصوص اس کی بے پایاں اور بے کراں رحمت کا سایہ ہے، بشارت دیتا ہے کہ نظام فطرت کی اساس اللہ کا جود و کرم ہے، اس کی رحمت تمام ہے۔ نعمتوں سے مالامال اس کائنات میں انسان کو تمام موجودات کا سلطان بنانا، اس کی رحمت کی روشن دلیل ہے۔ اور پھر یہ رحمت سب پر سوا

toobaafoundation.com

ہے کہ اس نوع کو جسے اس نے تمام مخلوق پر فضیلت مرحمت فرمائی۔ خیر اور سعادت، حق اور راستی کا راستہ دکھانے کے لئے وہ اپنے برگزیدہ بندوں کو مسلسل مامور کرتا رہا ہے اور عند الضرورت کتابیں نازل فرماتا رہا ہے۔ اس کی رحمت، اس کی شان کریمی اب اپنی روشن ترین شکل میں وہ حرف حق بن کر سامنے آرہی ہے جو وہ اپنے آخری رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا فرمارہا ہے۔

اللہ کا جو رحمٰن اور رحیم ہے، نام لے کر اب کلام کا آغاز کیا جارہا ہے۔

۲- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

تمام تعریف، ستائش، حمد وثناء کے لائق صرف وہ ذات اقدس ہے جو عالموں کا رب ہے۔

ذات باری تعالیٰ کا اقرار اور اس کی ان دو بڑی صفات کا اعتراف کر کے جو اس کائنات وجود کی اساس ہیں عبد سراپا سپاس، سراپا شکر بن جاتا ہے۔ چشم نگراں سے ادھر ادھر دیکھا، پھر رک کر اپنے اندر جھانکا۔ ہر طرف اس کی رحمت کی کارفرمائی دیکھی تو دل عقیدت میں ڈوب گیا اور وہاں سے آواز آئی تمام تعریف، تمام ستائش، تمام حمد وثناء کے لائق صرف وہ ذات ہے جو عالموں کا رب ہے۔ رب بڑا بلیغ لفظ ہے۔ رب وہ ہے جو پیدا کرتا ہے، وجود بخشتا ہے، پھر اس وجود کو قائم رکھنے کے سامان فراہم کرتا ہے۔ جو پالنے والا ہے۔ ہر چیز کی پرورش، بڑھنا، بیج کا درخت بننا، بچے کا انسان بننا اس کی ربوبیت سے ہے۔ زندگی دینے والا، زندگی کے لوازم مہیا کرنے والا، ان سے تمتع اور استفادے کی توفیق بخشنے والا، جس میں یہ سب صفات ہیں، وہ رب ہے اور یہ مطلق رب فرش سے عرش تک حجر و شجر، چرند و پرند، نباتات، حیوانات سب انواع کو وجود بخشنے والا، وجود میں جان ڈالنے والا اور اس جان کو قوت دینے والا، رب ہے، رب کائنات! رب وجود، یہ رب عالموں کا رب ہے۔ جتنا وسیع اور بلیغ اور تہ در تہ معانی اور تلازمات کا حامل لفظ رب ہے، اتنا ہی بلیغ یہ لفظ عالمین ہے۔ عالموں کا رب۔ عالم مکانی بھی ہیں، زمانی بھی، عالم ظاہر، عالم باطن، عالم حاضر بھی ہیں اور مخفی بھی۔ یہ رب تمام عالموں کا رب ہے۔ عالم مکانی میں ان گنت عالم موجود اور لاموجود،

toobaafoundation.com

واقعی اور امکانی، وہ جو تھے اور نہ رہے۔ وہ جو ہیں، مکاں در مکاں، چرخ در چرخ، آسماں در آسماں، کائنات در کائنات اربوں نوری برسوں کی مسافت پر پھیلے ہوئے عالم اور وہ جو آئیں گے، ان سب کا قائم رکھنے والا، پالنے والا کردگار، واحد و لاشریک ہے۔ ارض و سمٰوت کے سارے مظاہر، عالم شہود کی تمام اشیاء اس کی حاکمیت اعلیٰ اور اس کی ربوبیت کا ثبوت جاریہ ہیں۔ جو کچھ ہے، شہادت دے رہا ہے کہ اللہ رب العالمین رحمٰن ورحیم ہے۔ یہ سب مکانی عالم تھے۔ جو عدم سے ہست اور ہست سے نیست ہوتے رہتے ہیں، اور نئے عالم وجود میں آتے رہتے ہیں، پھر زمانی عالم ہیں، شاعر کہتا ہے۔ ع "جو تھا نہیں ہے، جو ہے نہ ہوگا یہی ہے اک حرف محرمانہ۔" یہ آدمی کو علائق سے بے نیاز کرنے کے لئے دنیا کی بے ثباتی کی تصویر کشی تھی، مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ:

عشق کی تقویم میں عصر رواں کے سوا اور زمانے بھی ہیں جن کا نہیں کوئی نام

کُن سے پہلے وقت خالص تھا جو وقتِ مکانی نہیں تھا، جوہرِ ذات تھا، پھر مکانی وقت وجود میں آیا جس کا ہر لمحہ صد حشر آرزو لئے ہوئے ہے۔ ایسے عالم ہیں جن کا ادراک ممکن نہیں، ایسے عالم بھی ہوں گے۔ جن کا کوئی انسان شعور حاصل نہیں کرسکے گا کہ یک خطی وقت میں گزران کرنے والا دوام کے محیط کو نہیں جان سکتا۔ اللہ اُن اَن دیکھے ان جانے زمانی عالموں اور وقت خالص کا رب ہے۔ لیکن "عالمین" کی دنیا ان مکانی اور زمانی عالموں تک محدود نہیں، شاعر کہتا ہے۔ ع عالم عالم عشق بھی تنہا۔ تنہا حسن بھی عالم عالم۔ ہر آدمی اپنی جگہ ایک کائنات ہے، محشر خیال ہے، ایسا کہ خلوت میں انجمن آفریں ہے اور عین محفل میں خلوت گزین ہے۔ ہر دل کے ہزاروں عالم ہیں، عالم جدائی، عالم وصل، عالم دوری، عالم قربت، اضطراب واضطرار کا عالم، ذوق و شوق کا عالم، بیچارگی و جبر محض کا عالم۔ وہ عالم کہ اس وقت تو بادشاہ ہیں ہم۔ خواب میں بیداری اور بیداری میں خواب کا عالم، نشاط وانبساط کا، حسرت و غم کا، لذت کا، خستگی کا، بے کسی کا، بے نیازی کا عالم۔ وہ عالم کہ ایک لمحہ صدیوں سے زیادہ طویل معلوم ہوتا ہے۔ وہ عالم

toobaafoundation.com

بھی کہ صدیاں لمحے میں سمٹ آتی ہیں، جدائی کی رات کا عالم کہ کٹتی ہی نہیں۔ ختم ہی نہیں ہوتی اور وصل کی رات کہ پلک جھپکتے میں کٹ جاتی ہے۔ جدائیوں کی شکایات کا عالم، حضوری کے نوبہ نو احساسات کی حکایات کا عالم، ہر جہان کے ہزاروں عالم، ہر عالم میں بے شمار دنیائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب عالموں کو ان کے سارے امکانات عطا کرنے والا رب ہے، تو وہ اللہ جو واحد و لاشریک ہے۔ رحمٰن و رحیم ہے وہ اپنی رحمت کی صفت کے اظہار میں رب ہے مختلف النوع عالموں کا۔ ایک معنی اس کلمہ رب العالمین کے یہ ہیں کہ اللہ زمانی مکانی عالموں کو قائم رکھنے والا رب ہے وہ ان کے قائم رہنے۔ ان کے استمرار کے لیے قانون وضع فرماتا ہے۔ فطرت کے سب قانون اسی کے بنائے ہوئے ہیں، یہ اس کی ربوبیت کا ایک پہلو ہے، ان عالموں کو قائم رکھنے کے لیے جو فطری قوانین ناگزیر ہیں، رب العالمین ہی انہیں وضع کرتا ہے اور چونکہ وہ مخلوق ہیں اور رب العالمین خالق ہے، اس لیے یہ قوانین فطرت اس کے تابع فرمان ہیں، یہ قوانین جن پر مدار کائنات ہے اس کی سنت ہیں، وہی ان کا نافذ کرنے والا ہے۔ یہ اس کے پابند ہیں۔ وہ ان کا پابند نہیں۔ وہ جب چاہے ان میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے، ایک یوم کے لیے یا ہمیشہ کے لیے، ان قوانین میں جو معمولاً اٹل ہیں۔ لحاتی تغیر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب رب العالمین کے حکم سے اس کی عطا کی ہوئی توفیق اور قوت Grace سے اس کے رسول، اس کے انبیاء معجزے برپا کرتے ہیں۔ حق کے ثبوت اور غلبے کے لئے، ایک یوم یعنی کائناتی یوم Cosmic Day کا تغیر وہ ہنگام ہے جب کوئی نظام شمسی ہست سے نیست یا عدم سے وجود بن جاتا ہے۔ یہ کائناتی تغیر ایک عمل جاریہ ہے اور ربوبیت کا ایک مقام۔

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید　　کہ آرہی ہے دمادم صدائے کن فیکون

ہمیشہ کے لیے رب العالمین کے وضع کیے ہوئے قوانین فطرت اس وقت ساقط ہو جائیں گے جب قرآن حکیم میں بیان کی ہوئی نشانیاں ظاہر ہوں گی اور اس کائنات وجود کے بکھرنے کا ہنگام آجائے گا۔ وہ

toobaafoundation.com

ہنگام کائناتی لاکالمحہ اور یوم الدین کا پیش خیمہ ہوگا۔ بسم اللہ سے رب العالمین تک صرف حمد و ثنا ہے۔ ذات وصفات کی توصیف و تمجید ہے۔ اگلی آیت میں پھر اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا ذکر ہے۔ جو اس کائنات میں اس کی کارفرمائی کا غالب عنصر ہیں۔ یہ وہ صفات ہیں جن کا نقش قرآن حکیم ہمارے دلوں کے گوشے گوشے پر مرتسم کرنا چاہتا ہے، الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

۳. الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اس کی ربوبیت کا ذکر کرکے ان صفات کا جن سے آغاز کلام ہوا تھا، روشن ثبوت پیش کیا اور وہ ثبوت پیش کرنے کے بعد انہیں دہرایا جارہا ہے کہ یہ نقش تہ در تہ ثبت ہوتا چلا جائے۔ اس سے اگلی آیت بھی تمجیدی نوعیت کی ہے، لیکن اس میں بالواسطہ انسان کی شرکت بھی بکھر جاتی ہے۔ چنانچہ موضوعاتی اعتبار سے یہ ایک عبوری یا انتقالی آیت بھی ہے۔

۴. مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○

اللہ جو رحمٰن الرحیم ہے، عالموں کا رب ہے۔ وہ یوم الدین کا مالک بھی ہے، سزا جزا کی تقسیم کے دن کا مالک، قاضی مطلق، داور۔ اللہ عالموں کا رب جس نے یہ کائنات تخلیق کی اور اس میں انسان کو صاحب علم و اختیار بنایا، وہ عادل مطلق بھی ہے۔ اس آیت میں آدھا حصہ اللہ کی حمد ہے۔ آدھا حصہ یوم الدین، انسان کی سرگزشت پر مبنی ہے۔ وہ دن انسان ہی کی جواب دہی کے لیے منعقد کیا جائے گا۔ اب اس آدھے حصے سے شروع کی ہوئی بات اگلی آیتوں میں جاری رکھی گئی ہے۔ آئندہ آیتیں آقا سے عبد کے رشتے کا تعین کرتی ہیں، رحمٰن و رحیم اور عادل ذات مطلق کے حضور متقی بندے کے دل سے نکلی ہوئی دعا اور التجا پر مشتمل ہیں۔ اللہ کی صفت عدل اور اس کے سامنے ایک خاص دن حاضر ہونے کا خیال دل پر طاری ہوجائے تو بندہ ہمہ عجز و ہمہ سپردگی ہو کر اپنے مالک سے کہتا ہے۔

۵- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○

toobaafoundation.com

ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے امداد و اعانت کی التجا کرتے ہیں۔

یہ ایک جملہ تو بہ تو مفاہیم لیے ہوئے ہے۔ یہ اقرار ہے اس حقیقت عظمیٰ کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے، وہ مالک مطلق ہے۔ وہی معبود حقیقی ہے، دنیا میں اس کے سوا کوئی اس لائق نہیں کہ اسے اللہ کے مددگار، مشکل کشا اور کارساز کا مرتبہ دیا جائے۔ یہ آیت اس ایمان و یقین کا اظہار ہے کہ اللہ خالق کل ہے، قادر مطلق ہے۔ رب العالمین ہے، رحمٰن و رحیم ہے۔ عادل ہے، علیم و خبیر ہے۔ جب ظاہر و پنہاں کا جاننے والا صرف وہی ہے، جب عذاب میں مبتلا کرنا اور عطا فرمانا صرف اسی کا اختیار اور حق ہے تو صرف وہی اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ معبود ہونا اسی محمود کی شان ہے اور کوئی اس لائق نہیں کہ اس کے آگے سر بندگی جھکایا جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بندگی ہی میں انسان کی فلاح ہے اور صرف وہی ہے جو دین میں بھی اور دنیا میں بھی انسان کی اعانت فرما سکتا ہے۔ یہ آیت اللہ کے حضور بندے کا پیمان بندگی ہے۔ میثاق ہے، جس کے بعد وہ صرف اپنے رحمان و رحیم رب العالمین علیم و عادل اللہ کا ہو کر رہ جاتا ہے یہ عہد کر کے وہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ جس نے غیر اللہ کو معبود بنایا اور اس باطل خدا سے اعانت اور دستگیری کی آس رکھی، اس نے خود کو ہمیشہ کے لیے تباہ کر لیا۔ اس آیت سے انسانی عرضداشت کی ابتدا ہوتی ہے۔ اس آیت کی بلاغت اور جامعیت بے مثال ہے۔ یہ بیک وقت عبد کا اقرار عبدیت اور توحید پرستی کا انفرادی میثاق بھی ہے اور نوعی میثاق بھی، ساری امت، ساری انسانیت اللہ سے اپنی بندگی کی رشتہ استوار کر رہی ہے۔ ایک ہی فقرے میں تمام جھوٹے خداؤں کو، تمام علائق کے تسلط کو رد کر کے انسانیت کے سارے مظاہر جہل سے لاتعلقی کا اعلان کر کے تمام اوہام کو باطل قرار دے کر خدائے واحد و لاشریک کی غلامی کو اپنا ایمان بنا لینے کا اقرار کر رہی ہے۔ چنانچہ نور و ظلمت کی یہ بزم خشک و تر کی کائنات، نزدیک و دور کا یہ جہان، رنگ و خوشبو کی، تلخ و شیریں کی، محنت و آرام کی، حیات و موت کی یہ دنیا، زمین کے شجر و حجر کی، چرند و پرند کی، زشت و خوب کی، آسمان کے ستاروں اور سیاروں، چاند اور سورج کی یہ محفل

toobaafoundation.com

سجا کر، زمین کو ہمارا مستقر بنا کر، زمان و مکان کی اس کائنات کو ہماری دسترس میں دے کر، اپنی رحمت اور ربوبیت کا مظاہرہ فرمایا۔ ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کیں، ہم پر ان گنت احسانات فرمائے تاکہ ہم اس کے شکر گزار بندے بن کر رہیں۔ اپنی توفیق و استطاعت کے مطابق حق نعمت ادا کریں، شکر نعمت بجالائیں وہ رحمٰن و رحیم رب عادل بھی ہے، وہ مالک یوم الدین ہے، یہ اس کا مقام عدل ہے۔ عدل رحمت کی توسیعی صفت ہے، رحمت کی معاون ہے۔ ظالم سے حساب نہ مانگا جائے۔ اسے یہ ڈر نہ ہو کہ ظلم کی زیادتی کی سزا مل کر رہے گی۔ مظلوم کو انصاف میسر نہ ہو، اس کی فریاد کی شنوائی نہ ہو تو ظلم پھیلے گا۔ اور ظلم کا پھیلنا، فساد کا قائم ہوجانا رحمت کا بطلان ہے۔ بسم اللہ سے یوم الدین تک ذات باری تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے۔ یہ سورت یہاں تک خالص حمد ہے۔ آخری کلمہ میں توصیف و ثناء کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کو بھی آشکار کردیا گیا کہ ایک خاص دن انسان کو اپنی نامۂ اعمال کے ساتھ باری تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اس دن اسے اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ اسے ایک ایک عمل کے لیے جواب دینا ہوگا۔ اس اعلان میں یہ حقیقت مضمر ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے عمل کو دیکھتا ہے۔ انسان کے ہر عمل، وہ ظاہر ہو یا پنہاں اس کی خواہشات، اس کی نیت سے باخبر ہے۔ پوری واقفیت اور مکمل علم رکھتا ہے۔ علم صفت مع الذات ہے۔ وہ ہمارے باہر اور اندر کے سب حالات جانتا ہے۔ ہم اس سے کوئی بات چھپا کر نہیں رکھ سکتے۔ وہ رب عادل جب چاہے ہمارا مواخذہ کرسکتا ہے۔ آخری حساب کتاب تو یوم الدین پر اٹھا رکھا گیا ہے۔ جب کوئی کسی کی سفارش نہیں کرسکے گا۔ کوئی کسی کی مدد کو نہیں پہنچ پائے گا۔ جب ہر آدمی اپنا ذمہ دار خود ہوگا۔ اپنی اچھائی کا اجر پائے گا، برائی کی سزا کا مستحق ہوگا۔ جس کے اعمال میزان میں نیکی کی طرف جھکیں گے اسے اجر نعیم ملے گا۔ جس کا دفتر اعمال سیاہ ہوگا۔ وہ سب کے سامنے شرمسار اور رسوا ہوگا اور پھر دائمی کرب اور عقوبت اس کی سزا ہوگی، یہ سب تو یوم الدین کو پیش آنے والا ہے، لیکن کچھ نہ کچھ پرسش یہاں بھی ہوگی۔ اس آیت میں یہ بات بھی پنہاں ہے کہ وہ جو یوم الدین کا مالک ہے یہ اس کی سنت کے خلاف

toobaafoundation.com

ہے کہ یہاں اس دنیا میں ہمیں کھلی چھٹی دیدے۔ کچھ نہ کچھ احتساب یہاں بھی ہوتا رہے گا۔

یہ آیت مالک یوم الدین سورۂ فاتحہ کے مناجات کے حصہ سے دعا کیطرف صفات باری تعالیٰ کے بیان سے انسان کی عبدیت کے اظہار کی طرف پیش قدمی ہے۔ اس اعتبار سے یہ آیت عبوری حیثیت رکھتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ سورت اللہ اور بندے پر تقسیم کردی گئی ہے، یہاں سے آخری لفظ تک یہ سورت انسان کا حصہ ہے۔ ایک فرد کا اس کی اپنی ذات کی حد تک، پوری امت کا من حیث الامت عہد بندگی ہے اور پوری نوع انسانی کے جادۂ جہل سے ہٹ کر عقل سلیم اور خیر و سعادت کی روشن راہ کی طرف واپسی کی نوید بھی ہے۔

٦- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

سراپا بندگی ہو کر عاجزانہ التجا کی جارہی ہے۔ دل کی گہرائی سے نکلی ہوئے دعا ہے۔ نوعی ضمیر کی پکار ہے۔ اے رحمٰن ورحیم رب کائنات! اے علیم وعادل خداوند مطلق! ہمیں سیدھی راہ دکھا، سوچ اور عمل کی، شائستہ گفتار و کردار کی، سچائی اور بھلائی کی اور صلاح وفلاح کی راہ، وہ راہ جس پر چل کر آدمی حیوان سے انسان بنتا ہے۔ اس کا اخلاق اور اس کے عادات واطوار خیر کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں۔ وہ راہ جس میں کوئی کجی نہیں۔ جو پاؤں کو ادھر ادھر بھٹکنے سے روکتی ہے، سچائی پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا کرتی ہے۔ راہ خیر پر چلنے کی توفیق کی دعا میں استقامت کی دعا بھی مضمر ہے۔ قرآن حکیم میں یہ بات متعدد مقامات پر وضاحت سے بیان کی گئی ہے کہ سیدھی راہ وہ سچا دین ہے جس کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ جسے عہد بہ عہد تفصیلات میں ضرور تبدیلیوں کے ساتھ اللہ کے نبی اور رسول نوع انسانی کے سامنے پیش کرتے رہے، جو ازل سے ابد تک کا جادۂ خیر ہے۔ جو دین حنیف ہے جس کی تکمیل اس کتاب میں ہوئی، جو اللہ کی آخری اور مکمل کتاب ہے اور ختم المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ پر اتاری گئی ہے یہ آیت التجا ہے کہ اے اللہ! ہمیں دین حنیف پر استقامت سے قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔ یہ نہ ہو کہ ہم گذشتہ ادوار کی

toobaafoundation.com

گمراہ قوموں اور افراد کی طرح راہ راست پر آنے کے بعد پھر بھٹک جائیں اور گمراہی میں مبتلا ہو جائیں۔ اگلی آیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے۔

۷۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے اپنی نعمتیں نازل فرمائیں ان کی راہ نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔

یہ چھوٹی سی آیت اپنے مفاہیم میں ساری تاریخ انسانی کا احاطہ کرتی ہے۔ نوع انسانی کرۂ ارضی پر وارد ہوئی تو۔ خیر اور شر دونوں صلاحیتوں سے آراستہ تھی اور یہ ناگزیر حقیقت الامری نوع انسانی کو جنت سے اخراج کے وقت بتادی گئی تھی کہ تم میں بعض بعض کے دشمن ہوں گے۔ یعنی نوع انسانی میں ہمیشہ نیک متقی اور حق پرست لوگ بھی ہوں گے اور بد قماش، کافر اور حق دشمن بھی، تاریخ انسانی قوموں کے عروج وزوال کی داستان ہے۔ جن لوگوں اور قوموں نے اپنی فطرت خیر کے مطابق انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تشکیل کی۔ وہی آخری تجزیئے میں کامیاب اور سرخ رو قومیں تھیں۔ عارضی ہزیمتوں اور قدرتی آفات کے باوصف وہ قومیں بامراد قومیں تھی۔ نعمت پانے والی قومیں تھیں لیکن وہ جو دین فطرت سے نوعی جوہر خیر سے منحرف ہو گئیں۔ آخر تباہ و برباد ہو کر رہ گئیں۔ وقتی عروج، غلبے اور مال و ثروت کے باوجود بد چلن اور صراط مستقیم سے بھٹکی ہوئی قومیں صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں۔ کتاب الٰہی کی آئندہ سورتوں میں ان فلاح یافتہ اور ملعون قوموں کے احوال کا تفصیلی ذکر آئے گا۔ یہاں یہ ساری سرگزشت ایک آیت میں اشارۃً بیان کردی گئی ہے۔ نوعی سطح پر مشیت الٰہی یعنی رضائے الٰہی اور قہر الٰہی کا اظہار ہی تاریخ ہے۔ God's will expressed in time is history. تو اس آیت میں فرد یہ دعا مانگتا ہے کہ اے مالک اپنے رسولوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالح بندوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور نوعی دعا یہ ہے کہ ہمیں ان امتوں کی مثل بنا جو تیری پسندیدہ امتیں تھیں، جنہیں تو نے دنیوی اور اخروی ہر دو سطح پر انعام سے

toobaafoundation.com

سرفراز فرمایا اور اے الٰہ العالمین! ہمیں ان لوگوں کے انجام زبوں سے محفوظ رکھنا جو تیرے غضب کا شکار ہوئے، افراد میں نمرود و شداد، فرعون و ہامان، قارون اور پسرِ نوح وغیرہم اور اقوام میں نوح اور لوط کی اقوام، عاد و ثمود کی اقوام، آل فرعون اور وہ آل اسرائیل جو مقہور ہوئی۔

یہ سورت اپنے اختصار اور اپنی جامعیت کے باعث حرف و بیان کا ایک زندہ جاوداں معجزہ ہے۔

toobaafoundation.com

قرآن حکیم مع تفسیر ثنائی

قرآن حکیم (مع تفسیر ثنائی) از مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امر تسری- بلال گروپ- کراچی- لاہور- اشاعت سن ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء صفحات ۷۳۲- سائز ۱۱×۸- کاغذ عمدہ دبیز- ہر صفحے پر متن اور ترجمہ تیرہ سطروں میں- ہر سطر میں عموماً دس الفاظ- تفسیر حاشیے میں-

ان صفحات سے پہلے ۸ صفحات میں "التماس مصنف" اور "عرض ناشر" کے بعد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنتظام ملکی- تعلیم سے نبوت کا ثبوت- عملی طریق سے نبوت کا ثبوت- پھر حضور کی نبوت کی دلیل بائبل سے اور آخر میں اپنی تفسیر کی خصوصیات درج ہیں- قرآن شریف کے حروف، حرکات، نقاط، کلمات، آیات وغیرہ کی تعداد بھی دے دی ہے-

۷۳۲ صفحات کی تفسیر کے بعد (اور شروع صفحات والی بائبل کی دلیل دو صفحوں میں مکمل کرنے کے بعد) مولانا نے مسئلہ تقدیر- سر سید کا انکار معجزات- فلسفہ جہاد- (معترضین کا دعویٰ) عدم ضرورت قرآن- ولادت عیسیٰ- رفع عیسیٰ (سر سید اور مرزا قادیانی کی تردید)- الوہیت مسیح علیہ السلام- تعدد ازواج کا مسئلہ- مسئلہ تناسخ- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات- سابقہ پیشینگوئیاں اور عیسائی- قراءۃ خلف الامام- حقیقت جہاد (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے) غزوات- تعبیر خواب- معراج النبی (بیرونی مباحث بھی) پھر قادیانی نبوت- ابطال نبوت مرزا پر مختلف دلائل ہیں-

صفحہ ۸۳۳ سے ۸۴۳ تک مولانا ثناء اللہ کے سوانح ہیں، جن میں عیسائیوں سے مقابلے- سیاسیات- ہندوؤں سے اور قادیانوں سے مقابلے وغیرہ درج ہیں- ان کی صحافت، درس و تدریس، مرزا قادیانی سے مباہلہ- ۴ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء کو ان پر قاتلانہ حملہ- سنہ ۱۹۴۷ء میں ان کے صاحبزادے کی شہادت اور ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو مولانا کی وفات وغیرہ کی تفصیل ہے- ظاہر ہے کہ یہ سوانح ان کے کسی معتقد نے لکھے ہوں گے (نام درج نہیں)

toobaafoundation.com

الحمد شریف کا ترجمہ یہ ہے: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے- سب تعریفیں اللہ کے لیے جو سب جہاں والوں کی پرورش کرنے والا ہے- بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے- قیامت کے دن کا مالک - تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں- ہمیں سیدھی راہ پر پہنچا- ان کی جن پر تو نے انعام کیا- نہ ان لوگوں کی جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان کی جو گمراہ ہیں-

سورۃ الناس کا ترجمہ یہ ہے: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے-

اے رسول! کہہ، میں سب انسانوں کے پروردگار، حقیقی بادشاہ، سب انسانوں کے حقیقی معبود سے اس کی پناہ لیتا ہوں، چھپ چھپا کر وسوسے ڈالنے والوں کے شر سے، خواہ جنوں سے ہوں یا انسانوں سے، ان سے بھی میں پناہ مانگتا ہوں-

مولانا کے ترجمے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے تمام حروف مقطعات کا ترجمہ بھی دیا ہے مثلاً:

الٓمٓ = میں ہوں اللہ بڑے علم والا-

الٓمٓصٓ = میں ہوں اللہ بڑا جاننے والا، صادق القول-

الٓرٰا = میں ہوں اللہ دیکھتا-

الٓمٓرٰا = میں ہوں اللہ سب کچھ جانتا اور دیکھتا

کٓهٰیٰعٓصٓ = میں اللہ ہی سب کو کافی، سب کا ہادی-

طٰهٰ = اے بندۂ خدا!

طٰسٓمٓ = میں ہوں بڑی پاکی والا، سلامتی والا مالک (سورۃ القصص میں اس کا ترجمہ یہ ہے: میں ہوں اللہ بڑی تونگری والا، پاک سلامتی والا)

طٰسٓ = میں اللہ بڑا وسعت والا پاک ہوں

یٰسٓ = اے کامل انسان!

صٓ = میں اللہ بڑا صادق ہوں-

toobaafoundation.com

حٰمٓ = اللہ بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔

حٰمٓ عٓسٓقٓ = میں ہوں اللہ رحمٰن رحیم، علیم کل، ستار عیوب، قادر مطلق۔

نٓ = میں رحمٰن ہوں۔

مولانا نے عربی میں "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" (ایک جلد میں) بھی لکھی ہے، جو شائع ہو چکی ہے۔

toobaafoundation.com

تفسیر قرآن عزیز

تفسیر قرآن عزیز- از مسعود احمد امیر جماعت المسلمین- کراچی

حصہ اول سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ صفحات ۱۵۷۴ (۱۹۸۶ع) حصہ دوم سورہ آل عمران سے سورہ مائدہ تک صفحات ۱۲۶۶ (۱۹۹۰ع) حصہ سوم حصہ چہارم سورۃ الانعام سے سورہ توبہ تک- صفحات ۱۱۷۴ (۱۹۹۱ع) حصہ پنجم سورہ یونس سے سورہ نحل تک صفحات ۱۰۱۳ (۱۹۹۲ع) حصہ ششم سورہ بنی اسرائیل سے سورہ المومنون تک صفحات ۱۱۵۳ (۱۹۹۳ع) حصہ ہفتم سورۃ النور سے سورۃ الأحزاب تک صفحات ۱۱۷۸ (۱۹۹۴ع) حصہ ہشتم سورہ سبا سے سورۃ الاحقاف تک- صفحات ۱۰۲۱ (۱۹۹۵ع) باقی حصے ابھی شایع نہیں ہوئے۔

مقدمہ میں لکھا ہے کہ تفاسیر میں علوم کے دریا بہائے گئے ہیں (صفحہ ۱۰) لیکن عمل کم ہوتا چلا گیا ہے- پھر مفسر صاحب نے اپنی تفسیر کے امتیازی اوصاف بیان کیے ہیں کہ (۱) اس تفسیر میں خاص طور پر (۱) عمل پر زور دیا گیا ہے (صفحہ ۱۰) (۲) اللہ تعالیٰ کے حکم کی تشریح اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کردہ تشریح سے کی ہے (صفحہ ۱۰) (۳) جو حدیث بیان کی گئی ہے وہ ضعیف تو کجا، حسن سے بھی مبرأ ہے (صفحہ ۱۰)

(۴) ہر جگہ نہیں تو کسی ایک خاص مناسب مقام پر کسی خاص مسئلے کی پوری عملی تفصیلات بیان کردی ہیں (صفحہ ۱۱) (۵) تلمیحات کا جو پہلو عبرت انگیز تھا اس کو بیان کیا ہے- "بے فائدہ باتوں کو کلیہ نظر انداز کردیا ہے-" (صفحہ ۱۱) پھر فرمایا ہے کہ یہ امتیازی اوصاف ہمارے علم کی حد تک کسی تفسیر میں نہیں تھے (صفحہ ۱۱)

---

(۱) مسعود احمد صاحب نے تفاسیر میں عمل کی تبلیغ نہ ہونے کا ذکر کیا ہے- لیکن علوم کے دریا عمل ہی کے لیے بہائے گئے ہوں گے، اپنی قابلیت جتانے کے لیے نہ ہوں گے- حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے (مکتوبات ۳۶/۱ میں لکھا ہے کہ شریعت کے تین جزء ہیں: علم- عمل- اخلاص- جب تک یہ تینوں اجزاء متحقق نہ ہوں، شریعت متحقق نہیں ہوتی- یعنی علم بغیر عمل کے اور عمل بغیر اخلاص کے مکمل نہیں- یا یوں سمجھیے کہ اخلاص بغیر عمل کے اور عمل بغیر علم کے لایعنی اور بے کار ہے، یعنی وہ علم بے کار ہے، جس پر عمل نہ ہو- اور وہ عمل فضول ہے جس میں اخلاص نہ ہو-

toobaafoundation.com

اس کے بعد قرآن پاک کا متن شروع ہوتا ہے- بہت جلی قلم سے ہے اور کتابت اپنے خیال کے مطابق کی گئی ہے- صفحہ ۱۵ اور صفحہ ۹۱ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھا گیا ہے، لیکن رب العلمین اور ملک یوم الدین کو (جو عموماً عربی اور عجمی نسخوں کی کتابت ہے) بدل کر رب العالمین اور مالک یوم الدین لکھا ہے- قرآن مجید کے رموز اوقاف جو مروجہ ہیں، ان کو بالکل ترک کر دیا ہے- کہیں کہیں ان رموز کے بجائے "الثا کاما"، "استعمال کیا ہے- مثلاً صفحات ۹۲۵-۹۴۰-۹۶۵-۹۶۹-۹۷۶-۹۸۰-۱۰۱۰-۱۰۲۳-

شروع میں جہاں الحمد شریف کی تشریح شروع کی گئی ہے، پہلے شان نزول بیان کی گئی ہے- پھر سورۃ فاتحہ کی فضیلت، سورہ فاتحہ کے نام- پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ذیل میں ترجمہ- معانی و مصادر، شان نزول، اللہ، رحمٰن رحیم کے معنی بیان کیے ہیں، بسم اللہ پڑھنے کے مواقع بتائے ہیں-

الحمد للہ رب العلمین (انہوں نے العالمین لکھا ہے) کی تفسیر میں ترجمہ اس طرح لکھا ہے:-

ہر قسم کی تعریف اللہ رب العالمین کے لیے زیبا و سزاوار ہے-

معانی و مصادر اس طرح ہیں:- حمد- یحمد- حمد (س) تعریف کرنا-

رب- یرب، رب (ن) تربیت کرنا- پالنا- تدریجاً نشوونما کر کے حد کمال کو پہنچانا- زیادہ کرنا- اصلاح کرنا- مالک ہونا-

رب اگرچہ مصدر ہے لیکن عموماً اسم فاعل کی حیثیت سے استعمال ہوتا ہے-

علم- یعلم- علم (س) جاننا- علم حاصل کرنا- پہچان لینا-

عالم- کل مخلوق- جہان- عالم، فاعل کے وزن پر ہے- یہ وزن اسم آلہ کے لیے استعمال ہوتا ہے- یعنی عالم کے معنی ہیں ما یعلم بہ- یعنی وہ چیز جس کے ذریعے کسی چیز کا علم حاصل کیا جائے، چونکہ دنیا کے ذریعے خالق کائنات کا علم حاصل ہوتا ہے، لہذا دنیا کو عالم کہا جاتا ہے-

اس کے بعد تفسیر اس طرح شروع ہوتی ہے:

ہر قسم کی تعریف اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام مخلوقات کا مالک، پالنے والا اور تربیت و نشوونما دینے والا ہے- اللہ تبارک و تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی مخلوق کا مالک ہے اور نہ کوئی پالنے والا اور تربیت کرنے

toobaafoundation.com

والا- اللہ تعالیٰ میں ہر اچھی صفت ہے اور ہر صفت لامحدود و غیر مشروط ہے- اللہ تبارک و تعالیٰ عالم الغیب، قادر مطلق اور اپنے ارادے پر قادر ہے- اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کا واحد مالک و مختار ہے- آسمانوں اور زمین میں صرف اس کی بادشاہت ہے- اللہ تعالیٰ سب کا پیدا کرنے والا ہے- اللہ تعالیٰ کے علاوہ انسان و حیوان، جنات و فرشتے، جمادات و نباتات سب مخلوق ہیں- اللہ تعالیٰ عجز و بے بسی اور دوسرے تمام نقائص سے پاک و منزہ ہے- اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا- اسے کبھی فنا نہیں-

toobaafoundation.com

تفسیر ابن عباسؓ

تفسیر ابن عباسؓ مع لباب النقول فی اسباب النزول و ترجمہ قرآن مجید از مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ (سال طباعت درج نہیں)

(۱) (تفسیر عبداللہ بن عباس القرشی الھاشمیؓ المتوفی سنہ ۶۸ھ)

(۲) (لباب النقول از جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی رح - المتوفی سنہ ۹۱۱ھ)

مترجم مولانا عابد الرحمن کاندھلوی

(۳) (ترجمہ قرآن مجید از مولانا اشرف علی تھانوی رح)

یہ تین مبارک کتابیں ایک ساتھ ہیں۔ شائع کردہ محمد سعید اینڈ سنز۔ قرآن منزل۔ کراچی۔ سائز ۹½×۷ کل صفحات ۴۶۱

یہاں صرف سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الناس کا ترجمہ، تفسیر اور متعلقات عرض ہیں۔

سورۃ الفاتحہ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ جو مالک ہیں روز جزا کے۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست کی اعانت کرتے ہیں۔ بتلا دیجئے ہم کو رستہ سیدھا۔ رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے۔ نہ رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا اور نہ ان لوگوں کا جو رستہ سے گم ہو گئے۔

سورۃ فاتحہ یہ مدنی ہے یا مکی

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہر قسم کے شکر اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں یعنی حق تعالیٰ اپنی مخلوق پر احسانات کرتا ہے مخلوق اس کی حمد و ثنا کرتی ہے اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان عظیم الشان نعمتوں پر شکر ہے جو اس نے اپنے مومن بندوں پر ان کو ایمان کی ہدایت عطا فرما کر انعامات کئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ

toobaafoundation.com

شکر وحدانیت اور الوہیت اس ذات وحدہ لاشریک کے لئے ہے جس کا کوئی مددگار اور وزیر نہیں ہے، اور وہ ہر اس ذی روح کا پروردگار ہے، جو کہ روئے زمین اور آسمان پر ہے اور کہا گیا ہے، کہ وہ جن وانس کا مالک اور سردار ہے، اور یہ بھی تفسیر کی گئی ہے کہ وہ مخلوق کو پیدا کرنے والا اور ان کو روزی دینے والا اور ایک حالت سے دوسری حالت کے ساتھ تبدیل فرمانے والا ہے۔

لفظ رحمٰن میں رقیق یعنی رحیم سے زائد رقت ورحمت ہے، اور رحیم بمعنیٰ رقیق ہے یوم الدین کا وہ قاضی ہے اور وہ روز جزا ہے جس میں مخلوقات کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا یعنی لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اس دن اس کے علاوہ اور کوئی قاضی نہیں ہوگا۔

تیری ہی ہم وحدانیت بیان کرتے اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھ ہی سے تیری عبادت پر، اور تیرے ان احسانات کے جن کی وجہ سے ہم تیری اطاعت وفرمانبرداری پر مستقیم رہیں طلبگار ہیں، اس دین مستقیم یعنی دین اسلام کی جانب ہماری رہبری فرما۔ اور کتاب اللہ کے ساتھ بھی اس کی تفسیر کی گئی ہے یعنی ہمیں اس کتاب کے حلال وحرام اور اس کے معانی سمجھنے کی توفیق عطا فرما۔ جس سے تو راضی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہمیں اس دین پر ثابت قدمی عطا فرما، ان لوگوں کا دین جن پر تو نے دین عطا کر کے احسان کیا ہے اور وہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم ہے، اور ان کا وہ وقت ہے جب تک حق تعالیٰ نے ان سے اپنی نعمتوں کو تبدیل نہیں فرمایا تھا، کہ ان پر وادی تیہ میں بادل نے سایہ کیا اور ان حضرات پر من وسلویٰ آسمان سے نازل کیا گیا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انعام شدہ جماعت سے انبیاء کرام کی جماعت مراد ہے۔ ان یہودیوں کے دین کے طالب نہیں جن پر تو نے اپنا غصہ نازل کیا اور ان کو ذلیل ورسوا کیا اور ان کے قلوب کو مضبوط نہیں کیا تا آنکہ وہ یہودی بن گئے اور نہ ان انصاریٰ کے دین کے طلبگار ہیں جو اسلام سے بے راہ ہو گئے، اسی طرح ہماری یہ امیدیں بر آتی رہیں، اور اسی طرح ہوتا رہے یا یہ کہ ہمارے پروردگار ہم نے جو تجھ سے سوال ودرخواست کی ہے، وہ ہی ہم کو عطا فرما۔

سورۃ الناس

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

toobaafoundation.com

آپ کہئے جس طرح کہ فلق میں گذرا کہ میں آدمیوں کے مالک آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں- وسوسہ ڈالنے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے والا جن ہو یا آدمی ہو)

سورہ الناس مکی ہے اس میں چھ آیتیں بیس کلمات ہیں- بسم اللہ الرحمن الرحیم- محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمادیجئے کہ میں جن وانس کے خدا جن وانس کے مالک اور جن وانس کے خالق کی پناہ لیتا ہوں-

شیطان کے شر سے جو کہ جب انسان حق تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو وہ اس کے دل پر غلبہ کر کے اسے چھپادیتا ہے اور جب حق تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا تو وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ انسانوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالے یا جنات کے دلوں میں-

یہ دونوں سورتیں لبید بن اعصم یہودی کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کردیا تھا آپ نے جادو پر ان سورتوں کو پڑھا تو وہ اس طرح زائل ہوگیا جیسا کہ رسی کی گرہ کھل جاتی ہے-

(لباب النقول فی اسباب النزول)

تو ایک ایک گرہ کھل گئی-

اس کی اصلیت کے لئے بغیر سبب نزول کے ذکر کئے ہوئے صحیح میں شاھد موجود ہے اور نیز ان سورتوں کے نزول کے تذکرہ کے ساتھ شاہد موجود ہے-

اور ابو نعیم نے دلائل میں بواسطۂ ابو جعفر رازی، ربیع بن انس- حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لئے کچھ حرکت کی جس سے آپ سخت علیل ہوگئے صحابہ کرام آپ کے پاس حاضر ہوئے تو سمجھے کہ آپ بیمار ہیں چنانچہ جبریل امین معوذتین لے کر آپ کے پاس آئے اور آپ نے یہ سورتیں پڑھ کر جھاڑا جس سے آپ صحیح وتندرست ہوکر اپنے صحابہ کے پاس تشریف لے آئے-

toobaafoundation.com

القرآن الحکیم

القرآن الحکیم (ترجمہ اور تفسیر) از مولانا حافظ فرمان علی۔ شائع کردہ پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ۔ کراچی ۵ (سال اشاعت درج نہیں) سائز ساڑھے سات $\frac{1}{2}$ × ۵ صفحات ۱۰۸۹ شروع میں چند علماء کی تقریظیں ہیں اور مولانا صنفی مرحوم کی ایک نظم بھی ہے۔ پھر قرآن پاک کے مضامین کی فہرست اور سورتوں کی فہرست بھی ہے۔ ترجمہ بامحاورہ ہے۔ تفسیر مختصر لیکن جامع ہے۔ یہاں سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرہ (چار آیات) اور آخری دو سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر عرض ہے۔

سورۃ الفاتحہ مکہ میں نازل ہوئی

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

سب تعریف خدا ہی کے لئے (سزاوار) ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا۔ بڑا مہربان رحم والا۔ (اور) روز جزا کا حاکم ہے۔ خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ تو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ۔ ان کی راہ جنہیں تو نے (اپنی) نعمت عطا کی ہے۔ نہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب ڈھایا گیا ہے اور نہ گمراہوں کی۔

سورۃ بقرہ مدینہ میں نازل ہوئی

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الم۔ یہ وہی کتاب (خدا) ہے (جس کا تمہیں علم ہے) اس میں (کسی قسم کے) شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ یہ پرہیزگاروں کی رہنما ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور (پابندی سے) نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ اور جو کچھ تم پر (اے رسول ﷺ) اور تم سے پہلے نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔

سورۃ فلق مدینہ میں نازل ہوئی

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

toobaafoundation.com

(اے رسول) تم کہدو کہ میں صبح کے مالک کی ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کی برائی سے (جب پھونکے) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرے

سورۃ الناس مکہ میں نازل ہوئی

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(اے رسول) تم کہو میں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود کے (شیطانی) وسوسہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کرتا ہے جنات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے۔

toobaafoundation.com

کشف الرحمٰن

ترجمہ القرآن المسمیٰ بہ کشف الرحمٰن مع تیسیر القرآن و تسہیل القرآن۔ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ۔ پاکستان چوک کراچی (سال اشاعت درج نہیں)

سائز ۱۱×۷ پہلی جلد میں ۴۸۰ صفحات ہیں۔ دوسری میں ۴۸۱ سے ۹۶۸ صفحات ہیں۔

اوپر والے صفحے میں درج ہے کہ: بین السطور ترجمہ جس کا نام کشف الرحمٰن ہے۔ سحبان الہند حضرت الحاج الحافظ مولانا احمد سعید صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے علماء کی ایک مؤقر جماعت کے مشورے سے کیا ہے اور جس کو مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی سرپرستی اور نگرانی حاصل ہے۔ قرآن شریف کے ترجمے اور تیسیر القرآن و تسہیل القرآن کی ترتیب وتالیف حضرت سحبان الہند کی اٹھارہ سالہ محنت اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔

یہاں سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ (چار آیات) اور سورۃ الناس کا ترجمہ اور تفسیر پیش ہے۔

سورۃ الفاتحہ

شروع اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان نہایت رحم والا ہے

سب تعریفیں اس خدا کو لائق ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے۔ جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔ جو روز جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھی راہ چلا۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے اپنا فضل کیا ہے۔ وہ لوگ وہ ہیں جن پر نہ غضب نازل کیا گیا اور نہ وہ راہ سے بے راہ ہوئے۔

سورۃ البقرہ

شروع اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان نہایت رحم والا ہے

الم۔ یہ کتاب ایسی ہے جس میں ذرا شک نہیں خدا سے ڈرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے۔ وہ ڈرنے والے وہ

toobaafoundation.com

ہیں جو غیب کی باتوں پر یقین لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں یعنی نیک کاموں میں۔ اور وہ لوگ ایسے ہیں جو اس کتاب پر جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے یقین رکھتے ہیں اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور وہ لوگ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

سورۃ الناس

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اے نبی آپ یوں کہئے میں انسانوں کے مالک کی۔ انسانوں کے بادشاہ کی۔ انسانوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں۔ اس وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ وہ وسوسہ انداز۔ خواہ جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے۔

toobaafoundation.com

قرآن عظیم

قرآن عظیم مع التوضیح العجیب از مولانا ابوالقاسم محمد عتیق (فرنگی محلی لکھنوی) شائع کردہ ادارہ بحر العلوم اشاعۃ القرآن کراچی سنہ ۱۹۷۰ء

سائز ۱۱×۹ کل صفحات ۶۱۶- ترجمہ بھی ہے اور مختصر تفسیر بھی ہے- زبان بہت آسان ہے- شروع میں مختلف حضرات کے تبصرے ہیں- پھر مترجم کے کوائف ہیں اور خود مترجم کا دیباچہ بھی ہے- ماشاء اللہ سرورق پر کئی نام تاریخی ہیں جن سے سنہ ۱۳۷۱ھ برآمد ہوتا ہے-

یہاں سورۃ الفاتحہ سورۃ البقرہ (۵ آیات) کا ترجمہ اور تفسیر عرض ہے-

سورۃ فاتحہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں سات آیتیں ہیں

شروع خدا کے نام سے جو بیحد رحم والا نہایت مہربان ہے

ساری تعریفیں خدا کے لئے (ثابت) ہیں جو جہانوں کا پالنے والا ہے- جو بیحد رحم والا نہایت مہربان ہے- جو روز جزا کا مالک ہے- تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں- تو ہم کو سیدھا راستہ دکھا- ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے نعمتیں اتاری ہیں- نہ ان لوگوں کا (راستہ) جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ گمراہوں کا-

سورۃ بقرہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور اس میں دو سو چھیاسی آیتیں اور ۴۰ رکوع ہیں-

شروع خدا کے نام سے جو بیحد رحم والا نہایت مہربان ہے

(اس کے معنی حقیقی اللہ و رسول ہی بہتر جانتے ہیں) یہ کتاب (ایسی) ہے جس میں کوئی شک نہیں ان پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے- جو بے دیکھی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اس روزی میں سے جو ہم نے انہیں دی ہے خرچ کرتے ہیں- اور جو لوگ اس (کتاب) پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف اتاری گئی اور جو آپ سے پہلے نازل کی گئی اور آخرت (کے دن) پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں- یہی لوگ اپنے پروردگار کی جانب سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں-

toobaafoundation.com

تفسیر ایّوبی

تفسیر ایّوبی (اردو مطبوعہ) از مولانا حافظ محمد ایوب دہلوی- شائع کردہ مکتبہ رازی کراچی (سال طباعت درج نہیں)

سائز: ۷×۴$\frac{۳}{۴}$-متن ۵$\frac{۳}{۴}$× ۴$\frac{۱}{۲}$- صفحات ۲۶۱-

یہ صرف اعوذ باللہ- بسم اللہ اور سورۃ الفاتحہ کی تفسیر ہے-

اعوذ باللہ کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ الفاتحہ کی قراء سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا چاہیے- اس کے برعکس بعض علماء کا خیال ہے کہ پوری سورۃ الفاتحہ اور آمین پڑھنے کے بعد اعوذ پڑھنا بہتر ہے- جو علماء شروع میں اعوذ پڑھنے کے قائل ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا- تین مرتبہ پڑھتے تھے- پھر اعوذ پڑھتے تھے اور جو علماً اس کے مخالف ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطین الرجیم.....

اور سورۃ الفاتحہ کی تفسیر ۱۳۰ صفحات میں ہے- آخر میں آمین کے متعلق لکھتے ہیں-

آمین یا اسم فعل ہے- اللھم استجب کے معنیٰ میں یعنی اے اللہ تعالیٰ ہماری دعا قبول فرما-

یا اسم الٰہی ہے یعنی شروع اور ابتدا بھی اللہ کے نام سے ہے اور آخر بھی اللہ ہی کا نام ہے جیسا کہ فرمایا: ھوالاول والاخر.

toobaafoundation.com

تفسیر حقانی

تفسیر حقانی (مطبوعہ) از علامہ ابو محمد عبدالحق حقانی دہلوی رح

شائع کردہ نور محمد کارخانۂ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی (سال درج نہیں) سائز ۱۰×۷ صفحات (بغیر مقدمہ) ۳۴۶۔ علامہ نے اس تفسیر کے دو بڑے فاضلانہ مقدمے بھی لکھے ہیں جو مقبول و مشہور ہیں۔

سرورق پر اس طرح تعارف ہے: "اس تفسیر میں جُملہ مذاہب کے حالات، مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کے مُدلل جوابات، مصطلحات و نکاتِ قرآنی، فقہی مسائل کا استنباط، ترکیب نحوی و شان نزول، قصص و واقعات اُممِ سابقہ وغیرہ جُملہ فوائد ضروریہ پر علمی و تحقیقی مباحث ہیں۔"

یہاں سورۃ الفاتحہ اور پھر سورۃ الناس کی تفسیر اور فوائد عرض ہیں:

سورۂ فاتحہ

یہ سورۃ مکیہ ہے یعنی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مکہ میں سورۂ اقرأ، نون، مزمل اور مدثر کے بعد نازل ہوئی تھی۔ نزول میں گو موخر ہے مگر قرآن مجید میں سب سے اوّل یہ سورۃ ہے اور اسی سے قرآن شروع ہوتا ہے۔ اور اسی لئے اس کو فاتحہ کہتے ہیں۔ اس کا نام بھی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو قرار پاکر صحابہؓ میں مشہور و معروف تھا۔ گو اس کے اور بھی نام ہیں جیسا کہ سورہ شفاء کہ اس کی تاثیر سے روحانی اور جسمانی شفاء حاصل ہوتی ہے۔ اور ام القرآن کہ یہ تمام قرآن کی اصل ہے اور سب علوم قرآن اس میں جمع ہیں اور تعلیم المسئلہ کہ اس میں خدا تعالیٰ نے بندوں کو سوال کرنا سکھایا اور آداب دعاء کو بتلایا ہے۔ اور سبع المثانی کہ اس کی سات آیات ہیں اور ہر نماز میں دو بار پڑھی جاتی ہے۔ لیکن الحمد تو اس کا (اس لیے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی حمد ہے) مشہور نام بین العوام ہے اور اسی طرح کافیہ اور کنز اور اساس وغیرہ بلحاظ صفات اور بھی نام ہیں کہ جن سے اس سورۃ کی فضیلت اور عظمت ثابت ہوتی ہے۔

شان نزول

کتاب دلائل میں بیہقی نے اور واحدی نے (بطریقِ یونس بن بکیر عن یونس بن عمرو عن ابی میسرۃ

toobaafoundation.com

عمرو بن شرحبیل) یہ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ جب میں تخلیہ میں ہوتا ہوں تو غیب سے آواز سنتا ہوں جس سے مجھ کو ایک دہشت معلوم ہوتی ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے سن کر عرض کیا کہ آپ ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر ورقہ کے پاس جائیے اور اس واقعہ کو بیان کیجئے۔ چنانچہ حضرت ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا حضرت جب وہ ہاتف غیب آپ ﷺ کو پھر اسی طرح سے یا محمد ﷺ یا محمد ﷺ کہہ کے پکارے تو آپ ﷺ ٹھہر کر اس کی بات سنیے وہ کیا کہتا ہے؟ پس آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا کہ جب آواز آئی تو آپ ﷺ نے کہا لبیک۔ اس نے کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین الخ اتقان، اور اسی کے قریب قریب مولانا یعقوب چرخی نے حضرت علیؓ، وابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ اگرچہ روایات خبر احاد ہیں، مگر بر تقدیر ثبوت یہاں ایک بات قابلِ غور ہے وہ یہ کہ جب اقرا، مزمل، اور مدثر نازل ہو چکی تھی تو پھر آپ ﷺ کو آوازِ جبریل علیہ السلام سے دہشت کیوں معلوم ہوئی؟ اور آپ ﷺ اس واقعہ کو ورقہ کے پاس کیوں لے گئے کیا خود نہ جان سکے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ گو آپ ﷺ نبی تھے اور تزکیہ نفس میں تمام نفوسِ قدسیہ کے سرتاج۔ مگر انسانیت کے جامہ میں تھے جس کا ایک جزو بہیمیت ہے اور جب بہیمیت پر ملکیت کا اثر قوی ہوتا ہے تو اس پر اس فعل وانفعال سے ایک تشویش پیدا ہوتی ہے کہ جس کو گھبراہٹ یا خوف کہتے ہیں اور اسی لیے ایک بار یا دو بار یہ بات آپ ﷺ کو ابتدائے نزول وحی میں بھی پیش آئی پھر نہیں۔ اور ایسی حالت میں انسان کا مقتضیٰ طبعی یہ ہوتا ہے کہ کسی دانشمند ہمجنس سے مل کر اُنس پیدا کرے۔ سو ورقہ چونکہ اہل کتاب اور ذی علم اور صاحب شعور تھے اس لیے ان کے پاس جانے کا اتفاق ہوا کچھ تعلیم و تعلم کے طور پر نہ گئے تھے۔ اور نہ مرید ہو کر تلقین پانے اور فیض اٹھانے کے لئے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یوحنا کے پاس مرید ہونے اور اصطباغ پانے گئے تھے جیسا کہ انجیل متی کے ۳ باب میں ہے اور اس یہودہ وسواس کا جواب کہ (جبرئیل علیہ السلام کوئی چیز نہیں ہے اور یہ آواز خیالی مجنون کے تخیلات کے مشابہ تھی) ہم مقدمہ کتاب میں دے چکے ہیں۔

toobaafoundation.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے کہ جو نہایت رحم والا بڑا مہربان ہے۔ یہ تو سب علماء کے نزدیک متفق علیہ ہے کہ اس سورۂ فاتحہ کی سات آیتیں (جملے) ہیں، مگر اس میں اختلاف ہے کہ آیا بسم اللہ بھی ان میں داخل ہے کہ مجموعہ کا نام سورۂ فاتحہ رکھا جائے یا بسم اللہ کو (کہ قرآن مجید کا جزو اور بلاشبہ کلام الٰہی ہے) اس سورۃ کے اول بلکہ سب سورتوں کے اول میں اس لیے لکھ دیا ہے کہ اس سے دوسری سورۃ میں فرق ہوجائے اور اس سے سورۃ کا ابتداء کرنا باعث تبرک سمجھا جائے۔ پس مدینہ اور بصرہ اور شام کے قاریوں اور فقہاء کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ بسم اللہ جزو سورۃ نہیں۔ محض فضل اور تبرک کے لیے لکھی گئی ہے۔ اور یہی بات قوی ہے۔ کیونکہ بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔ اور اسی طرح طبرانی اور ابن خزیمہ اور ابوداؤد وغیرھم محدثین کی روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بسم اللہ کو آہستہ پڑھتے تھے اور الحمد للہ رب العالمین کو پکار کر پس جب یہ ہے تو بسم اللہ الحمد کا جزو نہیں ہے کیونکہ سورۃ میں سے ایک جزو کا خفیہ پڑھنا کوئی وجہ نہیں رکھتا۔ اگر یہ جزو ہوتی تو اس کو بھی پکار کر پڑھتے اور مکہ کے اور کوفہ کے قاری اس کو جزو الحمد سمجھتے ہیں اور امام شافعی رح اور امام عبداللہ بن مبارک رح کا بھی یہی مذہب ہے۔ اور اسی لیے یہ لوگ اس کو نماز میں پکار کر پڑھتے ہیں اور ان کے پاس بھی دلائل ہیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے اربعہؓ نے اس بارے میں کسی بات کی صراحت نہیں کی۔ دونوں فریق اپنی اپنی رائے سے اپنے مذاہب کو احادیث سے ثابت کرتے ہیں پھر جو اس کو جزو الحمد کہتے ہیں اُن کے دو قول ہیں۔ بعض کی یہ رائے ہے کہ یہ آیت پوری ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ آیت کا ٹکڑا ہے بلکہ اگلا جملہ مل کر ایک آیت ہوتی ہے۔ پس جن کے نزدیک بسم اللہ بھی ایک آیت پوری ہے تو ان کے نزدیک صراط الذین انعمت علیھم غیرالمغضوب علیھم ولا الضالین ایک آیت ہے اور جن کے نزدیک نہیں تو وہ صراط الذین انعمت علیھم کو ایک آیت اور غیرالمغضوب علیھم ولا الضالین کو دوسری آیت کہتے ہیں۔ واللہ اعلم

toobaafoundation.com

سورۃ ناس مدینہ میں نازل ہوئی، اس میں چھے آیات ہیں

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اے نبی یوں کہا کرو کہ میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ اس خطرہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی بدی سے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ وہ جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے ہو۔

ترکیب

قل اعوذ قرء الجمهور بالهمزة وقرئ بحذفها و نقل حركتها الى للام برب الناس متعلق باعوذ ملک الناس عطف بيان لرب الناس قرا الجمهور ملک الناس باسقاط الالف فی ملک والملک بكسر للام السلطان القاهر اله الناس ايضًا عطف بيان من شرالوسواس متعلق باعوذ وهو المستعاذ منه. الوسواس بفتح الواؤ عندالفراء اسم بمعنیٰ الموسوس وبكسر ها مصدر ای الوسوسة كالزلزال بمعنیٰ الزلزلة والوسوسة حديث النفس يقال وسوست اليه نفسه وسوسة ای حدثته حديثا واصلها الصوت الخفی ومنه الوسواس للصوت الجلی. الخناس نعت له مبالغة من الخنس وهو التاخر خنس يخنس اذا تأخر ومنه قوله تعالیٰ فلا اقسم بالخنس. قال مجاهد اذا ذكرالله خنس ای تأخر الشيطان واذا لم يذكر تقدم الذی الخ . الجملة فی محل الجهر على الصفة للخناس اوفی محل الرفع بتقدير هو اوفی محل النصب علیٰ الذم من الجنة والناس بيان للخناس او الوسواس وقيل متعلق بيوسوس فی صدورهم من جهة الجن والانس وقيل بدل من شرها عادة الجار وقيل حال من الضمير فی يوسوس ای يوسوس وهو من الجن والناس والجنة والجن بالكسر بمعنیٰ واحد. فی الصراح جن بالكسر پری. وهو خلاف الانس. الواحد منه جنی بكسرتين جنة بالكسر پریاں. قوله تعالیٰ من الجنة

toobaafoundation.com

والناس وديوانگی قوله تعالیٰ ام به جنة فالاسم والمصدر على صورة واحدة. انتهى ملخصا والناس اصله عند سيبويه اناس فحذفت فاؤه، وعند غيره لم يحذف منه شئ واصله نوس اذا لتصغير نويس والواحد منه الناسی.

تفسیر

مقام نزول وشان نزول: یہ سورت بھی جمہور کے نزدیک مدینہ میں نازل ہوئی۔ مگر بعض کہتے ہیں کہ یہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں وہی گفتگو ہے جو سورۃ فلق میں تھی۔ اس کا شان نزول اور ربط وہی ہے جو سورۃ قل اعوذ برب الفلق میں بیان کر آئے ہیں۔ اس میں چھے آیات ہیں۔

ربط: خلاصہ اس ربط کا یہ ہے کہ اس سورت میں ان شروں سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے جو خاص انسان کے قلب پر پہنچتے ہیں اور ایمان کے زائل کرنے میں ان کو بڑا دخل ہے۔ خصوصاً عام ایمان داروں کے لیے جس کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کی تین حالت ہیں۔

اول طفولیت کا زمانہ جس کو عقل ہیولانی کا وقت کہتے ہیں۔ اس وقت تو حضرت انسان کو اعضائے جسمانی کے کمزور ہونے کے سبب بدیہیات بھی معلوم نہیں ہوتے۔ ماں باپ کو بھی نہیں پہچان سکتے۔ وہاں تو محض تربیت ہی تربیت ہوتی ہے جس کا متکفل وہ خداوند تعالیٰ ہے اور وہ اپنی شان ربوبیت کا کس کس طرح سے جلوہ دکھاتا ہے۔ ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کرتا ہے اور اس نادان محض کی جبلت میں دودھ کو چوسنا القاء کرتا ہے، ایسے زمانہ کے لحاظ سے قل اعوذ برب الناس ارشاد فرمایا اور پناہ مانگنے میں اپنی اس قدیم ربوبیت کو یاد دلایا جس سے کوئی آدمی بھی محروم نہیں۔

پھر اس کے بعد نشوونما شروع ہوتے ہوتے اس مرتبہ پر پہنچتا ہے کہ بدیہیات کا علم حاصل ہوجاتا ہے اور بدیہیات کو ترتیب دے کر نامعلوم چیزوں کو فکر و نظر سے حاصل کرنے لگتا ہے۔ اب ایک تو یہ علمی زور حاصل ہوا، دوسرے بدن کا زور، اٹھتی جوانی کا نشوونما، لذات و شہوات کی رغبت، اس کے اوپر بادشاہی کا رنگ جمادیتی ہے، اپنی ترنگ میں کسی کو خاطر میں ہی نہیں لاتا، شاہانہ مزاج پیدا ہوگیا، نہ آخرت

toobaafoundation.com

کی فکر، نہ کوئی مال اندیشی اس زمانہ کی آفات اور شر بھی ایسے ہیں کہ الٰہی توبہ۔ اس زمانہ کے لحاظ سے پناہ مانگنے میں ملک الناس ارشاد فرمایا کہ تو کیا ہے اور تیرا زور و علم کیا ہے، شاہنشاہ مطلق ہم ہیں۔ ہمارے دیے ہوئے قویٰ کے لشکروں پر تو کیا غرور کرتا ہے، ہم جب چاہیں اپنے لشکروں کو تجھ سے لے سکتے ہیں اور دوسرے لشکر بھیج کر تجھے پامال کر سکتے ہیں، تو اپنے زور پر گھمنڈ نہ کر بلکہ تمام انسانوں کے بادشاہ سے جو بڑا زور آور ہے پناہ مانگ۔

پھر اس کے بعد جب جوانی کا خمار ٹوٹتا ہے تو اس کو اِدھر اُدھر کی بھی سوجھتی ہے، جیسا کہ سورۃ احقاف میں فطرت انسانی کے اس زمانے کا نقشہ کھینچا ہے، وبلغ اربعین سنة قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلیٰ والدی وان اعمل صالحا ترضه واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین کہ جب وہ چالیس برس کو پہنچتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر مبذول ہوئی ہیں شکر کروں اور وہ عمدہ کام کروں جو تجھے پسند آئیں، میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں تیرے فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اور معلومات کا بھی ایک بڑا ذخیرہ اس کے سینہ میں جمع ہوا اور جو کمال اس میں ودیعت رکھے تھے اور جن کا تخم اس کی استعداد کی زمین میں ڈالا گیا تھا اب وہ سب باہر آگیا اور اس کو حکماء کے نزدیک عقل بالفعل کا مرتبہ اور کمال کا مرتبہ کہتے ہیں۔ اب اس پر شان الوہیت آشکارا ہوئی۔ اس مرتبہ کمال کے لحاظ سے یہ جملہ ارشاد فرمایا الہ الناس کہ لوگوں کے معبود سے جس میں جملہ کمالات اور تمام صفات کاملہ موجود ہیں اور تیرا یہ کمال اس کے کمال کے آگے کچھ بھی نہیں، پناہ مانگ۔

اب اپنے ان تینوں اوصاف کاملہ کو (جو انسان کی عمر کے تینوں حصوں کے مناسب تھے اور اسی لیے ربوبیت، ملکیت، الوھیت کو الناس کی طرف مضاف کیا ہے) بیان فرما کر یہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم کس سے پناہ مانگنے کو کہتے ہیں اور وہ کیا ہے جن سے پناہ مانگنی چاہیے وہ کون سا شر ہے؟ پھر آپ ہی بتلاتا ہے من شر الوسواس کہ وسوسہ ڈالنے والے کی برائی سے۔ وسواس بفتح واؤ کے معنیٰ ہیں وسوسہ اور خطرہ (خیال) ڈالنے والا اور بکسرہ واؤ کے معنیٰ ہیں خطرہ (خیال) اور وسوسہ۔

toobaafoundation.com

اثر زبیری لکھنوی نے یہ منظوم ترجمہ لکھنؤ میں سنہ ۱۹۴۳ء میں شروع کیا تھا اور سنہ ۱۹۶۲ء میں مکمل کر لیا تھا۔ لیکن پھر نظر ثانی کی اور اپنی نگرانی میں کراچی میں اس کی کتابت کی تکمیل سنہ ۱۹۷۴ء میں کرائی۔ فیروز سنز کراچی نے اس کی طباعت کرائی اور اعجاز پبلشرز کراچی نے اسے شایع کیا۔ سائز ۱۰×۷ اس میں جملہ صفحات مع مقدمہ وغیرہ ۱۵۵۰ ہیں اور جملہ اشعار ۱۰۱۸۰ ہیں۔ اس پر کئی علماء کی تقریظیں ہیں۔ مولانا سلیم اللہ صاحب (جامع فاروقیہ۔ ڈرگ روڈ کراچی) نے اس ترجمے کی روانی، لطافت اور کمال احتیاط کی بہت تعریف کی ہے۔

سورة الاخلاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے نام سے آغاز کرتا ہوں کہ وہ "آقا" ۔ بڑا ہی مہربان ہے اور نہایت مرحمت والا

قل ھو اللہ احد ① اللہ الصمد ② لم یلد ولم یولد ③

یہ کہ دیجیے کہ یکتا اور بے پرواہ وہ مولا ہے ۔ نہ اولاد اس کے ہے کوئی نہ وہ بیٹا کسی کا ہے

ولم یکن لہ کفوا احد ۴

اور اس کا کوئی ہمسر بھی نہیں ہے "بزم ہستی میں"

سورة الفلق مدنیة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے نام سے آغاز کرتا ہوں کہ وہ "آقا" ۔ بڑا ہی مہربان ہے اور نہایت مرحمت والا

قل اعوذ برب الفلق ۱

یہ کہئے مانگتا ہوں میں امان اس "ذات یزداں" کی۔ کہ جو خالق ہے ہنگام سحر کے نور تاباں کی

من شر ما خلق ۲ ومن شر غاسق

مضرت سے ان اشیا کی جنہیں پیدا کیا اس نے ۔ اور اس تاریکیاں پھیلانے والی رات کی شر سے

toobaafoundation.com

اذا وقب ۳

مسلط جب کہ وہ ہوجائے "کل اکناف عالم پر"

ومن شر النفثت فی العقد ۴

اور ان سب سحر کرنی والیوں کی بھی شرارت سے - کہ جو گنڈوں میں منتر پھونکنے والی ہیں پڑھ پڑھ کے

ومن شر حاسد اذا حسد ۵

اور "ان کے ماسوا" اس وقت حاسد کی شرارت سے - وہ مصروف حسد جس وقت ہو "اپنی عداوت سے"

سورة الناس مدنية

بسم الله الرحمٰن الرحيم

خدا کے نام سے آغاز کرتا ہوں کہ وہ "آقا" - بڑا ہی مہربان ہے اور نہایت مرحمت والا

قل اعوذ برب الناس ۱ ملک الناس ۲ اله الناس ۳

یہ کہئے مانگتا ہوں میں امان اس "ذات یزداں" کی - جو رب ہے جو ملک ہے جو کہ ہے معبود انسان کی

من شر الوسواس الخناس ۴ الذی یوسوس فی صدور الناس ۵

بدی سکھلا کے پیچھے ہٹنے والے کی شرارت سے - کیا کرتا ہے پیدا وسوسے جو دل میں انسان کے

من الجنة والناس ۶

وہ شیطان خواہ "قوم" جن سے ہو یا نوعِ انسان سے -

toobaafoundation.com

تفسیر ابن کثیر رح (مترجم)

تفسیر ابن کثیر رح (مطبوعہ۔ اردو ترجمہ) اصل متن از امام حافظ عمادالدین ابن کثیر رح۔ شائع کردہ نور محمد کارخانۂ تجارت۔ کراچی (سالِ طباعت درج نہیں)

سائز ۱۰×۷½۔ متن کا سائز ۶×۸¼۔ چھے چھے پاروں کی پانچ جلدیں ہیں۔

اردو ترجمہ علامہ محمد میمن جوناگڑھی رح۔

پہلی جلد کے شروع میں مولانا عبدالرشید نعمانی کا مقدمہ ۹۰ صفحات میں ہے جس میں حافظ ابن کثیر رح کے حالات اور ان کی تصنیفات کی تفصیل ہے۔ پھر قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست ہے۔ ہر پارے کے ترجمے اور تفسیر سے پہلے اس پارے کے اہم مضامین کی فہرست درج ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم کو سب سے زیادہ بطریقِ سلفِ صالحین سمجھانے والی یہی تفسیر ہے۔

یہ تفسیر اس طرح (ترجمہ) شروع ہوتی ہے:۔

تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے اپنی کتاب کو حمد کے ساتھ شروع کیا اور فرمایا: الحمدللّٰہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم ملٰک یوم الدین اور جگہ فرمایا الحمد للّٰہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتٰب الخ - یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن کریم نازل کیا۔ جس میں کوئی کجی نہیں، جو ہمیشہ دین کو قائم رکھنے والا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب سے اللہ کا پیغمبر ﷺ لوگوں کو خبردار کردے اور جو لوگ ایمان لاکر نیک اعمال کرتے ہیں انہیں ان کے بہترین اور ہمیشگی والے بدلے کی خوشخبری سنادے اور جو لوگ اپنے جاہل باپ دادا کی سُنی سُنائی باتوں پر خدا کی اولاد مانتے ہیں انہیں بھی چوکنا کردے کہ یہ بہت بڑی جسارت اور محض جھوٹی بات ہے جو ان کی زبان سے نکل رہی ہے۔ اے نبی ﷺ، تم ان کے پیچھے اپنی جان میں گھن نہ لگاؤ۔۔۔۔۔ اس طرح (لمبی تمہید ہے) پھر سورۃ فاتحہ کی تفسیر کا مقدمہ ہے اور پھر اصل تفسیر (سورۃ فاتحہ کی) شروع کی

toobaafoundation.com

ہے۔اس طرح صرف سورۃ الفاتحہ کے لیے بڑے سائز کے ۱۴ صفحات ہیں۔

قرآن پاک کی آخری سورہ کی تفسیر اس طرح ہے:۔

اس میں اللہ عزوجل کی تین صفتیں بیان ہوئی ہیں، پالنے اور پرورش کرنے کی، مالک اور شہنشاہ ہونے کی، معبود اور لائق عبادت ہونے کی، تمام چیزیں اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں اور اسی کی ملکیت میں ہیں اور اسی کی غلامی میں مشغول ہیں، پس وہ حکم دیتا ہے کہ ان پاک اور برتر صفات والے خدا کی پناہ میں آجائے، جو بھی پناہ اور بچاؤ کا طالب ہو۔ شیطان جو انسان پر مقرر ہے اس کے وساوس سے بچانے والا ہے، ہر انسان کے ساتھ یہ ہے۔ برائیوں اور بدکاریوں کو خوب زینت دار کر کے لوگوں کے سامنے وہ پیش کرتا رہتا ہے، اور بہکانے میں، راہ راست سے ہٹا دینے میں کوئی کمی نہیں کرتا، اس کے شر سے وہی محفوظ رہ سکتا ہے جسے خدا بچالے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے کہ تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان ہے، لوگوں نے عرض کیا کیا آپ ﷺ کی ساتھ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری مدد فرمائی ہے، اس سے میں سلامت رہتا ہوں، وہ مجھے صرف نیکی اور اچھائی کی بات ہی کہتا ہے۔ بخاری و مسلم کی اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی ایک واقعہ منقول ہے جس میں بیان ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں تھے تو ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کے پاس رات کے وقت آئیں، جب واپس جانے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی پہنچانے کے لیے ساتھ چلے، راستے میں دو انصاری صحابیؓ مل گئے، جو آپ ﷺ کو بی بی صاحبہؓ کے ساتھ دیکھ کر جلدی چل دیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آواز دے کر ٹھہرایا اور فرمایا سنو! میرے ساتھ میری بیوی صفیہ بنت حیی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہیں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ یارسول اللہ! اس فرمان کی ضرورت ہی کیا تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا انسان کے خون کے جاری ہونے کی جگہ میں شیطان گھومتا پھرتا رہتا ہے، مجھے خیال ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی بدگمانی نہ ڈال دے۔ حافظ ابویعلیٰ موصلی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک حدیث وارد کی ہے جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شیطان اپنا ہاتھ انسان کے دل پر

toobaafoundation.com

رکھے ہوئے ہے، اگر یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تب تو اس کا ہاتھ ہٹ جاتا ہے، اور اگر یہ ذکر اللہ بھول جاتا ہے تو وہ اس کے دل پر پورا قبضہ کر لیتا ہے، یہی وسواس الخناس ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گدھے پر سوار ہو کر کہیں تشریف لے جا رہے تھے، ایک صحابیؓ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، گدھے نے ٹھوکر کھائی تو ان کے منہ سے نکلا شیطان برباد ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں نہ کہو اس سے شیطان بڑھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اپنی قوت سے گرا دیا، اور جب تم بسم اللہ کہو تو وہ گھٹ جاتا ہے، یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ذکر اللہ سے شیطان پست اور مغلوب ہو جاتا ہے، اور اس کے چھوڑ دینے سے وہ بڑا ہو جاتا ہے اور غالب آ جاتا ہے۔ مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہوتا ہے اس کے پاس شیطان آتا ہے اور اسے تھپکتا اور بہلاتا ہے، جیسے کوئی شخص اپنے جانور کو بہلاتا ہو، پھر اگر وہ خاموش رہا تو وہ ناک میں نکیل یا مُنہ میں لگام چڑھا دیتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان فرما کر فرمایا کہ تم خود اسے دیکھتے ہو نکیل والا تو وہ ہے جو ایک طرف جھکا کھڑا ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرتا ہو، اور لگام والا وہ ہے جو مُنہ کھولے ہوئے ہو اور اللہ کا ذکر نہ کرتا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شیطان ابن آدم کے دل پر چنگل مارے ہوئے ہے، جہاں یہ بھولا اور غفلت کی اس نے وسوسے ڈالنے شروع کئے، اور جہاں اس نے ذکر اللہ کیا اور یہ پیچھے ہٹا۔ سلیمان فرماتے ہیں مجھ سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ شیطان راحت و رنج کے وقت انسان کے دل میں سوراخ کرنا چاہتا ہے، یعنی اسے بہکانا چاہتا ہے، اگر یہ خدا کا ذکر کرے تو یہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ شیطان بُرائی سکھاتا ہے جہاں انسان نے اُس کی مان لی پھر ہٹ جاتا ہے۔ پھر فرمایا جو وسوسے ڈالتا ہے لوگوں کے سینے میں۔ لفظ ناس جو انسان کے معنی میں ہے اس کا اطلاق جنّوں پر بھی بطور غلبہ کے آ جاتا ہے۔ قرآن شریف میں اور جگہ برجال من الجن کہا گیا ہے، تو جنات کو لفظ ناس میں داخل کر لینے میں کوئی قباحت نہیں۔ غرض یہ

toobaafoundation.com

ہے کہ شیطان جنات کے اور انسان کے سینے میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ اس کے بعد کے جملے من الجنۃ والناس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ جن کے سینوں میں شیطان وسوسے ڈالتا ہے وہ جن بھی ہیں اور انسان بھی، اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ وہ وسواس ڈالنے والا خواہ کوئی جن ہو یا کوئی انسان، جیسے اور جگہ ہے وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا یعنی اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن انسانی اور جناتی شیطان بنائے ہیں، ایک دوسرے کے کان میں دھوکے کی باتیں بنا سنوار کر ڈالتے رہتے ہیں۔ مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں آیا اور بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا نماز بھی پڑھی؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعتیں ادا کر لو۔ میں اٹھا اور دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو انسان شیطانوں اور جن شیطان سے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا انسانی شیطان بھی ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! نماز کیسی چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین چیز ہے، جو چاہے کم کرے جو چاہے زیادتی کرے۔ میں نے عرض کیا روزہ؟ فرمایا کافی ہونے والا فرض ہے اور خدا تعالیٰ کے پاس زیادتی ہے۔ میں نے پوچھا صدقہ؟ حضور (صلی اللہ علیہ سلم) نے فرمایا بہت ہی بڑھا چڑھا کر کئی کئی گنا کر کے بدلہ دیا جائے گا۔ میں نے پھر عرض کی حضور! کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا باوجود مال کی کمی کے صدقہ کرنا یا چپکے سے چھپا کر کسی مسکین فقیر کے ساتھ سلوک کرنا۔ میں نے سوال کیا حضور! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپ نے فرمایا کہ (حضرت آدم علیہ السلام) میں نے کہا کیا وہ نبی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں نبی اور وہ بھی وہ جن سے خدائے تعالیٰ نے بات چیت کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! رسول کتنے ہوئے؟ فرمایا تین سو کچھ اوپر دس بہت بڑی جماعت، اور کبھی فرمایا تین سو پندرہ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ان میں سے سب سے بڑی عظمت والی آیت کونسی ہے؟ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا آیتہ الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یہ حدیث

toobaafoundation.com

نسائی میں بھی ہے، اور ابوحاتم ابن حبان کی "صحیح ابن حبان" میں تو دوسری سند سے دوسرے الفاظ کے ساتھ، یہ حدیث بہت بڑی ہے، واللہ اعلم۔ مسند احمد کی ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے دل میں تو ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ ان کا زبان سے نکالنا مجھ پر آسمان پر سے گر پڑنے سے بھی زیادہ برا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر، اللہ اکبر اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد وثنا ہے، جس نے شیطان کے مکروفریب کو وسوسے میں ہی لوٹا دیا۔ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی میں بھی ہے۔

toobaafoundation.com

قرآن مجید ترجمہ اردو- گجراتی

قرآن مجید (مطبوعہ)- بامحاورہ ترجمہ اردو اور گجراتی زبانوں میں-
اس کا دوسرا نام مرج البحرین ہے- مولانا محمد سلیم الدین شمسی نے ترجمہ کیا ہے- مکتبہ رومی- کراچی سے شایع ہوا-
سائز ۱۱×۹- دو جلدوں میں - پہلی جلد میں ۴۳۱ صفحات ہیں- دوسری جلد میں ۴۳۲ سے ۹۰۸ تک صفحات ہیں- ہر سورۃ کے شروع میں اس کا تعارف ہے- اور ہر رکوع کا اردو میں علحدہ علحدہ خلاصہ بھی ہے- (سال درج نہیں ہے)
سورۃ فاتحہ- البقرہ کی ابتدائی آیات اور آخر کی تین سورتوں (اخلاص- فلق- ناس) کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:

سورۂ فاتحہ مکی ہے اور اس میں سات آیتیں ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ① بے حد مہربان، نہایت رحم والا ② روزِ جزا کا مالک ہے ③ ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ④ ہم کو سیدھی راہ بتلا ⑤ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے فضل فرمایا نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہوئے ⑦

سورۃ البقرۃ- مدنی- آیات ۲۸۶- رکوع ۴۰

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے ○

الف، لام، میم ① یہ کتاب ایسی ہے جس میں کوئی شک نہیں، خدا سے ڈرنے والوں کو راہ بتلاتی ہے ② (خدا سے ڈرنے والے وہ لوگ ایسے ہیں) جو بے دیکھی چیزوں پر یقین کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ③ (اور وہ لوگ ایسے ہیں) جو یقین

toobaafoundation.com

رکھتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو کچھ آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور آخرت پر بھی وہ لوگ یقین رکھتے ہیں ④ وہی لوگ اپنے پرودگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں ⑤

سورۂ اخلاص، مکی، آیات ۴

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے ○

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے ① اللہ بے نیاز ہے ② وہ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا ③ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے ④

سورۂ فلق، مدنی، آیات ۵

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے ○

(اے رسول) آپ کہیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ① تمام مخلوقات کے شر سے ② اور اندھیری رات کے شر سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے ③ اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے ④ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے ⑤

سورۂ ناس، مدنی- آیات ۶

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے ○

(اے رسول) آپ کہیے کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں ① لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی ② لوگوں کے معبود برحق کی ③ وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے ④ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے ⑤ خواہ وہ جنات میں سے ہو یا آدمیوں میں سے ⑥

toobaafoundation.com

مطالب القرآن

مطالب القرآن - از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان - سندھ یونیورسٹی - حیدر آباد (کراچی، حیدر آباد، لاہور، بمبئی وغیرہ سے کئی بار شائع ہوئی ہے) (۱) صفحات ۲۲۲ ہیں - سائز ۵×۸ ½

اس کے مقدمہ میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ "سنہ ۱۳۹۹ھ میں ریڈیو پاکستان (حیدر آباد) کی فرمائش پر مطالب القرآن کے نام سے قرآن پاک کے مضامین کو اختصار کے ساتھ مرتب کرنے کی کوشش کی گئی تھی - یہ مضامین تین ماہ تک نشر ہوتے رہے - پھر کئی سال تک رمضان المبارک میں بھی نشر ہوئے - لوگوں نے اسے قرآن پاک کے تعلق کی وجہ سے پسند کیا - کاش وہ بارگاہ الٰہی میں بھی پسند آجائیں اور مجھ سیاہ کار کی بخشش کا ذریعہ بن جائیں -

قرآن پاک بے شک آسان لیکن فصیح و بلیغ زبان میں ہے - راقم الحروف نے اس کے مطالب پیش کرنے میں معلوم نہیں کتنی غلطیاں کی ہوں گی - بس دعاء ہے کہ خدایا! بر من منگر، بر کرم خویش نگر" -

اس کے ابتدائی صفحے پر علامہ اقبال کا یہ مصرع (عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبا ہوا) درج ہے -

ع بے تو بودن نتوان، با تو نبودن نتواں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد سورۃ الفاتحہ کا بیان ہے - پہلے اس سورۃ کے بیس نام دیے ہیں - پھر لکھا ہے کہ:

---

(۱) اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ مطالب القرآن کو کئی لوگوں اور اداروں نے اللہ واسطے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے - اب چلڈرن قرآن سوسائٹی لاہور نے چار ہزار اسی مقصد سے چھپوائی ہے - ڈاکٹر صاحب کا مقالہ "ہمہ قرآن در شان محمد ﷺ" بھی اسی طرح مقبول ہے - اس میں تمام ۱۱۴ سورتوں میں جہاں جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بالواسطہ یا بلاواسطہ آیا ہے وہ یکجا کر دیا گیا ہے - اس پر حکومت نے انعام بھی دیا ہے -

toobaafoundation.com

یہ سورۃ تمام قرآن کا خلاصہ ہے اور اس کے بغیر کوئی رکعت مکمل اور مقبول نہیں۔ اس سورۃ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا اور پڑھنا ضروری ہے۔ بلکہ سوائے سورۃ التوبہ کے۔ ہر سورۃ سے پہلے اسے پڑھنا چاہیے اور ہر مباح کام کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرنا مستحب اور موجب خیر و برکت ہے۔ اس بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خصوصیت کے ساتھ کسی ایک سورۃ کا جزو نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ وہ قرآن پاک کی ایک ایسی آیت ہے جو ہر سورۃ کا جزو بن جاتی ہے اور اس کی تلاوت، قرآن کی درمیانی آیات کے شروع میں بھی افضل ہے۔ اس چھوٹی سی آیت میں اللہ کا اسم ذات آتا ہے۔ پھر رحمن ایک صفت آتی ہے جس کے معنی ہیں ایسا مہربان جو ہر شخص پر مہربانی کرتا ہے، خواہ کوئی شخص اس کو مانے یا نہ مانے۔ لیکن پھر رحیم ایسی صفت آتی ہے جو رحمت والے کی ہے اور اس کے معنی علماء نے یوں لکھے ہیں کہ وہ جو نہ مانگنے والوں سے ناخوش ہوتا ہے گویا رحیم کی صفت اس کے ماننے والوں کے لیے ہے۔ جو اس کے ہو کر دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوں اور اس سے نہ مانگتے ہوں۔ اللہ پاک ایسے ہی لوگوں سے ناخوش ہوتا ہے۔ (پھر سورۃ الفاتحہ کے مطالب آتے ہیں)

آخر میں معوذتین کے ترجموں سے پہلے ان کی شان نزول کا ذکر ہے۔ پھر ان کا ترجمہ اس طرح ہے:

سورۃ الفلق کا ترجمہ یہ ہے: آپ فرمادیں کہ میں اس اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کی سب مخلوق کے شر سے اور اندھیری ڈالنے والے (چاند) کے شر سے جب وہ ڈوبے اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

اور سورۃ الناس کا ترجمہ یہ ہے: آپ فرمادیں کہ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو سب لوگوں کا رب ہے، سب لوگوں کا بادشاہ ہے، سب لوگوں کا خدا ہے، اس شیطان کے شر سے جو دل میں خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں خواہ وہ جن ہو یا انسان۔

سورۃ التین کے ذیل میں یہ ہے کہ: یہ سورۃ مکی ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔ اللہ پاک نے اس سورۃ میں چار چیزوں کو گواہ کر کے انسان کی بہترین تخلیق کا ذکر کیا ہے۔ پہلی چیز تین یعنی انجیر ہے جو سریع الہضم اور کثیر النفع ہے۔ دوسری چیز زیتون ہے جو مقوی، ملین اور بہت سے جسمانی عوارض کے لیے مفید ہے۔

toobaafoundation.com

تیسری چیز طور سینا ہے، جہاں موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا، اور چوتھی چیز مکہ معظمہ ہے جو ہر خیر کا مبداء اور منبع ہے- ان چار چیزوں میں سے انجیر اور زیتون، انسان کی جسمانی صحت کے لیے بے حد مفید ہے اور بقیہ دو چیزیں یعنی کوہ طور میں اللہ پاک سے ہم کلامی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی، یہ ایسے فضائل ہیں جن سے انسان کی روحانی صحت کو کمال حاصل ہوسکتا ہے- گویا ان چاروں چیزوں کے حصول سے انسان احسن التقویم یعنی بہترین صورت پر قائم رہ سکتا ہے- ورنہ اسفل سافلین (یعنی نیچی سے نیچی حالت) پر پہنچ جاتا ہے-----

toobaafoundation.com

قرآن مجید مترجم بمع حواشی فوائد ستاریہ

قرآن مجید مطبوعہ ادارہ اشاعت القرآن والحدیث محمدی مسجد برنس روڈ کراچی (سال طباعت درج نہیں)
شیخ الحدیث مولانا ابو محمد عبدالستار صاحب نے قرآن پاک کے حواشی موسومہ فوائد ستاریہ مرتب کئے تھے
وہ اس ترجمے کے شروع میں شامل ہیں۔ یعنی صفات الٰہی کا بیان۔ ایمان واسلام کا بیان۔ کفار و مشرکین کا
بیان۔ منافقین کے احوال۔ بنی اسرائیل واہل کتاب۔ انبیاء علیہم السلام کا بیان وغیرہ۔ اس طرح ۲۰
صفحات میں فوائد ہیں۔ کاغذ کاسائز ۱۲×۶ متن کا سائز ۱۰×۴ صفحات ۹۶۴۔

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح ہے:۔

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔

سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا۔ بخشش کرنے والا مہربان۔ خداوند دن جزا کا۔ تجھی کو
عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم دکھا ہم کو راہ سیدھی۔ راہ ان لوگوں کی کہ نعمت کی ہے
تو نے اوپر ان کے، سوا ان کے جو غصہ کیا گیا ہے اوپر ان کے اور نہ راہ گمراہوں کی

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

الٓمٓ ۝ یہ کتاب نہیں شک بیچ اس کے۔ راہ دکھاتی ہے واسطے پرہیزگاروں کے وہ جو ایمان لاتے ہیں ساتھ
غیب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو۔ اور اس چیز سے کہ دی ہے ہم نے ان کو خرچ کرتے ہیں اور جو لوگ
ایمان لاتے ہیں ساتھ اس چیز کے جو اتاری گئی ہے طرف تیری اور جو اتاری گئی ہے پہلے تجھ سے اور ساتھ
آخرت کے وہ یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اوپر ہدایت کے ہیں پروردگار اپنے سے اور یہ لوگ وہی ہیں چھٹکارا
پانے والے۔

آخر میں سورۃ الماعون کا ترجمہ یہ ہے:

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

toobaafoundation.com

کیا دیکھا تو نے اس شخص کو کہ جھٹلاتا ہے دن جزا کو۔ پس یہ وہ شخص ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو نہیں رغبت دلاتا اوپر کھانا دینے فقیر کو۔ پس وائے ہے واسطے ان نماز پڑھنے والوں کے کہ وہ جو نماز اپنی سے بے خبر ہیں۔ وہ جو دکھلاتے ہیں لوگوں کو اور منع کرتے ہیں برتنے کی چیز کو۔

سورۃ الکوثر۔ شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے تحقیق دی ہم نے تجھ کو کوثر۔ پس نماز پڑھ واسطے پروردگار اپنے کے اور قربانی کر۔ تحقیق دشمن تیرا وہی ہے بے نسل۔

toobaafoundation.com

القرآن الکریم

القرآن الکریم (پارہ الم) مترجم (اردو) مولانا محمد عافی بخش قریشی

شائع کردہ ۱۰۶/۱۸ فیڈرل بی ایریا- کراچی- سائز ۹ × ۷ (صفحات ۹۸)

اس میں تمام افعال، ان کے ابواب، مادے، مصادر، معنی، ماضی و مضارع معروف و مجہول، فاعل و مفعول، امر و نہی، تفضیل کل، تفضیل بعض، وغیرہ مع تشریحات درج ہیں- شروع میں صرف و نحو کے دس اسباق بھی دیدیے ہیں جو بہت مفید ہیں (کمپیوٹر سسٹم بھی علیحدہ کتابچے میں ہے)

سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ یہ ہے:

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے-

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں (جو) پالنے والا ہے سب جہانوں کا- بڑا مہربان، نہایت رحم والا- مالک روز جزا کا- (یا اللہ!) صرف اور صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں- ہدایت دے ہمیں سیدھے راستے کی- راستہ ان لوگوں کا کہ انعام کیا تو نے ان پر (اور راستہ) نہ ان لوگوں کا (تیرا) غضب ہوا جن پر اور نہ گمراہوں کا- (بعد میں صرفی نحوی خصوصیات اور کچھ تشریحات ہیں)

الم کا ابتدائی حصہ:

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے-

الف- لام- میم- (یہ) وہ کتاب ہے، نہیں کوئی شک جس میں- رہنمائی کرتی ہے اللہ سے ڈرنے والوں کو جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز کو اور اس میں سے جو ہم نے دیا ہے انہیں، خرچ کرتے ہیں اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو کچھ اتارا گیا آپ پر اور جو کچھ اتارا گیا آپ سے پہلے (نبیوں پر) اور

toobaafoundation.com

آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

آخری آیات (۱۳۸-۱۴۱) کا ترجمہ اس طرح ہے:

رنگ جاؤ اللہ کے رنگ میں اور کس کا رنگ بہتر ہے اللہ کے رنگ سے اور ہم اسی کے عبادت گذار ہیں۔ پوچھیے کیا تم جھگڑتے ہو ہم سے اللہ کے بارے میں، تو وہی ہمارا اور تمھارا رب ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمھارے لیے تمہارے اعمال ہیں اور ہم اسی کے لیے مخلص (عبادت گذار) ہیں۔ کیا تم (یہ) کہتے ہو کہ بے شک ابراہیم علیہ السلام۔ اسماعیل علیہ السلام۔ اسحاق علیہ السلام، اور یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد (سب کے سب) تھے یہودی یا عیسائی؟ پوچھیے (ان سے) کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور کون ہے اس سے زیادہ ظالم جو چھپائے گواہی جو ان کے یہاں ہے اللہ کی طرف سے، اور نہیں اللہ بے خبر تمھارے کرتوتوں سے۔ وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی۔ واسطے اس کے ہے جو کمایا اس نے اور تمھارے لیے ہے جو کمایا تم نے اور تم نہیں پوچھے جاؤ گے ان کے اعمال کے بارے میں۔

toobaafoundation.com

باب ششم

منظوم اردو تراجم

مفہوم القرآن

خواجہ محمد ادریس (ولد خواجہ محمد ابراہیم) ۲۰ فروری ۱۹۱۷ء کو بھوپال میں پیدا ہوئے- آبائی وطن لکھنؤ تھا آپ کی والدہ صالحہ خانم بھی شاعرہ تھیں- عاجز تخلص تھا، سراج میر خان سحر سے اصلاح لیتی تھیں- زیادہ تر حمد و نعت سے شغف تھا- کیف صاحب بھوپال میں ۲۴ جولائی ۱۹۹۱ء کو فوت ہوئے-

۱۹۳۴ء سے شاعری شروع کی- پہلے اپنے خالو ذکی وارثی مرحوم سے اصلاح لیتے تھے- جگر کے رنگِ تغزل سے زیادہ متاثر تھے- پھر سن ۱۹۴۰ء سے شعری بھوپالی سے متاثر ہوئے- سن ۱۹۴۵ء میں ترقی پسند تحریک سے تعلق ہوا تو انقلابی رنگ میں کہنے لگے- لیکن سن ۱۹۴۹ء میں معاش کی خاطر بمبئی جا کر فلمی دنیا سے وابستہ ہو گئے اور نظمیں لکھنے لگے- پھول دان - فیصلہ - نوا- ع سر ٹیک دو جہاد فلسطین کے لئے- ع قوم کے ہاتھ میں تلوار دے دیتا ہوں- الیکشن- حسن اور کائنات- حکومت نامہ وغیرہ قابل ذکر نظمیں ہیں، ان کا ایک مجموعہ شعلہ حیات بھی ہے جس میں ہر رنگ کا کلام موجود ہے (۱)

قومی آواز پٹنہ (۲۶ مئی سن ۱۹۸۷ء) میں کیف کا انٹرویو شایع ہوا تھا اس میں ڈاکٹر ریحان غنی لکھتے ہیں کہ "میں نے سب سے پہلے ان سے سوال کیا کہ قرآن شریف کا منظوم ترجمہ کرنے کا خیال آپ کو کیسے پیدا ہوا- انہوں نے بتایا کے سن ۱۹۵۸ء میں وہ شدید بیمار ہو گئے اور ان پر غشی کے دورے پڑنے لگے ایسا لگا کہ زندگی کی ڈور اب ٹوٹنے ہی والی ہے- گھر والوں نے ایسی صورت میں قرآن شریف سینے پر رکھ دیا- اللہ کا کرم ہوا اور اس کی عنایت سے بالکل ٹھیک ہو گئے- اس کے بعد انہوں نے قرآن شریف ترجمہ کے

---

(۱) نئی دہلی سے آہنگ کیف (کیف کا مجموعہ کلام) ۱۹۹۳ء میں شائع ہوا ہے- اس میں کیف کی صاحبزادی پروین نے ان کے فن اور شخصیت پر جو مضمون لیا ہے اس میں سے یہ حالات ماخوذ ہیں، ڈاکٹر سلیم حامد رضوی نے اپنے مقالہ "اردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ" (جنوری سنہ ۱۹۶۵ء - صفحہ ۳۹۴ - ۳۹۹) میں ان کے حالات شائع کئے ہیں وہ بھی مفید ثابت ہوئے-

toobaafoundation.com

ساتھ پڑھا- اس مطالعے سے ان کے طبیعت چاہی کہ وہ اس کا منظوم ترجمہ کریں - چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے سورۃ فاتحہ کا منظوم ترجمہ کیا- انہوں نے کہا کہ میں بہت گناہ گار ہوں اور میں نے بہت گناہ کئے ہیں اور یہ کہتے کہتے ان کی آنکھیں بھر آئیں اور وہ رو پڑے- پھر انہوں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے- لیکن پھر بھی یہ اس کی مرضی ہے کہ جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے سزا دے- ہوسکتا ہے کہ میرا یہ کام (قرآن شریف کا منظوم ترجمہ) اس کی بارگاہ میں قبول ہو-" (۱)

کیف کا یہ ترجمہ (بقول ان کے) اس طرح ہوا: "پارہ عم، پارہ الم، پارہ سیقول کا منظوم ترجمہ کیا- پارہ عم کے تین ایڈیشن بنارس کے ڈاکٹر نعمانی صاحب کی مدد سے شائع ہوئے اور مزید تین ایڈیشن حضرت کیف نے اپنے اخراجات سے شائع کیے- پارہ الم کا منظوم ترجمہ کراچی کے مکتبہ اسحاقیہ نے بھی شائع کیا-" (۲)

نئی دہلی سے مفہوم القرآن کے سولہ پارے سن ۱۹۹۳ع میں شائع ہوئے ہیں- اس کے شروع میں حاجی انیس دہلوی نے "حرف چند" کے ذیل میں لکھا ہے کہ "کہا جاتا ہے کہ کیف صاحب نے سترہ پاروں کا ترجمہ مکمل کرلیا تھا لیکن انتہائی کوشش کے باوجود مرحوم کے ورثاء اور دیگر قدردانوں سے صرف سولہ پارے ہی دستیاب ہوسکے ہیں- ان میں بھی چند آیات کے منظوم حصے فراہم نہیں ہوسکے-" چنانچہ حاجی صاحب نے خود صراحت کی ہے کہ پارہ تیرہ کی سورہ الرعد کی آیت ۱۸ کے بعد کا ترجمہ نہیں مل سکا- پارہ ۱۴ میں سورۃ نحل کی آیت ۸۳ کے بعد کا اور پارہ پندرہ میں سورۃ الکہف کی آیت ۲۴ کے بعد والا ترجمہ موجود نہیں- اس مجموعے میں پندرھویں پارے کے بعد پارہ عم کا ترجمہ شائع ہوا ہے (۳)

پارہ الم کا ترجمہ اس طرح شروع ہوتا ہے:

سبھی خوبی سبھی تعریف ہے اللہ کو زیبا - بزرگی ہے اسی آقائے عالی جاہ کو زیبا

---

(۱) قومی آواز - پٹنہ - ۲۶ مئی سن ۱۹۸۷ع

(۲) سیاست ۱۸ جنوری سن ۱۹۷۱ع - احسن علی مرزا صاحب کا مضمون

(۳) اتفاق ہے کہ اسی زمانے میں ایک باکمال شاعر کیف ٹونکی (سنہ ۱۸۶۰ع سنہ ۱۹۴۰ع) بھی تھے اور ان کے بیٹے سیف (سنہ ۱۹۰۱ع - ۱۹۵۱ع) بھی اچھے شاعر تھے-

toobaafoundation.com

وہ ہے سارے جہانوں کا خدائے برتر و بالا - برابر ساری مخلوقات کا ہے پالنے والا
بہت ہی مہربان ہے وہ، بڑا ہی مہربان ہے وہ - سدا رحمت فشاں، رحمت فشاں، رحمت فشاں ہے وہ

وہی روز قیامت کا اکیلا حکمراں ہوگا
کسی کا مشورہ ہوگا نہ کوئی درمیاں ہوگا

خداوندا، ترے آگے ہم اپنا سر جھکاتے ہیں - تجھی کو پوجتے ہیں بس تجھی سے لو لگاتے ہیں
خداوندا، تجھی سے چاہتے ہیں ہم مدد گاری - تجھے آتی ہے اپنے آرزومندوں کی دل داری
دکھادے ہم کو سیدھی راہ، سیدھی راہ پر لے چل - جنھیں تو نے نوازا ہے انھیں کی راہ پر لے چل
نہ ان کی راہ پر لے چل، خدائی مار ہے جن پر - تری پھٹکار ہے جن پر، تری دھتکار ہے جن پر

نہ ان کی راہ پر لے چل بھٹک کر رہ گئے ہیں جو
ملمع کی طرح چمکے چمک کر رہ گئے ہیں جو

پارہ الم کی آخری دو آیتوں کا ترجمہ اس طرح ہے:

کہو ان سے کہ تم واقف نہیں، اللہ واقف ہے - تمہارا راستہ اپنے بزرگوں سے مخالف ہے
بڑا ظالم ہے وہ جو اس شہادت کو چھپاتا ہے - جسے اللہ کی جانب سے بالاعلان پاتا ہے

خدا غافل نہیں ہرگز بھی تم لوگوں کے کاموں سے
تمہارے شاہکاروں سے، تمہارے کارناموں سے

غرض یہ اک جماعت تھی کہ جو دنیا میں ہو گزری - یہ ماضی کی حقیقت تھی کہ جو دنیا میں ہو گزری

انہیں ان کا، تمہیں اپنا کمایا کام آئے گا
تمہاری ذات سے ان کا عمل پوچھا نہ جائے گا

آخری پارے کی آخری سورۃ کا ترجمہ (شائع کردہ ۱۹۶۶ء - صفحات ۶۰) اس طرح ہے:

یہ کہ دے دشمنوں سے تو، خدا میرا نگہباں ہے - وہی ہر ہر قدم پر ناخدائے موج و طوفاں ہے

وہی تو آدمی کا ہے خدائے برتر و بالا
ہوائیں پھیرنے والا، بلائیں ٹالنے والا

toobaafoundation.com

حقیقت میں اسی کی بادشاہی، یادشاہی ہے۔ اسی کی سلطنت میں آدمی کی داد خواہی ہے

اسی مولا کے آگے سر جھکانا کام آتا ہے

اسی کا در اسی کا آستانہ کام آتا ہے

وہی مجھ کو بچائے گا ہر اک شیطان کے شر سے۔ وجود فتنہ پرور، کینہ پرور، حیلہ پرور سے

جو انسانوں کو بہکاتا ہے، بھٹکاتا ہے چپکے سے۔ گرفتار بلا کر کے سرک جاتا ہے چپکے سے

جو اک بہتے ہوئے پانی پہ کائی ڈال دیتا ہے۔ دلِ انساں میں در آکر برائی ڈال دیتا ہے

جنوں کے بھیس میں یا آدمی کے بھیس میں آئے

وہی شیطان ہے جو بھی بدی کے بھیس میں آئے

toobaafoundation.com

وحی منظوم

وحی منظوم- از سیماب اکبر آبادی- شائع کردہ سیماب اکادمی- ناظم آباد، کراچی- نومبر ۱۹۸۱ع صفحات ۹۷۱- ہر صفحہ میں متن کی ۱۸ سطریں- ہر سطر میں عموماً بارہ الفاظ، متن کے مقابل صفحے پر منظوم اردو ترجمہ، جس میں عموماً بیس سطریں ہیں، سائز: ۹ × ۲۸۶ ۱/۴ ۱/۴ رمضان المبارک سنہ ۱۴۰۱ھ کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے اس منظوم ترجمے پر ہجری ایوارڈ اور نقد انعام دیا-

اس منظوم ترجمے کے متعلق بڑے بڑے علماء کی تقریظیں بھی شامل کردی گئی ہیں- مثلاً: مولانا جمال میاں فرنگی محلی، مولا سعید احمد اکبر آبادی- مولانا عتیق الرحمن عثمانی- مولانا حفظ الرحمن- خواجہ حسن نظامی- مولانا عبدالنعیم صدیقی- مولانا محمد میاں- مولانا احمد علی لاہوری وغیرہ- شروع میں سیماب اکبر آبادی (م سنہ ۱۹۵۱ع) کے صاحبزادے مظہر صدیقی نے اپنے والد مرحوم کے حالات اور ادبی خدمات کی تفصیل دی ہے پھر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کا مقدمہ ہے جس میں ابتدائی قرآنی تراجم پھر منظوم تراجم کی تفصیل ہے- سیماب مرحوم اردو کے بڑے باکمال شاعر تھے- حضرت داغ دھلوی کے شاگرد تھے- غزل، مثنوی، نظم اور مختلف اصناف سخن میں انہوں نے بہت کچھ طبع آزمائی کی ہے- لیکن پوری مثنوی مولانائے روم رح کا منظوم ترجمہ اور پھر پورے قرآن کا ترجمہ ان کی ایسی عظیم یادگاریں ہیں جو شاید اردو کی رہتی دنیا تک فراموش نہ ہو سکیں گی-

سورۃ فاتحہ کا ترجمہ آپ نے اس طرح کیا ہے:

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہربان
ہیں سزاوار خدائے (پاک) ساری خوبیاں
(جو ہے) رب سارے جہانوں کا- رحیم و مہربان

toobaafoundation.com

ہے وہی انصاف کے دن کا بھی مالک (بے گماں)
(یا الاہی) ہم فقط کرتے ہیں تیری بندگی
اور ہوتے ہیں تجھی سے طالب امداد بھی
(یا الٰہی) ہم کو سیدھے راستے پہ تو چلا
ان کا رستہ جن پہ انعام (وکرم) تیرا ہوا
راستہ ان کا نہیں جن پر غضب (کی) ہو (نگاہ)
اور نہ ان کا راستہ جو ہوگئے گم کردہ راہ

سورۃ ناس کا ترجمہ اس طرح ہے:-

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہربان
(اے پیمبر) کہہ دو میں اس رب کی لیتا ہوں پناہ- جو ہے رب خلق، لوگوں کا حقیقی بادشاہ
اور جو معبود لوگوں کا ہے (عالم کا خدا) - اس کے شر سے جو (دلوں میں) وسوسہ ہے ڈالتا
اور چھپ جاتا ہے دل میں وسوسے جو ڈال کر- خواہ جنات سے ہو یا ہو از نوع بشر

ترجمے کے حاشیوں پر کہیں کہیں مختصر تشریحات بھی ہیں-

toobaafoundation.com

نظمِ مقدّس

(یعنی شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رح کے نثری ترجمے کا منظوم ترجمہ از آغا شاعر قزلباش دہلوی)

شائع کردہ قزلباشان - پوسٹ بکس نمبر ۷۸۹ - صدر کراچی نمبر ۳-

سائز کاغذ ۱۰ × ۱۵ - ۵- سائز متن ۷ × ۱۲ - ۴- مطبوعہ سنہ ۱۹۷۶ء-

یہ ابتدائی آٹھ پاروں کا منظوم ترجمہ ہے- پہلی جلد میں پہلے دو پارے (۱۲۰ صفحات)- دوسری میں تیسرے اور چوتھے پارے (۱۱۲ صفحات)- تیسری میں پانچویں اور چھٹے پارے اور چوتھی میں ساتویں اور آٹھوں پارے کا ترجمہ ہے-

آغا شاعر قزلباش کا نام ظفر علی بیگ تھا- سنہ ۱۸۷۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے اور وہیں سنہ ۱۹۴۰ء میں فوت ہوئے- داغ دہلوی کے مایۂ ناز شاگرد تھے- افسر الشعراء ان کو کہا جاتا تھا- تصوف سے بھی تعلق تھا اور گیروا کپڑے پہننے لگے تھے- ان کی تصانیف یہ ہیں:-

تیر و نشتر (دیوان)- خم کدۂ خیام (رباعیاتِ خیام کا برجستہ ترجمہ)- گلگونۂ شہادت (نثر میں واقعاتِ کربلا)- خمارستان (مجموعہ نثر)- بلبلانِ فارس (فارسی شعراء کے کلام کا ترجمہ مع حالات)- حورِ جنت (ڈراما)- روح نغمہ (غزلیات)- (۱)

اور نظم مقدس (یعنی شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رح کے نثری ترجمے کا منظم ترجمہ)- اس کا نمونہ یہاں عرض کیا جاتا ہے:

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہے نام سے خدا کے آغاز کا (اجالا) جو مہرباں بڑا ہے، بے حد جو رحم والا

سب تعریف اللہ کو ہے، جو صاحب سارے جہان کا، بہت مہربان نہایت رحم والا

تعریف سب خدا کو جو رب ہے، عالموں کا جو مہرباں بڑا ہے، بے حد جو رحم والا

---

(۱) محترم ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے یہ معلومات بہم پہنچائی ہیں

toobaafoundation.com

مالک انصاف کے دن کا، تجھ ہی کو ہم بندگی کریں اور تجھ ہی سے مدد چاہیں

محشر کے دن کا مالک (روزِ جزا کا والی) تجھ کو ہی پوجتے ہیں، ہم تیرے ہی سوالی

چلا ہم کو راہ سیدھی، راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل کیا

سیدھی ڈگر پہ لے چل (ثابت قدم بنادے) نعمت جنہیں عطا کی، ان کی روش سجھادے

نہ وہ جن پر غصہ ہوا اور نہ بہکنے والے۔

نے ان کی راہ جن پر قہر و غضب ہوئے ہیں نے ان کی جو بہک کر گم راہ ہو گئے ہیں

(ایسے حروف اکثر پردے میں ہیں سراپا)
(قرآن کی رمز ہے یہ، اک بھید ہے خدا کا)
ایسی کتاب ہے یہ، جس میں نہیں کوئی شک
ڈرتے ہیں جو خدا سے، ان کے لئے ہے جھک
جو غیب کے ہیں قائل، اور ہیں نماز پڑھتے
کرتے ہیں خرچ بھی جو رب کے دیئے ہوئے سے
اور وہ جو مانتے ہیں جو کچھ بھی تم پہ اترا
ایمان اس پہ بھی ہے، جو تم سے پہلے آیا
اور آخرت پہ بھی ہے جن کو یقین (پورا)
(قائل سزا جزا کے، ہے رات دن کا دھڑکا)
وہ ہی تو راہ پر ہیں، رب کی طرف سے اپنے
پھل پائیں گے وہی تو، وہ ہی فلاح والے
منکر جو ہو چکے ہیں ان کے لئے ہے یکساں
خوف ان کو دو نہ تم، لائیں گے وہ نہ ایماں

toobaafoundation.com

تاج قرآنی

تاج قرآنی- از جناب سید منیر علی جعفری- مطبوعہ مرکز تحقیق وادب اسلامی- ناظم آباد کراچی- سنہ ۱۴۱۰/ ۱۹۹۰ع

سائز ۹×۷- صفحات ۲۵۶- (بلا قیمت تقسیم) بہت پاکیزہ خط- سبز اوراق- دلکش دیدہ زیب طباعت-

یہ منتخب آیات قرآنی کا منظوم اردو ترجمہ ہے- اس سے پہلے جناب منیر علی جعفری نے پانچ سال کی مدت میں تاریخ اسلام کو منظوم ترجمے کے ساتھ پیش کیا تھا- پھر "سراج منیر" کے نام سے منتخب احادیث کا منظوم اردو ترجمہ شائع کیا تھا- اس کے بعد ان کو اللہ تعالیٰ کے قرآن عظیم کی منتخب آیات کا یہ منظوم ترجمہ شائع کرنے کی توفیق حاصل ہوئی-

ترجمے سے پہلے "پیش لفظ" ہے- پھر مولانا ارشاد الحق تھانوی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر سید احمد ہاشمی صاحب، مولانا مشہود احمد صاحب اور مولانا سید مسرت علی حسنی الحسینی صاحب کے ارشادات بھی شامل ہیں- صفحہ ۲۵ سے یہ ترجمہ شروع ہوتا ہے (پہلے نثر میں ہے، پھر نظم میں)- سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ (بلکہ ترجمانی) اس طرح ہے:-

ثناء حمد و ستائش، ساری تعریفیں اسی کی ہیں- ہیں جتنی خوبیاں اللہ ہی کو زیب دیتی ہیں
وہ رب العلمیں ہے یعنی سب کو پالنے والا- وہ ہے پروردگار اور اس کا بے شک مرتبہ اعلیٰ
وہ ہے رحمت ہی رحمت اور بخشش کرنے والا بھی- نہایت رحم والا ہے صفت ہے یہ بھی اک اس کی
وہ مالک حشر کا ہے نشر کا، یوم قیامت کا- وہ مالک ہے جزا کا، آخرت کا اور عدالت کا
خدایا بندگی ہم بندگی تیری ہی کرتے ہیں- ترے بندے اطاعت ہر گھڑی تیری ہی کرتے ہیں
مدد غیروں سے اے مولا و آقا چاہتے ہیں کب- ہمیشہ صرف تجھ سے مانگتے ہیں ہم مدد یارب
خدایا صاف اور شفاف رستے پر چلا ہم کو- بھٹکنے سے بچا اور راستہ سیدھا دکھا ہم کو
وہ ہم سے کام کروا جن میں شامل ہو رضا تیری- چلا اس راہ پر جس پر ہو حاصل تیری خوشنودی

toobaafoundation.com

ہمیں کر پیروی ان کی عطا اے مالک و آقا- کہ جن لوگوں پہ تو نے اپنا رحم و فضل فرمایا
نہ بتلا راہ ان لوگوں کی جو مغضوب ہیں تیرے- جو ہیں بھٹکے ہوئے گمراہ اور معتوب ہیں تیرے
(صفحہ ۲۶-۲۷)

البقرہ ۱۱۷ کی ترجمانی اس طرح ہے:

وہ موجد ہے زمین کا اور موجد آسمانوں کا- کرشمہ اس کی قدرت کا ہے جو کچھ ہے نظر آتا
وہ جو کچھ چاہتا ہے صرف اس کا حکم دیتا ہے- ادھر تو حکم ہوتا ہے ادھر ہے کام ہو جاتا
(صفحہ ۲۹)

آل عمران ۳۱:

پیغمبر آپ یہ کہہ دیجیے ایمان والوں سے- محبت ہے اگر اس سے کرو تم پیروی میری
اگر تم پیروی میری کرو گے تو یقین کر لو- محبت تم سے رکھے گا خداوند تعالیٰ بھی

اطاعت کار رسول اللہ ﷺ کی یہ اجر پاؤ گے - تمھاری مغفرت ہوگی یقینی بخشے جاؤ گے

الانعام ۱۶۰:

خدا نے یہ رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا- پیمبر ﷺ ایسے لوگوں سے نہ بالکل واسطہ رکھنا
جنھوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے دین کو اپنے- تصور ترک کر کے رکھ دیا ہے بھائی بھائی کا
اخوت چھوڑ کر جو بٹ گئے ہیں اب گروہوں میں- تعلق ایسے لوگوں سے ذرا سا بھی نہ تم رکھنا
سبق اللہ خود دے گا انھیں دونوں جہانوں میں- یہاں پر بھی نبٹ لے گا، وہاں پر بھی سمجھ لے گا
(صفحہ ۶۲)

بنی اسرائیل ۷:

بھلائی تم کرو گے گر کسی کے ساتھ اے لوگو- سمجھ لینا کہ اپنے ساتھ ہی تم نے بھلائی کی
کسی کے ساتھ میں بالفرض تم نے کی برائی کچھ- سمجھ لینا کہ اپنے ساتھ ہی تم نے برائی کی
(صفحہ ۲۳۹)

آخر میں سورۃ الرحمٰن اور آیۃ الکرسی کی بھی ترجمانی کی ہے اور بعض دوسرے مقامات پر انھوں نے بحر بھی بدل دی ہے- بہر حال سید منیر علی صاحب کی یہ کاوش بہت قابل قدر ہے۔

toobaafoundation.com

خزینۂ دینِ مبیں

خزینۂ دین مبیں- از شفیع حیدر صدیقی دانش- شائع کردہ مکتبۂ عالمین- شمالی ناظم آباد- کراچی (نومبر سنہ ۱۹۹۳ع)

سائز ۸ ½ × ۵ ½- صفحات ۱۱۰-

شروع میں (۲۲ صفحات تک) ڈاکٹر جاوید اقبال، جاوید منظر اور سید نعیم احمد کے تعارفی مضامین ہیں- پھر صفحہ ۲۳ سے صفحہ ۷۲ تک مختلف سورتوں سے ماخوذ تعلیمات کا ذکر ہے جن کو دانش صاحب نے نظم کیا ہے- صفحہ ۷۳ سے صفحہ ۱۰۰ تک حمد باری تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کی بعض نعمتوں کا ذکر ہے- پھر صفحہ ۱۰۱ سے صفحہ ۱۱۰ تک نعتیں درج ہیں-

خزینۂ دین مبیں کے شروع میں "آئینۂ ذات" کے ذیل میں دانش صاحب نے اپنے زندگی کے مختصر حالات لکھے ہیں- وہیں سے یہ چند باتیں ان کے متعلق عرض ہیں:

آپ یکم اپریل سنہ ۱۹۵۱ع کو ریمونٹ ڈپو (سرگودھا) میں پیدا ہوئے- وہیں تعلیم شروع ہوئی- سنہ ۱۹۶۵ع میں ان کے ایک عزیز دوست سرگودھا سے کراچی جانے لگے تو چند الوداعی اشعار کہے- یہیں سے آپ کی شاعری شروع ہوئی- پھر دسویں جماعت میں داخلہ ہوا- بارھویں جماعت کے امتحان کے دوران، والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا- پھر بھی ان کی دعاؤں سے بہت اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کی اور جنوری سنہ ۱۹۷۱ع میں داؤد انجینیرنگ کالج کراچی میں داخلہ مل گیا- وہاں سے کامیابی کے بعد جنوری سنہ ۱۹۷۶ع میں پاکستان اسٹیل (کراچی) میں انجینیر کی حیثیت سے تقرر ہوا اور ماشاءاللہ وہاں اپنی کارگزاری کی بناء پر مقبول ہیں-

آپ کا پہلا شعری مجموعہ "موج ہوائے شام" نومبر سنہ ۱۹۹۰ع میں مکتبۂ عالمین، شمالی ناظم آباد سے شائع ہوا تھا- وہیں سے سنہ ۱۹۹۳ع میں "دریچہ ہائے دیار غیر" (غیر ملکی سفر کے حالات) اور وہیں سے نومبر

toobaafoundation.com

۱۹۹۳ء میں خزینۂ دین مبیں (زیر بحث مجموعہ) شائع ہوا ہے۔ اب چوتھا مجموعہ "میقات سے اس پار" شائع ہو رہا ہے اور جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے حرمین شریفین کے سفر سے متعلق ہے۔ خزینۂ دین مبیں کے صفحات (۲۳-۷۲) میں جن سورتوں سے ماخوذ تعلیمات کو نظم کیا گیا ہے وہ ترجمہ تو نہیں، ترجمانی ضرور ہے۔

سب سے آخر میں سورۃ اخلاص کے مضامین کو اس طرح نظم کیا ہے:

خالق ہر ایک شے کا ہے تو، بے نیاز ہے۔ حاجت روا ہر ایک کا ہے، کارساز ہے
کسی کی مجال جو تجھے اپنا پسر کہے۔ یہ بھی نہیں کہ دہر میں کوئی پدر کہے
پایا نہیں جہاں میں ہمسر ترا کہیں۔ جس کو گماں ہے صاحب ایمان وہ نہیں

یہاں اللہ تعالیٰ کی شان کا ذکر ہے اور سب سے پہلے انسان کے متعلق سورۃ الانبیاء کی ایک آیت کا مضمون آیا ہے:

عجلت امور غیب میں بے سود و بے محل۔ ٹھہرے گا روز حشر کہاں لمحہ اجل
ایماں کی یہ زمین ہے آہستگی سے چل۔ خلق الانسان من عجل

انھوں نے قرآنی آیات کے وزن کے بجائے ان کے مضامین کو ملحوظ رکھا ہے۔ سورۃ الشعراء کے متعلق ایک جگہ ہے:

افشا ہیں تم پہ موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کے خیال۔ فرعون کی خدائی و تکذیب کے مآل
عبرت بنی ہے نیل کے اطراف کی زمین۔ وما کان اکثرھم مؤمنین

سورۃ الرحمٰن کی آیات کی ترجمانی پر خاص توجہ ہے:

دے کر ہمیں رحمٰن نے قرآن لازوال۔ یوں زیور گویائی سے کرڈالا مالا مال
بدلے ہے اس کی ذات ہی شمس و قمر کی چال۔ مسجود پر دلیل ہے ساجد کی یہ مثال
کس طرح تو نے تانے ہیں یہ آسماں کے جال۔ انصاف اور سلوک کا رکھا سدا خیال
طشت زمیں پر کر دیے جن و شجر بحال۔ حکم خدا سے برگ و ثمر کے جھکے ہیں ڈال

toobaafoundation.com

روئے زمیں پہ کیسے ہو غلے کا کوئی کال - گلہائے رنگ و بو ہے تو نیرنگی جمال
خالق ہے ایک سب کے لیے رب ذوالجلال - جھٹلائے نعمتوں کو تری کس کی یہ مجال
آدم علیہ السلام ہے جس کو خلق کیا خاک سے تو نے - جنات کو بنایا سدا آگ سے تو نے
عقل و خرد سے جانا عناصر کا اعتدال - جھٹلائے نعمتوں کو تری کس کی یہ مجال

امید ہے کہ انشاءاللہ وہ آئندہ ایڈیشن میں وزن اور سلاست دونوں کا زیادہ خیال رکھیں گے۔

toobaafoundation.com

ضمیمہ

اردو

کتبِ تفسیر (اردو) خیرپور سنچل لائبریری

صفحہ ۲۲۷- نمبر ۱۳۰۷- تفسیر القرآن (از وزیر علی)- ۱۲۹۳ھ میں لکھی گئی۔

صفحہ ۲۲۷- نمبر ۱۳۰۸- تفسیر القرآن (از احمد)- صرف سورۃ یوسف کی تفسیر ہے۔

صفحہ ۲۲۷- نمبر ۱۳۰۹- تفسیر سورۃ یٰسین (مترجم نامعلوم) لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے۔

toobaafoundation.com

باب ہفتم:

انگریزی تراجم وتفاسیر

انگریزی ترجمہ Ma'ariful- quran- یعنی مفتی محمد شفیع مرحوم کی تفسیر کا انگریزی ترجمہ۔
سائز کاغذ ۱۱/۳ × ۸/۳ ۵- متن ۶×۷/۴ - جلد اول (صرف سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کا کچھ حصہ)
اس میں کل ۷۳۴ صفحات ہیں۔ (انگریزی ترجمہ پروفیسر محمد حسن عسکری اور پروفیسر محمد شمیم نے مل کر کیا ہے اور مفتی محمد شفیع مرحوم کے صاحبزادے مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے نظر ثانی کی ہے۔)

پروفیسر محمد حسن عسکری ضلع میرٹھ کے ایک قصبے میں سنہ ۱۹۱۹ء میں پیدا ہوئے۔ میرٹھ میں ایف اے تک تعلیم حاصل کر کے الٰہ آباد یونیورسٹی سے بی اے اور ایم اے (امتیاز کے ساتھ) پاس کیا۔ چند ماہ میرٹھ کالج کے شعبۂ انگریزی سے وابستہ رہے۔ پھر اینگلو عربک کالج دہلی میں انگریزی پڑھاتے رہے، سنہ ۱۹۳۹ء میں افسانہ نگاری شروع کی اور تنقیدی مضامین لکھے۔ سنہ ۱۹۴۳ء سے رسالہ ساقی (دہلی) میں "جھلکیاں" کے عنوان سے ادبی کالم لکھتے رہے۔ مسلم لیگ کے حامی تھے۔ سنہ ۱۹۴۴ء میں پاکستان آ گئے۔ یہاں مادام بواری اور سرخ وسفید تراجم کیے۔ "پاکستانی ادب کیا ہے" کے موضوع پر مضامین لکھے۔ انسان اور آدمی، ستارہ یا بادبان، وقت کی راگنی ان کے تنقیدی مضامین کے مجموعے ہیں۔ جزیرے اور قیامت ہم رکاب آئے نہ آئے ان کے افسانوں کے مجموعے ہیں۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں ماہِ نو کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ پھر اسلامیہ کالج کراچی کے شعبۂ انگریزی سے وابستہ ہو گئے۔ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۷۸ء کو اچانک فوت ہو گئے اور مفتی محمد شفیع رح کے قریب دفن ہوئے۔ (۱)

انہوں نے اردو، ہندی، انگریزی اور فرانسیسی ادب وفلسفہ کے مطالعے میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ بعد میں مولانا اشرف علی تھانوی رح (م سنہ ۱۳۶۲ھ) سے بیعت ہو گئے تھے۔ مغربی فلسفے کی فکری کمزوریوں کو دلیری سے بیان کیا ہے۔ آخر عمر میں مفتی محمد شفیع رح (م سنہ ۱۳۹۶ھ) کے تفسیر معارف القرآن کا انگریزی ترجمہ شروع کیا تھا۔ پروفیسر محمد شمیم (جو پہلے امریکی سفارت خانے کے کلچرل شعبہ میں ملازم تھے۔ بعد میں امریکہ چلے گئے تھے) کراچی میں اس انگریزی ترجمے میں شریک تھے۔ (۲)

---

(۱) محترم ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے یہ معلومات بہم پہنچائی ہیں۔
(۲) مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی نقوش رفتگان (سنہ ۱۹۹۷ء) میں تفصیل ہے۔

toobaafoundation.com

SURA- I- FATEHA

1. In the name of God, the Beneficent, the Merciful (See Commentary Page No:1)

2. (All) praise is (only) God's, the Lord of the worlds. (See commentary page No:1)

3. The Beneficent, the Merciful (See commentary Page No:2)

4. Master of the Day of Judgement (see commentary Page No:2)

5. You (alone) Worship we and of you (only), we seek help (See commentary Page No:3)

6. Guide us (O' Lord) on the Right path. (See commentary page No:4)

7. The path of those upon whom You have bestowed Your bounties, not (the path) of those inflicted with your wrath, nor (of those) gone astray(See commentary page No:4)

AN-NAS

In the name of God the Beneficent The Merciful

1. Say: " I Seek refuge in the Lord of the People! (See commentary page No: 1084)

2. The king of the people!

3. The God of the people!

4. From the evil of the slinking whisperer, (See commentary Page No: 1084)

5. Who whispers into the breasts (hearts) of the people,

6. (Be he) from among the Jinn and the Men. (see commentary Page No. 1084)

toobaafoundation.com

In the name of Allah,the All- Merciful, the Very- Merciful

Praise belongs to Allah, the Lord of all the worlds, the All- Merciful, the Very- Merciful, the Master of the Day of Judgment. You alone we worship, and from You alone we seek help. Guide us in the straight path, the path of those on whom, You have bestowed Your grace, not of those who have incurred Your wrath, nor of those who have gone astray.

This Surah comprises seven verses. Of these, the first three are in praise of Allah, while the last three contain a request or a prayer on the part of man, which Allah Himself has, in His infinite mercy, taught him. The verse in between the two sets has both the features. There is an aspect of praise, and another of prayer.

The Sahih of Muslim reports from the blessed Companion Abu Hurayrah a hadith (Tradition) of the Holy prophet (Peace be upon him) Allah has said, " The salah (i.e, the Surah Al fatihah) is equally divided between Me and My servant. And My servant shall be given what he prays for" The Holy prophet (Peace be upon him) continued when the servant says

Praise belongs to Allah, the Lord of all the worlds.

Allah says: " My servant has paid his homage to Me" When he says

The All Merciful, the Very- Merciful.

Allah says: "My servant has praised Me" When the servant says:

The Master of the Day of Judgment

Allah says: My servant has proclaimed My greatness" When the servant says:

You alone we worship and to You alone we pray for help.

Allah says," This verse is common to Me and My servant. He shall be given what he has prayed for" When the servant says:

Guide us in the straight path .....

Allah says: " All this is there for My servant. He shall be given what he prays for" (Mazhari)

The Surah begins with the words Al - hamdulillah, signifying that all praise essentially belongs to Allah. whosoever praises anything anywhere in the world is ultimately praising to Allah. The sensible world contains millions of things which compel man's attention and admiration for their beauty and usefulness, but if one tries to look behind the veil of appearances, one would find in each and every thing the manifestation of the same creative power. Admiring anything that exists in the created world is no more that than showing one's admiration

toobaafoundation.com

The Noble Quran

(علامہ شبیر احمد عثمانی رح کی تفسیر کا انگریزی ترجمہ)

از: محمد اشفاق احمد ایم - اے - ایم ایس سی - سائز $7x9\frac{1}{2}$ تین جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد ۹۷۱ صفحات پر ختم ہوتی ہے، دوسری میں ۸۷۹ - ۱۷۵۱ صفحات ہیں۔ تیسری میں ۱۷۵۲ - ۲۶۴۳ صفحات ہیں۔ آخری صفحہ ۲۶۴۳ میں مترجم نے اپنا ذکر اس طرح کیا ہے:

The Poorest Servant
Mohammd Ashfaq Ahmad
21 st Zeiquad, 1401 A.H.
Karachi

یعنی مترجم نے ۲۱ ذی قعدہ سنہ ۱۴۰۱ھ میں کراچی میں ترجمہ مکمل کیا، لیکن اس کی اشاعت عالمین پبلیکیشن لاہور سے ہوئی۔ مترجم کی انکساری ہر جگہ ظاہر ہوتی ہے، ان کی انگریزی خاصی اچھی ہے، یہاں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الناس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے، انہوں نے بڑا صبر آزما کام کیا ہے اور اپنی پوری صلاحیت اور قابلیت کا ثبوت دیا ہے۔

SURA AL- FATIHA- MECCAN - VERSES-7- SECTIONS 10

1- In the name of Allah, Who is excessively compassionate, Extremely , Merciful (1)

2- All praises are to Allah, (2) (Who is) Lord of the Worlds (3)

3- Owner of the Day of Recompense. (4)

1- Rahman and Rahim (رحمن ورحیم) are both hyperbolic forms. The hyperbolism in Rahman is greater than in Rahim. Most compassionate and Most Merciful are also correct translations.

2- All the praises- present, past and future are entitled to God alone, because He is the Creator of all things and He is the bestower of all blessings, whether He may give them directly or indirectly. For example, the heat or light received from the sunshine is, in fact, a gift of the Sun. Similarly, the original source of all blessings and bounties is Allah though

toobaafoundation.com

they may come through some intermediate agency.

Note: " All kinds of praises" is not correct translation, because there is no limit of God's praises.

3- عالم (World) is a collective noun and comprehends all the creatures of God. This word is not generally used in its plural form. But in this verse عالم denotes all kinds of genera & species as the world of men, the world of animals, the world of angels, the world of jinns, etc. This is why the plural form is used so that it may be clearly understood that each and every individual of the Universe is the creature of God and of no one else.

4- The day of Recompense is really a very significant and extra-ordinary day because very great and important events will take place on that Day and such a horrible day has never happened before, nor will come afterwards. Moreover, the absolute domination of God over all recreated creatures shall be manifest. Even a phantom rule or authority enjoyed in the World will not be seen on that day. God alone will be the Omnipotent Ruler and Authority on that day and all intermediate demonstrations of power shall be extinct.

Whose is the reign on that Day ? It is Allah's, Who is One, the Omnipotent.

4. Thee only we worship, thee alone we ask for help (5)
5. Tell us the path straight:
6. The path of those whom Thou graced (6) on whom neither befell
7. Thy anger and nor were they gone astray

---

5. This verse shows that seeking help in reality from anyone beside God is totally forbidden. Nevertheless, to ask for help from some pious man, regarding him non- independent and a medium of Divine Mercy (in a reflective sense) is not wrong because this help is in fact sought from God Himself.

6. The blessed ones are four groups:

(i) The prophets. (ii) The Righteous (iii) The Martyrs and (iv) The pious (see verse 69, Sura Nisa). The wrathed ones (المغضوب عليهم) are the jews and the deviated ones (ضالين) are the christians. The Quranic verses prove it. Man deviates from the right way either knowingly or

toobaafoundation.com

unknowingly. No section of the human race, past or present, is an exception to this rule. The jews have gone astray knowingly, while the Christians deviated from the right path in ingorance.

7. God revealed this Sura in the direct narration of His servents, meaning thereby that whenever they come in His presence for worship they should beseech God in this way. This is why one of its names is also تعلیم المسئله . At the end of this Sura, the word A'meen is traditionally recited,and this word is not a part of the Quran. It means: "O God! Be it so -" We should follow the blessed people and get away from the betrayed ones.

The first half of this Sura contains the admiration and praise of God and the second half is a prayer for His servants.

Note: غیرالمغضوب الخ is a case in apposition with الذین or its adjective. The translation is done accordingly. Some of the translations, in which غیر المغضوب seems to modify the verb, are against the analysis and against the real sense. There is no guidance to error.

SURA NA'AS, SENT DOWN IN MEDINA, VERSES 6)

In the name of God, Who is Excessively Compassionate, Extremely Merciful.

1. Thou say: " I cam under the shelter of the Lord of men,
2- The King of men,
3- The God of men (1)
4- From the evil of that who misleads and hides (2)
5- The one who casts thought (idea) into the hearts of men.
6- (He) is among jinn and among men (3).

---

1. Though the state of Lordship and Kingship etc of God comprehendes all creatures, but the perfect manifestationof these attributes as has been done in men is not the share of any other creature. Hence the attribution of Lord, King, etc. is singularly made to men. Moreover, to be

toobaafoundation.com

involved in temptations is not the state of any other creature except man.

2. The satan misguides and tempts man remaining out of sight. Until man remains in heedlessness his control over him enhances. When he remembers God becoming vigilent he recedes atonce.

3. The satan is among jinn as well as among men.

May God give shelter from both!

Conclusive Note: In the interpretation of these two suras scholars and Philosophers have reproduced many of the critical points hidden in them . Hafiz Ibne Qayyim, Imam Razi, Ibne Seena, Hazrat Shas Abdul Aziz of Delhi have given elaborate accounts of their Tafsir. It is difficult to reproduce all of them here. Only the substance of the lecture of Ustazual Ustaz Hazrat Maulana Mohammad Qasim of Nanauta, Distt, Saharanpur, the Founder of Darul Uloom, Deoband, is ginve here so that it may prove a good omen for the excellent conclusion of the Noble Quran.

وكذالک جعلنا لكل نبی عدوا شيٰطين الانس والجن يوحی بعضهم الیٰ بعض زخرف القول غرورا (انعام ركوع ۱۴)

"It is a natural and common practice that whenever a new plant comes forth of the seed splitting the earth, the gardner or the owner of the garden harnesses all his efforts and courage in its protection. And he has to toil hard and care much unto that time that it reaches its limit of perfection becoming secure of all earthly and heavenly disasters. Now we should observe that what are those fatal disasters that bereave the owner of the benefits of its fruits, in the repulsion of whose evil and detriment the gardener is always assiduous in order to make his efforts successful? From a trifling reflection it shall be known that such disasters generally come to pass in four different forms, for the prevention whereof the gardener most urgently requires four things.

(1) To keep off the teeth and mouth of those herbivorous animals in whose nature the eating of herb or grass is inherent.

(2) To have full management of all those factors that are necessary for the survival and growth of the plant as the water of well, canal or rain, air, heat of the Sun etc.

(3) The frost or hail should not fall on it that may be the cause

toobaafoundation.com

of the congestion of its natural heat, because this thing hinders its growth and progress.

(4) The enemy of the owner of the garden or some envier should not cut down its branches and leaves etc or uproot it.

If these four things are managed properly then hope from God should be cherished that the plant shall grow, mature and fructify and the people shall benefit from its fruitful branches. Just in the same way we should seek shelter of the Creator of the heavens and the earth the Lord of splitting, the Splitter of the Seed and nucleus, and the Real owner and the Lord Cherisher of the garden of the Universe) from these very four types of disasters as described above, for the tree of our own existence and for the tree of our Eman.

So it should be known that as in the First case the harmfulness of the herbivorous animals was merely due to the demand of their nature, similarly the annexation of evil towards ما خلق also indicates that the evil in that creature is proved by virtue of its own disposition, for the creatures, and in the issuance of that evil no other factor, except their nature and innate urges, has any role to play, as it is a general observation in snake, scorpion and in all other carnivorous animals and beasts. Shaikh S'adi has rightly said.

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

" The stinging of the scorpion is not out of any envy, it is simply the demand of its nature".

After that, in the second stage instruction is given to take refuge from غاسق اذا وقب which according to the Commentators, means, either the night when it is pitch dark, or the sunset or the eclipse of the moon. Whatever meaning we take, one thing is definite that the generation of evil from the " Ghasiq" depends upon its hiding (Qaqoob). And it is evident that in hiding there is nothing but that its connection with us is cut off, and those benefits which we got at the time of its appearance are gone. But when it is so then this similitude does not apply to any other thing than the law of cause and effect, because the existence of effect depends upon the existence of causes and factors, and unless the relation of causes with their effects is maintained, no effect can be successful in its being. And this is

toobaafoundation.com

that thing which we had described saying that if proper management of water, air, solar heat (in brief all factors of life and development) is not made, then the plant shall fade and wither.

Now after that the third تعوذ (seeking shelter) is made from نفاثات فی العقد " The evil of those women who blow into knots". And it is said before that it means the magic activity. Those who recognize the existence of magic, they accept that by the influence of magic original marks of nature are overshadowed, and some unreal effects predominate the main calls of the inner self of the bewitched person. So this disaster of magic is very similar to that disaster that could be created by the fall of frost etc. and by the congestion of natural heat, hindering the growth of the plant. In the magic story of Labeed Bin A'asam the words:

فقام علیه الصلواة والسلام کانما انشط من عقال

(So Stood the Holy Prophet(be peace upon him) as if he was tightened with shackles) also show clearly that something overcoming him had concealed the demands of his nature, which was dispelled by the leave of God when Hazrat Jibraeel pronounced the words of تعوذ (seeking refuge).

Now of those disasters for which seeking safeguard was made imperative,only one last stage is left i.e some enemy of the owner of the garden on the basis of enemity and malice may uproot the plant or cut down its branches and twigs. This degree of evil is very clearly explicated by the words من شر حاسد اذا حسد.

Of course, in this deliberation, If there is any deficiency it is only this much that sometimes the seed does not have to face any of these four disasters, nay, but before its very growth either some insects (چونٹیاں) suck the very essence of the nucleus of the seed, whereby the growth of the seed takes place, and which we can call the heart of the seeds or the core of the Seed ("قلب الحبوب" یا "سویدائ تخم"). Or the seed is eaten by weevil inside and becomes hollow and unable to grow. Perhaps to compensate for this cursory deficiency, instruction in the next Sura is given to take refuge with God from the evil of the الوسواس الخناس (slinking insinuator), because وسواس are those corrupt ideas and notions that put obstacles in the strength of Eman not appearing visibly but internally, and whose treatment is not in the possession of anyone except the Knower of the mysteries and secrets.

toobaafoundation.com

But when the confrontation of the temptations (وساوس) is with The Eman, so to dispel the temptations it was required to cling to those Attributes that are counted as the original preliminaries and sources of Eman, and whereby the Eman is succoured. Now by experience it is known that in the first instance the growth of Eman (submission and surrender) is achieved by observing the limitless cherishings of God, the High, and His innumerable rewards and bounties. Then when we observe His Absolute cherishing, our mind is conveyed to this fact that He is also the Lord of Honour, King of the kingdom and Absolute Emperor, because absolute cherishing means providing all sorts of physical and spiritual necessities and this work can not be done by anyone except such a Being who is the source of all perfections and Who is the owner of all sorts of necessities, and no single thing of the world should escape His sovereign power and possession. Such a Being only, we can call the King of the Kingdom and the Absolute Emperor. And, no doubt, His state only should be:

لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار

In oter words, Kingship or Ownership, is the name of such a strength whose operative rank is known by the name of Lordship (ربوبیت), because the total substance of Lordship is the donation of benefit and the dispelling of harm, and to be powerful over these two things is the rank of the Absolute King. Then moving a bit forward we get the trace of His Divinity (godship) from His Absolute kingship because God is that before whose order the neck is bent and before His order the command of anyone else is not cared about. So it is evident that this surrender and service is not suitable before anyone except the perfect Lordship and the Absolute Kingship, and none except God deserves these two things, hence the Attribute of Divinity and Godhead is also proved alone for Him, the One, without an associate. Recite.

Hence the first Attribute that becomes the source of Eman is the Lordship, after that, the Attribute of Kingship and surpassing all is the rank of Godhead or Divinity. So the one who makes appeal in the court of God to get protection for his Eman from the injury of Satanic insinuations,it will be suitable for him to go in the same way, degree by degree, from the lower court to the higher court, as He has Himself described His Attributes

toobaafoundation.com

in degrees رب الناس، ملک الناس، اله الناس (Lord of Men, King of Men, God of Men) in Sura Nas.

And it is a strange thing that three attributes are mentioned towards the side of that of whom protection is sought without the conjunction of "and" and without the repetition of the preposition of باء جاره similarly three things are also seen towards the side of that from whom the protection is sought and whic are described as quality in quality. This you can understand in this way that put the word وسواس in the face of the Attribute of Godship, because as the Real One of whom protection is sought is the God of Men, and "King" and "Lord" are appointed as signs to approach Him, similarly the reality of what from whom protection is sought is only this وسواس (Insinuator, whisperer) whose quality is described onward as خناس Khannas means that the satan in the state of heedlessness of man injects evil ideas into his heart, and when someone becomes alert the satan recedes like thieves. To manage such thieves and rascals and to secure and protect the subjects from their high- handedness is the main duty of the ruling kings. Hence it will be proper to put this quality of insinuation in face of the "King of Men" and الذي يوسوس فی صدورالناس which is the operative stage of Khannas (خناس) and which we can allegorically call the house- breaking action of the thieves, should be put in face of the "Lord of Men" (which is the operative rank of the" King of Men" as said before), then see what a perfect and full confrontation appears between مستعاذ منه and مستعاذ به (between the one from whom protection is sought and the one of whom the protection is sought):والله اعلم باسرار کلامه And God better knows the mysteries of His word.

Note: It is quoted from a number of Sahaba e.g Hazrat "Aaesha Siddiqa, Ibn Abbas, Zaid bn Arqam, (God is well- pleased with them) that some jews pronounced spell on the Holy prophet, whereby a kind of sickness touced the holy body of the prophet. During this period it also happened that he had done some worldly job, but to him it occured that he had not done it, or he had not done a work but it occured that he had done it. For its treatment God send down these two Suras, and by their influence that effect was dispelled by the leave of God. It should be made clear that this event is given in Bukhare and Muslim and no Muhaddith has ever brought forward any cross- examination about it, and such a state is never against

toobaafoundation.com

the rank of Messengership, as sometimes the Holy Prophet fell sick and sometime he got fainted or sometime in the prayer forgetting occurred, and he said

انما انا بشر انسیٰ کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی

(I am also a mortal, I forget as you forget, so make me remember when I forget).

Reading this state of sickness, swooning and forgetting, can any person say that how we can believe in the Revelation he brought and in other words which he spoke, thinking that he might have also erred in those things or he might have forgotten some words of Revelation. If the occurrence of swooning and forgetting does not imply entertaining doubts in the Divine Revelation and the Duties of prophethood, then how can the mere fact that sometimes he forgot to have done a work imply lifting trust from all his teaching and functions of prophethood. It would be remembered that sickness, swooning, forgetting etc. are accidental occurrence and are the properties of mortality. If the prophets are mortals, then these mortal properties do not degrade their rank or position, and they can never exercise any wrong effect on the prophetic duties and performance. When it is proved by the decisive arguments and the bright reasons that he is the True Messenger of God then it shall also be recognized that God has sufficed for his innocence also and He is Himself responsible to make him remember His Revelation, to make him deliver the Revelation and explain it to mankind. No power can disturb him in the performance of his prophetic duties of delivering the Divine Message with absolute exactness. Be it satan, soul, disease, sorcery or anything else, no one can put obstacles in the way of his Prophetic Mission, i e, those affairs that are connected with the purpose of raising. The unbelievers called the prophets by such words as possessed, bewitched, etc. Their main aim by such words was to falsify prophethood and to show that by the influence of sorcery their wisdom was disturbed and they had become demented. In other words by the word" Possessed" or " bewitched" they took the meaning of demented i-e they said that they were suffering from general mental enfeeblement or acute mania, and in utter dementia they spoke irrelevant words which they named Divine Revelation. (May God preserve!) This is why they have been refuted in the Quran at very many

toobaafoundation.com

places. but it never claimed that the prophets were pure of mortal necessaries and they were above the influence of incantation. Of course, they are innocent and no temporary phenomenon can exercise any influence in the performance of their prophetief functions.

Note 2: ----- These last two Suras are known as معوذتین All the sahaba are unanimous on their being the Quran, and from their period upto this time is proved by succession (تواتر) . It is quoted about Ibne Mas'ud only that he did not write these two Suras in his Mushaf (مصحف). But it should be made clear that he also had no doubt in their being the word of God. He believed that those were the Word of God and undoubtedly sent down from heaven. But he thought they were meant for the treatment of sorcery, he knew not whether they were sent down for recitation or not. So he thought it against precaution to insert them in his Mushaf and associate it with that Quran whose recitation was required in the prayer etc.

In Ruhul Bayan (روح البیان) the following extract is given

"انه کان لا بعدالمعوذتین من القرآن وکان لا یکتبها فی مصحفه یقول انهما منزلتان من السماء وهما من کلام رب العلمین ولکن النبی علیه الصلواة والسلام کان یرقی ویعوذ بهما فاشتبه علیه انهما من القرآن او لیسا منه فلم یکتبها فی المصحف " (صفحه ۷۲۳، جلد۴)

And Qazi abu Bakr Baqallani writes.

لم ینکر ابن مسعود کونهما من القرآن وانما انکر اثباتهما في المصحف فانه کان یریٰ ان لا یکتب فی المصحف شیئا الا ان کان النبی صلی الله علیه وسلم اذن فی کتابته وکان لم یبلغ الاذن" (فتح الباری صفحه ۵۷۱ جلد۸)

Hafiz has quoted the words of another scholar

لم یکن اختلاف ابن مسعود مع غیره فی قرانیتهما وانما کان فی صفةٍ من صفاتهما (فتح الباری صفحه ۵۷۱ (جلد۵)

Howerver, this was his personal opinion, and as Bazar has said no single sahabi agreed with him, and it is very probable that he might have not stuck to his own opinion when it had been proved to him by continuation that it was also the part and parcel of the Quran to be recited.

Moreover, This, individual opinion of Ibne Mas'ud is known by a single information (خبر واحد) and it can not be worthy of hearing in face of the quranic continuation (succession)

In Sharah Muaqif (شرح مواقف) it is given

ان اختلاف الصحابةَ فی بعض سورالقرآن مروی بالاحاد المفیده للظن ومجموع القرآن منقول

toobaafoundation.com

بالتواتر المفيد لليقين الذى يضمحل الظن فى مقابلته فتلك الاحاد مالا يلتفت اليه ثم ان اسلمنا اختلافهم فيما ذكر قلنا انهم لم يختلفوا فى نزله على النبى صلى الله عليه وسلم ولا فى بلوغه فى البلاغة الاعجاز بل فى مجود كونه من القرآن وذالک لا يضر فيما نحن بصدده ۵۱

Hafiz Ibne Hajr says

واجيب باحتمال انه كان لو تواترا فى عصر ابن مسعود ولكن لم يتواتر عند ابن مسعود فاخلت العقدة بعون الله تعالىٰ

And Sahib-e Ruhul- Ma'ani (صاحب روح المعانى) says

ولعل ابن مسعود رجع عن ذالک ۵۱

toobaafoundation.com

Thanksgiving Prayer

With which tongue should I pay thanks to that Magnanimous Lord by whose pure grace and ease this grand work reached its completion.

O God! I offer today- the Day of "Arfa and the time of stay in"Arafat- a short service of Thy Holy Word, which is accomplished only by Thy Divine grace and succour, in Thy Holy court with great humbility and meekness. May thou accept it by your grace and magnanimity.

O God! I recognize this fact that in the performance of this service I could not pay the right of sincerity, but when Thy mercy and clemency changes evils into virtues, it is not a big thing for Him if He transforms this form virtue into real virtue. My idea with Thee is verily that Thou shalt make this insignificant action everlasting by Thy magnanimous generosity and shall benefit me in both the worlds by its fruits.

O God! By the blessing of the Holy Quran forgive me, my parents, my spiritual guides and teachers, my kith and kins, my friends, and those who proposed and moved me to this good work, or those who helped me in this magnificent work, forgive them all and make them peaceful and secure from the disasters and misfortunes of this world and the Hereafter, and join me with my sheikh, Hazrat Maulana Mahmood Hasan Usmani, in Paradise, who is the Translator of this Quran in Urdu

The Poor Servant
Fazlullah i-e Shabiir Ahmed
Son of Fazlur Rahman Usmani
9th Zil- Hij, 1350 A. H
Deoband

I pray to God in the same words that Hazrat Allama Shabbir Ahmd Usmani used in his above thanks- giving prayer.

The poorest Servant
Mohammad Ashfaq Ahmad
21 st Zeequad, 1401 A H. Karachi.

toobaafoundation.com

The Commentary of the Holy Quran

(Quran the fundamental law of human life)

سید انور علی صاحب

ہر جلد کا سائز ۹½x۷ سطریں ۵۰- ہر صفحہ میں عموماً چودہ الفاظ.اب تک دس جلدیں شائع ہوچکی ہیں-

پہلی جلد میں Introduction to the study of Quran صفحات ۳۸۳ ہیں اور آخر میں Bibliography کے مزید چار صفحات ہیں- Syed publication, Karachi نے اس جلد کو سنہ ۱۹۸۲ع میں شائع کیا تھا- مذکورہ صفحات سے پہلے ۱۳۸ صفحات ہیں جن میں گیارہ حصے ہیں اور ذیلی حصے بھی ہیں جو اس طرح ہیں:-

(1) The need to meditate on the verses of Quran
(2) Universality of Quranic verses
(3) Nature and function of revelation
(4) Commitment of the Faithful
(5) Quranic emphasis on Hikmat or Wisdom
(6) Quranic doctrine of Tawheed
(7) Quranic concept of supreme doctrine and the modern mind
(8) Concluding considerations.

دوسرے حصے میں ذیلی حصے سات ہیں:-

(1) Contribution of the Quran towards understanding of life.
(2) Islam and other secular and Religious ideologies.
(3) Religion and Law
(4) Philosophical implications of Law and legal institutions in Islam
(5) Islam and Human rights.
(6) Islam as culture
(7) Islam considered as Religio- perrenis
(8) Strategy of Islam for the preservation of World peace.

اس کے بعد Introduction to the study of world peace ہے اور اس کے ذیل میں مختلف مذاہب وادیان کا جائزہ ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا خلاصہ بھی ہے-

Previous to Quran,

Purpose of Quran.

Wahy, Preservation of Quran, Arrangement of Quran, the Quranic Text, Muqatteat, Muhkamat, Mutashabat, The seven accents, interpretation of the Quran, Tafseer, Translation.

جیسے اہم موضوعات

toobaafoundation.com

Quran and Philosophy, Quran & Science Quran and Jurisprudence, Quran and other Heavenly Books, Quran & previous nations, Quran and Prophets of Allah, basic teachings of Quran, Quranic Ideology, Man and Allah, Man and Self, Man and Society, Quran personified.

مختلف ابواب ہیں جن میں موضوعات سے متعلق بہت فاضلانہ اور سیر حاصل بحث ہے

سید انور علی صاحب کے زوربیاں کا اندازہ اس حصے کے صفحہ ۲۴ کے ایک جملے سے ہوسکتا ہے:-

As against the gloomy picture of the Final doom, an exception is made in favour of those "who believe and do good deeds" and who throughout the course of their sojourn on earth, adhere to truth and remain patient- for them there is a way out of the catastrophic end of all that exist.

فاضل مصنف کا یہ پہلا حصہ دراصل A prolegomena to the study of Quran ہے اور انگریزی میں موجودہ دور کا ایک عظیم کارنامہ ہے- اس کے مطالعے سے مصنف کے علمی، دینی، لسانی اور ثقافتی معلومات کا اندازہ بھی کیا جاسکتا ہے اور یقیناً ان کے تبحر کا قائل ہونا پڑتا ہے- ان کی دوسری جلد سے قرآن اور اس کے ترجمہ وتفسیر کا آغاز ہوتا ہے-

دوسری جلد- سورۃ فاتحہ سے بقرہ کے رکوع ۲۱ تک- صفحات ۴۸۲ (مع اشاریہ)- شائع کردہ ہمدرد فائونڈیشن پریس سنہ ۱۹۸۴ع

تیسری جلد- بقرہ کے رکوع ۲۲- ۳۷ تک- صفحات ۵۲۲ (مع اشاریہ) سنہ ۱۹۸۴ع

چوتھی جلد- بقرہ کے رکوع ۳۸-۴۰ تک- آل عمران (مکمل) نساء- رکوع ۱-۲ صفحات ۵۵۸ (مع اشاریہ) سنہ ۱۹۸۷ع

پانچویں جلد- نساء کے رکوع ۳-۲۴ تک- مائدہ (مکمل)- انعام کے رکوع ۱-۵ تک- صفحات ۵۰۷ (مع اشاریہ) سنہ ۱۹۸۹ع

چھٹی جلد- انعام رکوع ۶-۲۰ تک- توبہ (مکمل)- صفحات ۶۶۳ (مع اشاریہ) سنہ ۱۹۹۲ع

ساتویں جلد- یونس (مکمل) تا ابراھیم (مکمل)- صفحات ۴۳۴ (مع اشاریہ) سنہ ۱۹۹۳ع

آٹھویں جلد- حجر (مکمل) تا کہف (مکمل)- صفحات ۴۱۸ (مع اشاریہ) سنہ ۱۹۹۴ع

toobaafoundation.com

نویں جلد- مریم (مکمل) تا مومنون (مکمل) صفحات ۴۸۱- (مع اشاریہ) سنہ ۱۹۹۴ع

دسویں جلد- نور (مکمل) تا قصص (مکمل) صفحات ۴۸۴ (مع اشاریہ) سنہ ۱۹۹۵ع

گیارھویں جلد- العنکبوت سے فاطر (مکمل)- صفحات ۴۸۸ (مع اشاریہ) سنہ ۱۹۹۵ع

In the name of Allah, The most Grecious & Most Merciful.

Praise be to Allah, the Cherisher and Sustainer of the worlds, the Most Gracious, the Most Merciful, Master of the Day of judgement, You alone (O Allah) we worship, and only Your aid we seek, show us the straight path, the path of those upon whom You have bestowed Your favours; Not of those who have incurred Your wrath, nor of those who have gone astray.

اس کے بعد مختلف الفاظ کی تشریح ہے اور پھر تفسیر بھی ہے- لیکن اس ترجمے سے پہلے آپ لکھتے ہیں:-

The الفاتحہ sums up in precise, and yet comprehensive words man's relation to Allah, in prayer and supplication, and teaches us that in our prayers to Allah, first there should be the "Praise to Allah" because praise always brings one closer to the one who is praised. This automatically leads us to appreciation of the Attributes of Allah and to worship Him alone. Then finally, there is seeking for guidance from Him which is necessary for passing a really successful life in this world, so that the achievement of the blessings in the Hereafter may also be possible.

بارھویں جلد - یٰسین سے شعراء (مکمل) - صفحات ۴۵۱ مع اشاریہ ۱۹۹۶ع

اللہ تعالیٰ سید صاحب کا یہ بیش بہا کام جلد مکمل کرادے اور ان کو صحت وعافیت کاملہ کے ساتھ قائم ودائم رکھے- آمین ثم آمین

انھوں نے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:-

toobaafoundation.com

The Holy Quran (Text, translation & Tafsir)

by Agha Mohammad Yaqoob (five volume edition)

جلد اول (٦ پارے)- ۵۸۴ صفحات سائز ۱۱ ½ ۸ شائع کردہ جاوید بلاک- پاکستان چوک کراچی

جلد دوم (٦ پارے) ۵۲٦ صفحات سال طباعت درج نہیں- دوسری جلد کی صحت کا سرٹیفکیٹ سنہ ۱۹۸٦ع کا ہے (ممکن ہے کہ بقیہ جلدیں بھی شائع ہوجائیں)

مترجم نے انگریزی دیباچے میں لکھا ہے کہ انہوں نے Alama عبداللہ یوسف علی اورAlama عبدالماجد دریابادی کے ترجمے دیکھے لیکن تسلی نہیں ہوئی- اس لیے انہوں نے ابن کثیر کی تفسیر کو پیش نظر رکھا اور حسب ذیل ترجموں اور تفسیروں کو بھی دیکھا- یعنی:-

مولانا ابوالکلام آزاد- مولانا شبیر احمد عثمانی- مولانا اشرف علي تھانوی- مولانا مودودی کے ترجمے- کمال الدین حسینی کا فارسی ترجمہ اور معجز نما قرآن وغیرہ- غالباً ابن کثیر کی تفسیر کا اردو ترجمہ ہی دیکھا ہوگا- الحاج غلام سرور اور مولوی شیر علی کے انگریزی ترجمے بھی دیکھے ہیں- خود اپنا ترجمہ تیار کرتے وقت انہوں نے شاہ عبداللطیف، رومی، سعدی، حافظ، خیام، بوعلی قلندر اور ڈاکٹر اقبال کے اشعار بھی شامل کیے ہیں- ترجمہ لفظی ہے شان نزول بیان کی گئی ہے- مشکل اصطلاحات کی تشریح، مفصل تفسیر، متعلقہ آیات کا حوالہ، احادیث، دوسری تفسیروں کے اقتباسات، فارسی، اردو اور سندھی نظمیں، (یا اشعار) بھی شامل ہیں- مترجم نے ابن کثیر کی تفسیر کو سب سے زیادہ صحیح تفسیروں میں شمار کیا ہے اور اس کی دوسری کتابوں کے یہ نام دیے ہیں:- جامع معانی، البدایہ والنہایہ، تبکاۃ الشافیہ، شرح صحیح بخاری- یہ نام جیسے ہیں وہ ہیں- لیکن تبکاۃ الشافیہ نام پڑھ کر سبھی چونک پڑینگے- پھر Index کے ذیل میں ٦ پارون کی آیات کا خلاصہ لکھا ہے- اس کے بعد قرآن پاک کے اوصاف، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف، پھر قرآن پاک کے رموز اوقاف وغیرہ مختصر طور پر تحریر فرمائے ہیں- بالکل آخر میں "غلط نامہ" بھی دے دیا ہے جس میں بہت سی غلطیوں کی نشان دھی کی ہے ممکن ہے کہ کسی صاحب نے نظرثانی فرمائی ہو- صفحہ ۲۵ کے اصل ترجمہ اور تفسیر کا تاریخ آغاز اس طرح ہوتا ہے:-

toobaafoundation.com

This Sura was revealed at Mecca. It contains seven verses and 126 letters. It is known as Sura Fateha (opening or commencing, as the Quran Commences with it), as Sura Assalat (as it is compulsorily to be recited in each rakat of namaz), as Sura al- Hamd (as it starts with the praise of Allah) and as Sura shifa (as it has curative effect). Hazrat Ibn Abbas called it the foundation of the Quran. According to a tradition it is also known as قرآن عظیم (the greater Quran).....

اس کے ساتھ مترجم فرماتے ہیں:-

The Quran patronize (or patronizes) جماعت (community), as opposed to انفرادیت (individuality). The invocation or prayer contained in the Sura is in the plural form, though it is to be recited individually.

ماشاءاللہ مترجم نے مطالعہ کیا ہے اور اپنے تجربات سے بھی مستفید فرمانا چاہا ہے- کاش وہ زبان، بیان اور مطالعے پر مزید نظرثانی فرماتے تو پڑھنے والا زیادہ صحیح فائدہ حاصل کرسکتا-

toobaafoundation.com

The Holy Quran

کنز الایمان (مولانا احمد رضا خان رح) کا انگریزی ترجمہ The Holy Quran از پروفیسر فریدالحق۔شائع کردہ دارالعلوم امجدیہ۔کراچی- صفحات ۹۱۲- سنہ ۱۹۸۹ع- سائز ۵×۸½

شروع میں پروفیسر صاحب نے سورتوں اور پاروں کی تفصیل دی ہے پھر مولانا احمد رضا خان رح کے ترجمے کی خوبیاں بتائی ہیں اور چند ترجموں سے مقابلہ کیا ہے مثلاً ووجدک ضالا فھدیٰ کے مختلف ترجمے پیش کیے ہیں اور آخر میں مولانا احمد رضا خان رح کے ترجمے کا اس طرح انگریزی ترجمہ کیا ہے

And he found you drown in his love therefore gave way unto him

(یہاں Punctuation میں پریس نے احتیاط نہیں برتی اور give way کے اور بھی معنی ہوتے ہیں)

پھر پروفیسر صاحب لکھتے ہیں:-

The translators have translated the word Dhal ضال in such a way that it affected the personality and prestige of the prophet whereas the consensus is that the prophet is sinless prior to the declaration of prophethood and after the declaration. The words wondering groping, erring are not befitting to his dignity.The word Dhal has many meanings the most appropriate meaning has been adopted by Ala Hazrat Ahmed Raza Khan.

(اس عبارت میں بھی Punctuation میں بہت بے احتیاطی ہے
لیکن سورۃ سبا (آیت ۵۰) میں قل ان ضللت فانما اضل علیٰ نفسی کا ترجمہ
پروفیسر صاحب نے اس طرح کیا ہے:-

Say you, if I strayed then I strayed only to my own loss, and if I have been guided then on account of what my Lord has revealed to me. Undoubtedly, He Hears, is near.

پروفیسر صاحب نے یہاں ضللت کا ترجمہ Strayed کیا ہے اور Punctuation میں یہاں بھی بے احتیاطی ہے- ایک مثال یہ دی ہے:- وما اھل بہ لغیراللہ- اس کا ترجمہ مولانا احمد رضا خان رح نے اس طرح کیا ہے:-

And the animal that has been slaughtered by calling a name other than Allah.

پروفیسر صاحب پھر مختلف ترجموں کا ذکر کرکے اس طرح فرماتے ہیں:-

toobaafoundation.com

Some time animals are called by other names, for example, if any one calls any animal like Aqiqa animal, or Valima animal or sacrificial animal. Sometime people purchase animals for Isale- sawab (conveying reward of a good deed to their near and dear ones) and call them as Ghauzal Azam or Chishti animals, but they are slaughtered in the name of Allah only. Then all such animals would become unlawful.

دوسرے ترجموں میں کہیں ایسا اشارہ نہیں ہے جس کا ذکر پروفیسر صاحب کررہے ہیں

(پروفیسر صاحب کی اس انگریزی میں Punctuation اور Transliteration, خود انگریزی زبان لکھنے میں احتیاط نہیں)

سورۃ النساء (آیت ۱۰۵) کی ایک آیت کا ترجمہ ملاحظہ ہو:-

O beloved! (Prophet) undoubtedly, We have sent down to you the Book with truth, that you may judge amongst people as you are shown by Allah. And quarrel not from the side of deceivers.

شروع کے الفاظ قرآن میں نہیں ہیں اور ترجمہ بھی کمزور ہے- بہرحال یہ ترجمہ بھی غنیمت ہے-

toobaafoundation.com

(قلمی) انگریزی تفسیر سورۃ الفاتحہ

(قلمی) انگریزی تفسیرِ سورۃ الفاتحہ- از جناب فخرالدین بلوچ کراچی مرتبہ رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۶ھ- ۱۹۹۶ع- صفحات مع اشاریہ وتشریحات ۵۸ فلسکیپ سائز

فخرالدین صاحب نے مقدمہ میں لکھا ہے:-

I reckon Surah Fatihah as the Divine primer for a Muslim, which lays down the foundation of a Muslim's faith and belief in the religion of Islam i.e it leads to further enlightenment on the subject in due course of time through the study of the Holy Quran in the light of Sunnah.....

پھر فخرالدین صاحب نے مختلف تفسیروں اور مفسرین کے اقتباسات دے کر اس سورۃ اور قرآن کی اہمیت پر سائنسی نقطۂ نظر سے بحث کی ہے اور بالکل نئے انداز سے تبصرہ کیا ہے-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سلسلے میں وہ (۱۶/۹۸-۹۹) حوالہ دیتے ہیں:-

"When thou dost read the Quran, seek Allah's protection from satan, the rejected one. No authority has he over those who believe and put their trust in their Lord.

پہلی آیت کا ترجمہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ) اس طرح ہے:-

In the name of Allah, the most gracious, the most merciful.
Praise be to Allah, the cherisher and sustainer of the worlds.

پھر دوسری آیات کے حوالے سے اس آیت کی وضاحت اس طرح کی ہے:-

" Verily your Lord is Allah, who created the heavens and earth in six days and is firmly established on the throne (of authority), regulating and governing all things. No intercessor (can plead with Him) except after His leave (hath been obtained). This is Allah, your Lord, Him, therefore serve ye, will ye not celebrate His praises..... Say, Is it that ye deny Him who created the earth in two days? and do ye join equals with Him? He is the Lord of the Worlds.

یہی انداز آخر تک ہے کہ وہ ہر آیت کی وضاحت دوسری متعلقہ آیات کے ساتھ کرتے ہیں اور جدید سائنسی تجربات اور مختلف انکشافات کا حوالہ بھی ساتھ ساتھ کرتے جاتے ہیں- یہ انداز ہمارے جدید ترین مفسرین سے بہت کچھ مختلف ہے-

toobaafoundation.com

حوالہ جات ○ حواشی

(۱) مولانا ابو ظفر ندوی نے تاریخ سندھ (اعظم گڑھ ۱۹۴۷ء) کے صفحہ (۱) میں سندھو، سندھ، انڈ اور انڈیا کی تفصیل دی ہے۔

(۲) ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کا توسیعی خطبہ "سیرۃ النبیؐ کے چند پہلو" (سندھ یونیورسٹی ۱۹۸۲ء) صفحہ ۴-۶

(۳) علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی: **بذل القوۃ فی حوادث سنن النبوۃ** (عربی) صفحہ ۲۹۰ر سندھی ادبی بورڈ ۱۹۶۶ء۔

(۴) ڈاکٹر نبی بخش قاضی: مقالہ "سندھن" سہ ماہی **مہران**، جلد ۱۷ر نمبر ۳ر صفحہ ۶۶-۶۷۔

(۵) ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی، سندھی ثقافت پر اسلامی اثرات صفحہ ۵۴ر۔ **مہران** اکیڈمی کراچی (۱۹۸۹ء)۔

(۶) یہ بھی منقول ہے کہ امام زین العابدینؒ کی والدہ سندھی تھیں۔ مولانا سلیمان ندوی نے "عرب و ہند کے تعلقات" (الہ آباد-۱۹۳۰ء) کے صفحہ ۴ر میں ابن قتیبہ اور ابن خلکان کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے۔

(۷) مولانا احمد ملاح: نور القرآن (منظوم سندھی ترجمہ، قرآن پاک) کا مقدمہ (از مولانا قاسمی صاحب) دیکھیں۔

(۸) صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۴۸۹ر کتاب الانبیاء۔ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور۔

(۹) **القاموس المحیط** جلد دوئم صفحہ ۳۷۵ر للفیروز آبادی مطبع مصر۔

(۱۰) عرب و ہند کے تعلقات۔ مصنف سید سلیمان ندوی۔ صفحہ ۱۱ر کریم سنز پبلشرز کراچی (۱۹۷۶ء)

(۱۱) **الادب المفرد** امام بخاری۔ ص۔ ۳۵ر مصر

(۱۲) آئینۂ حقیقت نما۔ مصنف نجیب اکبر شاہ آبادی۔ صفحہ ۸۰-۸۱ نفیس اکیڈمی کراچی (۱۹۶۵ء)

(۱۳) یہاں کے راجہ داہر اور حجاج وغیرہ کے حالات مولانا ابو ظفر ندوی کی تاریخ سندھ (صفحہ ۵ر **بعد**) اور مولانا سلیمان ندوی کی عرب و ہند کے تعلقات (صفحہ ۱۳-۱۶) سے (**ملخصا**) لیے گئے ہیں۔

(۱۴) (الف) صحابی۔ وہ جنہوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام قبول کیا۔ حضورؐ کی صحبت اور رویت سے مستفیض ہو کر بحالت اسلام وفات پائی۔

toobaafoundation.com

(ب) **مخضرم**۔ جس نے زمانہ جاہلیت بھی پایا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی پایا، لیکن حضورؐ کی صحبت نہ پائی گو کہ اسلام قبول کیا۔

(ج) **مدرک**۔ جس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور اس زمانے میں یا بعد میں اسلام قبول کیا۔

(۱۵) **سبحۃ المرجان**، سید علامہ علی آزاد بلگرامی۔ بحوالہ سندھی ثقافت پر اسلامی اثرات صفحہ ۱۴ر مصنف ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی۔ مہران اکیڈمی کراچی (۱۹۸۹ء)

(۱۶) سہ ماہی **مہران** اپریل سے ستمبر ۱۹۶۱ء مضمون ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی (صفحہ ۱۵۲ر)

(۱۷) **تذکرۃ الحفاظ** جلد اول صفحہ ۱۶۰ر اور **تہذیب التہذیب** جلد ۶ر صفحہ ۲۳۸ر

(۱۸) **تذکرۃ الحفاظ** جلد اول صفحہ ۳۱۲ر۔ **تہذیب التہذیب** جلد ۱۰ر صفحہ ۴۱۹ر۔ تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۳ر صفحہ ۴۲ر بحوالہ ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی۔

(۱۹) تاریخ خطیب بغدادی، جلد ۸ر صفحہ ۳۲۹ر۔ **تذکرۃ الحفاظ** جلد ۴ر صفحہ ۶۵ر **تہذیب التہذیب** جلد ۲ر صفحہ ۲۵۲ر

(۲۰) **تذکرۃ الحفاظ** جلد ۳ر صفحہ ۵۹ر

(۲۱) طبقات ابن سعد جلد ۷ر صفحہ ۳۲۵ر۔ تاریخ بغداد جلد ۳۶ر۲ بحوالہ خلافت عباسیہ اور ہندوستان صفحہ ۱۰۹-۱۱۰ قاضی **اطہر** مبارکپوری۔ تنظیم فکر و نظر سکھر (۱۹۸۶ء)

(۲۲) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مخدوم امیر احمد خان کا مضمون "سہ ماہی **مہران**" شمارہ ۳۔۴۔۱۹۶۶ء

(۲۳) مضمون حافظ مولانا محمد اسماعیل بعنوان ساتویں صدی ہجری سے پہلے کے سندھی علماء۔ "سہ ماہی **مہران**" نمبر ۱۔ ۱۹۶۷ء

(۲۴) مضمون مولانا حافظ محمد اسماعیل "سہ ماہی **مہران** نمبر" ۱ر۔ ۱۹۶۷ء

(۲۵) ایضاً۔

(۲۶) **خلافت عباسیہ** اور ہندوستان مولانا قاضی اطہر مبارکپوری صفحہ ۴۸۷ر-۴۸۸ر۔ تنظیم فکر و نظر سکھر (۱۹۸۶ء)

(۲۷) تاریخ بغداد حصہ ۴ر صفحہ ۴۲۲ر بحوالہ خلافت عباسیہ اور ہندوستان صفحہ ۴۸۸ر

toobaafoundation.com

(۲۸) یہ تفصیلات بدیع التفاسیر جلد سوم کے مقدمہ سے لی گئی ہیں۔ اشاعت (۱۹۹۰ء)

(۲۹) احسن التقاسیم لبتدن صفحہ ۴۸۱ر بحوالہ مضمون ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی۔

(۳۰) احسن التقاسیم لبتدن صفحہ۔ ۴۸۱ر

(۳۱) ابن اثیر جلد ۷ر صفحہ ۳۳۴ر لبتدن۔ بحوالہ مضمون ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی۔

(۳۲) کتاب الانساب باب منصورہ

(۳۳) کتاب الفہرست محمد بن اسحاق ابن الندیم صفحہ ۳۶۰ر مصری طبع ۱۳۴۸ھجری۔

(۳۴) مقالہ مخدوم امیر احمد "سہ ماہی مہران" شمارہ ۳۔۴ ۱۹۶۶ء

(۳۵) فہرس الفہارس جلد اول صفحہ ۱۰۳ر بحوالہ بدیع التفاسیر جلد ۳ر صفحہ ۲۳ر

(۳۶) نزھتہ الخواطر جلد ۶ر صفحہ ۶۵ر مصنف مولانا حکیم سید عبدالحئی صاحب۔

(۳۷) کریم بخش خالد کا مضمون اخبار "جنگ" کراچی ۲۷ر اپریل ۱۹۸۸ء۔

(۳۸) تاریخ کلہوڑا جلد دوئم صفحہ ۹۹۳ر مصنف غلام رسول مہر۔ سندھی ادبی بورڈ۔ جام شورو

(۳۹) مخدوم امیر احمد کا مقالہ "سہ ماہی مہران" شمارہ ۳۔۴ ۱۹۶۶ء

(۴۰) مخدوم امیر احمد کا مقالہ "سہ ماہی مہران" شمارہ ۳۔۴ ۱۹۶۶ء۔

(۴۱) مخدوم امیر احمد کا مضمون (ایضاً)۔

(۴۲) سندھی بولی اور ادب کی مختصر تاریخ صفحہ ۷۴۔۷۵۔ شائع کردہ سندھ یونیورسٹی جامشورو۔

(۴۳) مخدوم امیر احمد کا مضمون

(۴۴) اصطخری کی کتاب مسالک الممالک مطبوعہ ۱۸۷۰ء۔ بحوالہ سندھی صورتخطی اور خطاطی صفحہ ۸ر مرتب ڈاکٹر نبی بخش بلوچ۔

(۴۵) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو "بھٹ کا شاہ" صفحہ ۲۱۶ر ایچ ٹی سورلے۔ شائع کردہ سندھیکا اکیڈمی کراچی (۱۹۹۲ء)۔

(۴۶) مخدوم امیر احمد کا مضمون سندھی علماء اور ان کی عرب تصنیفات۔ "سہ ماہی مہران" شمارہ ۳۔۴ ۱۹۶۶ء۔

toobaafoundation.com

(۴۷) "رسالہ الولی" دسمبر جنوری ۱۹۷۵ء۔

(۴۸) بدیع التفاسیر جلد سوم مقدمہ صفحہ ۲۲ ر جمعیت اہل حدیث سندھ۔ حیدر آباد (۱۹۹۰ء)۔

toobaafoundation.com

Introduction of Chapters of Thesis

Chapter No:1

This chapter (30 pages) deals with (a) the advent of Islam in Sindh, (b) the importance of Sindh with regard to the Islamic preachings, (c) the important personalities who worked for Islam & Quran,(d) the prominent centres of preachings, (e) the teaching of Hadith and Fiqh, and (f) the translation of the Holy Quran in a local language.

Raja Mahrug of Alor had requested Abdullah b. Umar, the ruler of Mansura, to send him a scholar who could teach him the Quran in his language. Eventually, the ruler of Mansura sent him such scholar in 270 A.H. and that scholar, who knew several languages, taught him and his courtiers for three years.

This chapter covers very important imformations, unexplored before:-

(a) The Holy Prophet (peace!) had come to the eastern coast of Arabia where he met some tribes of Sindh.

(b) The Holy Prophet (peace!) when ascended to the Heavens(in the Miraj), he met the prophet Moses, who had long hair, like the hair of the Jat Tribe (the X. tribe of Sindh). It is surprising to note that Imam abu Hanifa belongs to this tribe.

(c) Much before Muhammad B. Qasim's invasion of Sindh, there had been a number of Muslims in Sindh, converted to Islam by Abu Musa Ash'ari, who had been sent here by Hazrat Umar.

Sindh had been the seat of learning (Islam) ever since 109 A.H (727 A.D), when Bhambhor had the first mosque in this continent, erected under the orders of Amir Marwan. There is a

toobaafoundation.com

long list of those companions of theHoly Prophet (peace!) who came to Sindh in the first century of the Muslim era. Bhambhore, Gajjo, Thatta, etc, were the chief resorts of the Islamic teachings. Thereafter the Arab scholars followed them till the 4th century A.H. Their religious, moral and spiritual guidance paved way for the cultural development of the people. Serene and peaceful temperament, hospitality and generous reception of guests and strangers, tolerance, endurance, congenial attitude, etc. are the distinctive features of their culture, and these features still prevail.

Chapter No:2

This chapter deals with the Quranic commentary. How and when its teachings began? What were the circumstances that forced people to attain it? How was this religious taste developed? These and other relevant questions were to be answered by the Muslim life. Muslims know what their culture needs.

When the Muslims were blessed with the Holy Quran, they had to preserve it both in heart and in paper. At the earliest time as there was no paper, they preserved it with several other methods. Then the correct ways of reading, understanding and commenting were adopted.

When a great number of Huffaz were martyred in the battle of Yamama, Hazrat Zaid B Thabit began to prepare a correct copy of the Holy Quran. Then several copies were prepared under the guidance of Hazrat Usman. Tajweed and Qirat (principles and methods) were taught and expanded. Then the commentators were required to have fifteen sorts of knowledge for the work. No personal view or opinion for the commentary was allowed. This was a safe-guard against creating parties and differences amongst the Muslims.

I have discussed all these points very lucidly

toobaafoundation.com

Chapter No:3

In this cahpter a general survey of Arabic commentaries is first given as an Introduction. Then 19 Arabic commentaries (which are found in the various libraries of Sindh) are fully discussed. Different schools of thought (which preoduced these works) are also discussed. Some important commentaries have been particularly brought to light, so that one may understand the real contribution of Sindh in this field.

A comparative study of these commentaries(manuscripts, no doubt) has enhanced the interest for the readers as well as the scholars.

Chapter No:4

In this chapter 59 Quranic Translations and commentaries (done in Persian) have been discussed. Most of them are found in the private libraries of Sindh and they are rare. As usual, the importance of the manuscripts has been fully discussed. The colophons, chronograms and the scribes have been brought to light. Such topic was not discussed by any one, with regard to these manuscripts. The chronological survey of the manuscripts displays the technique of the scribes who gradually developed their art.

There are several such translations or commentaries without the name of the writer or the scribe. Their comparative study has disclosed their names and also their age.

My humble search now brings to light a discovery about the first writer of the Persian translation of the Holy Quran in Sindh. So far we have been under the impression that Makhdum Nuh of Hala (d: 998 A.H) is the first translator of the Quran (in Sindh) in Persian Language. This impression is no more correct.

toobaafoundation.com

The first Persian translation of the Holy Quran in Sindh was done (about one century earlier) by Qutub -al- Aqtab Pir Murad Shirazi (d: 893 A.H) of Thatta. Most probably this translation wins the credit of being first in the sub-continent, if not in the Muslim world. Pir Murad's translation was followed by other translators of Sindh. I have tried to decipher them successfully and I hope that further investigations in the matter will open a new data for us.

Chapter No: 5

This chapter deals with the Urdu translations and commentaries of the Holy Quran in Sindh. They are mostly printed and very few of them are in manuscripts. I have discussed them in more than 130 pages. This discussion is about 32 translations, but the number is going on exceeding. The local scholars (who had been mostly in Deoband or Delhi) have done a marvellous study in this field. Then a large number of scholars migrated to Pakistan and have written the commentaries.

These commentaries have two trends, either they are tinged with the colour of Tasawwuf or they deal with the study of life- ——— demands of a modern man, living in a world of different views. These commentaries have given them guidance in every walk of life. Social reforms, in the light of the Quran, have been discussed, so that one can defend himself against the overwhelming influence of the western world. In short, the different characteristics of these commentaries (in a concise form) have been explained.

Chpter No: 6

There are several versified versions as well. Prominent poets have produced these versified versions. This was, no doubt, a laborious and diligent work, but the poets have won the laurels.

toobaafoundation.com

Such work is remarkble and extra -ordinary.

The poets have put additional words in the brackets, just to the rhyme, and this was undoubtedly necessary.

Chapter No:7

So far Sindh has produced 6 English Translations (with explantory notes) of the Holy Quran. They deserve applause. I have tried to have a critical study of the same, with regard to language, version and the influence of other commentaries. May Allah accept my humble attempt!

In the end, I would like to mention the private (and also public libraries of the following:-

(a) Kandyaro, (b) Kotri Kabir (c) Pir jo- Goth (d) Rohri (e) Khairpur (f) Mirpur Mathelo (g) Ghotki (h) Hingora- Pannu Aqil (i) Shikarpur (j) New Saidabad (k) Pirjhando New Saidabad (l) Mansoorah (m) Sonda (n) Sujawal (o) Maulana Abdur Rahman- Thatta (p) Ismail Shah Pagaro - Thatta (q) Mehar (r) Haji- Nabi Bakhsh- Muhammadpur (s) Haji Ghulam Nabi Muhammadpur (t) Bedar- Sangrar (u) Kandhra, Rohri (v) Daulatpur (w) Bharchondi Sharif (x) Sindhiology, Jamshoro (y) Sindh Museum, Hyderabad (z) Lar Museum- Badin etc.etc

I have consulted, taken notes and photographs (of some pages) from the following:-

(a) Arabic commentaries in Khairpur, Kotri Kabir, Mehar, Rohri, Daulatpur, Thatta, New Saidabad and Haleji, These are all in manuscripts. Notes from Maulana Hammadullah's شرح لغات القرآن Maulana Zafar Ahmed's احکام القرآن and Maulana Anwar Shah's مشکلات القرآن

(b) Persian translations in National Museum Karachi, Shah Murad's Translations at Thatta, Tando Qaisar, Badin, Mehar, Shikarpur, Hingora (Pannu Aqil), Kotri Kabir, New Saidabad, Odho, Jacobabad, Kandhra, Thatta (3 Libraries),

toobaafoundation.com

Mansura, Sajawal etc.

(c) Thirty twelve Urdu translations in prose.

(d) Versified Urdu translations as well.

(e) English translations- six in number: Ma'ariful Quran, the noble Quran, Tafsirul Quran, Agha M. Yaqub's translations, Kanzul Iman, Tafsir al- Fateha.

toobaafoundation.com

سندھ میں سندھی تراجم و تفاسیر

اس موضوع پر محترم ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگھرو صاحب نے پی ایچ ڈی کے لیے فاضلانہ مقالہ (جناب محترم ڈاکٹر مدد علی قادری صاحب کی نگرانی میں) سنہ ۱۹۹۰ء میں لکھا تھا۔ ہمارے موضوع میں سندھ میں مختلف زبانوں کے تراجم و تفاسیر کا احاطہ کرنا مطلوب ہے، اس لیے یہاں ڈاکٹر صاحب موصوف کے مقالے میں سے سندھی تراجم و تفاسیر کی نشان دہی کی جاتی ہے۔

(۱) تفسیر ہاشمی (منظوم) از مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی
(۲) تفسیر گرھوڑی (منظوم) از مخدوم عبدالرحیم گرھوڑی
(۳) تفسیر احسن القصص (منظوم) از مخدوم عبداللہ نری وارو
(۴) تفسیر آیتہ الکرسی (منظوم) از مخدوم عبداللہ نری وارو
(۵) تفسیر کریمی (منظوم) از قاضی میاں عبدالکریم
(۶) قرآن پاک مترجم پارہ الم (منظوم) مترجم نامعلوم
(۷) تفسیر رغبۃ الغالبین (منظوم) از مولانا میاں مھرودل
(۸) قرآن پاک مترجم - از آخوند عزیزاللہ ٹیاروی
(۹) تفسیر فاضلین از مولانا محمد فضل و سید محمد فاضل شاہ
(۱۰) قرآن پاک مترجم و محشی از مولانا محمد صدیق نورنگ پوٹو
(۱۱) تفسیر کوثر شاہ مردان - از مولانا محمد صدیق نورنگ پوٹو
(۱۲) تذکیر المؤمنین بتفسیر (منظوم) از مولانا سید تاج محمود امروٹی
(۱۳) نورالایمان بتفسیر عروس القرآن (منظوم) از مولانا سید تاج محمود امروٹی
(۱۴) تفسیر احمدی - از مولانا احمد نورنگ پوٹو
(۱۵) قرآن پاک مترجم مع مختصر حاشیہ از قاضی شرف الدین سیوہانی
(۱۶) تفسیر تنویر الایمان از مولانا محمد عثمان نورنگ زادو
(۱۷) تفسیر مفتاح رشداللہ - از قاضی فتح محمد نظامانی
(۱۸) تفسیر تسہیل القرآن - از مخدوم اللہ بخش کھڑوی
(۱۹) قرآن پاک مترجم از مولانا سید تاج محمود امروٹی
(۲۰) کلام اللہ مترجم مرتضائی مع تفسیر ضیاء الایمان از مولانا محمد خان لغاری مرتضائی

toobaafoundation.com

(۲۱) دلائل الایمان بتفسیر القرآن از مولانا عبدالرحیم مگسی
(۲۲) قرآن پاک مترجم مع حاشیہ از مولانا نور محمد عادل پوری
(۲۳) تفسیر سورۃ الکوثر از مولانا عبدالخالق کنڈیاروی
(۲۴) ترجمۃ القرآن فی تفسیر القرآن از مولانا میاں محمد مدنی
(۲۵) آثار العرفان فی تفسیر سورۃ الفرقان (منظوم) از فقیر ہدایت علی نفی "تارک"
(۲۶) مقبولِ عام قرآن پاک مترجم از مولانا عبدالرحیم مگسی
(۲۷) تفسیر معارف القرآن از مولانا عبدالحق کنڈیاروی
(۲۸) تفسیر مھیری (منظوم) از مولانا علی محمد مھیری
(۲۹) الاھی آواز جو آلاپ - از حاجی شاہنواز پیرزادو
(۳۰) تفسیر معلم القرآن از مولانا قاضی عبدالرزاق
(۳۱) تفسیر تمدنِ عرب از مولانا عبیداللہ سندھی
(۳۲) قرآن پاک مترجم بیان القرآن - مولانا عبداللہ کڈھری
(۳۳) قرآن پاک مترجم - از شیخ عبدالعزیز عرب
(۳۴) قرآن مجید (ترجمہ مع حاشیہ) از مولانا قاضی عبدالرزاق
(۳۵) قرآن پاک مترجم سندھی از مولانا محمد عالم سومرو
(۳۶) تفسیر فتح الرحمٰن از مولانا قاضی عبدالرزاق
(۳۷) قرآن پاک مترجم از مولانا میاں محمد مدنی
(۳۸) تفسیر جنگ انقلاب - از مولانا عبیداللہ سندھی
(۳۹) قرآن پاک مترجم از مولانا قاضی عبدالرزاق
(۴۰) قرآن پاک مترجم (مع حاشیہ) از مولانا قاضی عبدالرزاق
(۴۱) انعام الرحمٰن فی تفسیر القرآن از مولانا عبیداللہ سندھی
(۴۲) نور القرآن (منظوم) از مولانا حاجی احمد ملاح
(۴۳) تفسیر عرفان القرآن از مولانا عبدالہادی جتوئی
(۴۴) قرآن پاک مترجم (مع حاشیہ) از مولانا محمد رفیق خوش نویس
(۴۵) الظھور فی تفسیر سورۃ النور از مولانا عبداللہ چانڈیو
(۴۶) تفسیر فیض رحمانی از مولانا عبدالرحمٰن کنڈیاروی
(۴۷) بدیع التفاسیر از مولانا سید بدیع الدین شاہ راشدی
ان کے علاوہ چند ضمیمے ہیں۔

toobaafoundation.com

In the name of ALLAH the Merciful & Compassionate

The investigative study of the Arabic, Persian, Urdu & English Translations and commentaries of the Holy Quran in Sindh

Thesis for Ph.D (Islamic Calture)

Under the Supervision of

Professor Abdul Razzaq Memon

Department of Comparative Religion & Islamic Culture

Sindh University Jamshoro

By:

Hafiz Munir Ahmed Khan

Research Scholar of

Department of Comparative Religion & Islamic Culture

Sindh University Jamshoro

1418 Hijra / A.C 1997

toobaafoundation.com